قرار من

تحریر : شہزادی بٹ

کومل ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بال بنارہی تھی

جب اس کا موبائل رنگ ہوا اس کے خوبصورت

چہرے پر ایک پیاری سی مسکان ابھری وہ جانتی تھی

کہ کس کا فون ہوگا اس لیے مقابل کو تنگ کرنے کے لیے وہ جان بوجھ کر

فون نہیں اٹھارہی تھی

موبائل ایک بار پھر سے بجا کومل کی مسکراہٹ گہری ہوگئی

چلو فون اٹھا ہی لیتی ہوں کیا یاد کریں گے۔۔

کومل نے شیشے میں اپنا عکس دیکھتے کہا

اور بیڈ کی طرف بڑھی جہاں اس کے دوپٹے کے ساتھ

موبائل پڑا کب سے بج رہا تھا کومل نے پہلے دوپٹہ پکڑ

کر اپنے سینے پر پھیلایا پھر ایک ہاتھ سے موبائل پکڑا اسکرین پر جگمگاتے نام کو

دیکھ کر اس کے دل نے

رفتار پکڑلی

کومل کہاں ہو تم یار؟؟ کیوں ستاتی ہو مجھے اتنا؟؟؟

کومل نے جیسے ہی فون کان سے لگایا

بازل نے تڑپ کر کہا کومل اس کی اواز میں شدت

محسوس کر سکتی تھی

کیونکہ مجھے اچھا لگتا ہے آپ کو ستانا۔۔

کومل نے مغرور انداز میں کہا تو بازل کے چہرے

پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھر گئی

تم جانتی ہو نا میں تم سے ایک سیکنڈ بھی دوری

برداشت نہیں کر سکتا بازل نے محبت سے چور

لہجے میں کہا تو کومل کو اپنے اندر تک سکون ملا

میں بھی تو کچھ نہیں آپ کے بغیر۔۔۔

کومل نے آنکھیں بند کرتے شدت سے کہا تو بازل

نے اس کی بات پر سکون سے لمبا سانس لیا

اچھا چھوڑیں یہ باتیں ناشتہ کر لیا آپ نے؟؟

کومل نے اپنی کتابیں ٹیبل پر ترتیب سے رکھتے کہا

نہیں یار تمہارے ساتھ ہی کروں گا تم کب

نکل رہی ہو کالج کے لیے؟؟؟ بازل نے ٹیبل سے اپنا

والٹ، کیز اور گلاسز اٹھاتے پوچھا

آپ فون بند کریں گے تو نکلوں گی نا۔۔

کومل نے پاؤں میں سینڈل پہنتے کہا تو بازل

نے اسے جلدی آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا

کومل نے ٹیبل سے کتابیں اٹھا کر بیگ میں رکھیں

اپنے اپ کو ایک نظر شیشے میں دیکھا اور کمرے سے نکل گئی

لاہور کے علاقے ڈیفنس میں ایک بنگلہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ

کھڑا تھا۔۔زوالقرنین سکندر

اس بنگلے میں اپنی بیوی ماں اور دو بچوں کے

ساتھ رہتے تھے ذوالقرنین سکندر ایک سادہ طبیعت

کے مالک تھے زوالقرنین سکندر 15 سال کے تھے

جب ان کے والد ابراہیم سکندر انہیں اور اپنی بیوی

رومیسہ سکندر کو اس دنیا میں تنہا چھوڑ کر چلے گئے

دکھ بہت بڑا تھا پر زوالقرنین نے نہ صرف اپنی

پڑھائی جاری رکھی بلکہ اپنے باپ کے بزنس کو

بھی اگے بڑھایا ان کی اسی محنت کی وجہ سے

اج ان کا نام پاکستان کے مشہور بزنس مین میں آتا تھا زوالقرنین سکندر کالج

میں تھے جب انہیں اپنی کلاس

فیلو ثمن پسند آگئی۔۔

ثمن کو بھی زوالقرنین سکندر اچھے لگتے تھے

زوالقرنین سکندر کی والدہ رومیسہ کو ثمن پہلی

ہی نظر میں بھا گئی یوں ان کی شادی زوالقرنین

سکندر سے ہوئی ثمن بہت ہی سمجھدار خاتون

ثابت ہوئی انہوں نے شادی کے فورا بعد اپنی ساس

رومیسہ سکندر کے دل میں اپنی جگہ بنالی تھی

زوالقرنین سکندر کے دو بچے تھے بڑا بیٹا قرار سکندر

جو اپنی پڑھائی پوری کر کے اپنے ڈیڈ کا بزنس

سنبھال رہا تھا قرار سکندر سے پانچ سال چھوٹی تھی کومل سکندر۔۔۔جو گھر بڑ

کی جان تھی

بہت ہی معصوم سی اپنی معصوم باتوں سے وہ مقابل کا دل جیت لیتی تھی اللہ

نے اسے حسن بے پناہ دیا تھا اس بنگلے کے مکینوں میں یہی خاصیت تھی ان

میں غرور ذرا بھی موجود نہیں تھا بے تحاشہ دولت ہونے کے باوجود بھی وہ سب بہت سادہ تھے پر انہیں یہ نہیں پتہ تھا ایک طوفان ان کی زندگی میں آنے والا ہے جو ان سب کی خوشیاں نگل جائے گا۔۔۔

گورا رنگ، لائٹ براؤن بال، ہلکی سی بیرڈ، انابی ہونٹ

گہری سیاہ چمکدار آنکھیں، چوڑا سینہ،

خوش مزاج زندگی کو بھرپور طریقے سے انجوائے

کرنے والا اقرار سکندر کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل

ہو سکتا تھا

اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے

سوائے ان دو افلاطونوں کے۔۔

ثمن ہماری گڑیا ابھی اٹھی نہیں؟؟ اسے کالج کے لیے

دیر ہو رہی ہے۔۔ ذوالقرنین صاحب نے چائے کپ میں

ڈالتے اپنی بیوی ثمن کو مخاطب کر کے کہا

رومیسہ سکندر جو اپنی چہیتی پوتی کا انتظار کر

رہی تھیں ان کی بات پر ثمن کی طرف متوجہ ہوئیں

ابھی ثمن بیگم کچھ کہتیں کومل بوتل کے جن کی

طرح حاضر ہوئی۔۔۔

میرے بابا مجھے یاد کر رہے ہیں نا۔۔ تبھی میں سوچوں مجھے بھی آپ کی یاد

کیوں آ رہی ہے۔۔

کومل نے پیچھے سے آ کر ذوالقرنین صاحب کے گلے

میں باہر ڈال کر کہا تو سب مسکرا کر انہیں دیکھنے

لگے۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میری گڑیا آپ جانتی ہو نا آپ کے بابا آپ کے

بغیر ناشتہ نہیں کرتے۔۔ ذوالقرنین صاحب نے کومل

کا ہاتھ پکڑ کر اسے کرسی پر بٹھاتے کہا

جی میں جانتی ہوں ایک آپ ہی میری فکر کرتے ہیں

باقی سب تو مجھے آفت کی پڑیا کہتے ہیں۔۔

کومل نے معصومیت سے اپنی ماں اور دادو کی طرف دیکھتے کہا اس کا اشارہ سمجھ

کر زوالقرنین صاحب

نے اپنی مسکراہٹ دبائی

اچھا بیٹا جی اب آنا آپ مجھ سے پیزا کی فرمائش کرنے پھر بتاؤں گی کہ کون فکر

کرتا ہے آپ کی۔۔

ثمن بیگم نے شرارت سے کہا تھا

رومیسہ سکندر نے بھی کومل کو گھور کر دیکھا

ارے نہیں نہیں میری پیاری سی مام میں تو بس

یونہی صبح صبح شغل لگا رہی تھی

اور آپ کو پتہ ہے نا مجھے آپ کو اور دادو کو تنگ

کرنے میں بڑا مزہ آتا ہے جب تک میں آپ دونوں

کو تنگ نہ کرلوں قسم سے کھانا حلق سے نیچے

نہیں اترتا۔۔ کومل نے فل ڈرامائی انداز میں ایکٹنگ کی

تو وہ سب اس کے کیوٹ سے منہ بنانے پر ہنس پڑے

ویسے میرا پارٹنر کہاں ہے کالج کے لیے بھی لیٹ ہو رہی

ہوں۔۔ کومل نے ادھر ادھر دیکھتے اپنے بڑے بھائی قرار سکندر کے بارے

میں پوچھا

لو آپ نے یاد کیا اور آپ کا بھائی آگیا۔۔

سمن بیگم نے زینے کی طرف اشارہ کرتے کہا

فل بلیک سوٹ میں آف وائیٹ شرٹ پہنے،

بلیک شوز، ہلکی سی بیئرڈ ہاتھ میں برانڈڈ گھڑی پہنے

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے قرار سکندر

اپنی بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ

سیڑھیاں اتر رہا تھا

کومل نے مڑ کر دیکھا اور فورا اٹھ کر قرار سکندر

کی طرف بھاگی اور اس کے سینے سے جالگی

بھائی۔۔آئی مسڈیو سوچ۔۔کومل نے لاڈ سے کہا

تو قرار نے اپنی کالی چمکدار آنکھیں بڑی کیں

آفت کی پڑیا ابھی رات کو تو ملا تھا تم سے

بلکہ روز ملتا ہوں۔۔پھر مجھے کیوں یاد کر رہی تھی؟؟

قرار نے اسے کندھوں سے پکڑ کر ناشتے کی ٹیبل پر لاتے مسکرا کر کہا

وہ کیا ہے نا مجھے صبح سے پیزا کی بہت کریونگ

ہو رہی ہے تو بس اس لیے آپ کو یاد کر رہی تھی

کومل نے آنکھیں پٹپٹاتے شرارت سے کہا

اووووو۔۔۔اچھاااا۔۔۔پیزا کی کریونگ ہے میری

معصوم سی بہن کو پر میں تو رات کو لایا تھا پیزا۔۔

مام۔۔آپ نے کومل کو پیزا نہیں دیا؟؟قرار نے آخری بات شرارت سے

ثمن بیگم کی طرف دیکھ کر کہی

اور ساتھ ایک انکھ بھی ونک کی۔۔

ثمن بیگم نے اس کا اشارہ سمجھ لیا کومل نے رونے والی صورت بنا کر سمن بیگم کی طرف دیکھا مطلب رات کو پزا آیا اور اسے کسی نے یاد نہیں کیا۔۔۔

اوہ۔۔ سوری کومل بیٹا میں آپ کو دینا بھول گئ۔۔

پرامس نیکسٹ ٹائم نہیں بھولوں گی۔۔

ثمن بیگم نے اپنی ہنسی دباتے کومل کو شرارت سے کہا

زوالقرنین صاحب اور رومیسہ بیگم نے اپنی ہنسی دبائی۔۔ کوئی ضرورت نہیں جب رات کو یاد نہیں کیا تو ائندہ بھی رہنے دینا میں ہی پاگل ہوں جو سب سے محبت کرتی ہوں ورنہ مجھ سے تو کوئی پیار نہیں کرتا۔۔

کومل کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔۔

ہاہاہاہا۔۔ یار تم کتنی بڑی پاگل ہو مطلب تمہیں یقین ہے کہ میں تمہارے بغیر پیزا کھا سکتا ہوں۔۔

قرار نے قہقہہ لگا کر کہا تو کومل نے اس پر مکوں کی

برسات کر دی باقی سب ہنس کر ان بھائی بہن کا پیار دیکھ رہے تھے ذوالقرنین صاحب نے سب کو خوش دیکھ کر دل میں ماشاءاللہ کہا

بابا۔۔۔بھائی کو بلا لیں جلدی ورنہ پراٹھے ٹھنڈے ہو جائیں گے۔۔ من نے پراٹھے بناتے کچن سے اپنے بابا احمد صاحب کو آواز لگائی۔۔

احمد صاحب جو ناشتے کی میز پر بیٹھنے ہی والے تھے اپنی لاڈلی بیٹی من کی بات سن کر بازل کے کمرے کی طرف چل دیے ابھی وہ کمرے کا دروازہ نوک کرتے بازل نے دروازہ کھول دیا۔۔۔

ارے بابا اپ۔۔۔کچھ کام تھا میں اہی رہا تھا باہر۔۔

بازل نے اپنے کمرے کے باہر کھڑے احمد صاحب کو دیکھ کر احترام سے بولا تو وہ مسکرا دیے۔۔

نہیں بیٹا میں تمھیں ہی بلانے ارہا تھا ناشتے کے لیے تمھیں پتہ تو ہے تمھاری بہن جب تک ہم دونوں کو ناشتہ نہیں کروا دے وہ خود نہیں کرتی۔۔

احمد صاحب نے بازل سے کہا تو وہ دونوں ہنس کر ناشتے کی میز کی طرف چل

پڑے۔۔

اگئے آپ دونوں۔۔مجھے تو لگا تھا بابا بھی بیٹھ گئے آپ

کے ساتھ گپے مارنے۔۔ من نے چائے مگ میں ڈالتے مصروف انداز میں کہا

تم زیادہ اماں نہ بنا کرو میری۔۔جب دیکھو مجھ پر حکم چلاتی رہتی ہو مجھے تو

انتظار ہے اس دن کا جب تم اپنے پیا گھر چلی جاؤ گی۔۔ بازل نے پراٹھا منہ میں

رکھتے شرارت سے کہا

بابا دیکھیں بھائی مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔ من نے منہ

بنا کر احمد صاحب سے کہا

بازل بیٹا بہت غلط بات ہے بہنوں سے محبت کرتے ہیں انہیں تنگ نہیں

کرتے۔۔احمد صاحب نے چائے پیتے بازل سے کہا سوری بابا۔۔سوری

میری گڑیا۔۔بازل نے ہنس کر دونوں سے سوری کہا تو من نے اسے ڈانٹ

پروا کر اپنی گردن اکڑائی

من کی اس حرکت پر بازل نے اسے منہ چڑھایا

یہ گھر دو منزلوں پر تعمیر کیا گیا تھا گھر بڑا نہیں تھا پر من نے بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا احمد صاحب اپنے دو بچوں سمیت اس گھر میں ہنسی خوشی رہ رہے تھے

بڑا بیٹا بازل احمد۔۔

گورا رنگ، کالے بال، ستواناک، براؤن آنکھیں، جو سامنے والے کو اپنا دیوانہ بنا دیتی تھی۔۔ بازل سے تین سال چھوٹی من احمد۔۔۔ لمبے کمر تک آتے کالے بال، سنہری انکھیں،
گورا رنگ، گلابی ہونٹ وہ لڑکی حسن کی ملکہ تھی

من نقاب کر کے گھر سے باہر جاتی تھی اور جو ایک بار اسے بنا نقاب کے دیکھ لیتا وہ اس کی خوبصورتی سے دھنگ رہ جاتا۔۔۔

احمد صاحب ایک کمپنی میں سیکٹری کی جاب کرتے تھے بازل بھی اس کمپنی میں منیجر کی جاب کرتا تھا

من کالج سے آکر گھر میں بچوں کو ٹیوشن دیتی تھی

ان کا گزارا بہت اچھے سے ہو رہا تھا وہ تینوں اپنی زندگی میں مطمئن تھے من کا

رشتہ بچپن میں ہی اس کی پھپھو امبرین کے بیٹے فریاب سے طے ہوا تھا جو

اس وقت دبئی میں اپنے بیٹے فریاب اور بیٹی ثنا کے ساتھ رہائش پذیر تھیں

بہت جلد انہوں نے پاکستان انا تھا من کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے۔۔۔

بابا آپ آفس چلے جائیں مجھے راستے میں کچھ

کام ہے میں وہ کر کے آؤں گا۔۔ بازل نے ہاتھ میں

پہنی گھڑی کی طرف دیکھتے کہا تو احمد صاحب نے

اسے مشکوک نظروں سے دیکھا

بازل مجھے بار بار ایک ہی بات دہرانا اچھا نہیں لگتا اگر اپنی بہن کی خوشی چاہتے

ہو تو تمہیں یہ قربانی

دینی پڑے گی احمد صاحب نے ذرا سخت لہجے میں کہا

من نے تڑپ کر اپنے بابا کی طرف دیکھا

بابا پلیز۔۔۔آپ میری بہن کے لیے میری جان مانگ لیں

پر میں اپنی محبت قربان نہیں کر سکتا آپ پھپھو کو سمجھائیں اور اگر وہ نہیں

مانتیں تو انکار کر دیں

میں اپنی بہن کے لیے اچھے رشتوں کی لائن لگا دوں گا

بازل نے نظریں جھکا کر لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی بازل دماغ تو ٹھیک ہے

تمہارا۔اپنی بہن کا 10 سالہ رشتہ تڑوانا منظور ہے تمہیں اور خود اس لڑکی

سے دو سالہ رشتہ توڑ نہیں سکتے تم۔۔

احمد صاحب نے غصے سے چلا کر کہا

بابا۔۔۔

چپ کرو تم من۔۔۔زیادہ ہمایت مت کیا کرو اپنے بھائی

کی اور تم بازل۔۔ جتنی جلدی ہو سکے اس قصے

کو ختم کر و ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

ابھی من کچھ کہتی احمد صاحب نے اسے خاموش کروا کر باذل کو حکم دیتے

آفس کے لیے نکل پڑے

باذل اپنی مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

بھائی اپ فکر نہیں کریں میں بابا کو سمجھاؤں گی

من نے باذل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا

انہیں سمجھانے سے کچھ نہیں ہوگا تم ہو سکے تو

پھپھو کو سمجھاؤ میں نہیں کر سکتا ثنا سے شادی۔۔

باذل نے جھنجھلا کر کہا اور ٹیبل سے اپنی بائیک کی چابی اٹھا کر باہر چلا گیا

پیچھے من اپنے آنسو پیتی رہ گئی

احمد صاحب اور امبرین دو ہی بھائی بہن تھے

انہوں نے بچپن میں ہی من اور فریاب کا رشتہ

پکا کر دیا تھا 10 سالہ من تھی ہی اتنی خوبصورت

اور دل موہ لینے والی۔۔۔

امرین بیگم نے جھٹ اپنے بھائی کے آگے جھولی
پھیلادی اور احمد صاحب کی وہ اکلوتی بہن تھی
نہ کرنا انہیں مناسب نہیں لگا۔۔یوں من سال کی
عمر میں ہی اپنے پھپھو کے بیٹے فریاب سے
منسوب ہو گئی رشتے کے دو سال بعد عمبرین
بیگم اپنے شوہر اور بچوں سمیت دبئ شفٹ
ہو گئیں پر من کو اپنی بہو بنانے کا ارادہ اج
بھی ان کے دل میں پکا تھا وہ ہر دوسرے تیسرے
دن ویڈیو کال کرتیں اور من سے خوب ساری
باتیں کرتیں ایک دن من یونہی ثناء سے ویڈیو
پر بات کر رہی تھی جب اسے پاس بیٹھا بازل
نظر آیا تب سے ثناء نے پورے گھر میں ہنگامہ
مچا رکھا تھا کہ اگر وہ شادی کرے گی تو بازل

سے ورنہ فریاب کی بھی من سے نہیں ہونے دے گی

امرین بیگم نے اسے بہت سمجھایا پر وہ جب

نہیں مانی تو انہوں نے پاکستان فون کر کے کہا

کہ وہ وٹا سٹا کرنا چاہتی ہیں احمد صاحب کو بات

بہت پسند آئی انہوں نے بنا بازل سے پوچھے

حامی بھر لی جب بازل کو پتہ چلا اس نے

آسمان سر پر اٹھا لیا کہ وہ کسی اور سے محبت

کرتا ہے اور احمد صاحب کو اس کی محبت سے

زیادہ اپنی بہن عزیز تھی

ہمارے معاشرے میں آج بھی ایسی سوچ رکھنے

والے ماں باپ موجود ہیں جو اپنی اولاد کی

خوشیوں سے زیادہ اپنے بھائی یا بہن کے رشتے

کو اہمیت دیتے ہیں برائے مہربانی اپنی سوچ بدلیں

زندگی بچوں نے گزارنی ہوتی ہے ایک دوسرے کے ساتھ نہ کہ ہمارے بھائی بہنوں نے۔۔بچوں سے ان کی رضامندی ضرور لیں اور اس بات کی اجازت

ہمارا اسلام بھی دیتا ہے

قسط نمبر 2

رکیں بھائی۔۔آج میں ڈرائیونگ کروں گی۔۔

کومل نے قرار کو آنکھیں پٹپٹاتے کہا تو قرار نے ایک نظر اپنی اس چھوٹی سی بہن پلس آفت کو دیکھا

سنو مجھے اپنی زندگی بہت پیاری ہے اور میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی شادی تو دور کی بات ایک بھی گرل فرینڈ نہیں ہے میری۔۔

تو پلیز مجھے معاف کردو قرار نے اخری بات

پہ شرارت سے اپنے ہاتھ جوڑے تو کومل نے ایک

آبرو اچکا کر اس کی طرف دیکھا

آپ میری قابلیت پر شک کر رہے ہیں؟؟

نہیں نہیں مجھے تم پر اور تمہاری قابلیت پر

پورا یقین ہے بس مجھے ہی تمہاری طرف سے ملنے والی عزت راس نہیں آنی

۔۔قرار نے معصومیت کے ریکارڈ توڑے اچھا ٹھیک ہے اتنی اوور ایکٹنگ

مت کیا کریں قسم سے ذرا سوٹ نہیں کرتی آپ پر۔۔

کومل نے گاڑی کی کیز قرار کی طرف بڑھاتے

شرارت سے کہا اور گھوم کر دوسری سائیڈ سے آ

کر فرنٹ سیٹ پر براجمان ہو گئی

قرار نے جان بچنے پر ہی شکر ادا کیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اسے اچھی

طرح یاد ہے ابھی پچھلے مہینے کومل گاڑی ٹھوک کر گھر آئی اور بابا کے سامنے

سارا الزام قرار پر لگا دیا جس پر اسے سب کی گھوریاں سہنی پڑیں

اور بیچارہ قرار اپنی بہن کی چلاکیوں پر صبر کے

گھونٹ پیتا رہ گیا

بھائی ذرا جلدی کریں میں لیٹ ہو رہی ہوں۔۔

کومل نے موبائل پر ٹائم دیکھتے کہا

ہاں جی میں جانتا ہوں تم کتنا لیٹ ہو رہی ہو پہلے تو تم اٹھنا پسند نہیں کرتی پھر ناشتہ کرتے تمہاری باتیں ختم نہیں ہوتی اور اب مجھے کہہ رہی ہو جلدی چلاؤ گاڑی تاکہ کہیں ٹھک جائے تو معصوم بہن بن کر سائیڈ پر ہو جاؤ اور سب کا نزلہ مجھ پر گرے۔۔

قرار نے ڈرائیونگ پر فوکس کرتے کہا۔۔

پر کومل کا دماغ بازل میں اٹکا ہوا تھا کہ وہ

انتظار کر رہا ہو گا اور کومل روز کی طرح آج

پھر لیٹ ہو گی تھی۔۔

لیجیے محترمہ آگیا آپ کا کالج۔۔قرار نے گاڑی

کالج گیٹ کے سامنے روکتے کہا تو کومل فورا نکل گئی اور بنا قرار کو دیکھے تیزی سے کالج کے اندر گھس گئی

قرار تو اس کی سپیڈیں دیکھ کر حیران ہوا پھر اس نے گاڑی آفس کے راستے پر ڈال دی۔۔

کومل جلدی سے کالج اکر سیدھا کینٹین پہنچی جہاں بازل آنکھوں پر گلاسز لگائے موبائل میں مگم بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا کچھ لڑکیاں تو اسے ہی دیکھ رہی تھیں خیر یہ تو روز کا معمول تھا بازل کے سامنے والی کرسی پر کومل کی بیسٹ فرینڈ عائشہ بیٹھی تھی وہ کومل کو آتا دیکھ خوشی سے بولی۔۔۔

بازل بھائی آپ کا انتظار ہو گا ختم ہوا۔۔

عائشہ کے کہنے پر بازل نے سر اٹھا کر سامنے

دشمنِ جاں کو دیکھا اور ایک ہاتھ سے اپنی گلاسز

اتار کر آنکھوں میں محبت لیے کومل کی طرف دیکھا

جواب اس کے سامنے کھڑی تھی

السلام علیکم۔۔۔ کومل نے بیٹھتے ہی بازل کی طرف

دیکھتے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ اتنی جلدی آگئی کوئی بات نہیں

تھوڑا اور لیٹ اجاتی میں تو ویلا ہوں نا۔۔۔

بازل نے خفگی سے کہا تو کامل نے اسے گھور

کر دیکھا جبکہ بازل کی بات سن کر عائشہ کی

ہنسی نکل گئی۔۔۔

تمہارے کس خوشی میں دانت نکل رہے ہیں لگتا ہے کافی دنوں بعد برش کر

کے آئی ہو۔۔ کومل نے اس کی ہنسی سے جل کر کہا

سوری سوری آپ دونوں باتیں کرو میں آرڈر دے کر آئی عائشہ جان بوجھ کر اٹھ کر چلی گئی تاکہ وہ دونوں بات کر سکیں۔۔۔۔

کیونکہ پھر بازل کو افس بھی جانا تھا عائشہ اٹھ کر گئی تو بازل نے اسے خفگی بھری نظروں سے دیکھا۔۔

اچھا سوری نہ۔۔۔ وہ باتوں میں ٹائم کا پتہ نہیں چلا میں لیٹ ہو گئی۔۔ کومل نے معصومیت سے کہا تو بازل مسکرا دیا کیونکہ یہ تو روز ہوتا تھا کومل ناشتہ کرنے باتوں میں لگ جاتی اور لیٹ ہو جاتی بازل ایسے ہی ناراض ہوتا اور وہ اپنی معصومیت سے اسے منا لیتی اور اسی معصومیت پر تو وہ اپنا سب کچھ ہار گیا تھا

کیا ہوا بازل؟؟ کوئی پریشانی ہے۔۔ کومل نے بازل کی انکھوں میں دیکھتے کہا

وہ دو سال سے ساتھ تھے اور ایک دوسرے کو خوب سمجھتے تھے

نہیں تو کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔ بازل نے ٹال دیا

وہ ثنا والی بات کومل سے چھپاتا آیا تھا اور آج بھی اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

اس لیے جب بھی کومل اسے پریشان دیکھتی تو ضرور پوچھتی

اور بازل ہر بار کی طرح ڈال دیتا۔۔ کومل جانتی تھی

وہ ٹال دیتا ہے پر وہ چپ ہو جاتی یہ سوچ کر کہ

بازل اسے خود بتا دے گا جب اسے ٹھیک لگے گا

کومل تم ہمارے بارے میں گھر بات کب کرو گی؟؟

بازل نے نظریں ٹیبل پر ٹکائے پوچھا تو کومل نے اس کے اچانک سوال پر

جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا کیونکہ ان دو سالوں میں بازل نے آج

پہلی بار اس سے یہ سوال کیا تھا

بازل سب ٹھیک ہے؟؟ یوں اچانک یہ بات۔۔۔

کومل نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

پر بازل چپ ہی رہا۔۔ سوال وہ کر بیٹھا تھا۔۔

وجہ اسے بتا نہیں سکتا تھا کہ کہیں اس کی محبت

اس سے بدگمان نہ ہو جائے۔۔

بازل آپ جانتے تو ہیں بھائی مجھ سے بڑے ہیں ابھی تو گھر میں ان کی شادی

کی بات نہیں ہوئی تو میں کیسے۔۔۔

کومل بات کرتے چپ کر گئی تھی کہ شاید بازل

کچھ بولے پر وہ بولا تو بس اتنا۔۔

چلو میں نکلتا ہوں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔ بازل گھڑی

پر ٹائم دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

بازل اپ ناراض ہیں ؟؟ کومل نے بھرائی اواز میں کہا

خبردار کومل جو تمہاری انکھ سے ایک انسو بھی نکلا میں دو لگانے میں ایک سیکنڈ

نہیں لگاؤں گا۔۔

بازل ن ءدھیمے پر سخت لہجے میں کہا

تو کومل جلدی سے اپنے انسو اندر دھکیلنے لگی

میں نہیں ہوں تم سے ناراض۔۔ تم جاؤ اپنی کلاسز لو۔۔

مجھے افس کے لیے نکلنا ہے رات کو بات ہو گی اور اگر تم روئی تو مجھ سے بات

کرنے کو ترسو گی یاد رکھنا۔۔

بازل نے اسے وارن کیا تو کومل نے فورا سر اثبات

میں ہلا دیا۔۔

وہ جانتی تھی بازل اس کے آنسوؤں پر تڑپ جاتا ہے وہ کومل کی آنکھ میں ایک

انسو بھی برداشت نہیں کر سکتا اور کومل وہ بازل کی ناراضگی سے ڈرتی تھی

دونوں ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے تھے اور وہ دونوں ہی اس بات

سے انجان تھے کہ ان کی محبت ان سے آزمائش لینے والی ہے

من اور کومل ایک ہی کالج میں پڑھتی تھی پر کومل

اس بات سے انجان تھی کیونکہ بازل نے اسے

نہیں بتایا تھا اور نہ ہی من جانتی تھی کہ اس کا بھائی جس لڑکی کو پسند کرتا ہے

وہ اس کے ہی کالج

میں پڑھتی ہے۔۔

بازل صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا

بازل آفس پہنچا تو احمد صاحب نے اسے دیکھا

پھر وال کلاک کی طرف دیکھا۔۔

بازل نے نظر انداز کیا اور اپنے کیبن میں چلا گیا

کیونکہ وہ بس پانچ منٹ کی لیٹ ہوا تھا اس لیے

اسے زیادہ ٹینشن نہیں تھی

قرار افس پہنچ کر سیدھا اپنے کیبن میں گیا

مسٹر رفیق۔۔۔۔پلیز میرے کیبن میں ایک کپ کافی

بھجوادیں۔۔

قرار نے انٹر کام پر اپنے مینجر کو کہا اگلے دس

منٹ میں کافی اس کے سامنے پڑی تھی

قرار لیپ ٹاپ پہ کام کرنے لگا ساتھ ساتھ کافی بھی

انجوائے کرنے لگا

یار قرار۔۔۔۔ میں بہت تنگ ہوں ان دونوں سے۔۔

وہ لیپ ٹاپ میں بزی تھا جب دھڑام سے دروازہ کھلا

اور اس کے تین افلاطون دوست حاضر ہوئے

انہیں دیکھ کر قرار کھل کر مسکرایا اور لیپ ٹاپ

بند کر کے سائیڈ پر رکھا کیونکہ اب وہ افلاطون

اسے کام کرنے نہیں دیں گے

رضا، علی اور عمر قرار کے کالج کے دوست تھے

پانچ سالوں سے وہ چاروں ساتھ تھے چاروں ایک ہی

طبیعت کے مالک تھے ہنسی مذاق اور زندگی

کو مزے سے گزارنے والے۔۔۔

وہ تینوں بھی قرار کی طرح امیر گھرانے سے تعلق
رکھتے تھے اور پڑھائی مکمل کر کے قرار کی طرح
اپنا فیملی بزنس سنبھال رہے تھے
عمر نے اندر داخل ہوتے ہی علی اور رضا کے بارے میں
کہا جو دونوں صبح سے شاپنگ پر جانے کی ضد
کر رہے تھے
کیا مطلب ؟؟ شاپنگ ؟؟؟ کس خوشی میں ؟؟
اور یہ تم تینوں یہاں اس وقت کیا کر رہے ہو ؟؟
افس کیوں نہیں گئے ؟؟
قرار نے ان تینوں کو گھور کر کہا جو اب صوفے پر
پھیلنے کے انداز میں بیٹھ چکے تھے
ذرا شرم نہیں آتی تمہیں۔۔ پہلی ہی فرصت میں
جاسوس بن جاتے ہو۔۔۔ یہ نہیں کہ اپنے یاروں کو

چائے کافی پوچھ لے۔۔۔

رضا نے اس کے کافی مگ کی طرف دیکھتے ہی

جتایا تو قرار نے ان تینوں کو گھور کر دیکھا اور

انٹرکام پر ان تینوں کے لیے ناشتہ منگوایا

چلواب پھوٹو بھی۔۔۔کیوں صبح صبح اپنی خوبصورت شکلیں لے کر حاضر

ہوئے ہو؟؟

قرار نے اکتاہٹ سے پوچھا

پہلی بات صبح نہیں دن کے 11 بجے ہیں

دوسری بات شاپنگ پر نکلنا ہے اس لیے جب تک ہم

ناشتہ کرلیں تم اپنا کام ختم کرلو

پھر ایمپوریم چلتے ہیں۔۔علی نے قرار کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے کہا

کیا؟؟؟اس وقت ایمپوریم مال؟؟؟اس وقت کون

بے وقوف جاتا ہے؟؟رات کو چلیں گے ابھی نہیں..

قرار نے ان کی عقل پر ماتم کیا

تم ٹینشن مت لو۔۔۔ جاتے جاتے ہمیں چھ بج جانے ہیں

تمہارا کام جب تک ختم ہونا ہے تین تو یہی بج

جانے ہیں راستے میں بھی ٹائم لگے گا

جتنی سلو سپیڈ سے تم ڈرائیو کرتے ہو عمر نے جل کر کہا جس پر قرار شرارت

سے مسکرایا تو عمر مزید جل گیا ابھی وہ کچھ کہتا ان کا ناشتہ اگیا وہ تینوں ناشتہ

کرنے لگے جب فرار جلدی سے کام نپٹانے لگا

من کالج ائی تو ارم سامنے ہی کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی من کو وہ نقاب

میں بھی پہچان جاتی تھی من کو اتا دیکھ وہ بھاگ کر اس کے گلے لگی

من اتنا لیٹ کیوں؟؟ ارم نے پوچھا

رکو بھئی۔۔۔ سانس تو لینے دو پھر بتاتی ہوں

من نے ارم کا ہاتھ پکڑا اور کینٹین کی طرف چل پڑی

وہاں جا کر وہ دونوں بیٹھیں۔۔ من نے لمبا سانس لیا

اور اسے بتانے لگی

یار آج پھر بابا اور بھائی کی بحث شروع ہو گئی تھی تو بس اسی وجہ سے۔۔۔

من نے اپنا نقاب ٹھیک کرتے کہا ارم اس کی فیملی

کے بارے میں سب جانتی تھی من نے اس سے کچھ بھی نہیں چھپایا تھا

یار ویسے ایک بات کہوں۔۔۔انکل بازل بھائی کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں

ہر انسان کو اپنی مرضی سے

شادی کرنے کا حق ہے آج کل کی لڑکیاں زبردستی

شادی نہیں کرتیں اور انکل بازل بھائی کے ساتھ

زبردستی کرنا چاہتے ہیں۔۔

ارم نے کینٹین بوائے کو اشارے سے پاس بلاتے کہا

ہمم۔۔۔کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں ہی نہ دشمن بن

جاؤں اپنے بھائی کی خوشیوں کی۔۔

من نے اداسی سے کہا

مجھے تو کچھ اور ہی سین لگتا ہے مطلب یا تو تمہاری پھپھو کا سب کیا دھرا ہے یا اس چڑیل ثنا کا۔۔

ارم نے اپنے دل کی بات کہی

بری بات ارم۔۔۔ایسے نہیں کہتے۔۔ من نے ثناء کو چڑیل کہنے پر ارم کو ٹوکا تو اس نے برا سا منہ بنا کر کافی ارڈر کی اچھا چھوڑو یہ سب اج شاپنگ پر چلو گی میرے ساتھ۔۔۔

ارم نے من کی طرف دیکھتے ہی خوشی سے کہا

کس خوشی میں ؟؟ من نے آبرو اچکا کر پوچھا

تمہیں بتایا تو تھا کل کزن کی انگیجمنٹ ہے۔۔

یار اتنا ٹائم نہیں ہے تیاری میں پلیز اپ تم چلو میرے ساتھ ارم نے من کی منت کی تو اس نے لمبا سانس لیا

ٹھیک ہے پر زیادہ ٹائم نہیں لگانا مجھے رات کا کھانا بنانا ہوتا ہے مجھے اچھا نہیں لگتا بابا اور بھائی کو کھانے کے لیے انتظار کروانا۔۔

من نے کافی کا سپ لیتے کہا جو ابھی کینٹین بوائے

رکھ کر گیا تھا

من نقاب کے اندر سے ہی کافی پی رہی تھی کالج میں

اکا دکا ہی لڑکیاں ہوں گی جنہوں نے اسے بنا نقاب کے

دیکھا تھا ہاں لڑکوں میں سے اج تک کسی نے اسے بنا

نقاب کے نہیں دیکھا تھا ایک بار ارم کے اصرار پر اس نے خالی کلاس دے کر

اپنا نقاب اتارا تھا اور ارم تو اس کی خوبصورتی دیکھ کر ہی دھنگ رہ گئی

ماشاءاللہ من۔۔۔اتنا مکمل حسن میں نے اج تک نہیں دیکھا ارم نے دل سے

تعریف کی تو من جھینپ گئی

چلو ٹھیک ہے کالج آف ہوتے ہی چلیں گے۔۔

ارم نے پر جوش انداز میں کہا تم نے مسکرا کر اس کی

طرف دیکھا پھر وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں

کرنے لگیں کافی ختم ہوتے ہی وہ دونوں کلاس

روم کی طرف چل پڑیں

یار گاڑی کی سپیڈ تو بڑھا دے۔۔ بائیک والے ہم سے آگے گزر رہے ہیں۔۔ رضا نے ایک بائیک والے کو دیکھ کر کہا جو زن سے ان کی گاڑی سے اگے نکل گئی تھی۔۔

قرار ڈرائیونگ کر رہا تھا رضا فرنٹ سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ عمر اور علی پیچھے بیٹھے تھے اور وہ دونوں مزے سے سو رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے قرار بہت آرام سے انہیں امپوریم لے کر جائے گا بنا کسی تکلیف۔۔۔

بہت جلدی ہے تم سب کو پہنچنے کی؟؟ میرے ساتھ انا ہوتا ہے تو برداشت کیا کرو ورنہ مجھے غصہ اگیا تو اس سے بھی کم سپیڈ کر دوں گا۔۔

قرار نے ہنسی دباتے شرارت سے کہا

ارے نہیں۔۔ ہم اس سپیڈ سے بہت خوش ہیں

تم اللہ کا نام لے کر چلتے رہو پہنچ ہی جائیں گے

رضا نے بیچارگی سے کہا

جلدی بیٹھو من ہم لیٹ ہو رہے ہیں ارم نے گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا تو من فوراً گاڑی کی پچھلی سیٹ پر براجمان

ہو گئی ارم بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی ارم ایک کھاتے پیتے گرانے سے تعلق رکھتی تھی اس کے بابا کی ریڈی میڈ گورنمنٹس فیکٹری تھی پھر بھی وہ ذرا بھی نک چڑی نہیں تھی اور اس کی یہی بات من کو اچھی لگتی تھی یہی وجہ تھی اج تک ان دونوں کی دوستی قائم تھی

تقریباً دو گھنٹے بعد وہ دونوں ایمپوریم پہنچی اج شاید یہاں کوئی فلم سٹار آنے والا تھا تبھی ایمپوریم میں کافی رش تھا

ارم تمہیں شاپنگ ہی کرنی تھی نا اور مال مہنگے پڑ گئے تھے جو منہ اٹھا کر یہاں اتنے رش میں آ گئی۔۔

من نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھتے کہا

مجھے کیا پتہ تھا آج رش ہو گا۔۔ چلو چھوڑو ہم شاپنگ کریں گے اور گھر چلے جائیں گے۔۔

ارم نے قدم اندر کی طرف بڑھاتے کہا تو من بھی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملانے لگی

یار اٹھو۔۔ تین گھنٹے بعد ہم مال پہنچ ہی گئے ہیں رضا نے گاڑی سے نکل کر پیچھے سوئے علی اور عمر سے کہا تو وہ دونوں فورا اٹھ کر گاڑی سے باہر اگئے جبکہ قرار تو اتنا رش دیکھ کر ہی حیران تھا

یار اتنا کراؤڈ کس بات کا ہے۔۔ رضا نے اگے ہو کر قرار سے پوچھا

مجھے کیا پتہ میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں۔۔ قرار نے کندھے اچکا کر کہا

یار تم لوگ بھی نا۔۔ ضرور کسی سلیبرٹی نے آنا ہو گا تبھی رش لگا ہوا ہے۔۔۔ عمر نے ان سب کی معلومات میں اضافہ کیا تو وہ سب سر ہلا کر اندر کی طرف چل پڑے

من دیکھو یہ ڈریس کیسا رہے گا؟؟؟

ارم نے ایک آف وائٹ کلر کا پیارا سا سوٹ جس پر گولڈن کام ہوا تھا پکڑ کر من سے پوچھا

ڈریس تو بہت زبردست ہے۔۔ من نے سوٹ ہاتھ میں پکڑتے کہا

تو ٹھیک ہے پھر یہی ڈن کر دیتی ہوں۔۔ارم نے فیصلہ کن انداز میں کہا تو من نے سر ہلا دیا

اور پھر وہ ڈریس لے کر اس کی پیمنٹ کر کے بوتیک سے باہر آ گئیں جہاں لڑکے اور لڑکیاں کافی تیزی سے گزر رہے تھے

اف کتنا رش ہے یار۔۔ من نے نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھتے کہا ابھی ارم کچھ بولتی اس کا فون بجنے لگا فون اس کی مما کا تھا تو اس نے اٹھانا ہی ٹھیک سمجھا

ہیلو مما۔۔۔ہیلو۔۔۔ارم فون کان سے لگاتے اونچا بول رہی تھی پر اتنے شور میں اسے اپنی مما کی اواز سنائی نہیں دے رہی تھی

اس نے من کو شاپنگ بیگ پکڑائے اور اسے اشارے سے سمجھا کر سائیڈ پر چلی گئی من نے اس کا اشارہ سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا اور پاس ریکنگ پر دونوں ہاتھ رکھ کر پورے مال کے رش کا جائزہ لینے لگی

تب بھی ایک دم شور ہوا شاید کوئی سلیبرٹی ائی تھی مال میں ایک دم رش بڑھ گیا لڑکے لڑکیاں تیزی سے اس سلیبرٹی کی طرف بھاگے اچانک ایک لڑکا بھاگتا ہوا گزرا اس کا کندھا من کے کندھے سے ٹکرایا من اتنے رش میں توازن برقرار نہ رکھ سکی اور گرنے لگی تبھی اس نے کسی کا کالر پکڑا اور خود کو گرنے سے بچایا

وہ چار سیکنڈ فلور پہنچے تو سلیبرٹی کے آنے کا شور اٹھا چلو یار دیکھتے ہیں کون آیا ہے۔۔قرار نے سامنے دیکھتے کہا تو علی نے فورا کالر کھڑے کر کے کہا رہنے دو تم۔۔ہم خود سٹیبلٹیز ہیں ہم کیوں کسی کو دیکھیں علی کی بات پر ان سب کا قہقہہ نکل گیا

وہ چاروں اسی طرح ہنسی مزاق کرتے آگے بڑھ گئے

جب ایک لڑکی نے قرار کو کندھے سے اس کے کوٹ

سے پکڑا۔۔وہ شاید گرنے لگی تھی تبھی اس کا ہاتھ

قرار کے کوٹ پر گیا اور اس نے اپنے بچاؤ کے لیے تھام لیا قرار اور من کی

آنکھیں ملیں اور یہی وہ وقت تھا جب ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ کر

ان کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں من نے قرار کو کالر سے پکڑا تھا جب کہ قرار کا

ایک ہاتھ من کی کمر پر تھا جبکہ دوسرا من کے ہاتھوں پر جو اس وقت قرار کے

کالر پر تھے

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں گم تھے علی عمر اور رضا تو دن دہاڑے

قرار کے رومینس پر ہی حیرانی

سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے حالانکہ وہ تینوں جانتے تھے قرار نے اج تک

کبھی کسی لڑکی کو غلط نظر

سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

چہرے پر نقاب کیے سنہری آنکھیں ہی
بس دکھ رہی تھیں اتنی دل نشیں سنہری
آنکھیں قرار نے زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی
وہ ان آنکھوں میں کھو گیا تھا۔۔۔

من اس کے دیکھنے پر ہی کنفیوز ہو رہی تھی
آخر ہمت کر کے اس نے قرار کے کندھوں پر
ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا پر تبھی
پھر رش بڑھ گیا انہیں دھکے لگنے لگے
من رو دینے والی ہو گئی قرار نے فوراً اسے
ریلنگ کے ساتھ کھڑا کر کے دائیں بائیں ریلنگ
پر ہاتھ رکھ لیے اور خود من کے سامنے کھڑا ہو گیا

تاکہ مزید کوئی دھکا نہ لگے۔۔۔

من نے قرار کی حرکت پر سر اٹھا کر اس کی
طرف دیکھا جو وہ محافظ بنے اسے ہر طرف
سے بچا رہا تھا اچانک قرار کو پیچھے سے
دھکا لگا اور وہ من کے اوپر جا گرا
اس کے ہونٹ اب من کے نقاب شدہ ہونٹوں
پر تھے من اور قرار کی آنکھیں پھٹی کی
پھٹی رہ گئی۔۔۔

اور ادھر ان تینوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے
علی سے شاید قرار کا رومانس ہضم نہیں
ہو رہا تھا تبھی وہ اگے بڑھا انہیں ہوش

دلانے کے لیے۔۔۔ کہ وہ پبلک پلیس پر ہیں

کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ہونٹوں پر

ہونٹ رکھے بت بنے کھڑے تھے تبھی فوراً عمر

اور رضا نے علی کا بازو کھینچ کر اسے روکا

جیسے کہنا چاہ رہے ہوں

بھائی تجھے کیا تکلیف ہے ان کے رومانس سے۔۔

من گم سم سی قرار کی گہری کالی آنکھوں

میں دیکھ رہی تھی اوپر سے اس کے بدن سے

اٹھنے والی کلون کی خوشبو اسے مدہوش

کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

من نے غصے سے قرار کے سینے پر ہاتھ رکھ کر

اسے پیچھے دھکا دیا تو قرار فوراً ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھا اس کے دوست شرارت سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔

قرار نے انہیں گھور کر دیکھا۔۔

ایم سوری مجھے دھکا لگا تھا۔۔۔

قرار نے صفائی دینا ضروری سمجھا لیکن من جانتی تھی وہ تو اسے دھکا لگنے سے بچا رہا تھا پھر بھی من نے ہلکا سا سر ہلا دیا۔۔۔

من چلو یار۔۔۔رش بڑھ رہا ہے ہم بھی لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔ارم نے رش کم دیکھا تو فوراً من کی

طرف آئی وہ فون سن کر من کی طرف آرہی تھی
جب ایک دم رش بڑھ گیا وہ ایک بوتیک میں
کھڑی ہو گئی اب تھوڑی جگہ نظر آئی

تو وہ جلدی سے من کے پاس آئی ارم کے کہنے پر
اس نے ایک نظر اپنے سامنے کھڑے اس لڑکے
کو دیکھا جو آنکھوں میں الوہی چمک لیے اسی
کی طرف دیکھ رہا تھا من نے گھبرا کر نظروں
کا زاویہ بدلا اور ارم کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے مال
سے باہر جانے لگی ارم سمجھی من گھبرا رہی ہے
اس لیے وہ چپ چاپ اس کے پیچھے چلتی رہی

من کے جاتے ہی قرار کے ہونٹوں نے اس کا نام لیا

پھر اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں بدلے

"من بھابھی "

رضا نے قریب آکر شرارت سے کہا تو قرار نے

ہنس کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا جس پر وہ تینوں

حیران ہوئے۔۔۔

اوئے رک یار۔۔۔ یہ تو بلش کر رہا ہے۔۔ علی نے حیرت

سے کہا تو قرار جھینپ گیا

جس پر وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنسے۔۔۔۔

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے خوبصورت

لڑکی تھی بس اس سے اگے کچھ نہیں۔۔۔

قرار نے اپنی فیلنگز چھپاتے کہا۔۔

او۔۔۔۔تجھے کیسے پتہ وہ خوبصورت ہے
وہ تو پردے میں تھی۔۔۔عمر نے اسے جانچتی
نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔۔

پتہ لگ جاتا ہے یار۔۔۔قرار نے جھنجھلا کر کہا تو
ان تینوں نے اسے شرارت سے دیکھا
دفع ہو جاؤ تم تینوں۔۔۔۔قرار ان کی نظروں سے
خائف ہو رہا تھا تبھی جان چھڑوا کر اگے بڑھ گیا
وہ تینوں بھی ہنستے اس کے پیچھے چل پڑے
من رکو تو یار گراؤ گی مجھے۔۔۔من ارم کا ہاتھ
کھینچ کر پارکنگ ایریا لے جا رہی تھی اور
ارم بیچاری اس کے تیز چلنے پر کھینچی چلی
جا رہی تھی۔۔۔۔۔

تم بس چلو بابا اور بھائی آنے والے ہیں
من نے کہا تو وہ دونوں فوراً گاڑی میں بیٹھ گئیں
ان کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی
قرار مجھے تو یہ والی شرٹ اچھی لگ رہی ہے

عمر نے ایک بلیک ٹی شرٹ ہاتھ میں پکڑ کر قرار
کو دکھاتے کہا پر قرار کی طرف سے کوئی
جواب نہ پا کر عمر نے سر اٹھا کر قرار کی طرف
دیکھا جو مسکرائے پتہ نہیں کن سوچوں میں گم
تھا عمر نے رضا علی کو اشارہ کیا وہ دونوں بھی
اس کے پاس کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگے۔۔
یہ تو گیا۔۔۔

علی نے دائیں بائیں سر ہلا کر پر ہلکی سی اواز میں کہا مجھے تو لگتا ہے اسے عشق کی

لاعلاج بیماری

ہو گئی ہے۔۔۔رضا نے بھی قرار کی طرف دیکھتے

کہا۔۔۔

کیا سچ میں عشق ایسے ہوتا ہے انسان کو

ارد گرد کا ہوش ہی نہیں رہتا۔۔۔

عمر نے رضا علی کی طرف دیکھتے پوچھا

جبکہ قرار ابھی بھی کھویا ہوا تھا

ہاں سنا تو کچھ ایسا ہی ہے پر کبھی ہوا نہیں

اب ان جناب کو ہو گیا ہے تو ان سے ہی کلاس

لے لو رضا نے اقرار کی طرف اشارہ کر کے کہا

تو ان دونوں نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

پھر قہقہہ لگا کر ہنسے ان کے قہقہے زوردار تھے

قرار نے ایک دم چونک کر ان تینوں کی طرف دیکھا

کیا ہوا تم سب پاگلوں کی طرح ہنس کیوں رہے ہو؟؟

قرار نے حیرانی سے پوچھا

او بھائی پاگل ہم نہیں تم ہو گئے ہو اور وہ بھی اس

حجاب کوئین کے پیچھے۔۔۔

علی نے شرارت سے کہا تو قرار ہنس دیا

ہاں یار وہ میرے ذہن سے نکل ہی نہیں رہی

پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔ دل بس اسی کو

یاد کیے جا رہا ہے پہلی لڑکی ہے وہ جس کی
طرف میں مائل ہوا ہوں کچھ تو بات ہے
اس میں ورنہ قرار سکندر یونہی کسی کو اپنے
خیالوں میں نہ بسائے۔۔۔

قرار نے کھوئے لہجے میں کہا تو ان تینوں نے اپنے
جگری دوست کی خوشیوں کے لیے دل سے دعا کی

من گھر آتے ہی صحن میں پڑی کرسی پر
بیٹھ گئی بیگ اس نے سامنے میز پر رکھا
اور خود کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی
اس نے ابھی اپنی آنکھیں بند کی ہی تھیں
جب چھم سے گہری کالی آنکھیں اس کی

آنکھوں کے پردے پر لہرائیں۔۔

من نے گھبرا کر فوراً آنکھیں کھول لیں یہ کیا تھا۔۔۔۔اس کا چہرہ میں بھول کیوں نہیں پا رہی جب سے مال سے نکلی ہوں ایک سیکنڈ کے لیے بھی وہ میرا خیالوں سے باہر نہیں نکلا۔۔

کیوں؟؟؟ من نے پریشانی سے سوچا پھر سر جھٹک کر فریش ہونے چلی گئی تا کہ رات کا کھانا بنائے شاید گہری کالی آنکھیں اس کے خیالوں سے نکل جائیں پر ان آنکھوں نے من کا پیچھا نہ چھوڑا۔۔۔

سبزی بناتے روٹیاں بناتے برتن دھوتے وہ انکھیں

من کے ذہن پر سوار رہیں۔۔ جھنجھلا کر اس نے

برتن پٹخے اور کمرے میں آکر بیڈ پر چت لیٹ

گئی۔۔۔۔۔۔۔

یا اللہ میں کیوں اس نامحرم کو یاد کر رہی ہوں

میں جانتی ہوں آج جو کچھ بھی ہوا وہ میرے

قریب تھا یہ بس ایک حادثہ تھا

وہ تو شاید مجھے بھول بھی گیا ہو اور میں

اسے یاد کر رہی ہوں۔۔

اے اللہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے

تو مجھے معاف کر دے ۔۔ من دل ہی دل میں

اپنے رب سے مخاطب تھی

ایک دم نیند کا جھونکا آیا اور وہ نیند کی وادیوں

میں اتر گئی یہ سوچے بغیر کہ وہ رب تو دلوں

کے حال جانتا ہے کس کا نصیب کب کیسے کہاں

سے مل جائے یہ بس وہی جانتا ہے

اور شاید من اور قرار ایک دوسرے کا نصیب تھے

اب دیکھنا یہ تھا اس پاک زات نے انہیں کب

اور کیسے ملانا ہے یہ تو ان کی پہلی ملاقات تھی

اب دیکھنا یہ ہے ان کی دوسری ملاقات کب کیسے

اور کن حالات میں ہوتی ہے

السلام علیکم بابا۔۔۔

السلام علیکم بیوٹی فل لیڈیز۔۔۔

قرار نے سکندر مینشن داخل ہوتے ہی سامنے حال میں صوفے پر بیٹھے ذوالقرنین صاحب، ثمن بیگم اور رومیسہ بیگم کو سلام کیا

وعلیکم السلام بیٹا اتنی دیر کہاں لگادی؟؟

ثمن بیگم نے سلام کا جواب دیتے اس کے لیٹ انے کی وجہ بھی پوچھ ڈالی

وہ تینوں افلاطون آئے تھے اور بس لے گئے مجھے ایمپوریم مال۔۔۔

قرار نے صوفے پر ذوالقرنین سکندر کے ساتھ بیٹھتے کہا ثمن بیگم نے اسے غور سے دیکھا

آج ان کے بیٹے کے چہرے پر ایک الوہی چمک تھی

خیریت قرار۔۔۔اتنا لش پش کس خوشی میں؟؟

ثمن بیگم نے مسکرا کر مشکوک نظروں سے

قرار کی طرف دیکھتے پوچھا تو ذوالقرنین صاحب

اور رومیسہ بیگم بھی قرار کی طرف دیکھنے لگے

قرار ایک دم سٹپٹا گیا اس سے اچانک کیے گئے

اس سوال کی توقع نہیں تھی

نہیں تو ماما۔۔۔وہ بس آج نیا فیس پیک یوز کیا

ہے تبھی میں لش پش کر رہا ہوں۔۔

قرار نے نظریں چراتے بے تکی سا جواز پیش کیا

تو ان تینوں نے اپنی مسکراہٹ دبائی

چلو ٹھیک ہے بیٹا۔۔آپ فریش ہو جائیں پھر کھانا
کھاتے ہیں رومیسہ بیگم نے اپنے پوتے کی مشکل
آسان کر دی
قرار جی کہتا فورا اپنے کمرے میں بھاگ گیا
پیچھے ان تینوں نے ہنس کر ایک دوسرے کی طرف
دیکھا۔۔

ماں جو میں سوچ رہا ہوں آپ بھی وہی سوچ
رہی ہیں کیا؟؟
ذوالقرنین سکندر نے اپنی سوچ کی تصدیق چاہی
ہاں ذوقی بیٹا۔۔۔مجھے بھی اب لگ رہا ہے ہمیں
قرار کی دلہن لانے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔
رومیسہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو ثمن بیگم نے

دل میں اپنے بچوں کے اچھے نصیب کی دعائیں کیں

قرار نے کمرے میں اکر اپنی شرٹ اتار کر بیڈ
پر پھینکی اور شاور لینے چلا گیا
اس نے شاور کھولا اور اس کے نیچے کھڑا ہو گیا
جبکہ دل اور دماغ اس پری پیکر کی طرف لگا
ہوا تھا۔۔
من۔۔۔قرار کی من۔۔۔

قرار نے دل میں سوچا پھر خود ہی اپنی سوچ پر
خوشی سے ہنس پڑا
کیا ہو تم من۔۔۔کچھ دیر کے لیے پاس آئی
اور پھر دور بھی ہو گئی

کیوں یار؟؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا تم ہمیشہ
کے لیے میرے پاس ہی رہ جاتی

کم از کم تمہارے پاس رہنے سے یہ دل تو سکون
میں ہوتا جواب تمہارے دور جانے پر اداس سا ہے
قرار نے شاور بند کیا اور ٹاول پکڑ کر کمرے میں آ گیا
شیشے کے سامنے کھڑا ہوا تو من کی جھلک
شیشے میں دکھی قرار پورے دل سے مسکرایا

یہ محبت نہیں عشق ہے من مجھے تمہاری
سنہری آنکھوں سے پہلی نظر میں عشق ہو گیا ہے
جب تم میرے قریب آئی
مجھے تمہاری قربت سے عشق ہو گیا

مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے من۔۔

تم میری پہلی نظر کا آخری عشق ہو من۔۔

قرار آنکھیں بند کر کے شدت سے بول رہا تھا

جیسے اس کے سامنے من سچ میں موجود ہو۔۔

ہیلو۔۔۔۔

ثنا جیسے ہی اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی

اس نے سامنے فریاب اور امبرین بیگم کو

دیکھ کر ہیلو بولا

فریاب کے ماتھے پر بل پڑے

کتنی دفع کہا ہے تم سے۔۔ مہذب طریقے

سے سلام کیا کرو۔۔ یہ ہیلو ہائے کا کیا

مطلب ہوتا ہے ؟؟؟امبرین بیگم نے ناگواری سے کہا تو ثنا نے برا سا منہ بنایا۔۔

آپ میری شادی بازل سے کروا دیں میں آپ کی ہر بات مانا کروں گی۔۔ثنا کی سوئی آج کل بازل پر ہی اٹکی ہوئی تھی

جہاں تک میں اسے جانتا ہوں اسے تم جیسی اوور فیشن کرنے والی لڑکیاں ہر گز پسند نہیں ہوں گی۔۔

فریاب نے اس کے کپڑے اور منہ پر کیے گئے میک اپ کی طرف اشارہ کر کے کہا

ثنااس وقت بلو ٹائٹس اور بلو شارٹ شرٹ
میں تھی جبکہ دوپٹہ ندارد تھا

کوئی بات نہیں۔۔آپ ایک بار مجھے پاکستان
لے جائیں اسے اپنے پیچھے پاگل کرنا میرا کام ہے
ثنا نے ایک ادا سے کہا

شرم نہیں آتی تمہیں فریاب کے سامنے
اس طرح کی واہیات باتیں کرتے ہوئے؟؟
بھائی ہے وہ تمہارا۔۔امبرین بیگم نے غصے
سے کہا
تو آپ کے بیٹے میں کون سی شرم ہے خود
شادی کی آگ لگی ہوئی ہے اور بہن کے مستقبل

کی فکر ہی کوئی نہیں

ایک بات آپ دونوں کان کھول کر سن لیں

اگر میری شادی بازل سے نہیں ہوئی تو اس من

کا گھر بھی میں بسنے نہیں دوں گی

آگ لگا دوں گی تمہاری اس سو کالڈ منگیتر

کی خوشیوں کو۔۔۔

ثنا کے لہجے میں من کے لیے بے حد نفرت اور

حسد تھا جسے فریاب نے بخوبی محسوس کیا

اگر تم میری بہن نہیں ہوتی تو میں یہی آگ

اب تک تمہیں لگا چکا ہوتا

فریاب نے غصے سے کہا اور اپنے کمرے میں

چلا گیا دیکھا

مام۔۔۔اس من کی وجہ سے یہ ابھی سے ہمیں آگ لگانا چاہتا ہے جب وہ ڈائن اس گھر میں اجائے گی تب تو یہ ہمیں نوکرانیاں بنا کر رکھے گا۔۔ ثنا نے امبرین بیگم کو مستقبل کے بارے میں غور و فکر کروانے کی ناکام سی کوشش کی۔۔

جیسے تمہاری فطرت ہے نا تم اس بیچاری کو جینے نہیں دو گی اور تم کہتی ہو وہ تمہیں نوکرانی بنا کر رکھے گی۔۔
نہیں ثنا۔۔۔میری بھتیجی تم جیسی کم ظرف اور بے حس نہیں ہے تم تو اس کی جوتی

کے برابر بھی نہیں ہو

افسوس ہوتا ہے مجھے تمہیں اپنی اولاد

کہتے ہوئے اگر بازل سے شادی کرنی ہے تو پہلے

خود کو بدلو ورنہ ساری زندگی روتی رہو گی

بیٹھ کر۔۔۔

امبرین بیگم اسے سنا کر اٹھ کر کچن میں چلی

گئی پیچھے ثنا کلس کر رہ گئی

بازل اب تو تم میری ضد بن گئے ہو اگر

بہن سے محبت ہے تو شادی کر لینا مجھ سے

ورنہ تمہاری بہن روتی رہے گی زندگی بھر۔۔

ثنا نے نفرت سے سوچا

بازل کیا کر رہے ہیں آپ ؟؟

بازل شاور لے کر نکلا تھا وہ اس وقت شرٹ لیس تھا شیشے کے سامنے کھڑا وہ بالوں میں ٹاول پھیر رہا تھا جب اس کے موبائل پر میسج بپ بجی

ہاتھ بڑھا کر اس نے میسج آن کیا۔۔ میسج سین کرتے ہی اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آئی

اس نے اپنی سیلفی لی اور کومل کو سینڈ کر دی کومل بیڈ پر بیٹھی بازل کے ریپلائی کا انتظار کر رہی تھی بازل کا رپلائی آتے ہی کومل نے

خوشی سے موبائل آن کیا

تو آگے سے بازل کی سیلفی دیکھ کر اس کے

چہرے پر حیا کی لالی بھی کر گئی

گیلے بال جو تھوڑے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے

برہنہ چوڑا سینہ، چہرے پر شرارت بھری مسکان

سجائے وہ سیلفی میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

کومل کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں

اس نے موبائل ہونٹوں پر رکھا اور بازل کی

تصویر پر اپنے گلابی ہونٹوں سے بوسہ دیا

بے شرم۔۔۔۔

کومل نے کچھ سوچ کر بازل کو ریپلائے کر دیا

کومل کے ریپلائے پر بازل کی مسکراہٹ گہری

ہوگئی

اس نے کومل کو کال کردی

ہیلو میری جان۔۔۔

کومل کے فون اٹھاتے ہی بازل نے محبت سے کہا

بہت بے شرم ہے آپ۔۔ کومل نے مصنوعی

غصے سے کہا تو بازل قہقہہ لگا کر ہنسا

یار اس میں بے شرم والی کیا بات ہے

تم نے پوچھا کیا کر رہے ہیں تو میں نے بتادیا

بازل نے شرارت سے کہا

ہاں تو میں نے یہ نہیں بولا تھا جو کر رہے ہیں

اس کی سیلفی ہی بنا کر سینڈ کر دیں یہ بھی

تو کہہ سکتے تھے نا کہ شاور لے رہا تھا

کومل نے خفگی سے کہا

جی نہیں آج میں نے شاور لے کر پک سینڈ کی

ہے کل تمہاری باری ہے

بازل نے گیلے بالوں میں برش کرتے سکون سے کہا

کک۔۔۔۔ کیا مطلب؟؟ کومل ایک دم پریشان ہوئی

مطلب ایک دم کلیئر ہے میری جان کل مجھے

تمہاری ایسی ہی سیلفی چاہیے جیسے میں نے

ابھی تمہیں سینڈ کی ہے

بازل بڑے سکون سے کہتا کومل کا سکون

اڑا چکا تھا کچھ لمحے تو کومل بولی ہی نہیں

جیسے اس کے منہ میں زبان ہی نہ ہو

ادھر بازل کو اس کی حالت سے مزہ آرہا تھا

کیا ہوا میرا چھوٹا سا جانو پریشان ہو گیا۔۔۔

بازل نے لاڈ سے ہنسی دباتے پوچھا

بازل۔۔۔۔آپ۔۔۔۔سیریس۔۔۔۔۔

ہاں جان۔۔۔میں سیریس ہوں اور اگر تمہیں

سیلفی سے مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں

میں لائیو کے لیے بھی ریڈی ہوں

بازل نے کومل کی بات کاٹ کر شرارت سے کہا

کہو تو ابھی آجاؤں ؟؟؟ بازل تو آج کومل

کو جھٹکے پہ جھٹکا دے رہا تھا

نن۔۔نہیں۔۔۔مم۔۔۔۔میں۔۔۔کومل کی تو سٹی ہی
گم ہو گئی

کیا میں میں ؟؟

میں آرہا ہوں کھڑکی کھول کر رکھنا اوکے
اللہ حافظ۔۔۔۔

بازل نے کہا اور کومل کی ایک نہ سنتے فون
بند کر دیا

ادھر کومل تو رونے والی ہو گئی بازل نے دو
سالوں میں آج پہلی بار کومل سے اس طرح
بات کی تھی کومل پریشانی سے اپنی انگلیاں
چٹخانے لگی

وال کلاک کی طرف دیکھا تو رات کے گیارہ

بج رہے تھے مطلب قرار کے علاوہ باقی سب سو رہے تھے

یااللہ۔۔۔یہ آج بازل کو کیا ہو گیا۔۔۔لگتا ہے کوئی واہیات سین دیکھ لیا ہے تبھی اس طرح کی واہیات باتیں کر رہے تھے
اب میں کیا کروں۔۔۔اگر منع کر دیا تو ناراضگی مجھے ہی سہنی پڑے گی ایک کام کرتی ہوں کھڑکی ہی بند کر دیتی ہوں خود ہی واپس لوٹ جائیں گے

ہاں۔۔۔۔یہ آئیڈیا اچھا ہے۔۔کومل نے فورا سے اٹھ کر کھڑکی بند کر دی

پھر اپنا موبائل آف کیا اور پر سکون ہو کر

لائٹ بند کر کے بیڈ پہ سر تا پیر کمفرٹر لے کر

لیٹ گئی

نیند تو اب آنی نہیں تھی دماغ جو اس دشمن

جان نے اپنے قابو میں کر رکھا تھا

یہی سوچتے کومل کی آنکھ لگ گئی

بھائی آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں؟؟

من پانی پینے کچن میں آئی تو بازل کو

مین دروازے کی طرف بڑھتے دیکھا

ارے من۔۔۔ سوئی نہیں ابھی؟؟ بازل نے الٹا

اسی سے سوال کر ڈالا

نہیں بھائی سٹڈی کر رہی تھی پانی پی کر سونے ہی والی ہوں۔۔ من نے مسکرا کر کہا

اچھا مجھے کچھ کام ہے میں دو گھنٹے تک آجاؤں گا تم فکر مت کرنا اوکے۔۔

بازل نے کہا تو من نے مسکرا کر سر ہلا دیا پر من سوچ میں پڑ گئی کہ اس وقت بازل کہاں جا سکتا ہے کیونکہ اس کا کوئی ایسا دوست بھی نہیں تھا جو اس وقت رات کے 11 بجے اسے ملنے بلائے۔۔

آج پہلی بار وہ اس وقت گھر سے نکلا تھا

کومل کو نیند میں ہلکا سا شور سنائی دیا وہ کسمسا کر پھر سے سو گئی پھر پانچ منٹ

بعد اسے پھر سے وہی آواز آئی بازل کا خیال آتے

ہی اس کی نیند بھگ سے اڑی

اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی کھڑکی آہستہ سے

ایک بار پھر بجی تو کومل نے ڈر کر کھڑکی کی

طرف دیکھا

مطلب بازی نے اپنا کہا سچ کر دکھایا وہ آگیا تھا

کومل گھبرا کر اٹھی اور کھڑکی کے پاس آئی

بازل کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے

وہ کومل کی خوشبو سے جان گیا تھا کہ وہ اس

وقت کھڑکی کے پاس ہے

کومل کھڑکی کھولو۔۔۔ بازل نے نرمی سے کہا

تو نہ چاہتے ہوئے بھی کومل نے کانپتے ہاتھوں

سے کھڑکی کھول دی اور خود ذرا اسائیڈ پر

کھڑی ہو گئی

بازل نے جمپ کیا اور اندر آگیا کومل نے جلدی
سے کھڑکی بند کر دی کمرے میں ہلکی ہلکی
لیمپ کی مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی
بازل نے اپنے سامنے کھڑی اس دشمنِ جاں
کو دیکھا جو سر جھکائے رونے کی تیاری
پکڑ رہی تھی پر بازل کے ڈر سے اپنے آنسو
بمشکل روک رہی تھی

لگتا ہے میرا آنا تمہیں اچھا نہیں لگا۔۔۔
بازل نے سخت لہجے میں کہا
نن۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہے کومل نے بنا بازل کی
طرف دیکھے جواب دیا بازل چل کر تھوڑا

کومل کے نزدیک آیا کومل دو قدم پیچھے ہوئی
یہ بات نازل کو سخت ناگوار گزری

ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں تمہیں شاید مجھ سے
ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ بازل نے ماتھے پر بل ڈالے کہا
اور مڑ کر جانے لگا
بازل پلیز۔۔۔۔کومل نے اس کا ہاتھ تھام لیا
بازل نے اسی ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت
میں لیا اور جھٹکے سے کومل کو اپنی طرف
کھینچا کومل سیدھا اس کے چوڑے سینے سے
آ لگی۔۔۔۔
ایک دم کومل نے آنکھوں میں خوف لیے بازل
کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں شدت جذبات

لیے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

کومل نے گھبرا کر فورا نظریں جھکا لیں

میری طرف دیکھو۔۔۔ بازل نے نرمی سے کہا

کومل نے آہستہ سے پلکیں اٹھا کر بازل کی

طرف دیکھا

ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔۔

بھروسہ نہیں ہے مجھ پر؟؟؟ بازل نے کومل کے

نچلے ہونٹ پر آہستہ سے انگوٹھا پھیرتے کہا

بازل کوئی۔۔۔ آجائے گا۔۔۔ آپ۔۔۔ پلیز جاؤ۔۔۔

یہاں سے۔۔۔

کومل نے اپنے دل کا ڈر اسے بتایا

یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔۔۔ بتاؤ۔۔

بھروسہ ہے مجھ پر یا نہیں؟؟؟ بازل نے سختی

سے پوچھا

بازل کی اتنی نزدیکی پر کومل کے پسینے

چھوٹ رہے تھے دل الگ اچھل رہا تھا

بازل کی بات پر اس نے آہستہ سے سر ہلا دیا

اگر میں کہوں مجھے تمہارے ہونٹوں پر ہونٹ

رکھنے ہیں تو؟؟؟

بازل نے اس کے کپکپاتے ہونٹوں پر فوکس

کرتے کہا تو کومل کی جان ہوا ہوئی

اس نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا

پر بازل کو اپنے جذبات کو لگام دینا ابھی

مشکل لگ رہا تھا تبھی اس نے بنا سوچے

سمجھے کومل کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر

اوپر کیا اور اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیے

کومل کی سانس ایک دم تھم گئی اس نے بازل
کو پوری قوت سے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دھکا دیا
بازل جو کومل کے ہونٹوں کے لمس میں مدہوش
ہو رہا تھا ایک دم جھٹکا لگنے سے پیچھے
کو گرنے لگا پر جلدی سے اس نے خود کو
سنبھال لیا

ابھی اور اسی وقت جائیں یہاں سے۔۔۔
کومل کے کب کے رکے آنسو گالوں پر لڑھکے
کومل میں۔۔۔
جائیں یہاں سے۔۔۔ابھی بازل کچھ کہتا کومل

نے ہلکی سی آواز میں چیخ کر کہا

بازل نے ایک نظر غصے سے اس کی طرف دیکھا

اور کھڑکی کھول کر جیسا آیا تھا ویسے

ہی لوٹ گیا

اس کے جاتے ہی کومل نے بھاگ کر کھڑکی بند کی

اور وہیں کھڑکی کے پاس فرش پر بیٹھ کر

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

کومل کو بازل سے اس جلد بازی کی توقع نہیں

تھی جو بھی تھا وہ ابھی نامحرم تھا

محبت یہ سب تو نہیں مانگتی۔۔

آج بازل نے اس کا یقین توڑ دیا تھا

بازل غصے سے گھر آیا۔۔۔اسے اپنی حرکت پر

ذرا بھی افسوس نہیں تھا کیونکہ اس کے
جذبات سچے تھے پر اسے آج کومل کی
بے اعتباری پر دکھ ہوا تھا
بازل نے چینج کیا اور کومل کے نمبر پر ایک
ٹیکسٹ سینڈ کر کے موبائل آف کر دیا

کومل صبح اٹھ کر جلدی سے تیار ہو کر کالج
پہنچی کیونکہ صبح اٹھ کر وہ اپنے موبائل
پر بازل کا کل رات کو کیا جانے والا میسج
پڑھ چکی تھی

جس میں بازل نے صاف کہا تھا کہ کومل کو
اس کی محبت پر اعتبار نہیں ہے۔۔

مطلب بازل اس سے ناراض تھا اس نے بازل کا

نمبر ملایا پر فون آن ہوتا تو بازل کا نمبر ملتا نا۔۔

کومل وقفے وقفے سے بازل کا فون ٹرائی کرتی

رہی پر وہ بند ہی رہا وہ روز دینے والی ہو گئ

پھر اس نے سوچا بازل آفس جانے سے پہلے

کالج اسے ملنے ضرور آئے گا

کیونکہ دو سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں

گیا تھا جب بازل کومل سے ملے بغیر آفس گیا ہو

اور ان دو سالوں میں آج کومل بھی پہلی بار

ٹائم پر کالج پہنچی تھی

پر یہ کیا۔۔۔عائشہ کینٹین نے اکیلی بیٹھی تھی

ایک دم اس کا چہرہ پھیکا سا پڑ گیا

عائشہ بازل نہیں آئے ابھی تک ؟؟؟ کومل نے ایک امید سے عائشہ سے پوچھا شاید بازل آ کر چلا گیا ہو۔۔۔

نہیں کومل۔۔۔۔ میں بھی حیران ہوں آج بازل بھائی ابھی تک نہیں آئے۔۔ سب ٹھیک ہے نا؟؟

عائشہ نے کومل کے پیلے پڑتے رنگ کو دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا

پر کومل نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنے آنسو چھپاتی لائبریری کی طرف آ گئی

عائشہ اس کے آنسو دیکھ چکی تھی

وہ بھی پریشانی سے اٹھ کر اس کے پیچھے لائبریری آ گئی

ان دو سالوں میں ایک عائشہ ہی تو تھی
ان کی محبت کی ہمراز۔۔۔۔اور عائشہ کو ان
دونوں کی محبت میں اج تک کچھ بھی
جھوٹ نہیں لگا تھا

یار دعا کرو میرے لیے۔۔۔۔
آج پھر وہ تینوں قرار کے آفس میں بیٹھے
کہیں جانے کی پلاننگ کر رہے تھے جب قرار
نے کچھ سوچتے مجنوں جیسی شکل بنا کر
علی عمر اور رضا کی طرف دیکھتے کہا

کیوں؟؟؟ تمہارے پیر کیا قبروں میں ہے جو
تم سب سے دعائیں وصول کر رہے ہو

علی نے برا سا منہ بنا کر قرار سے کہا

کیونکہ قرار کی بات ان کے پلے ذرا بھی نہیں پڑی تھی

جیسی شکل ویسی عقل۔۔۔۔قرار نے برا سا منہ بنا کر کہا

ایک تو پہلے ہی وہ ایک ہفتے سے پریشان تھا

کیونکہ وہ حجاب کوئین قرار کو اپنے عشق میں

سر تا پیر ڈبو کر خود کہیں غائب ہو گئی تھی

اور قرار بھی تو سوائے اس کے نام کی کچھ بھی نہیں جانتا تھا

وہ پچھتا رہا تھا کہ کاش اس دن وہ من کا پیچھا

کر لیتا کم از کم اس کے گھر کا ہی پتہ چل جاتا

تم میری شکل عقل کو بیچ میں مت لاؤ

اور سیدھی طرح اپنا دکھڑا سناؤ

علی نے کافی مگ ٹیبل پر رکھتے کہا

یار میں من کی بات کر رہا ہوں۔۔ دیکھو میں

صاف تم تینوں کو کہہ رہا ہوں اگر وہ مجھے نہیں

ملی نا تو تمہارا یہ دوست بھی کسی کو نہیں

ملے گا۔۔۔۔۔

قرار نے فلمی ڈائیلاگ جھاڑا۔۔۔

اوہ۔۔۔۔پرانے زمانے کی بے کار عاشق۔۔۔۔اپنے

ڈائیلاگ اپنی محبوبہ کے لیے سنبھال کر رکھ

آیا بڑا ہمیں نہ ملنے والا۔۔۔۔

رضا نے اس کے ڈائیلاگ کو خاطر میں نہ

لاتے ہوئے کہا

اللہ کرے تمہیں بھی کسی سے محبت ہو جائے

اور وہ تمہیں نہ ملے۔۔۔

قرار کے مذاق میں کہنے پر رضا کی آنکھوں

کے آگے چھم سے ایک چہرہ آیا

یار یہ تو بددعاؤں پر اتر آیا ہے۔۔

عمر نے اگے ہو کر رضا سے کہا وہ جو کسی

سوچ میں محو تھا عمر کی بات پر سر جھٹک

کر قرار کی طرف متوجہ ہوا

ارے چھوڑو اسے اور اس کی بددعاؤں کو۔۔

ایک نمبر کا ناکام عاشق ہے یہ۔۔رضا نے جلانے

والے انداز میں کہا

تو پھر ٹھیک ہے دو دن ہیں تم تینوں کے پاس۔۔

اگر دو دن بعد تم تینوں نے مجھے من کی ساری

انفار میشن لا کر نہیں دی تو یہ ناکام عاشق۔۔

قرار جوش میں بات کرتے کرتے رک گیا

اور سوچ میں پڑ گیا کہ آگے کیا ڈائیلاگ مارے

ان تینوں نے ایک ایک آبرو اچکا کر اس کی

طرف دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں نہیں

تو کیا کر لو گے۔۔ پھر میں خود ہی اسے ڈھونڈ

لوں گا قرار نے سر کھجاتے آہستہ سے کہا

تو ان تینوں کا کب کار کا قہقہہ پورے کیبن

میں گونجا

قرار بھی اپنی حالت پر خود ہی ہنس پڑا

ایسی ہی تھی ان تینوں کی دوستی۔۔

ایک کا کام ہوتا تو باقی تین جیسے فرض

سمجھ کر اس کام میں لگ جاتے

ابھی بھی علی عمر اور رضا نے سوچ لیا تھا

دو دن تک انہیں اپنی ہونے والی بھابھی کی ساری انفارمیشن کیسے بھی کر کے معلوم کرنی ہے

پر یہ بات بھی ان تینوں کے لیے پریشان کن تھی

کہ وہ اپنی بھابی کا بس نام ہی جانتے تھے

یہاں تک کہ انہیں یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ دکھتی کیسی ہے

پھر بھی اپنے جگرے یار کی محبت کی خاطر

انہیں کچھ بھی کر کے کیسے بھی کر کے

اپنی بھابی کو ڈھونڈنا تھا

کیونکہ بقول قرار کے اگر وہ اسے نہ ملی تو وہ بھی کسی کو نہیں ملے گا

السلام علیکم احمد بھائی۔۔ کیسے ہیں آپ؟؟

احمد صاحب ابھی آفس گھر آئے تھے جب

انہیں امبرین بیگم کی کال آگئی

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں آپا۔۔۔

آپ کیسی ہیں؟؟ دونوں بچے ٹھیک ہیں؟؟

احمد صاحب نے خوش دلی سے سلام کا

جواب دیا ساتھ ہی فریاب اور ثنا کی خیریت

بھی پوچھی

الحمدللہ بھائی صاحب۔۔۔ دونوں بچے ٹھیک

ٹھاک ہیں۔۔۔ آپ بتائیں ہماری بیٹی من کیسی ہے؟

امبرین بیگم کے لہجے میں محبت احمد صاحب

نے صاف محسوس کی

آپ کی دعائیں ہیں آپا۔۔۔ بس مجھے تو اس دن

کا انتظار ہے جب میں اپنی بیٹی کی ذمہ داری

سے سبکدوش ہو جاؤں گا

احمد صاحب نے لمبا سانس لیتے کہا

دراصل احمد بھائی میں نے آپ سے اسی

سلسلے میں بات کرنے کے لیے فون کیا ہے

ہم انشاءاللہ اگلے مہینے پاکستان آرہے ہیں

تاکہ آپ اپنی بیٹی اور بیٹے اور میں اپنی

بیٹی اور بیٹے کے فرض سے سبک دوش ہو

جاؤں۔۔۔

امبرین بیگم نے جان بوجھ کر بات گول مول

کر کے کہا

فریاب پاس بیٹھا ان کی ساری گفتگو سن

رہا تھا

آپا در اصل ابھی بازل نہیں مان رہا شادی کے لیے۔۔

احمد صاحب نے اٹکتے ہوئے کہا تو امبرین بیگم

اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئیں

دیکھیں احمد بھائی۔۔۔بچوں کی شادی کی

عمر ہے اچھا ہو گا نا ہم ایک ساتھ ہی اپنی

ذمہ داریاں پوری کر لیں

امبرین بیگم نے رسانیت سے کہا

پر آپا جب بازل ہی نہیں مان رہا تو میں

کیا کروں۔۔۔جوان خون ہے مرد ذات ہے

میں کیسے اس کے ساتھ زبردستی کر سکتا ہوں

احمد صاحب نے سمجھانا چاہا

ٹھیک ہے احمد بھائی فریاب نے صاف کہہ

دیا ہے ثنا کی شادی بازل سے ہو گی تبھی وہ

من سے شادی کرے گا

امبرین بیگم یہ سب کہنا نہیں چاہتی تھی

پر ثنا کی ضد کی آگے وہ مجبور تھیں

پاس بیٹھے فریاب نے انہیں دکھ سے دیکھا

نہیں آپا۔۔ایسی باتیں کر کے آپ مجھے

پریشان کر رہی ہیں۔۔

میری من اتنے سالوں سے فریاب کے نام سے

منسوب ہے اب فریاب ایسی ضد کیوں

لگا رہا ہے احمد صاحب نے پریشانی سے کہا

میں خود بہت پریشان ہوں احمد بھائی۔۔

آپ پلیز باذل کو سمجھائیں۔۔

امبرین بیگم کو اپنے بھائی کو پریشان کر کے

بہت دکھ ہو رہا تھا

ٹھیک ہے آپا۔۔۔ میں ایک بار پھر بازل سے

بات کرتا ہوں

احمد صاحب نے تھکے ہوئے انداز میں کہا

تو امبرین بیگم نے خدا حافظ کہہ کر فون

بند کر دیا

بابا۔۔۔ آپ پلیز بھائی کو مجبور مت کرنا

من جو کب سے کچن کے دروازے پر کھڑی

اپنے باپ اور اپنی پھپھو کی باتیں سن رہی

تھی فون بند ہوتے ہی وہ احمد صاحب کے

پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔

کیوں ؟؟؟ کیا کمی ہے ثنا بیٹی میں ؟؟

مجھے کہنے کی بجائے اپنی بھائی کو سمجھاؤ

ورنہ یونہی کنواری بیٹھی رہ جاؤ گی

احمد صاحب کو من کس باذل کی سائیڈ

لینا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا

انہوں نے غصے سے کہا اور اپنے کمرے کی

طرف چل پڑے

پیچھے من سوچ میں پڑ گئ

آ گر فریاب کو اس سے محبت ہوتی تو وہ

کبھی بھی ایسی شرط نہیں رکھتا

محبتیں اور رشتے شرطوں کی بنیاد پر نہیں

بنتے ایسے رشتوں کی عمر بہت چھوٹی ہوتی

ہے احمد صاحب ایک بیٹی کے باپ ہیں

سالوں سے ان کی بیٹی ان کے بھانجے کے

نام سے منسوب ہے اب اچانک ان کے بھانجے

کا شرط رکھنا من کی سمجھ سے باہر تھا

کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ

سے اس کے بھائی کو اس کی محبت نہ ملے

کیا بات ہے بھوتنی۔۔۔اداس کیوں بیٹھی ہو؟؟

کالج میں ٹیچر سے ڈنڈے تو نہیں پڑ گئے

بازل گھر آیا تھا تو من کو صحن میں چپ

چاپ بیٹھے دیکھا تو اسے زچ کرنے کے لیے

اس کے پاس بیٹھ گیا

وہ اس قدر اپنی سوچ میں گم تھی کہ

اسے بازل کے انے کا بھی پتہ نہیں چلا

میں بھوتنی۔۔۔اور آپ کیا ہیں زکوٹا جن؟؟

من نے چڑ کر اسے زکوٹا جن کہا تو

بازل کی ہنسی نکل گئی

ہاہا۔۔۔یہ تو اپنی بھابی سے پوچھنا میں زکوٹا

جن لگتا ہوں یا چاکلیٹ چپ بوائے۔۔۔

بازل نے اپنے شوز اتارتے من سے کہا

ہنہ۔۔۔ چاکلیٹ چپ بوائے۔۔۔ اندھی ہو گی وہ

یا پھر عقل سے پیدل۔۔۔ یا پھر وہ بھی آپ

ہی کی طرح زکوٹی جن ہوں گی۔۔

من بات کرتے خود ہی ہنسنے لگی

تو بازی نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

اللہ کرے تمہاری شادی زکوٹا جن سے ہو

پھر میری بیوی کو کہنا زکوٹی جن۔۔۔

پوچھوں گا تم سے۔۔۔ بازل کو شاید کومل کو

زکوٹی جن کہنا برا لگا تھا

بازل کی بات سن من ایک دم اداس ہو گئی

باذل نے جب محسوس کیا کہ من کی طرف سے

خاموشی ہے تو اس نے گردن گھما کر من کے اداس خوبصورت چہرے کی طرف دیکھا

کیا ہوا من ؟؟

میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔ بازل کو لگا من کو شاید

اس کی بات بری لگی ہے

نہیں بھائی۔۔۔ میں آپ کی وجہ سے اداس نہیں

ہوں دراصل پھپھو کا فون آیا تھا

من نے بازل کی طرف دیکھ کر کہا

پھپھو کے نام پر بازل کی ماتھے پر بل پڑے

ایک بات کہوں تمہیں من۔۔۔ یہ جو ٹک ٹاک پہ سب

اپنی پھپھیو کی تعریفیں کرتے ہیں نا۔۔

مجھے اب سمجھ آرہی ہے بالکل صحیح

تعریفیں ہوتی ہیں ان پھپھیوں کی۔۔

یہ پھوپھیاں ہوتی ہیں ایسی تعریف کے

قابل ہیں۔۔۔۔۔ باذل نے چبا چبا کر کہا

تو من نے اپنی ہنسی دبائی

بری بات ہے بھائی۔۔۔وہ ہماری پھپھو ہیں۔۔

من نے باذل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتے کہا

ہاں جی۔۔۔میں بھی یہی کہہ رہا ہوں

وہ پھپھو ہیں ہماری۔۔۔تعریف کے مقابل۔۔

باذل اچھا خاصا بدمزہ ہو گیا تھا

لیکن وہ آج کل آپ کی بننے کے چکروں میں

ہیں۔۔۔من نے آہستہ سے کہا پر باذل سن

چکا تھا اس نے تیوری چڑھا کر من کی

طرف دیکھا

ایسی سانڈ ساس تمہیں ہی مبارک ہو۔۔

بازل نے امبرین بیگم کے موٹاپے کو ذہن میں

رکھ کر کہا

توبہ ہے بھائی۔۔۔اگر آپ کی ساس سانڈ

نکلی تو؟؟؟ من نے اسے ڈرانا چاہا

تم رہنے دو۔۔۔میں نے اپنی ساس ڈھونڈ لی ہے

تمہاری ساس سے تو بہت بہتر ہے

اپنی یہ باتیں چھوڑ اور کھانا گرم کرو میں

فریش ہو کر آتا ہوں پھر یہیں سے بات

کنٹینیو کریں گے۔۔

بازل نے پیار سے من کے بال بکھیرے اور

واش روم گھس گیا

من نے اس کی پشت کو گھور کر دیکھا

اور اپنے بال ٹھیک کر کے کچن کی طرف

چل پڑی

احمد صاحب کھانا کھا کر عشاء کی نماز پڑھنے

مسجد چلے گئے

اس وقت دستر خوان پر بازل اور من اکیلے

ہی بیٹھے تھے

من کچھ کہنا چاہتی ہو تو کہو میں سن رہا ہوں

بازل نے من کو سوچ میں گم دیکھ کر کہا

کیونکہ کھانا کھانے کے دوران بھی

وہ چپ ہی تھی

بھائی۔۔۔۔۔مجھے فریاب۔۔۔۔۔سے شادی۔۔۔۔۔

نہیں کرنی۔۔۔۔

من نے اٹکتے ہوئے اپنی بات پوری کی

کیوں ؟؟؟ بازل نے حیرت سے پوچھا کیونکہ من
جیسی فرمانبردار بیٹیاں ماں باپ کی
خواہش پر ہی اپنی ساری خواہشیں قربان
کر دیتی ہیں
اس لیے بازل کو من کے منہ سے یہ سن کر
حیرت ہوئی تھی
کیونکہ پھپھو نے صاف کہا ہے اگر آپ ثنا
کے لیے نہیں مانتے تو فریاب بھی مجھے
نہیں اپنائے گا اور مجھے ایسے انسان سے
شادی نہیں کرتی جو شرطوں پر رشتے
قائم کرے اور نہ ہی میں آپ کی خوشیوں
کے راستے میں رکاوٹ بننا چاہتی ہوں
من کو جو بات پریشان کر رہی تھی

وہ اس نے باذل کے آگے کھول کر رکھ دی

اس کی ساری بات سن کر باذل بھی

پریشان ہو گیا

فریاب ایسا کیسے کہہ سکتا ہے جہاں تک

میں اسے جانتا ہوں ایسی سوچ رکھنے والا

انسان ہر گز نہیں ہے ان سب کے پیچھے ضرور

پھپھو یا ثنا کا ماسٹر مائنڈ ہے

باذل بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا

جس کسی کا بھی مائنڈ ہے بھائی ہمیں اس

سے کیا۔۔۔۔ بات یہ ہے کہ اس وقت وہ سب

ایک ہی زبان بول رہے ہیں

کل ثنا کو میں نے یہ کہنے کے لیے فون کیا

تھا کہ فریاب کو سمجھائے

پر وہ الٹا مجھے سمجھانے بیٹھ گئی

من نے باذل کی طرف دیکھ کر پریشانی سے کہا

دیکھو من۔۔۔ میں شادی اپنی مرضی سے ہی

کروں گا اور میری مرضی میں پسند کر

چکا ہوں میں اسے آس دلا کر اب بھاگ

نہیں سکتا میں محبت میں بہت آگے نکل

چکا ہوں جہاں سے واپسی ناممکن ہے

وہ لڑکی میرا جنون بن گئی ہے

سچ کہوں تو میری سانسیں اس کے سانسوں

کے ساتھ منسلک ہیں اگر ہم دونوں میں ایک

کی بھی سانس تھمی تو دوسرا خود ہی

مر جائے گا

رہی بات فریاب کی تو میں کل بات کروں گا

اس سے تم پریشان مت ہونا

بازل نے آج پہلی بار کھل کر اپنی بہن بھی

آگے اپنی محبت بیاں کی تھی من تو دم سادھے

اپنی بھائی کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ

غور سے سن رہی تھی۔۔۔

کیا کوئی کسی سے اتنی محبت بھی کر

سکتا ہے بازل کے جاتے ہی من کے دماغ میں

پہلا سوال یہی ابھرا

ساتھ اسے جواب بھی مل گیا قرار کا چہرہ

چھم سے اس کی سنہری انکھوں کے آگے لہرایا

تو من گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا

صد شکر کہ وہاں کوئی نہیں تھا ورنہ اس

لڑکے کو یاد کر کے من کے چہرے پر محبت

کے رنگ صاف دکھائی دے رہے تھے

اس نے جلدی سے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا

اور برتن سمیٹنے لگی

پر وہ دل کی کیا جو محبوب کے بنا بہل جائے

قرار کا چہرہ بار بار اس کی انکھوں کے آگے

ارہا تھا

من نے غصے سے برتن پٹکے اور وہیں بیٹھ کر

سر ہاتھوں میں تھام کر رونے لگی

پچھلے ایک ہفتے سے یہی سب تو ہوتا آرہا تھا

کبھی اس لڑکے کی کالی چمکدار آنکھیں

من کو پریشان کرتیں

کبھی اس لیے کلون کی خوشبو من کو بے ایمان

کرتی۔۔

نقاب ہونے کے باوجود بھی قرار کے کلون
کی خوشبو من نے اپنے پورے جسم میں رچتی
محسوس کی

اسے ایسا لگا قرار نے اپنے جسم کی خوشبو
من کے جسم میں پھونک دی ہے

اس نے اپنے ہاتھوں اپنے ہونٹوں جہاں جہاں
قرار نے اسے اور اس نے قرار کو چھوا تھا
من کو اپنے جسم کے اس حصے سے قرار کی
خوشبو آتی وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو اپنے
چہرے کو دھوتی کہ شاید وہ خوشبو ختم
ہو جائے پر وہ خوشبو مزید بڑھ جاتی

یااللہ۔۔۔ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں ایک
نامحرم کو کیوں اتنا سوچ رہی ہوں

وہ کیوں مجھے یاد آتا ہے اس کی خوشبو کیوں

مجھے تڑپاتی ہے میں کسی کی امانت ہوں

میں امانت میں بے ایمانی نہیں کر سکتی

یااللہ جو میرے حق میں بہتر ہو وہی کرنا

من نے اپنے آنسو صاف کیے اور برتن دھونے

لگی شاید دل بہل جائے

من بیٹا۔۔ تمہاری پھپھو اگلے مہینے ا رہی ہیں۔۔

وہ زیادہ دن نہیں رکیں گی۔۔۔

جلد از جلد شادی کرنا چاہتی ہیں وہ۔۔

میں اج تمہیں کچھ پیسے دوں گا کل یا

پرسوں اپنے بھائی کے ساتھ بازار چلی جانا

گھر میں دو شادیاں ہیں ذمہ داری بھی بڑھ

گئی ہے اور کام بھی۔۔

من احمد صاحب اور باذل اس وقت ناشتہ کر رہے تھے جب احمد صاحب نے من کو مخاطب کر کے باذل کے سر پر جیسے بم پھوڑا۔۔

کون سی دو شادیاں بابا؟

باذل نے نظریں جھکائے نرمی سے پوچھا پر ماتھے پر غصے کی لکیریں واضح تھیں

میرے خیال سے میرے دو ہی بچے ہیں۔۔

احمد صاحب نے جتانے والے انداز میں کہا

جی میں بھی یہی کہہ رہا ہوں دو ہی بچے ہیں آپ کے۔۔

من کی زندگی کا فیصلہ تو آپ نے بچپن میں ہی کر دیا تھا جب اسے ان باتوں کی سمجھ

بھی نہیں تھی اگر وہ چاہتی وہ اب اپ کے

اس فیصلے پر اعتراض کر سکتی تھی پر

اس نے فرمانبرداری بیٹی کی طرح سر جھکا کر

اپ کے فیصلے کا احترام کیا ہے۔۔

اب آپ یہی امید مجھ سے رکھنا چاہتے ہیں؟؟

باذل نے احمد صاحب کی طرف دیکھے

دکھی لہجے میں کہا

ہاں۔۔اگر وہ میری بیٹی ہے تو تم میرے بیٹے ہو

تم بھی فرمانبرداری کا ثبوت دو۔۔

احمد صاحب نے بمشکل غصہ ضبط کرتے کہا

سوری بابا۔۔ مجھ سے ایسی امید مت رکھیے گا

یہ میری ساری زندگی کا معاملہ ہے۔۔

بادل نے کھڑے ہوتے اٹل لہجے میں کہا

تو ٹھیک ہے ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ

میرے گھر سے۔۔ ہم دونوں مر گئے تمہارے لیے۔

احمد صاحب نے گرج کر کہا

من نے تڑپ کر اپنے بابا کی طرف دیکھا

بابا پلیز۔۔اپ ایسے کیسے بھائی کو گھر سے

جانے کا بول سکتے ہیں؟؟

رہنے دو تم من۔۔ میں جانتا تھا اب یہ مجھے

ایموشنل بلیک میل کریں گے اگر ایسے ہے تو ایسے ہی صحیح میں چلا جاتا ہوں

اس گھر سے۔۔

بازل نے احمد صاحب کی طرف دیکھتے کہا

اور باہر کی طرف بڑھنے لگا جب مان نے

اٹھ کر جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

بھائی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ ہم دونوں کو اکیلا

چھوڑ کر جا رہے ہیں اور بابا آپ میری

اج ایک بات سن لیں میں نے ہمیشہ اپ کی

ہر بات مانی ہے اگر آپ بھائی کو گھر سے

نکالیں گے تو میں خود اس رشتے کے لیے

منع کر دوں گی مجھے میرے بھائی سے بڑھ

کر کچھ بھی نہیں ہے

من نے آنکھوں میں آنسو بڑھ کر احمد صاحب

سے کہا

تو ٹھیک ہے تم بھی نکلو یہاں سے مجھے ایسی

اولاد نہیں چاہیے جو اس عمر میں باپ کو

ذلیل کروانے پر تلی ہوئی ہے۔۔۔

احمد صاحب نے کھڑے ہو کر غصے سے کہا

بابا۔۔ من نے دکھ سے احمد صاحب کی طرف

دیکھا۔۔۔

مر گیا تمہارا باپ۔۔اپنا بھائی عزیز ہے تمہیں
باپ کی دی ہوئی زبان کی کوئی اہمیت نہیں

احمد صاحب غصے سے چیخ رہے تھے

جب ایک دم انہیں سینے میں درد اٹھا ان کے

الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔

بابا۔۔بابا۔۔۔بازل اور من جلدی سے ان کی طرف

بڑھے۔۔۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے مرنے دو۔۔احمد صاحب نے

بازل کا ہاتھ جھٹک کر کہا

اللہ کرے آپ کو میری عمر بھی لگ جائے

میں کروں گا ثنا سے شادی۔۔۔

بازل نے ہارے ہوئے انداز میں کہا

من نے سر اٹھا کر پھٹی پھٹی انکھوں سے بازل

کی طرف دیکھا جس کی انکھوں میں کرب تھا

تم سچ کہہ رہے ہو؟؟ احمد صاحب نے ایک آس

سے بازل کی طرف دیکھا

جی۔۔۔آپ اٹھیں ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں

بازل نے سہارا دے کر اٹھایا

🥀🥀🥀🥀🥀

کیا موت پڑ گئی تھی جو یوں اچانک ملنے

بلا لیا۔۔۔وہ تینوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے

تھے جب قرار ریسٹورنٹ کے اندر آتے ہی ان

پر برس پڑا

وہ آفس جا رہا تھا جب راستے میں اسے عمر

کی کال آئی کہ وہ رضا اور علی ریسٹورنٹ

میں اس کا انتظار کر رہے ہیں

وہ جلدی پہنچے اور بنا قرار کی بات سنے
عمر نے فون بند کر دیا قرار کو صبح کے 10
بجے ان تینوں کے حکم سنانے پر تب چڑھ گئی
اور وہ ابھی ان تینوں پر اپنی تپ نکالنا
چاہتا تھا

یار بیٹھ تو صحیح۔۔ پھر بتاتے ہیں علی نے
تحمل سے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی قرار
بیٹھ گیا کیونکہ 12 بجے اس کی ایک کلائنٹ
کے ساتھ میٹنگ تھی اس لیے وہ جلدی ان کی
بات سن کر افس پہنچنا چاہتا تھا

اب پھوٹو بھی۔۔ قرار نے ان تینوں کی شکلیں
دیکھ کر جھنجھلا کر کہا جو کب سے ایک
دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے

یار وہ۔۔ عمر نے بات شروع کی اور پھر چپ کر گیا۔۔

وہ دراصل ہم نے من بھابھی کی ساری انفارمیشن نکلوائی ہے علی نے رک کر بات شروع کی

کیا؟؟ سچ؟؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے جو غصہ اور جھنجلاہٹ تھی وہ من کے نام سے ایک دم غائب ہو گئی اور غصہ جھنجھلاہٹ کی جگہ خوشی نے لے لی جو ان تینوں نے غور سے دیکھی

پہلے کیوں نہیں بتایا یار جلدی بتاؤ کہاں رہتی ہے وہ کیا کرتی ہے پلیز جلدی بتاؤ۔۔

قرار نے بے صبری سے پوچھا تو علی نے رضا کو اشارہ کر کے کہا کہ وہ بات شروع کرے

قرار وہ من بھابھی کی انگیجمنٹ بچپن
میں ہی ہو گئی تھی رضا نے سیدھی بات کی
رضا کی بات سن کر قرار کے چہرے کے آگے
ایک سایہ سا لہرایا اسے ایک دم چپ سی
لگ گئی چہرے پر پہلی والی خوشیاں ایک
دم غائب ہوئی تھی

بس یہی معلوم کر کے ائے ہو ؟؟ قرار نے نظریں
ٹیبل پر رکھتے کرب سے کہا
اگلے مہینے شادی ہے اس کی ۔۔ علی نے ادھر ادھر
دیکھتے قرار کے سر پر بم توڑا اسے اپنے دوست
کا اداس چہرہ دیکھا نہیں جا رہا تھا
تو کیا ہوا شادی ابھی ہوئی تو نہیں نا
اور ویسے بھی شادی میں ابھی ٹائم ہے اور رہی

بات انگیجمنٹ کی تو انگیجمنٹ ٹوٹ بھی

جاتی ہے قرار نے سکون سے کہا تو ان تینوں نے

نہ سمجھی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

علی کو تو اب اس کا دماغی توازن خراب لگا

کیا یار ایسے مت دیکھو میری محبت ہے وہ

اتنی اسانی سے کسی اور کے نام کیسے کر دوں

اسے۔۔۔قرار نے دکھی لہجے میں کہا

لیکن قرار اگر من بھابھی کی شادی پسند کی

ہوئی تو؟؟ عمر نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

ٹھیک ہے پھر ایک ملاقات کرنی پڑے گی

من میڈم سے اگر اس نے کہہ دیا کہ اسے مجھ

میں کوئی انٹرسٹ نہیں تو میں زبردستی

کا قائل نہیں ہوں قرار نے ان تینوں کی طرف

دیکھتے فیصلہ کن انداز میں کہا

اور اگر بھابھی نے کہہ دیا قرار جی میں بھی

اپ ہی کی طرح اپ کے پیار میں پاگل ہوں تو؟

علی نے زنانہ اواز کے ساتھ زنانہ ایکشن بھی

مارے توان تینوں کی ہنسی چھوٹ گئی

تو میں اسے اٹھا کر لے جاؤں گا قرار نے مسکرا

کر کہا

بہت اچھے۔۔وہ کومل کے کالج میں ہی

پڑھتی ہے ایک بڑا بھائی ہے اور باپ۔۔۔

ماں کی وفات اس کی بچپن میں ہی ہو گئی تھی

رضا کو جو من کے بارے میں پتہ تھا اسے

اس نے سب بتا دیا

ٹھیک ہے پھر کرتے ہیں تم سب کی بھابی سے

ملاقات۔۔۔قرار نے کچھ سوچتے کہا

او بھائی مجنوں۔۔۔۔ذرا آرام سے اگر کومل کو

تمہاری عاشقی پتہ چل گئی تو وہ دن رات بلیک

میل کر کے جینا حرام کر دے گی

عمر نے اسے اپنی طرف سے نصیحت جھاڑی

کیونکہ وہ تینوں قرار کی فیملی سے اچھی

طرح واقف تھے خاص کر قرار اور کومل

کی مستیوں سے۔۔

ہمم۔۔ کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو چلو ٹھیک ہے پلان کر کے بتاؤں گا ابھی مجھے

ایک کلائنٹ سے ملنا ہے

تو چلتا ہوں قرار نے کھڑے ہو کر ہاتھ میں پہنی

گھڑی پر ٹائم دیکھتے کہا

🥀🥀🥀🥀🥀

بھائی۔۔اپ نے بابا سے یہ سب کیوں کہا؟؟

من کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ بازل

کی بے وقوفی پر اسے کیا کہے۔۔

من پلیز ابھی میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا

اور تم نے سنا نہ ڈاکٹر نے کہا ہے انہوں نے

سٹریس لی ہے مزید سٹریس ان کے لیے

ٹھیک نہیں ہو گی۔۔ بازل اور من احمد صاحب

کو گھر لے ائے تھے اور وہ دونوں احمد صاحب

کو ان کے کمرے میں لٹا کر خود اس وقت

صحن میں بیٹھے تھے

لیکن بھائی اپ کی محبت؟؟

من کا دل کر رہا تھا وہ دھاڑے مار مار کر روئے

کیونکہ اسے جس بات کا ڈر تھا وہی ہونے والا تھا

وہ نہیں چاہتی تھی بازل اپنی محبت سے دستبردار ہو محبت کے نام پر بازل کے دماغ میں کچھ کلک ہوا

اس نے جلدی سے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو 11 بج رہے تھے مطلب کومل اس وقت کالج میں ہو گی

من تم بابا کا دھیان رکھنا مجھے کچھ کام ہے

میں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گا

اور آفس میں بھی بابا اور اپنی چھٹی کی اطلاع دینی ہے بازل نے جلدی سے من کو کہا

اور مین دروازہ عبور کر گیا

من نے لمبا سانس لیا اور کچن میں لنچ بنانے چلی گئی۔۔۔

🥀🥀🥀🥀🥀

کومل پلیز رو نہیں۔۔

کیسے نہ روؤں عائشہ۔۔اج دو دن ہو گئے ہیں

نہ بازل ملنے ائے نہ فون آن کر رہے ہیں

یہ محبت ہے ان کی۔۔۔ کومل نے روتے ہوئے کہا

وہ دونوں اس وقت کالج کے گارڈن ایریا میں

بیٹھی تھیں

کومل جب صبح کالج ائی تو اج بھی بازل کو نہ

دیکھ کر اس کی ہمت جواب دے گئ

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

تب سے عائشہ اسے چپ کروانے میں لگی تھی

پر کومل کے آنسو تھم ہی نہیں رہے تھے

اچانک عائشہ کی نظر سامنے پڑی

جہاں بازل انہیں ہی ڈھونڈتا ہوا آرہا تھا

لو جی آگئے تمہارے ہونے والے سرتاج۔۔

عائشہ نے کہا تو کومل نے نہ سمجھی سے

اسے دیکھا پھر اس کی نظروں کے تعاقب

میں دیکھا

بازل۔۔ کومل نے جلدی سے اپنے انسو صاف کیے

کیونکہ وہ جانتی تھی بادل اس کی انکھوں میں

انسو دیکھ کر تڑپ جاتا ہے

السلام علیکم بازل بھائی۔۔

بازل قریب ایا تو عائشہ نے جلدی سے کھڑے ہو کر

سلام کیا اس کا ارادہ یہاں سے کھسکنے کا تھا

تاکہ وہ دونوں اکیلے سکون سے بات کر لیں

وعلیکم السلام بازل نے کومل کے جھکے سر کی

طرف دیکھ کر کہا

آپ بیٹھیں میں ابھی آئی۔۔ عائشہ نے کہا

اور فوراً غائب ہو گئی

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے میرے ساتھ چلو

باذل نے کھڑے کھڑے کومل سے کہا

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔

کومل نے بنا باذل کی طرف دیکھتے کہا

تم اٹھ رہی ہو یا میں جاؤں واپس؟؟ باذل کو

کومل پر غصہ آرہا تھا ایک تو وہ صبح سے ویسے

ہی پریشان تھا اوپر سے کومل مزید اسے زچ

کرنے پر تلی ہوئی تھی

باذل کی دھمکی پر کومل نے جھٹکے سے سر

اٹھا کر شکوہ کناں نظروں سے باذل کی طرف

دیکھا۔۔

میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں آجاؤ۔۔

باذل اس کی روئی سرخ آنکھیں دیکھ چکا تھا

اس نے لمبا سانس لیا اور کالج گیٹ سے باہر آ
کر اپنی بائیک کے پاس کھڑے کومل کا انتظار
کرنے لگا پانچ منٹ بعد کومل اس کے سامنے
کھڑی تھی آنکھوں میں ابھی بھی شکایت تھی
بازل نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا
جو خفا خفا سی سر جھکائے کھڑی تھی
بیٹھو۔۔ بازل نے بائیک سٹارٹ کر کے کومل سے کہا
تو اس نے حیرانی سے بازل کی طرف دیکھا
کیونکہ اج تک وہ دونوں ایک ساتھ بائیک
پر نہیں بیٹھے تھے وہ دونوں کالج میں ہی
ملتے تھے کالج سے باہر کہیں بھی نہیں۔۔
ایسے مت دیکھو یار میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں
پلیز بیٹھ جاؤ۔۔۔ باذل کے لہجے میں پریشانی

کومل نے اچھی طرح محسوس کی تھی

وہ چپ چاپ بائیک پر بیٹھ گئی پر مسئلہ یہ تھا

اب وہ پکڑے کہاں سے بال کو کندھے سے پکڑے

یا پھر کمر سے بادل نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف

لے جاتے اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا

کومل اس کی کمر سے ٹکرائی کومل کا چہرہ

شرم سے لال ٹماٹر ہو گیا

یہیں سے پکڑو۔۔ بازل نے کومل کا ہاتھ اپنے پیٹ

پر رکھتے کہا تو کومل نے وہ بمشکل تھوپ نگلا

بازل نے بائیک سٹارٹ کر دی اور 10 منٹ بعد وہ

دونوں ایک ریسٹورنٹ میں موجود تھے

سارے راستے کومل چپ ہی رہی

بازل نے بھی کوئی بات نہیں کی بازل اسے ایک

فیملی ریسٹورنٹ میں لے ایا تھا جہاں پر فیملیز
کے لیے کرٹن کا انتظام تھا وہ کومل کا ہاتھ پکڑ
کر اسے ایک سائیڈ والی ٹیبل پر لے گیا
ٹیبل کے دائیں بائیں صوفے پڑے تھے
بیٹھو۔۔۔ باذل نے اہستہ سے کہا تو کومل چپ
چاپ بیٹھ گئی باذل نے کرٹن سیدھا کیا اور کومل
کے ساتھ ہی صوفے پر ٹک گیا
پانچ منٹ خاموشی سے گزرے باذل نے جوس
آرڈر کیا تو ویٹر دے کر جا چکا تھا
کومل نظریں جھکائے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی
تھی باذل نے ایک نظر اس کے ہاتھوں کی
طرف دیکھا اور ایک نظر کومل کے خوبصورت
چہرے کی طرف جو اس وقت باذل کے قریب

بیٹھنے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا

کومل مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے

باذل نے نرمی سے کہا تو کومل نے فورا سر نفی

میں ہلا دیا جس کا مطلب تھا وہ بادل سے

ناراض ہے اور اس کی کوئی بھی بات نہیں

سنے گی باذل نے محبت سے اپنی روٹھی حسینہ

کی طرف دیکھا۔۔

ٹھیک ہے رہو ناراض میں رات کو آکر تمہیں

اپنے طریقے سے مناؤں گا۔۔ باذل نے شرارت

سے کہا تو کومل نے جھٹکے سے سر اٹھا کر

باذل کی طرف دیکھا اور اس کی انکھوں

میں شرارت دیکھ کر غصے سے رخ موڑ گئی

کومل میں تم سے آج ابھی اور اسی وقت

نکاح کرنا چاہتا ہوں

بازل نے آہستہ سے کہا تو کومل نے جھٹکے سے مڑ کر

بازل کی آنکھوں میں دیکھا کہ وہ پھر سے

مذاق کر رہا ہے پر بازل کی انکھوں میں اس وقت

شرارت نہیں تھی اس کی انکھوں میں کومل

نے خوف دیکھا پر کس چیز کا۔۔

بازل یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟؟ کومل نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

میں سچ کہہ رہا ہوں کومل پلیز مجھ سے کوئی

بھی سوال مت کرنا میں ابھی تمہیں جواب

نہیں دے پاؤں گا ہاں وقت انے پر تمہیں وجہ

بتادوں گا

بازل نے کومل کی آنکھوں میں دیکھتے اک آس

سے کہا

پر بازل میں اپنے گھر والوں سے چھپ کر کیسے

نکاح کر لوں۔۔ نہیں میں اپنے گھر والوں کا

بھروسہ نہیں توڑ سکتی میں اپنے بابا کا مان

نہیں توڑ سکتی

کومل کو سمجھ نہیں آرہی تھی بازل کیوں

یہ سب کر رہا ہے اور اوپر سے کہہ رہا ہے

وجہ بھی نہ پوچھے

محبت گھر والوں سے چھپ کر سکتی ہو وہ بھی

ایک نامحرم سے۔۔۔ جو گناہ ہے پر نکاح جیسے

پاک رشتے پر اعتراض ہے تمہیں۔۔

بادل نے تھوڑا سخت لہجے نے کہا

وہ کومل سے اس ٹون میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا

کیونکہ بازل چاہتا تھا کومل کسی بھی طرح مان

جائے اس لیے اس نے اپنا لہجہ سخت کر لیا

بازل کی بات سن کر کومل نے دکھ سے اس کی

طرف دیکھا جسے بازل میں نظرانداز کر دیا

محبت گناہ نہیں ہے بازل۔۔ کومل نے آنسو

پونچھے سے کہا بازل کے الفاظ اسے تکلیف پہنچا

گئے تھے

پر نامحرم سے کرنا گناہ ہے تمہارے پاس کل

تک کا ٹائم ہے اچھے سے سوچ لینا پر ایک بات

بھی یاد رکھنا مجھے تمہاری نا نہیں چاہیے

ورنہ پہلے میں تمہیں گولی ماروں گا پھر خود کو۔۔

بازل نے اسے وارننگ دی تو کومل نے اسے حیران

پریشان پھٹی پھٹی انکھوں سے دیکھا

یہ وہ بازل تو نہیں تھا جسے وہ دو سالوں سے

جانتی تھی یہ تو کوئی اور ہی باذل تھا
جس کے چہرے پر سختی بھی تھی
اور پریشانی بھی۔۔۔۔

مطلب ضرور کوئی بات ہے جو وہ کومل سے
چھپا رہا ہے۔۔

باذل اگر کوئی بات ہے تو اپ مجھ سے شیئر کریں
ہم مل کر کوئی حل نکالیں گے
کومل نے باذل کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے کہا
کیونکہ وہ واقعی پریشان تھا

تمہیں ایک بار میری کہی بات سمجھ نہیں اتی
جب میں بکواس کر رہا ہوں وقت انے پر بتا دوں
گا تو پھر کیوں مزید مجھے پریشان کر رہی ہو
باذل نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا

اور کھڑا ہو گیا کومل بھی اس کے غصے سے

الجھتی کھڑی ہو گئی

چلو کالج چھوڑ دوں کل نکاح ہے مولوی صاحب

سے بھی بات کرنی ہے

بازل نے ٹیبل سے بائیک کیز اٹھاتے کہا تو کومل کی

انکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی

مطلب بازل کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی

ہوئی تھی

بازل میں کیسے نکاح۔۔۔

شٹ اپ کومل جسٹ شٹ اپ۔۔اگر فضول

بکواس کی تو میری شکل دیکھنے کو بھی

ترسو گی جلدی باہر آؤ۔۔

بادل نے کومل کا احتجاج کسی بھی خاطر میں نہ

لا کر اسے درشتگی سے کہا اور ریسٹورنٹ

سے باہر اگئے اس کے جاتے ہی کومل کے کب

کے رکے انسو اس کے گالوں پر لڑھکے

اس نے بے دردی سے اپنے انسو صاف کیے

اور اپنی بکس پکڑتی ریسٹورنٹ سے باہر آگئ

باذل نے اسے دیکھتے ہی بائیک سٹارٹ کردی

کومل چپ چاپ اس کے پیچھے بیٹھ گئ

🥀🥀🥀🥀🥀

السلام علیکم آپا۔۔

احمد صاحب کی طبیعت تھوڑی ٹھیک ہوئی

تو انہوں نے امبرین بیگم کو خوشخبری سنانے

کے لیے فون کردیا

پاس ہی من احمد صاحب کا کمرہ سیٹ کررہی

تھی۔۔۔۔

وعلیکم السلام احمد بھائی کیسے ہیں آپ ؟؟

امرین بیگم نے محبت سے جواب دیا

ارے آپا چھوڑیں میری طبیعت کو میں نے آپ

کو ایک خوشخبری سنانے کے لیے فون کیا ہے

خوشی احمد صاحب کے چہرے پر پھوٹ رہی

تھی۔۔۔

کیسی خوشخبری ؟؟امرین بیگم اپنے کام چھوڑ

پوری طرح احمد صاحب کی طرف متوجہ ہوئی

باذل ثناء سے شادی کے لیے مان گیا ہے

احمد صاحب نے خوشی سے کہا

تومن نے نظر گھما کر اپنے بابا کی طرف دیکھا

پھر آہستہ سے کمرے سے واک اؤٹ کر گئی

سچ احمد بھائی اپ سچ کہہ رہے ہیں نا۔۔

امرین بیگم کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں

ارہا تھا

جی آپا بس آپ جلدی سے پاکستان آجائیں

پھر ہم اپنے بچوں کی شادیاں دھوم دھام سے

کریں گے احمد صاحب نے پرجوش انداز میں کہا

اللہ ہمارے بچوں کے نصیب میں اچھے کرے

آمین۔۔

احمد بھائی ہم اگلے مہینے ہی پاکستان ارہے ہیں

اپ شادی کی شاپنگ شروع کریں

امرین بیگم نے چہکتے ہوئے کہا

تو احمد صاحب نے ایک دو باتیں اور کر کے

فون بند کر دیا من اپنے کمرے میں اکر

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

جانے کیوں پر اس کا دل بہت اداس تھا

آنکھوں کے اگے بار بار اس دشمن جان کا

چہرہ آتا۔۔

میں نہیں جانتی آپ کون تھے کل کچھ پل کے

لیے آئے اور مجھے اپنے سحر میں جکڑ کر چلے

گئے میں آپ کے سحر سے نکلنا چاہتی ہوں

میں آپ کو یاد نہیں کرنا چاہتی میں آپ

کو سوچنا بھی نہیں چاہتی اور میں ا

پ کو بھلا بھی نہیں پا رہی

من نے اپنا سر تکیے پڑ گرایا تو اس کے رونے

میں روانی اگئی تھی

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے پہلے تو مجھے اس شادی

سے کوئی اعتراض نہیں تھا پر اب میں خوش

کیوں نہیں ہوں کاش وہ مجھے ملا نہ ہوتا

تو اج میں سکون سے ہوتی

یا اللہ جب وہ میرا نصیب نہیں تھا تو اسے

مجھ سے کیوں ملوایا میرے دل میں اس کے

لیے محبت کیوں پیدا کی

محبت بے خودی میں اپنے جذبات کو محبت

کا نام دے گئی پھر خود ہی ایک دم حیران

رہ گئی

تو کیا مجھے سچ میں اس لڑکے سے محبت ہو

گئی ہے من نے سوچا اور بے بسی سے زار و قطار

رونے لگی

🥀🥀🥀🥀🥀

رات کا ایک بج رہا تھا اس عالی شان بنگلے

میں سبھی نفوس مزے سے سو رہے تھے

جبکہ ایک وجود اپنا سر گھٹنوں میں دیے
بلک بلک کر رو رہا تھا
رو رو کر کومل کی انکھیں سوج گئی تھی
وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے
وہ اپنی محبت سے دور نہیں رہ سکتی تھی
اور اپنے گھر والوں کا مان بھی نہیں توڑ سکتی
تھی ابھی وہ اسی کشمکش میں تھی
جب اس کا موبائل رنگ ہوا کومل جانتی تھی
کس کا فون ہو گا تبھی اس نے فون کو اگنور
کیا موبائل بج کر بند ہو گیا دو سیکنڈ بعد
پھر سے موبائل رنگ ہوا کومل ابھی بھی ٹس
سے مس نہیں ہوئی

کیا ہوا ہے من تم صبح سے پریشان لگ رہی ہو ؟

ارم صبح سے دیکھ رہی تھی من کے منہ پر

بارا بجے ہیں اور وہ چپ چپ بھی ہے

ارم کوئی بات کرتی تو وہ ہوں ہاں کر دیتی

ابھی وہ دونوں لیکچر اٹینڈ کر رہی تھیں

جب ارم نے اسے اہستہ اواز میں پوچھا

کیونکہ من کا دھیان لیکچر میں بالکل بھی

نہیں تھا وہ اپنے ہی سوچوں میں مگن تھی

ارم کی بات پر من نے ہلکا سا سر نفی میں ہلا دیا

اور کہا کچھ بھی نہیں ارم نے بھی مزید ضد

نہیں کی اس نے سوچا کلاس کے بعد وہ من سے

پوچھ کر رہے گی۔۔۔

من میں جانتی ہوں کوئی تو بات ہے جو تم

مجھ سے چھپا رہی ہو پلیز بتاؤ۔۔۔

وہ دونوں کلاس سے نکل رہی تھی جب ارم

اس کا بازو پکڑ کر اسے سائیڈ پر لے گئی

من کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

من کیا ہوا میری جان کیوں رو رہی ہو؟

ارم اس کے رونے سے پریشان ہو گئی

اس نے من کو اپنے ساتھ لگایا اور اہستہ سے

اس کی پیٹھ سہلانے لگی

کافی دیر رونے کے بعد جب اس کا دل ہلکا ہو گیا

تو ارم نے آہستہ سے اسے خود سے الگ کیا

من بتاؤ کوئی پرابلم ہے تو ہم مل کر اس کا

سولیوشن نکالیں گے اس طرح رو کر خود

کو ہلکان کیوں کر رہی ہو

ارم نے اس کے انسو پونچھتے نرمی سے کہا

ارم مجھے فریاب سے شادی نہیں کرنی۔۔

من نے ہچکیوں کے ساتھ بمشکل اپنی بات

پوری کی تھی تو ارم نے حیرت سے اس کی

طرف دیکھا

لیکن کیوں؟؟ارم کو سمجھ نہیں ائی کہ من

اب یوں اچانک شادی سے انکار کیسے کر سکتی

ہے۔۔۔

کیونکہ میں نے اس کی امانت میں خیانت کر دی

ہے من نے روتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟؟من نے نہ سمجھی سے کہا

وہ۔۔۔میں۔۔۔مجھے۔۔اس لڑکے سے محبت

ہو گئی ہے۔۔۔

من نے نظریں چڑاتے اٹکتے ہوئے کہا تو من کی

بات سن کر ارم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

کیا ہوا ہے؟؟ کیا مجھے محبت نہیں ہو سکتی؟

من نے اس کے یوں دیدے پھاڑ کر دیکھنے سے

جھنجلا کر کہا

ہو سکتی ہے میڈم کیوں نہیں ہو سکتی۔۔

پر محترمہ کو محبت ہوئی کس سے ہے؟؟

بتانا پسند کریں گی؟؟

ارم نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

وہ۔۔وہ اس دن مال میں۔۔۔۔

من نے شروع سے لے کر اخر تک ساری بات بتادی

من کی کس والی بات سن کر ارم کی ہنسی

چھوٹ گئی۔۔

ارم پہ یوں ہنسنے پر من خفت سے سرخ پڑ گئی

دفع ہو جاؤ تم مجھے تمہیں بتانا ہی نہیں چاہیے

تھا میں جا رہی ہوں۔۔

من نے بکس اٹھائیں اور اٹھ کھڑی ہوئی

ارے رکو تو سہی حجاب حسینہ۔۔۔ارم نے اپنی

ہنسی کو بریک لگا کر من کا ہاتھ کھینچ کر

اسے اپنے پاس بٹھایا۔۔

نہیں تم ہنس لو پہلے۔۔ من نے اسے گھور کر کہا

اچھا نا یار سوری بات ہی ایسی تھی میری

ہنسی نکل گئی۔۔

ارم کہہ کر پھر سے ہنسنے لگی تو من نے اپنی

سنہری آنکھوں سے اسے زبردست گھوری سے

نوازا۔۔۔

اوکے اوکے اب بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟؟

ارم نے بینچ پر پاؤں اوپر چڑھا کر تسلی سے

پوچھا۔۔۔

میں کچھ نہیں چاہتی میرے چاہنے سے کیا ہوگا

میں بچپن سے ایک شخص سے منسوب کر دی گئ

کسی اور کو دیکھنا بھی میں جرم سمجھتی تھی

خود کو سنبھال کر رکھ رہی تھی کہ میں کسی

کی امانت ہوں اور جس کی امانت ہوں ایک دن

وہ اکر لے جائے گا مجھے۔

پر پتہ نہیں وہ یوں اچانک کہاں سے اگیا اور میرا

سکون اپنے ساتھ لے گیا میں نے بہت سمجھایا

اپنے دل کو۔۔بہت پیچھا چھڑایا اس کی یادوں سے

اور میں ہار گئی رہوں میں اس انسان سے محبت

کر بیٹھی ہوں

جس کا میں نام تک نہیں جانتی میں کیا کروں

ارم میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں ارہا

من پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ارم کو اپنی پیاری سی دوست کو اس حالت میں دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا

تم نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے من

ارم بھی اس کی باتوں سے ٹینشن میں پڑ گئی

اسے سمجھ نہیں ارہی تھی وہ من کو کیسے سمجھائے۔۔

اگلے مہینے شادی فکس ہو گئی ہے میری اور بازل بھائی کی۔۔

من نے ایک اور بم ارم کے سر پر پھوڑا

کیا!!۔۔۔کب؟؟ارم نے چلا کر کہا

بازل بھائی مان گئے؟؟؟ارم نے حیرت سے پوچھا

تو من نے اسے ساری بات بتادی کہ کیسے بابا کی

طبیعت خراب ہوئی اور کیسے مجبوری میں

بازل بھائی مانے

من جب بازل بھائی کو اس کی محبت نہیں ملی

تو میری بہن تمہارا رشتہ تو بچپن سے طے ہے

ارم نے افسوس سے سر دائیں بائیں ہلا کر کہا

میں جانتی ہوں ارم مجھے میری محبت نہیں

ملے گی لیکن بازی بھائی کا کیا قصور وہ تو

مجبوری میں یہ شادی کر رہے ہیں

میں چاہتی ہوں بازل بھائی کو اس کی محبت

اس کی خوشیاں مل جائیں

من نے انسو پونچھتے کہا تو ارم نے لمبا سانس لیا

کچھ دیر ان کے بیچ خاموشی رہی

ویسے ایک بات کہوں۔۔ارم نے کہا تو من نے سوالیہ

نظروں سے ارم کی طرف دیکھا

مجھے نہیں لگتا بازل بھائی اتنی اسانی سے

اپنی محبت چھوڑ دیں گے

آگے اللہ جانے ان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے

کیونکہ جیسے تم مجھے اکر بازل بھائی کی

اس لڑکی کے لیے جنونیت بتاتی مجھے نہیں

لگتا وہ کسی اور سے شادی کریں گے

ارم نے انکھیں چھوٹی کر کے اپنے دماغ کے

گھوڑے دوڑائے تو من کو بھی اس کی بات

کچھ کچھ صحیح لگی

من احمد آپ کو پرنسپل سر بلا رہے ہیں۔۔

ابھی من کچھ کہتی ہے ایک لڑکے نے اکر اسے

پرنسپل کا میسج دیا

اپنے نقاب کی وجہ سے من کو پورا کالج جانتا

تھا کیونکہ باقی لڑکیاں کالج جا کر نقاب اتار

دیتی تھیں پر من نہیں۔۔

اسی لیے اس لڑکے نے اسانی سے من کو پہچان

لیا تھا وہ لڑکا کہہ کر رکا نہیں تھا

مجھے پرنسپل کیوں بلا رہے ہیں؟؟ من نے

حیرانی سے ارم کی طرف دیکھ کر کہا

مجھے کیا پتہ۔۔۔ارم نے کندھے اچکا کر کہا

ٹھیک ہے تم بیٹھو میں اتی ہوں

من نے کہا اور آفس کی طرف چل پڑی

مے آئی کم ان سر۔۔۔ من نے دروازے کے پاس

کھڑے ہو کر کہا

یس کم ان۔۔پرنسپل نے کہا تو من اہستہ سے

چلتی اندر اگئی۔۔

مس من احمد باہر آپ کے منگیتر آپ کا

انتظار کر رہے ہیں آپ کو ہاف دن کی چھٹی

دے دی گئی ہے آپ جا سکتی ہیں

پرنسپل نے کہا تو من نے حیرانی سے

پرنسپل کی طرف دیکھا جو فون پر کسی

سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا

من چپ چاپ افس سے نکل آئی

یہ فریاب پاکستان کب آگیا۔۔۔ بابا نے تو مجھے

ایسی کوئی بات نہیں بتائی۔۔

من کالج گیٹ کی طرف بڑھتے منہ میں بڑبڑا

رہی تھی دل الگ سے گھبرا رہا تھا

یہ سوچ کر یوں اچانک سے فریاب کہاں

سے ٹپک پڑا

من کالج سے باہر ائی ادھر ادھر دیکھا تو

کوئی نہیں تھا

من۔۔

ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب اسے

اپنے عقب میں اپنے نام کی پکار سنائی دی

وہ جھٹکے سے پلٹی اور اس کی انکھیں کھلی

کی کھلی رہ گئیں

❤️❤️❤️❤️❤️

میں تمہیں کل رات سے فون کر رہا ہوں

تمہیں اچھی طرح جانتی ہو مجھے تمہارا

خود کو اگنور کرنا برداشت نہیں ہوتا

کومل کینٹین میں بیٹھی تھی جب بازل

تیز قدم لیتا کومل کے پاس اکر اس پر

پھٹ پڑا اس کے غصے سے چلانے پر

کومل نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا

سب سٹوڈنٹس اس کی طرف ہی متوجہ

تھے۔۔ کومل نے بنا بازی کی طرف دیکھے

اپنی بکس اٹھائی اور وہاں سے جانے لگی

بازل کا خون کھول اٹھا کومل کی اس حرکت پر

تمہاری ہمت کیسے مجھے اگنور کرنے کی؟؟

بازل نے کومل کا بازو دبوچ کر آہستہ سے

غرا کر کہا۔۔

بازل۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔ کومل کو لگا بازل کی

انگلیاں اس کے بازو میں دھنس جائیں گی

نہ چھوڑوں تو کیا کرلو گی۔۔

باذل نے غصے سے کہا تو کومل نے آنسوؤں سے

بڑی انکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

میں نے کہا تھا نہ اج تک کا ٹائم ہے تمہارے پاس

اور ٹائم ختم ہو چکا ہے چلو نکاح کرنے۔۔

باذل اسے ساتھ لے جانے لگا

مجھے نہیں کرنا آپ سے نکاح۔۔

کومل نے غصے سے کہہ کر جھٹکے سے اپنا

بازو چھڑوایا۔۔

باذل نے حیران نظروں سے اس کی طرف دیکھا

کیا بکواس کی ہے تم نے؟؟

باذل کا بس نہیں چل رہا تھا کومل کو گھسیٹ

کر نکاح کے لیے لے جائے

میں نے کہا مجھے آپ سے نکاح نہیں کرنا

کومل نے بازل کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر

کہا ایک پل کے لیے باذل اس کی ہمت پر

حیران ہو گیا

جو بھی تھا وہ کومل سے محبت کرتا تھا

اور ایسا اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ وہ

کومل کے ساتھ کسی بھی قسم کی زبردستی

کرے۔۔

یہ تمہارا اخری فیصلہ ہے ؟؟

باذل نے اہستہ سے پوچھا

جی۔۔کومل نے بنا اس کی طرف دیکھے کہا

بازل نے ایک نظر اس کے جھکے سر کی

طرف دیکھا اور سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔

ٹھیک ہے اج سے میں تمہارے لیے مر گیا اگر اب تم نے مجھے کال کی تو میں تمہیں زندہ زمین میں دفن کر دوں گا

بازل نے درشتگی سے کہا اور تیز تیز قدم لیتا کالج سے نکل گیا

کومل حیران پریشان بازل کی پشت کو دیکھتے گئی

مطلب باذل اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا گیا

نہیں نہیں میں باذل کے بغیر مر جاؤں گی

کومل نے کہا اور اندھا دھند بھاگتی

کالج سے باہر آگئی

بازل۔۔۔۔

بازل نے ابھی اپنی بائیک سٹارٹ کی ہی تھی

جب کومل نے اسے آواز دی

بازل نے پیچھے مڑ کر غصے سے لال

انگارا انکھوں سے کومل کو دیکھا

اور بائیک دوڑاتا وہاں سے چلا گیا

پیچھے کومل چیختی رہ گئی پر بازل نے

اس کی ایک نہ سنی۔۔

وہ وہیں سڑک پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️

آااپ۔۔

من نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے

کھڑے قرار کو دیکھا

جی میں ۔۔۔مجھے تو لگا تھا آپ مجھے

بھول گئی ہوں گی ۔۔

قرار نے مسکرا کر من کی طرف دیکھتے کہا

من جو یہ سوچ رہی تھی کہ پرنسپل نے کہا

کہ اس کا منگیتر آیا ہے پر یہاں تو کوئی

نہیں تھا ۔۔

وہ پرنسپل نے کہا کہ میرے فیونسی آئے ہیں

من نے اس کی بات کو نظرانداز کر کے کہا

جی میں ہی ہوں اپ کا فیونسی ۔۔

قرار نے شرارت سے کہا

جی ۔۔من نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا

آئی مین ۔۔۔میں نے ہی پرنسپل سے کہا کہ میں

اپ کافیانسی ہوں

قرار نے پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے

سکون سے کہا۔۔

امن کو ابھی بھی سمجھ نہیں ارہی تھی کہ

وہ اس طرح جھوٹ بول کر اس سے ملنے کیوں

آیا ہے۔۔۔

آپ ساری باتیں یہیں کھڑے ہو کر پوچھیں گی

میرا مطلب ہے پاس ہی اچھا سا ریسٹورنٹ ہے

کافی بھی پی لیں گے اور میں اپ کی باتوں

کے جواب بھی دے دوں گا

قرار نے ایک آسان سا حل نکالا

اسے ڈر بھی تھا کہ کہیں کومل اسے اس وقت

اپنے کالج کے باہر دیکھ نہ لے

وہ ابھی من کے بارے میں گھر میں کسی

کو بھی نہیں بتانا چاہتا تھا

اور میں اپ کے ساتھ کیوں جاؤں ؟

من یوں منہ اٹھا کر اس کے ساتھ نہیں

جانا چاہتی تھی

کیونکہ مجھے اپ کو ایک ضروری بات بتانی ہے

قرار نے لمبا سانس لیتے کہا

یہیں پر بتا دیں میں کہیں نہیں جاؤں گی

من نے چہرہ دوسری طرف موڑ کر کہا

دیکھیں یوں روڈ پر کھڑے ہو کر بات کرنا

اچھا نہیں لگے گا آپ مجھ پر یقین رکھیں

قرار نے اسے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا

کس بات کا یقین ؟؟ من جان بوجھ کر اپنے

لہجے میں غصہ لے کر بولی

یہی کہ قرار سکندر اپنی عزت کی حفاظت

کرنا بہت اچھے سے جانتا ہے۔۔

قرار نے ذو معنی انداز میں کہا

قرار سکندر۔۔

من نے دل میں اس کا نام بڑبڑایا باقی کے

لفظوں پر اس نے غور ہی نہیں کیا

وہ اس کے نام کے سحر میں ہی کھو گئی

من نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا پھر

کچھ سوچ کر اس کے ساتھ چل پڑی

قرار نے اپنی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا تو

من چپ چاپ بیٹھ گئی

قرار گھوم کر دوسری سائیڈ پر آیا

ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہو کر اس نے

گاڑی سٹارٹ کر دی

پانچ منٹ میں ہی وہ ایک قریبی ریسٹورنٹ

میں موجود تھے

من گھبراہٹ سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

قرار نے بغور اس کے نقاب کیے چہرے کی

طرف دیکھا

اپ گھبرا کیوں رہی ہیں؟؟ میں اپ کو اس دن

کی طرح کس تو نہیں کرنے والا۔۔

قرار نے شرارت سے کہا تو من کا چہرہ شرم

سے لال ہو گیا

وہ۔۔۔اپ نے جو بات کرنی ہے پلیز ذرا جلدی کریں

من نے اپنی شرم و حیا سائڈ پر رکھتے کہا

مجھے آپ سے شادی کرنی ہے۔۔

قرار نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے بڑے سکون سے

اپنا مدا بیان کیا تو من حیرت سے اپنے

سامنے بیٹھے اس جلد باز انسان کو دیکھنے

لگی۔۔

دیکھیں میں بغیر لگے لپٹی کے بات کرنے

کا قائل ہوں مجھے پہلے ملاقات سے ہی

اپ سے محبت ہو گئی ہے میں اپ سے شادی

کرنا چاہتا ہوں

قرار نے اسے چپ دے کر کہا

آپ کو شاید پتہ نہیں میری انگیجمنٹ

ہو گئی ہے من نے اپنی طرف سے اس کے

سر پر بم پھوڑا

میں جانتا ہوں میں یہ بھی جانتا ہوں اپ

کی اگلے مہینے شادی ہے

قرار نے کرسی سے ٹیک لگا کر کہا

تو من کو مزید حیرت ہوئی مطلب وہ من

کی ساری انفارمیشن نکلوا کرایا ہے

اگر آپ کی بات ختم ہو گئی ہو تو میں

جاسکتی ہوں؟؟ من نے غصے سے کہا

نہیں پہلے میری بات کا جواب دیں

قرار نے بھی سیریس انداز میں کہا

کیا جواب دوں میں اپ کو؟؟ اپ پہلے سے

ہی جانتے ہیں پھر بھی بے شرموں کی

طرح مجھے پرو پوز کر رہے ہیں

من نے غصے سے کہا وہ غصہ نہیں کرنا

چاہتی تھی پر وہ قرار کو کسی بھی قسم

کی آس نے نہیں دے سکتی تھی

اس لیے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اپنا

لہجہ سخت کر لیا

میری بے شرمیاں میں آپ کو شادی کے

بعد دکھاوں گا ابھی مجھے میری بات

کا جواب دیں

قرار کے کھلم کھلا بات کرنے پر من کا

چہرہ شرم سے لال اناڑی ہو گیا

جو قرار نے غور سے دیکھا

مجھے لگتا ہے اپ نہایت ہی بد تمیز قسم

کے ڈھیٹ انسان ہیں

من نے اپنی فیلنگ چھپاتے غصے سے کہا

آپ سے کہا نا میں بے شرم و بد تمیز ہوں

یا ڈھیٹ ہوں۔۔

یہ سب آپ کو شادی کے بعد پتہ چل جائے گا

ابھی آپ یہ بتائیں میں اپنے پیرنٹس کو

کب آپ کے گھر بھیجوں؟؟

قرار نے من کی طرف دیکھتے سکون سے کہا

میری شادی ہے اگلے مہینے اور اپ رشتہ

بھیجنے کی بات کر رہے ہیں

من نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

تو کیا ہوا شادی ابھی ہوئی نہیں ہے اپ اپنے

فادر سے کہہ دیں کہ اپ مجھ سے محبت

کرتی ہیں۔۔

قرار نے ہنس کر کہا تو من نے اسے حیرت سے

دیکھا۔۔

آپ سے کس نے کہا میں اپ سے محبت کرتی ہوں

من نے گھبرا کر کہا

کہیں اس کے دل کی بات قرار کو پتہ تو نہیں

چل گئی

تو نہیں ہیں اپ کو مجھ سے محبت ؟؟

اٹس او کے اپ کو مجھ سے محبت کروانا

میرا کام ہے بس اپ اس شادی کے لیے منع

کر دیں قرار نے کہا تو من نے لمبا سانس لیا

وہ اسے کیسے بتاتی کہ وہ تو اس کی محبت

میں مبتلا ہو چکی ہے

دیکھیں میں اس رشتے سے انکار نہیں کر سکتی

پلیز میرے ساتھ زبردستی مت کریں

من نے اپنے جذبات پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کی

میں آپ کے ساتھ زبردستی تو نہیں کر رہا

میں تو بس اپنی محبت کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں میں اپ سے بے حد محبت کرتا ہوں من یقین کریں میں اپ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا میں نہیں جانتا ان لمحوں میں کون سا لمحہ تھا جب مجھے اپ سے محبت ہو گئی

کھاتے پیتے سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے کام کرتے فارغ اوقات میں سیریس موڈ میں ہنسی مذاق میں اپنی ہر سانس میں۔۔

میں اپ کو یاد کرتا ہوں اس دن سے لے کر ایک

پل کے لیے بھی میں اپ کی یاد سے غافل نہیں ہوا ہوں

آئی لو یو من۔۔

آئی لو یو سو مچ۔۔

قرار کی باتوں میں لہجے میں انکھوں میں سچائی اور محبت جھلک رہی تھی

جو من نے صاف محسوس کی

وہ دم سادے قرار کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ غور سے سن رہی تھی

من کا دل چاہا ابھی اٹھ کر سامنے بیٹھے

اپنی محبت کو خود میں چھپا لے

پر۔۔اے کاش وہ قرار کی محبت کا جواب محبت سے دے سکتی۔۔

کتنے ہی آنسو من کی آنکھوں سے نکل کر

اس کے نقاب میں جذب ہوئے

اقرار کی نظریں جھکی ہوئی تھیں تبھی

وہ من کے انسو نہیں دیکھ سکا

من نے ایک لمبا سانس لیا اور خود کو قرار

کا محبت بھرا دل توڑنے کے لیے تیار کیا

پر دل تو آج من کا بھی ٹوٹا تھا

اپنی محبت کو ٹکڑا کر۔۔۔

میں اپنے فیانسی سے بہت محبت کرتی ہوں

وہ میرے بچپن کی محبت ہے

اپ نے اپنے دل کی بات کہی جو میں نے سن

بھی لی اور سمجھ بھی لی

اب اپ میرے دل کی بات اچھے سے

سمجھ لیں اور پلیز دوبارہ اس طرح سے
مجھے پریشان مت کیجئے گا
ورنہ میرے دل میں اپ کے لیے جو عزت ہے
وہ ختم ہو جائے گی
من کا کہا ایک ایک لفظ قرار کو تکلیف
پہنچا رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس ریسٹورنٹ
کی چھت اس کے سر پر آن گری ہے
حالانکہ وہ خود کو ہر طرح سے تیار کر کے
ایا تھا وہ جانتا تھا اسے مایوسی ہی ملے گی
پر دل میں کہیں نہ کہیں ایک امید تھی
جو اسے یہاں تک لے ائی تھی
من اپنی بات کر کے رکی نہیں تھی وہ اٹھ کر
تیز قدم اٹھاتی ریسٹورنٹ سے باہر اگئی تھی

اس کی پہلی نظر کی محبت باہیں پھیلائے
اس کی منتظر تھی
پر من نے اسے ٹھکرایا تھا وہ خوش نہیں تھی
وہ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہتی تھی
پر وہ اپنے باپ کو دکھ بھی نہیں دے سکتی
تھی اس نے اپنے باپ کی زبان کے قول پر اج
اپنی محبت قربان کر دی تھی
وہ قرار کو کسی بھی قسم کی امید دے
کر اپنے اور اس کے لیے پریشانی نہیں
کھڑی کرنا چاہتی تھی اس لیے اس نے اپنے
دل پر پتھر رکھ کر اپنے ہی ہاتھوں اپنی
محبت کا گلا گھونٹ دیا تھا
وہ جو سمجھتی تھی اس کی محبت

یک طرفہ ہے اج جب قرار نے اس سے

اظہار محبت کیا تھا تو اسے اپنے اندر تک

سکون ملا تھا اس کا دل چاہا وہ خوشی

سے جھوم کر سب کو بتائے

من کی محبت یک طرفہ نہیں ہے صرف

اس کا ہی دل قرار کے لیے نہیں تڑپتا قرار بھی

اس کے لیے تڑپتا ہے

وہ بھی من سے محبت کرتا ہے

پر افسوس یہ محبت ان دونوں کو ایک نہیں

کر سکتی تھی وہ بچھڑ گئے تھے

ہمیشہ کے لیے۔۔

من کا دل کیا وہ وہیں سڑک پر دھاڑے

مار مار کر روئے

پر وہ سختی سے اپنے آنسو پی گئی تھی

قرار سے اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں

جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کے جسم

سے کسی نے روح کھینچ کر نکال دی ہے

وہ ساکت اپنی جگہ پر بیٹھا تھا

کومل دیوانہ وار بھاگتی ہوئی کالج کے

اندر آئی سب سٹوڈنٹ اس پاگل لڑکی

کو دیکھ رہے تھے

عائشہ۔۔

عائشہ۔۔۔

عائشہ جو گھاس پر بیٹھی بک پڑھ رہی تھی

کومل کے یوں رونے پر پریشانی سے اسے

دیکھنے لگی

کومل کیا ہوا ہے۔۔عائشہ فوراً اٹھی اور کومل

کو بازووں سے پکڑا

جو رو رو کر بے حال ہو رہی تھی

عائشہ وہ بازل۔۔۔

کومل نے روتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی

کیا ہوا بازل بھائی کو کہاں ہیں وہ؟؟

عائشہ نے ادھر ادھر دیکھتے کہا

وہ۔۔۔وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے

کومل نے روتے بلکتے کہا تو عائشہ نے اسے

نا سمجھی سے دیکھا

ریلیکس۔۔کومل بازل بھائی مر جائیں گے

پر تمہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے

اگر وہ کسی بات پر ناراض ہو کر گئے ہیں

تو تم انہیں منالو۔۔

عائشہ جانتی تھی باذل اور کومل کی ایک

دوسرے میں جان ہے

نہیں عائشہ وہ مجھے اپنی کومل کو

چھوڑ کر چلے گئے ہیں ان سے کہو مجھے

معاف کر دے میں مر جاؤں گی

کومل روتے ہوئے اس وقت کوئی پاگل

لگ رہی تھی

آتے جاتے سٹوڈنٹ اسے دیکھ کر گزر رہے تھے

کچھ تو کھڑے ہو کر دیکھ رہے تھے

کومل تم چلو میرے ساتھ۔۔

عائشہ کو یہاں سے جانا ہی ٹھیک لگا

اس نے جھک اپنا بیگ اٹھایا اور کومل کا ہاتھ

پکڑ کر کالج گیٹ سے باہر آ گئی

کومل کالج سے گھر اکر سیدھا اپنے
کمرے میں گئی اور دروازہ لوک کر کے
وہیں دروازے کے پاس فرش پر بیٹھ کر
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
اج وہ ٹائم سے پہلے گھر اگئی تھی
عائشہ نے اسے اس کی بکھری حالت کی
وجہ سے جلدی گھر ڈراپ کر دیا تھا
ثمن بیگم اس وقت کچن میں تھیں
رومیسہ بیگم اپنے کمرے میں ارام کر رہی
تھیں اس لیے انہیں کومل کے انے کا پتہ
نہیں چلا

رونے کی وجہ سے کومل کی انکھیں سوج
گئی تھیں اس نے پاس پڑے کالج بیگ سے
اپنا موبائل نکالا اور باذل کا نمبر ملا دیا
باذل کومل سے مل کر سیدھا افس ایا تھا
وہ اس وقت اپنے کیبن میں لیپ ٹاپ پر
کام کر رہا تھا ماتھے پر غصے کی لکیریں
واضح تھیں
انکھیں بھی غصے کی شدت کی وجہ سے
لال انگارا ہوئی تھیں
چہرہ اس وقت سپاٹ تھا کوئی بھی دیکھ
کر سمجھ جاتا کہ باذل احمد اس وقت شدید
غصے میں ہے اور اس کی لال انکھیں دیکھ
کر اسے چھیڑنے کی غلطی ہرگز نہیں کرتا

ابھی وہ لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلا
رہا تھا جب اس کا موبائل بجا
وہ نظر انداز کر کے اپنا کام کرتا رہا
شاید جانتا تھا کہ کس کا فون ہے
مسلسل بیل بج رہی تھی پر بازل فون نہیں
اٹھا رہا تھا
کومل کے رونے میں مزید روانی اگئی اس نے
پھر سے بازل کا نمبر ڈائل کر دیا
اس کے دو، دو سے تین تین سے چار یہاں تک
کہ پانچویں بار بھی فون کرنے پر بازل
نے فون اٹھانا تو دور بجتے موبائل کی طرف
دیکھنا گوارا نہیں کیا
کومل نے روتے ہوئے موبائل کان سے ہٹا کر اپنی

گود میں رکھا اور سر دروازے سے ٹکا کر

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

کچھ دیر رونے کے بعد اس نے اپنے انسو صاف

کیے اور پھر سے باز وہ نمبر ملا دیا

باذل ابھی بھی لیپ ٹاپ پر نظر گاڑھے کام

میں مصروف تھا جب ایک بار پھر سے اس

کا موبائل بجا

اس کی لیٹ لیپ پر چلتی ہوئی انگلیاں رک گئیں

اس نے نظر گھما کر غصے سے موبائل کی

طرف دیکھا جہاں جانِ باذل کالنگ جگمگا

رہا تھا اس نے موبائل پکڑ کر گرین

سرکل پر سلائڈ اپ کیا اور فون کان سے لگا لیا

دوسری طرف کومل کو جب محسوس ہوا

بازل نے فون پک کرلیا وہ جلدی سے سیدھی
ہو کر بیٹھی

بازل۔۔

کومل کے لب پھر پھڑائے انسو تو اتر اس کے
گال بھگو رہے تھے

فون کیوں کیا ہے؟ بازل نے سپارٹ لہجے میں کہا
جو کامل نے صاف محسوس کیا

اپ مجھے چھوڑ کر کیوں گئے ایک بار بھی
اپ نے یہ نہیں سوچا کہ اپ کی کومل
مر جائے گی

کومل نے روتے ہوئے بازل سے شکوہ کیا

تم نے سوچا میرا؟ بازل نے سخت لہجے میں کہا

بازل اپ کیوں ایسی ضد کر رہے ہیں؟؟

اگر انکل منع کر رہے ہیں تو اپ مجھے

انکل کے پاس لے چلو میں بات کروں گی ان سے

کومل نے احمد صاحب کے حوالے سے کہا

اسے اس وقت یہی وجہ سمجھ میں ائی

اس لیے اس نے بازل سے کہہ بھی دیا

ہنہ ۔۔۔ میرا باپ اپنی اولاد کی بات نہیں مانتا

تمہاری تو بہت اچھے سے سنیں گے

بازل کو کومل پر مزید غصہ ارہا تھا

اور تم نے مجھے سمجھ کر کیا رکھا ہے ؟

میں غلام ہوں تمہارا جو پاگلوں کی طرح

تمہارے اگے پیچھے گھوموں گا

تم سے اپنی محبت کی بھیک مانگوں گا

تو یہ غلط فہمی ہے تمہاری کومل سکندر

میں نے تم سے بے پناہ محبت کی ہے اس

محبت میں اگر تم سے نکاح نامے پر سائن

مانگ لیے تو تمہیں اپنے ماں باپ یاد آگئے

ویسے ٹھیک ہی ہوا مجھے کم از کم یہ تو

پتہ چل گیا دو سالوں سے جس محبت کے

پیچھے خوار ہو رہا ہوں اسے مجھ پر اعتبار

ہی نہیں ہے۔۔۔۔

باذل ایک ایک لفظ غصے سے چبا چبا

کر بول رہا تھا غصے سے اس کی نسیں

پھول رہی تھیں اس کے منہ سے نکلا ایک ایک

لفظ سن رہی تھی

جس محبت میں اعتبار نہ ہو اس محبت کی

عمر بہت چھوٹی ہوتی ہے اور تمہیں

مجھ پر اعتبار نہیں اس لیے اج ہماری
محبت مر گئی جاؤ اپنے پیرنٹس کا مان رکھو
اور جہاں وہ کہیں وہی نکاح نامے پر سائن
بھی کر دینا
بازل نے کہا اور کومل کی سنے بغیر فون بند
کر دیا کتنے ہی دیر کومل بند فون کان سے
لگائے ٹھنڈے فرش پر منجمند بیٹھی رہی
❤️❤️❤️❤️❤️
قرار نے کیبن کا دروازہ کھولا تو سامنے
علی عمر اور رضا چہرے پر ہلکی سی
مسکراہٹ سجائے اسی کا انتظار کر رہے تھے
قرار نے ایک نظر ان تینوں کو دیکھا
اور اہستہ سے چل کر اپنی کرسی پر اکر
بیٹھ گیا لیپ ٹاپ ان کیا اور اپنا کام کرنے لگا

وہ تینوں جانتے تھے قرار من سے ملنے گیا ہے

تبھی وہ تینوں اس کے افس میں موجود تھے

پر قرار کا خالی چہرہ دیکھ کرا نہیں

کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی وہ

اس کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر سمجھ گئے

من نے کیا جواب دیا ہو گا

ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور

چپ چاپ افس سے نکل گئے

وہ جانتے تھے اس وقت قراع کا دل ٹوٹا ہے

وہ اکیلے رہنا چاہے تھا کیونکہ جب بھی

قرار اداس ہوتا تھا وہ اکیلا رہنا ہی پسند کرتا تھا

اور اج تو معاملہ اس کے دل کا تھا اس کی

محبت کا تھا اس کی محبت ادھوری رہ گئی تھی

محبت کے سفر میں وہ تنہا رہ گیا تھا

وہ جو ہزاروں خواب سجا کر من سے ملنے

گیا تھا اج اس کے خواب ریزہ ریزہ ہو گئے تھے

اج ہنستا کھیلتا قراع سکندر اپنی ادھوری

محبت پر رویا نہیں تھا اس کی انکھ

سے ایک انسو بھی نہیں نکلا تھا

کیونکہ اس کا دل رو رہا تھا اس کا دل

ہزار ٹکڑوں میں کٹ گیا تھا اج وہ اپنی ادھوری

محبت پر خاموش ہو گیا تھا

ثنا کو جب سے پتہ چلا تھا باذل نے ہاں کہہ

دی ہے وہ خوشی سے پورے گھر میں ناچتی

پھر رہی تھی اور تو اور وہ امرین بیگم

اور فریاب سے بھی تمیز سے پیش ارہی تھی

وہ دونوں تو اس کا یا پلٹ پر جتنا حیران

ہوتے کم تھا پر انہیں خوشی بھی تھی

ثنا تمیز والی لائن پر اگئی ہے

مام۔۔۔۔۔ ہم پاکستان کب جا رہے ہیں؟؟

ثنا نے بے صبری سے پوچھا تو امبرین بیگم

نے اسے گھور کر دیکھا

کیونکہ پچھلے ایک ہفتے سے ثنا یہ سوال

ہزار بار کر چکی تھی اور امرین بیگم اسے

جواب دیتے دیتے تھک گئی تھی

اج بھی اس کے سوال پر امرین بیگم نے

اسے ہزار بار بتایا جانے والا جواب دیا

15 تاریخ کو امبرین بیگم نے اکتا کر کہا

15 تاریخ کو۔۔ مطلب 25 دن بعد۔۔

ثنا حساب کتاب لگانے میں مصروف

تبھی فریاب کے وہاں اینٹری ہوئی

موم یہ دیکھیں میں نے من کے لیے منہ دکھائی

میں یہ لیا ہے

فریاب نے چار خوبصورت سے کنگن

امبرین بیگم کے اگے کیے تو انھوں نے خوشی

سے اپنے ہاتھ میں لیے

ثنا بھی فوراً اس طرف متوجہ ہوئی

ماشاءاللہ فریاب یہ بہت خوبصورت ہیں۔۔

اور من کے گورے ملائم ہاتھوں میں یہ

اور بھی جچیں گے

امرین بیگم نے خوشی سے کہا تو ثنا کو

اگ لگ گئی۔۔

ادھر دکھائیں ذرا۔۔۔ثنا نے کنگن امرین بیگم

کے ہاتھ سے کھینچنے کے انداز میں پکڑے

اور فوراا اپنے ہاتھوں میں پہن لیے

یہ کیا بدتمیزی ہے ثناا نہیں صرف من پہنے گی

فریاب نے غصے سے کہا

امبرین بیگم کو بھی اس کی حرکت ایک انکھ

نہیں بھائی

ہاں تو پہنے وہ۔۔۔۔میں نے کون سا منع کیا ہے

میں تو بس دیکھ رہی تھی یہ میرے ہاتھوں

میں کیسے لگتے ہیں

میرے ہاتھ بھی تو گورے اور نرم و ملائم ہیں

ثنا اس وقت حسد سے بول رہی تھی

اسے من کی تعریف ہضم نہیں ہوئی تھی

اوراس کے حسد سے امبرین بیگم اور فریاب

بخوبی واقف تھے

دیکھ لیے اب فوراً اتارو۔۔

امرین بیگم نے غصے سے کہا تو ثنا نے برا سا

منہ بنا کر اتار دیے

ویسے بھائی اپ مجھے میری شادی پہ کوئی

گفٹ تو دیں گے ہی تو اپ یہ کنگن ہی دے دینا

من بیچاری کے لیے دوسرے لے لینا۔۔۔

ثنا نے دنیا جہان کی مصروفیت چہرے پر

سجائے کہا تو فریاب نے غصے سے ثنا کی

طرف دیکھا

خبردار ثنا جو میری بیوی کے حق پر ڈاکہ ڈالا

میں تمہیں بخشوں گا نہیں اور بیچاری من

نہیں تم ہو تبھی اس کی چیز پر ڈاکہ ڈال رہی

ہو اج تو میں نے تمہاری یہ حرکت برداشت

کرلی ائندہ تمہارا منہ تھپڑوں سے لال کروں گا

فریاب نے غصے سے کہا

اور ثنا سے کنگن کھینچے اور اپنے کمرے میں

چلا گیا

سنا اپ نے اب یہ اپنی بیوی کی وجہ سے

اپنی بہن کا منہ تھپڑوں سے لال کرے گا

اور اپ چپ چاپ بیٹھ کر بس تماشہ دیکھیے گا

ثنا نے غصے سے کہا اور تن فن کرتی اپنے

کمرے میں چلی گئی پیچھے امرین بیگم

نے اپنا سر تھام لیا انہیں لگا تھا ثنا

سدھر گئی ہے پر وہ بھول گئی تھی کتے

کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ارے ثمن بیگم بچوں کو تو بلا لیں۔۔

ذوالقرنین سکندر نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے

کہار و میسہ بیگم پہلے ہی موجود تھیں

ثمن بیگم ملازمہ کے ساتھ مل کر ٹیبل

پر ڈنر لگا رہی تھیں وہاں اگر کوئی مسنگ تھا

تو وہ تھی ان کی چہیتی اولاد۔۔

میں نے پیغام بھجوا دیا ہے بس ا رہے ہیں

ثمن بیگم نے مسکرا کر جواب دیا

تو ذوالقرنین صاحب نے سر ہلا دیا

پانچ منٹ میں وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر

موجود تھے پر اج ان دونوں کے چہرے

پر پہلے والی شوخی نہیں تھی

کومل بیٹا۔۔سب ٹھیک ہے ملازمہ نے ابھی

بتایا تم کالج سے جلدی گھر اگئی تھی

سمن بیگم نے کومل کی پلیٹ میں بریانی

ڈالتے کہا۔۔

جی مما بس ہلکا سا سر درد تھا تو عائشہ

نے ڈراپ کر دیا

کومل نے بمشکل اپنے چہرے پر مسکراہٹ

سجا کر کہا

یہ تمہاری انکھیں کیوں سوجی ہیں

رومیسہ بیگم کا دھیان کومل کی سوجی

انکھوں پڑ گیا۔۔۔

کچھ نہیں دادو بس نیند پوری نہیں ہوئی

اس وجہ سے شاید سوجھ گئی ہیں

کومل کمرے سے سوچ کر نکلی تھی اسے

کس سوال کا کیا جواب دینا ہے

تبھی پورے کانفیڈنس سے جواب دے رہی تھی

دکھ بھی تھا اپنی فیملی سے جھوٹ بولنے

کا پر وہ انہیں کیا بتاتی۔۔

کومل نے نمبر سانس لیا اور اہستہ اہستہ

کھانا لگی۔۔

قرار بھی چپ چاپ سر جھکائے کھانے

میں مگن تھا جیسے دنیا جہان کی بھوک

اج اسے ہی لگی ہے۔۔

اچھا مجھے آپ سب سے ایک بات کرنی ہے۔۔

کھانا کھانے کے دوران زوالقرنین صاحب نے کہا

توسب اس کی طرف متوجہ ہوئے

قرار کے لیے ایک بہت اچھا رشتہ ایا ہے۔۔

زوالقرنین صاحب نے خوشی سے کہا تو

قرار نے جھٹکے سے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا

ماشاءاللہ۔۔ کہاں سے رشتہ ایا ہے

لڑکی کیا کرتی ہے نام کیا ہے اس کا؟؟

کیسی دکھتی ہے ہمارے قرار کے ساتھ

تو جچے گی نا؟؟

ثمن بیگم نے ایک ساتھ سانس میں

اتنے سوال کر ڈالے۔۔

ارے بہو سانس تو لو۔۔۔رومیسہ بیگم نے

مسکرا کر کہا تو سمن بیگم اور زوالقرنین

صاحب مسکرا دیے

قراع ان لوگوں کو بہت اچھے سے جانتا ہے

ذوالقرنین صاحب نے قرار کی طرف دیکھتے کہا

تو قرار نے سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا

اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا بولے

بیٹا تم اس دن کلائنٹ سے ملنے گئے تھے

ریسٹورنٹ میں وہاں پر حیات انڈسٹریز کے

مالک عمر حیات کی بیٹی ایزل الحیات بھی

اپنی کسی بزنس میٹنگ کے لیے ائی تھی

اس کی نظر ہمارے سپوت قرار پر ٹھہری

اس نے اپنے مینجر سے پوچھا اور اس کا

مینیجر ہمیں بہت اچھے سے جانتا ہے

بس پھر ایزل بیٹی نے گھر جا کر اپنے

والد عمر حیات سے بات کی اور انہیں

بھلا اس رشتے سے کیوں اعتراض ہونا تھا

اج ان کا مجھے فون ایا تھا پرسوں انہوں

نے ہماری فیملی کو ڈنر پر بلایا ہے

اور خاص تمہیں ساتھ لانے کو کہا ہے۔۔

ذوالقرنین صاحب نے ٹیبل پر موجود سب

کو بتایا قرار کو ان سب میں ذرا بھی

دلچسپی نہیں تھی وہ چپ چاپ ڈنر کرتا

رہا۔۔۔

اور کون کون ہے ان کی فیملی میں ؟؟

رومیسہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا

انہیں سننے میں اچھا رشتہ لگ رہا تھا بس

عمر حیات صاحب اور ان کی بیٹی ایزل۔۔

چھوٹی سی عمر میں ایزل کے سر سے

ماں کا سایہ چھین گیا۔۔

عمر صاحب کا کوئی بیٹا نہیں ہے اس لیے

ایزل اپنے والد کے ساتھ ان کا بزنس

سنبھال رہی ہے۔۔

ذوالقرنین صاحب نے نیپکین سے ہاتھ صاف

کرتے کہا۔۔۔

چھوٹی سی عمر میں بچی نے ماں کی جدائی

سہی بہت تکلیف دہ وقت ہوتا ہے

رومیسہ بیگم نے افسوس سے کہا

بچی محنتی بھی بہت ہے اپنے بابا کے بزنس

کو دن رات محنت کر کے اگے بڑھا رہی ہے

ذوالقرنین صاحب تو اج ایزل حیات کی

تعریف زمین اسمان ایک کر رہے تھے

اللہ بچی کے نصیب اچھے کرے آمین۔۔

رومیسہ بیگم نے دل سے دعا دی۔۔

ہماری بیٹی اج چپ چپ سی ہے اب بھائی کے رشتے کی بات سن کر بھی کوئی بات نہیں کی۔

ذوالقرنین صاحب کو کومل کی خاموشی اچھی نہیں لگ رہی تھی

روز ٹیبل پر قرار اور کومل کے ہنسی مذاق ہی ختم نہیں ہوتے تھے پر اج تو دونوں ہی چپ تھے

نہیں بابا بس طبیعت ٹھیک نہیں ہے ذرا سر درد ٹھیک ہو جائے پھر یہی سر درد بھائی کو بھی تو لگانا ہے نا۔۔

کومل نے قرار کو چھیڑا اس کی بات میں

چھپا مطلب سمجھ کر سب کھلکھلا
کر ہنس پڑے
قرار نے بھی زبردستی چہرے پر
مسکراہٹ سجائی ورنہ دل تو کر رہا تھا
ابھی اور اسی وقت رشتے سے منع کر دے
پر گھر والوں کا اچھا موڈ دیکھ کر اس
نے یہ کام کل پر رکھ لیا تھا
اسے ایزل یا اس کے محنتی خوبیوں میں
ذرا بھی دلچسپی نہیں تھی
الٹا اس سے تو غصہ ا رہا تھا کیسے اس
صورت میں اس نے قرار کو تارا اور تو رشتہ
بھی بھیج دیا۔
مطلب یہ بہت خاص لڑکی تھی قرار کی

سوچ کے مطابق۔۔

من بیٹا۔۔ تمہاری پھپھو اگلے مہینے کی 15 تاریخ کو پاکستان ارہی ہیں اور اس سے اگلے ہفتے شادی ہے دن بہت کم ہیں بیٹا میں نے پہلے بھی کہا تھا بھائی کے ساتھ جا کر شاپنگ کر لینا۔۔

احمد صاحب اس وقت صحن میں بیٹھے تھے من انہیں چائے دینے ائی تو انہوں نے بات شروع کی تبھی بازل گھر ایا۔

السلام علیکم۔۔

بازل نے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام اچھا ہوا تم اگئے دلہے میاں

احمد صاحب بازل کے مان جانے پر کافی

خوش تھے۔۔

کوئی کام تھا بابا۔۔۔ بازل نے ان کے پاس

ہی بیٹھ کر کہا۔۔۔

ہاں بیٹا تم کل من کے ساتھ بازار چلے جانا

اس نے جو لینا ہے اسے لے دینا ہے

یہ کچھ پیسے ہیں رکھ لو۔۔

احمد صاحب نے پیسے بازل کی طرف

بڑھائے۔۔

بابا پیسے ہیں میرے پاس۔۔ میں من کی

شاپنگ کروادوں گا آپ یہ پیسے رکھ

لیں آگے کام آئیں گے۔۔۔

بازل نے پیسے واپس ان کے ہے ہاتھ میں

رکھتے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔احمد صاحب نے کہا

بابا میں ارم کے ساتھ بازار چلی جاؤں گی

بھائی میرے ساتھ کہاں خوار ہوتے پھریں گے

من جانتی تھی بازل نے مجبوری میں اس

رشتے کے لیے ہاں کی ہے۔۔

پہلے ہی بازل کا دل ٹوٹا ہوا تھا وہ مزید

اپنے بھائی کو بازاروں کے چکر لگوا کر

پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

ٹھیک ہے من تم ارم کے ساتھ چلی جانا

پیسے میں تمہیں دے دوں گا

بازل نے کھڑے ہوتے کہا تو من نے ہلکا سا

سر ہاں میں ہلا دیا۔۔

بازل نے اپنے کمرے میں اکر ڈریسنگ ٹیبل

کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی گھڑی اتاری

پھر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر کے اسے اتارا

ابھی اس نے شرٹ اتار کر صوفے پر اچھالی

ہی تھی جب اس کا موبائل رنگ ہوا

اس نے اپنا موبائل پکڑا تو کومل کا فون

تھا باذل کے ماتھے پر بل پڑے

تمہیں ایک بار کی بات سمجھ نہیں اتی کیا۔۔

کیوں بار بار فون کر کے اپنا اور میرا وقت

ضائع کر رہی ہو؟؟

باذل فون اٹھاتے ہی کومل پر برس پڑا

کیونکہ کل ہمارا نکاح ہے اور اپ نے مجھے

شاپنگ بھی نہیں کروائی۔۔

کومل نے مسکرا کر کہا تو باذل کے ماتھے

کے بل مزید گہرے ہوئے۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔ تم نے مجھے کھلونا

سمجھ رکھا ہے جو پل پل میرے جذبات

سے کھیل رہی ہو۔۔

باذل نے درشتگی سے کہا

نہیں باذل میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے

کوئی اعتراض نہیں ہے نکاح سے۔۔

اپ پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں

میں مر جاؤں گی۔۔

کومل نے رندھی اواز میں کہا

کیوں اب تمہارے بابا کا مان نہیں ٹوٹے گا

ان کا بھروسہ نہیں ٹوٹے گا؟؟

باذل نے کومل کو اس کے کہے الفاظ یاد

کروائے۔۔

مان اور بھروسہ تو مجھے اپ پر بھی بہت ہے

کومل نے آہستہ سے کہا۔۔

میں نے تمہارے ڈائیلاگ سننے کے لیے فون

نہیں اٹھایا دوبارہ فون کیا یا تو تمہارا

نمبر بلاک کردوں گا یا اپنا موبائل ہی

توڑ دوں گا

بازل کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

آپ غصہ نہیں چھوڑیں گے ؟؟

کومل نے غصے سے کہا۔۔

نہیں۔۔ کیا کرلو گی بازل نے دوبدو جواب دیا

پکا؟؟

کومل نے پھر سے پوچھا

کہانا نہیں تو مطلب نہیں۔۔ باذل نے کہا

باذل مان جائیں نا۔۔

کومل نے ہار مانتے کہا

ایک شرط پر۔۔

بادل نے کچھ سوچتے کہا۔۔

کیسی شرط؟؟ کومل ایک دم پریشان ہو گئی

اب بازل کون سی بات منوانے والا تھا

رات کو کھڑکی کھلی رکھو گی۔۔

باذل نے شرارت سے کہا تو وہ کومل کی

سٹی گم ہو گئی

کیا ہوا اب منہ میں زبان نہیں ہے اج کالج

میں تو بہت زبان چل رہی تھی میرے اگے۔۔

باذل نے تیوری چڑھا کر کہا

سوری۔۔

کومل نے تھوک نگلا۔۔

کس بات پر کھڑکی نہیں کھولو گی اس لیے یا کالج میں بد تمیزی کی اس لیے۔۔

بادل نے سخت لہجے میں پوچھا

اج پہلی بار کومل نے اس سے بد تمیزی سے

بات کی تھی اسے اگنور کیا تھا

جو باذل کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

کالج والی بات پر۔۔

کومل نے منہ بنا کر کہا۔۔

ہمم۔۔ مطلب کھڑکی کھلی رکھو گی

باذل پھر سے پٹڑی سے اترا یا

ایسا کب کہا میں نے ؟؟ کومل نے اہستہ سے کہا

یہ جو تم اتنی معصوم بن کر مجھ سے بات

کرتی ہو نا دل چاہتا ہے تمہیں کچا چبا جاؤں

باذل نے شدت سے بھرپور لہجے میں کہا

تو کومل کا چہرہ شرم سے گلابی ہو گیا

دل زور زور سے دھڑکنے لگا

کیا خیال ہے پھر آؤں تمہیں کچا چبانے ؟؟

باذل نے ہلکی سی سرگوشی میں کہا

ن ۔۔۔ نہیں ۔۔

کومل ایک دم ڈر گئی تھی کہیں سچ میں

باذل انہ جائے گا ۔۔

اور باذل سے اب اور انتظار نہیں ہوتا تھا ۔۔

یار میں اپنی ہر رات تمہاری قربت میں گزارنا

چاہتا ہوں میرا دل تمہاری قربت کے لیے

تڑپ رہا ہے یار تم میرے جذبات کیوں نہیں

سمجھتی۔۔

باذل نے انکھیں بند کر کے شدت جذبات سے کہا

کومل اس کے منہ سے اس طرح کی باتیں

سن کر کانپنے لگی اس کے ماتھے پر پسینے

کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگے

دل الگ پسلیاں توڑ کر باہر انے کو بے تاب تھا

کیوں چپ ہو کچھ تو بولو۔۔

باذل نے کومل کی خاموشی پر اسے مسکرا کر کہا

وہ جانتا تھا اس وقت کومل کی کیا حالت

ہو رہی ہو گی

میں کیا کہوں۔۔کومل کو واقع سمجھ نہیں آئی

تھی کہ باذل کی جذبات سے بھری باتوں کا

کیا جواب دے۔۔

ابھی صرف بات کی ہے تو تمہارا یہ حال ہے

جب عملی طور پر کروں گا تب تمہارا کیا

حال ہو گا۔۔

باذل نے ہنس کر کہا تو وہ چپ ہی رہی۔۔

اب تم کچھ بولو گی یا میں تمہارے گھر

آوں۔۔

باذل نے دھمکی دی جس کا کومل پر فورا اثر ہو گیا

نہیں میں بول رہی ہوں۔۔

کومل نے جلدی سے جواب دیا

تو باذل ہنس دیا۔۔

کل تیار رہنا کومل۔۔ کل تم کومل سکندر سے

کومل باذل احمد بن جاؤ گی۔۔

اور خبردار اگر تم نے میرے ساتھ کوئی

فلم چلائی تو اس بار معاف نہیں کروں گا

باذل نے اسے وارننگ دی

جی۔۔ کومل صرف اتنا ہی کہہ سکی

اور ہاں مجھے تم خوش دکھو اگر مجھے

ذرا سا بھی محسوس ہوا تم یہ سب

مجبوری میں کر رہی ہو تو اچھا نہیں ہو گا

باذل نے ذرا سخت لہجے میں کہا

تو کومل کو تپ چڑھ گئی

آپ مجھ سے رومینٹک باتیں ہی کیا کریں

جب دیکھو مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں

کومل نے غصے سے کہا تو باذل اس کی بات

سن کر سرشار ہو گیا

میری جان کو رومینٹک باتیں کرنا اچھا لگتا ہے؟

بازل نے مسکرا کر پوچھا

نہیں تو۔۔

کومل صاف مکر گئی۔۔

ارے ابھی تو تم نے کہا۔۔ بازل نے بیڈ پر بیٹھ

کر کہا۔۔

صرف سننا اچھا لگتا ہے وہ بھی اپ کے منہ سے۔۔

کومل نے دل کی بات بتائی تو بازل حیران رہ گیا

کیا کہا پھر سے کہو۔۔ بازل نے تصدیق چاہی

میں نے کہا اپ مجھ سے رومینٹک باتیں ہی

کیا کریں مجھے اپ کے منہ سے اپنے لیے

ایسی باتیں سننا اچھا لگتا ہے

کومل نے شرما کر کہا تو بازل کا دل چاہا

ابھی کومل اس کے سامنے ہو اور وہ اسے

اپنے جذبات کھلم کھلا دکھائے

آئی لو یو کومل۔۔

باذل نے لمبا سانس لے کر سکون سے انکھیں

بند کر کے کہا۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔

کومل نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا

وہ دونوں ساری رات ایک دوسرے کو اپنی

محبت کا مان دیتے رہے

کومل نے فیصلہ کر لیا تھا وہ باذل سے

نکاح کر لے گی اور صحیح وقت آنے پر

اپنی فیملی کو بتا دے گی

کیونکہ وہ باذل سے محبت کرتی تھی

اور باذل کے بغیر رہنا کا تصور بھی نہیں

کر سکتی تھی اسے بازل پر پورا بھروسہ تھا

وہ جانتی تھی بازل اسے دنیا کی بھیڑ میں

کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا

اس لیے وہ اپنے فیصلے پر مطمئن تھی

ادھر بازل ایک طرف کومل سے کل نکاح کرنے

والا تھا اور دوسری طرف اس نے ثنا سے

شادی کے لیے رضامندی دے دی تھی

پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا

پر ایک بات تو طے تھی وہ کومل سے بے پناہ

محبت کرتا تھا

جاری ہے قررِ من

از قلم شہزادی بٹ

سیزن 1

قسط نمبر 9

قرار آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا

تھا جب وہ تینوں لفنڈر اندر گھسے

قرار نے سر اٹھا کر ایک نظر انہیں دیکھا

ان تینوں نے ہلکی سی سمائل پاس کی

جبکہ قرار کا چہرہ سپارٹ تھا

وہ چپ چاپ پھر سے اپنے کام میں

مگن ہو گیا

قرار کو اداس دیکھ کر ان تینوں کی

بھی ہنسی غائب ہو گئی

یار قسم سے اتنا ڈر تو مجھے اپنی گرل

فرینڈ سے نہیں لگتا جتنا اس وقت اس

کی شکل سے لگ رہا ہے۔۔

علی درمیان میں کھڑے ہو کر ہلکا

سا منمنایا تو عمر اور رضا نے اپنی

ہنسی دبائی۔۔

قرار ہم سوچ رہے تھے کہیں باہر چلتے ہیں

آج موسم کافی اچھا ہے۔۔

رضا نے آگے ہو کر کرسی پر بیٹھتے

خوشگوار موڈ میں کہا

علی اور عمر نے بھی اس کی بات پر سر

اثبات میں ہلایا

مجھے کام ہے تم لوگ چلے جاؤ۔۔

قرار نے بنا ان سب کی طرف دیکھے

سپاٹ انداز میں کہا تو ان تینوں کا منہ

بن گیا۔۔

رضا۔۔یہ ایزل حیات کون ہے ؟؟

اچانک قرار کو یاد آیا تو اس نے پوچھ لیا

ایزل حیات کون۔۔۔وہی عمر حیات کی بیٹی ؟؟

رضا نے یاد کر کے کہا

ہاں وہی۔۔قرار نے اس کی طرف دیکھتے کہا

کافی مشہور بزنس وومین ہے چھوٹی سی

عمر میں کافی نام کما لیا ہے اس نے اپنا۔۔

اپنے باپ کے بزنس کو بھی اس مقام

پر لانے والی وہی ہے

پچھلے سال سنا تھا اس کی ایک لڑکے سے

انگیجمنٹ ہوئی ہے پھر سننے میں ایا

ٹوٹ گئی ہے۔۔

عمر اس کی 25 تک ہو گی ویسے دکھنے

میں ہے بہت ہاٹ۔۔

تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟ رضا کو جو کچھ

معلوم تھا اس نے سب بتا کر اینڈ میں

ساری معلومات لینے کی وجہ بھی پوچھ ڈالی

رشتہ بھیجا ہے اس نے میرے لیے۔۔

قرار نے سکون سے کہا

رضا جس نے پانی کا گلاس ابھی منہ

کو لگایا تھا اسے اچھو لگ گیا

علی اور عمر بھی قرار کے تازہ ترین شوشے

پر منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہے تھے

سوری یار میں نے تیری ہونے والی بیوی

کو ہاٹ بولا۔۔

رضا شرمندہ ہو رہا تھا

تم سے کس نے کہا وہ میری بیوی ہونے

والی ہے قرار نے غصے سے ماتھے پر بل

ڈالے کہا۔۔

ابھی تو تم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے

تمہارے لیے رشتہ بھیجا ہے

رضا نے مسکرا کر کہا تو علی اور عمر بھی

مسکرا دیے

رشتہ بھیجا ہے جسے میں نے ابھی قبول

نہیں کیا ہے اور نہ ہی کروں گا

قرار نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا

ایک بات تو بتا من بھابھی نے کل تجھ

سے کیا کہا تھا۔۔

علی نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا

اس کی بچپن کی محبت ہے اس کا منگیتر۔۔

قرار نے بتایا اور پھر سے لیپ ٹاپ پر

انگلیاں چلانے لگا تو وہ تینوں چپ سے

ہو گئے

اب اس تیزل حیات کا کیا سین ہے ؟؟

یہ کہاں سے ٹپک پڑی۔۔

عمر نے انکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

جہاں سے بھی ٹپکی ہے لڑکی بہت فاسٹ ہے

ایک نظر مجھے دیکھا اور رشتہ بھیج دیا

ویسے بھی مجھے اس طرح کی لڑکیاں

بہت زہر لگتی ہیں جو مردوں میں

اٹھتی بیٹھتی ہیں

قرار نے ناگواری سے کہا

کیا واقعی اس نے خود پروپوزل بھیجا ہے

عمر نے حیرانی سے پوچھا

اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے

یار قیامت کی نشانیاں ہیں۔۔

علی نے عجیب سا منہ بنا کر کہا

تو نہ چاہتے ہوئے بھی قرار کی

ہنسی چھوٹ گئی۔۔

عمر رضا بھی ہنس پڑے وہ تینوں قرار کو

ہنستے دیکھ خوش ہو گئے تھے

ویسے انکل کا کیا ری ایکشن ہے اس بارے

میں ؟؟ علی نے فرار کی طرف دیکھتے کہا

وہ تو راضی بیٹھے ہیں ان کا بس چلے

تو ابھی اسے رخصت کروا کر لے ائیں

قرار نے غصے سے سر جھٹکا

لا حول ولا قوۃ۔۔

انکل کو شرم نہیں آتی اس عمر میں

اپنی بیٹی جیسی عمر کی لڑکی کو

رخصت کرواتے ہوئے۔۔

علی نے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا

تو ان تینوں کے قہقہے پورے آفس میں

گونجے۔۔

بے وقوف انکل قرار کے لیے راضی ہیں

خود کے لیے نہیں۔۔

رضا نے اس کے سر پر چپت لگا کر کہا

تو علی نے شرمندگی سے اپنا سر کھجایا

کل کھانے پر بلایا ہے انہوں نے پوری فیملی کو۔۔

قرار نے مزید ان کی معلومات میں اضافہ کیا

اور میں بالکل بھی نہیں جانا چاہتا

ابھی گھر جا کر سب کو منع کر دوں گا

قرار نے چیئر کی پشت سے ٹیک لگاتے کہا

ویسے قرار جانے اور دیکھنے میں ہرج ہی کیا ہے

میری مانو تو چلے جانا بعد میں انکار کر دینا

کہ تمہیں لڑکی بولڈ لگی ابھی انکار کرو گے

تو سب وجہ پوچھیں گے

اور مجھے نہیں لگتا وجہ اس وقت سب

کی سمجھ میں آئے گی۔۔۔

عمر نے دوستانہ مشورہ دیا

ہمم۔۔ کہہ تو ٹھیک رہا ہے پر یار اس طرح

کسی لڑکی کے گھر جانا پھر واپس اکر

اسے ریجیکٹ کرنا اچھا نہیں لگتا

یار میں بھی بہن والا ہوں۔۔

قرار نے سوچ سمجھ کر بولا

یار وہ لڑکی بولڈ ہی ہے اور دادوں کو تو

بالکل بھی اچھی نہیں لگے گی

میرے خیال سے عمر ٹھیک کہہ رہا ہے

رضا نے عمر کی بات سے اتفاق کیا

تو علی نے بھی ہاں میں سر ہلایا

جس کا مطلب تھا وہ بھی اس بات سے

ایگری کرتا ہے

ٹھیک ہے تم لوگ کہتے ہو تو چلا جاؤں گا

قرار نے لمبا سانس لے کر کہا

پھر وہ تینوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے

قرار کا دل اپنے جگری یاروں میں کافی

حد تک بہل گیا تھا۔۔

💞💞💞💞💞💞

تم یہاں رکو میں دیکھتا ہوں نکاح ہوں

گے۔۔۔ باذل کومل کو اپنے ایک دوست

کے فلیٹ میں لے ایا تھا

اس نے کومل کو اپنے دوست کے بیڈروم

میں بٹھایا اور خود بیل ہونے پر باہر دیکھنے

چلا گیا کومل اس وقت عجیب سی

کشمکش میں تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا

وہ صحیح کر رہی ہے غلط۔۔

پریشانی الگ ہو رہی تھی اپنے ماں باپ بھائی

اور دادو کا بھروسہ توڑنے پر ڈر بھی لگ رہا تھا

اگر اس کے گھر والوں کو پتہ چل گیا تو۔۔

ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی

جب کلک کی اواز پر دروازہ کھلا اور باذل

کمرے میں داخل ہوا کومل نے سر گھما کر

اس کی طرف دیکھا بادل کے ہاتھ میں

شاپر تھا وہ کومل کے قریب ایا شاپر کھولا

اور اس میں سے ریڈ کلر کا دوپٹہ نکال کر

کومل پر اوڑھا دیا کومل اس وقت بنا

میک اپ کے اف وائٹ کیپری پہنے ساتھ

لانگ شرٹ سر پر ریڈ دوپٹا لیے حور لگ

رہی تھی باذل اسے دیکھتا ہی رہ گیا

کومل نے شرما کر سر جھکا لیا

نکاح شروع ہونے لگا ہے کومل تم تیار ہونا؟

باذل کومل کے ملائم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں

لے کر محبت سے پوچھا تو کومل مسکرا کر

ہلکا سا سر ہاں میں ہلا دیا

باذل نے کومل کے دوپٹے کو سر سے تھوڑا

نیچے کی کھسکا کر گھونگٹ نکال دیا

کومل چپ چاپ اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں

کا شور سن رہی تھی

گھبراہٹ سے اس کے ہاتھ کانپنے لگے

تم پریشان نہیں ہو میری جان۔۔

میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔

باذل نے اس کے کانپتے ہاتھوں پر بوسہ دیتے کہا

چلیں۔۔

باذل نے کومل سے اجازت چاہی تو کومل

نے سر ہاں میں ہلا دیا

باذل اہستہ اہستہ چلتے کومل کا ہاتھ پکڑ

کر اسے باہر لے ایا

جہاں مولوی صاحب اور بازل کے چند

دوست گواہ کے طور پر موجود تھے

باذل اور کومل ایک ساتھ صوفے پر بیٹھ گئے

مولوی صاحب نے بازل کی اجازت سے

نکاح شروع کیا تھوڑی ہی دیر میں کومل

ہمیشہ کے لیے کومل باذل احمد بن گئی تھی

کومل چپ چاپ سر جھکائے بیٹھی تھی

وہ اج باذل کے نام لکھ دی گئی تھی

اج اسے اس کی محبت مل گئی تھی

کومل نے دل میں اپنے اللہ کا شکر ادا کیا

اج اس کی محبت اس کا محرم بن گیا تھا

باذل کے دوست جا چکے تھے وہ بھی اپنے
دوستوں کے ساتھ ابھی باہر ہی تھا
کومل کو جب محسوس ہوا وہ اکیلی ہے
اس نے اپنا گھونگٹ اٹھایا اور ادھر ادھر دیکھا
باہر سے باذل اور اس کے دوستوں کی اواز
آرہی تھی جس کا فلیٹ تھا وہ بھی باہر ہی تھا
اس نے باذل کو فلیٹ کی چابی تھمائی
اور اسے الوداعی کلمات کہہ کر چلا گیا
باذل اندر ایا تو کومل سامنے ہی بیٹھی تھی
وہ باذل کو دیکھ کر آہستہ سے کھڑی ہو گئ
اس وقت وہ دونوں فلیٹ میں اکیلے تھے
باذل نے مسکرا کر کومل کی طرف دیکھا
تو کومل بھی مسکرا دی

وہ قدم قدم چلتا کومل کے قریب آیا

نکاح مبارک ہو مسز بادل احمد۔۔

باذل نے خوشی سے کہا تو کومل بھی

بھرپور طریقے سے مسکرا دی اور سر جھکا لیا

بادل کی بے باک نظریں اسے گھبرانے پر

مجبور کر رہی تھیں

باذل نے کومل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا

اور اس کے ماتھے پر محبت بھرا بوسہ دیا

کومل نے سٹل ہو کر انکھیں بند کر لیں

باذل نے اسے خود میں بھیچ لیا

کومل بھی شدت سے باذل کے سینے سے

لگ گئی۔۔

کومل میں اج بہت خوش ہوں مجھے اس

دنیا کی سب سے بڑی خوشی میری

محبت مل گئی ہے میں وعدہ کرتا ہوں

کومل میں کبھی بھی تمہیں خود سے

جدا نہیں کروں گا

وقت چاہے جیسے بھی ہو میں تمہیں

کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑوں گا

محبت کے اس سفر میں تم نے مجھے

اپنا کر اج مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے

تم نے میرا ساتھ دے کر سچی محبت

کا ثبوت دیا ہے

اج تم نے باذل احمد کو ہمیشہ ہمیشہ

کے لیے پا لیا ہے میں اج سے صرف تمہارا

بن کر رہوں گا میری محبتیں میری چاہتیں

میری شدتیں میری قربتیں صرف تمہارے

لیے ہوں گیں

آج سے باذل احمد تمہارا ہوا۔۔

بادل کا کہا ایک ایک لفظ کومل انکھیں

بند کیے سن رہی تھی اس کے اندر سکون

اتر تا رہا تھا

اج باذل اس کے شوہر کی حیثیت سے

اسے گلے لگائے کھڑے تھا آج وہ اسے

پیچھے کرنے کا حق نہیں رکھتی تھی

آج تو سارے حقوق باذل اپنے نام کر چکا تھا

آج تو وہ کومل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

اپنے نام کر چکا تھا

آج دو محبت کرنے والے ایک دوسرے کے

محرم بن گئے تھے اج دو دلوں میں اپنی

محبت پا لینے کا سکون تھا

کومل نے باذل کے سینے پر محبت بھرا

بوسہ دیا اور سکون سے اس کے سینے

سے لگ کر آنکھیں موند لیں

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

من ارم کے ساتھ بازار آئی تھی۔۔

باذل نے اسے پیسے دے دیے تھے

اور اچھی طرح سمجھایا بھی تھا

کہ وہ پیسوں کی فکر نہیں کرے گی

اور جو دل چاہے گا لے گی

نہ چاہتے ہوئے بھی من کو باذل کے بات

ماننی پڑی۔۔

من بے دلی سے چیزیں پسند کر رہی تھیں

من یہ دیکھو کتنا ڈیسنٹ ہے۔۔

من اپنے ہی سوچوں میں گم تھی

جب ارم نے اسے ایک گرے کلر کا خوبصورت

سافراک دکھایا

اچھا ہے۔۔ من نے ہلکے سے انداز میں تعریف

کردی

کیا مطلب اچھا ہے اچھا خاصا ہے یار۔۔

میں یہ تمہارے لیے لے رہی ہوں۔۔

ارم نے جھٹ سے کہا اور فٹ سے ڈریس لے بھی لیا

من تم چوڑیاں دیکھو میں ابھی آئی

من اس وقت سٹال پر چوڑیاں دیکھ رہی تھی

جبکہ ارم نے اسے کہا اور دوسری طرف چلی گئی

من ابھی ملٹی کلر کی چوڑیاں دیکھ رہی

تھی جب اسے اپنے پیچھے اپنے نام کی پکار
سنائی دی

قرار۔۔

من پیچھے مڑے بغیر ہی پہچان گئی کہ
اس کے پیچھے قرار کھڑا ہے
یہ خوشبو تو وہ لاکھوں میں بھی
پہچان سکتی تھی اور وہ خوشبو تھی
قرار کی محبت۔۔
من نے دھڑکتے دل کے ساتھ پیچھے
مڑ کر دیکھا جہاں قرار آنکھوں میں
ڈھیروں شکوے لیے اور بے پناہ محبت لیے
اسی کی طرف دیکھ رہا تھا
آپ یہاں۔۔۔ من نے سر جھکا کر خود کو

کمپوز کرنے کی ناکام کوشش کی

میرے سینے سے لگ کر سن وہ دھڑکنیں "

"جو ہر وقت تیرے ملنے کا ورد کرتی ہیں

آپ نے کچھ کہا من اس کے جذبات دیکھ

چکی تھی پر ایسے بنی جیسے کچھ سنا

ہی نہیں۔

اپنے دوستوں کے ساتھ آیا تھا۔۔

قرار نے من کے جھکے سر کی طرف غور

سے دیکھتے کہا وہ چاروں انار کلی بازار سے

گزر رہے تھے جب قرار کی نظر چوڑیاں

دیکھتی من پر پڑی

قرار دور سے ہی اتنی بھیڑ میں اسے پہچان گیا تھا

اس نے فورا گاڑی روکی جو پہلے ہی قرار کی

سلو سپیڈ پر نہ چلنے کے برابر تھی

اور بھاگتا ہوا من کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

ادھر وہ تینوں ہونقوں کی طرح اس عاشق

کو دیکھ رہے تھے جو اتنی دور سے بھی

اپنی محبت کو پہچان چکا تھا

آپ یہاں شاپنگ کرنے آئی ہیں قرار نے جان

بوجھ کر بات شروع کی وہ من سے باتیں

کرنا چاہتا تھا اسے دیکھتے رہنا چاہتا تھا

جی میں اپنی شادی کی شاپنگ کرنے آئی ہوں

من نے سپاٹ انداز میں جواب دیا تو قرار کے

دل میں درد سا اٹھا۔۔

اس کی محبت کسی اور کی ہونے والی تھی

اور وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

کتنا بے بس تھا وہ۔۔

اکیلے؟؟

قرار نے سر جھٹک کر ایک اور سوال کیا

نہیں فرینڈ ساتھ آئی ہوں من نے جواب دیا

اور پیچھے مڑ کر اس طرف دیکھنے لگی

جہاں ارم گئی تھی پر وہاں ارم اسے نہیں

دکھائی دی

آپ چوڑیاں دیکھ رہی تھیں؟؟

قرار کے ہاتھ میں اب وہ چوڑیاں تھیں

جو تھوڑی دیر پہلے من کے ہاتھ میں تھی

جی۔۔۔

من نے ایک نظر چوڑیوں کی طرف دیکھ

کر جواب دیا

یہ پیک کر دیں۔۔

قرار نے چوڑیاں دکاندار کی طرف بڑھائیں

یہ آپ کیا کر رہے ہیں مجھے نہیں چاہیے۔۔

من نے فوراً اسے ٹوکا

میری طرف سے رکھ لیں یہ سمجھ کر آپ

کے خوبصورت ہاتھوں میں یہ اور بھی

حسین لگیں گی

قرار نے مسکرا کر چوڑیاں من کی طرف

بڑھائیں

جو نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے پکڑ لیں

تھینک یو۔۔

من نے قرار کی آنکھوں میں دیکھتے کہا

پھر اگلے ہی پل نظریں جھکا لیں

جو قرار نے اچھے سے نوٹس کیا

ابھی وہ کچھ بولتا جب علی عمر اور رضا

کباب میں ہڈیاں بن کر نمودار ہوئے

السلام علیکم من بھابھی۔۔

علی نے پر جوش طریقے سے سلام کیا

علی کا من کو بھابھی کہنا قرار کے چہرے

پر مسکراہٹ بکھیر گیا

من نے سوالیہ نظروں سے اقرار کی طرف دیکھا

یہ تینوں میرے دوست ہیں علی عمر اور رضا

قرار نے ان تینوں کا تعارف کروایا

السلام علیکم بھابھی۔۔

عمر نے ابھی بڑے مودبانہ طریقے سے

سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔

من نے آہستہ سے جواب دیا

ویسے بھابھی مجھے قرار کی آپ کو شکایت

لگانی ہے۔۔

علی نے قرار کو اوپر سے لے کر نیچے تک

دیکھتے برا سا منہ بنا کر کہا

کون سی شکایت؟؟

من ایسے بولی جیسے وہ سچ میں اس کی

بھابھی ہے۔۔

قرار حیرت سے من کی طرف دیکھا

اس کمینے نے آج آفس میں ہمیں ایک بوند

پانی تک کا نہیں پوچھا

قسم سے میرے پیٹ کی آنتیں بھوک

سے سو کھ رہی ہیں

اور یہ تو بس آپ کے خیالوں میں

کھویا رہتا ہے۔۔

آپ اپنے بھائی میرا مطلب میری سائیڈ

پر رہنا اور ذرا ٹھیک کریں اسے۔۔

ہاہاہاہا۔۔

علی نے ایکشن لگا کر من سے قرار کی

شکایت کی تو من کھلکھلا کر ہنس پڑے ی

قرار اسی کی طرف دیکھ رہا تھا وہ

سوچ رہا تھا اس کے دوست من کو

بھابھی کہہ رہے ہیں وہ غصہ کیوں

نہیں کر رہی اور تو اور علی کی فضول

بکواس بھی بڑے غور سے سن رہی تھی

جیسے وہ سب پہلے سے ہی ایک دوسرے

کو جانتے ہوں۔۔

کیا نام ہے آپ کا؟؟

من نے ہنسی ی روک کر علی سے مسکرا

کر پوچھا

علی۔۔اور میں آپ کا پیارا سا دیور بھی ہوں

اور بھائی بھی

اسی لیے اپ مجھے بھائی ہی بولیں گی

علی نے ہاتھ اوپر کر کے ضدی بچوں

کی طرح کہا تو من نے مسکرا کر ہاں کہہ دیا

چلیں من۔۔

ابھی علی کچھ بولتا جب پیچھے سے

ارم اپنی ہی مستی میں ائی

وہ شاید کچھ خرید کر لائی تھی

تبھی اس کی نظر اپنے ہاتھوں میں

شاپنگ بیگز پر تھی

اگر وہ غور سے دیکھتی تو من کو

چار لڑکوں کے ساتھ کھڑے دیکھ کر

ضرور چونکتی

ارم۔۔

من نے اسے پکارا تو اس نے سر اٹھا

کر بے دھیانی میں من کی طرف دیکھا

پر اپنے سامنے چار لڑکوں کو دیکھ کر وہ

چونک گئی اور من کی طرف دیکھنے لگی

یہ کون ہیں من ؟ارم نے حیرت سے پوچھا

یہ قرار ہے۔۔ من نے قرار کی طرف دیکھ

کر کہا۔۔

کون قرار؟؟ارم کو ابھی بھی سمجھ نہیں ائی

وہ کس قرار کی بات کر رہی ہے

اس نے قرار کی طرف دیکھا جو اسے

پہلی ہی نظر میں ڈیشنگ ہیرو لگا تھا

قرار۔۔ من نے ارم کو آنکھیں دکھائی

جیسے یاد دلانا چاہ رہی ہو

اوہ۔۔۔قرار۔۔

قرار جیجوں کیسے ہیں آپ؟؟

ارم نے جلدی سے اگے ہو کر قرار سے

خوشی سے حال احوال پوچھا

اسے قرار پہلی ہی نظر میں بے حد اچھا لگا تھا

من تو ارم کے منہ سے جیجوں سن کر ہی

غش کھا کر گرنے والی ہو گئی

اور ادھر قرار تو خوشی سے بے حال تھا

وہ من کی دوست کے منہ سے جیبجوں

سن کر بہت کچھ سمجھ گیا تھا

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں

قرار نے مسکرا کر جواب دیا

جبکہ نظر من کی گھبرائی انکھوں پر تھی

میں بھی ٹھیک ہوں وہ دراصل من آپ کو بہت۔۔

ارم چلیں دیر ہو رہی ہے بھائی ڈانٹیں گے۔۔

ابھی ارم من کی کوئی پول کھولتی

من میں اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا

اور انکھیں دکھائیں تو ارم اپنی ہنسی دباتی

چپ ہو گئی۔۔

ہم چلتے ہیں اللہ حافظ ۔۔

من نے علی عمر اور رضا کی طرف دیکھ کر کہا قرار کی طرف دیکھنے کی اس نے غلطی ہرگز نہیں کی تھی

اوکے بھابھی اللہ حافظ ۔۔

علی نے خوشی سے کہا تو من بھی مسکرا کر ارم کا بازو پکڑے وہاں سے چلی گئی

قرار کی آنکھوں نے دور تک من کا پیچھا کیا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی

من اپنی پشت پر قرار کی نظریں محسوس کر رہی تھی

یار یہ سب کیا تھا؟؟

رضا نے قرار کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھا

وہی جو تم دیکھ رہے ہو قرار نے مسکرا کر کہا

پر بھابھی ایسا کیوں کر رہی ہیں ؟؟

اگر تم انہیں پسند ہو تو اس شادی سے

انکار کیوں نہیں کر دیتیں

علی نے دکھی لہجے میں کہا

اسے اپنی من بھابھی بہت پسند ائی تھی

یہی تو پتہ کرنا ہے اب۔۔

قرار نے سکون سے پینٹ کی جیبوں

میں ہاتھ ڈالتے کہا

علی کا من کو بھابھی کہنا

من کا اعتراض نہ کرنا

ارم کا قرار کو جیجوں کہنا

قرار کو اتنا تو پتہ چل گیا تھا

من بھی اس سے محبت کرتی ہے

فی الحال وہ اسی بات پر خوش تھا

اگے کیا کرنا ہے یہ وہ بعد میں سوچنے والا تھا

یہ کیا حرکت تھی؟؟

من نے غصے سے ارم کی طرف دیکھا

کیسی حرکت؟؟ارم نے نظریں چرائیں

تم اچھے سے جانتی ہو میں کس بارے میں

بات کر رہی ہوں

من نے انگلی اٹھا کر غصے سے کہا

میں نے کیا کیا ہے جو یوں تھانے دارنی

بن رہی ہو۔۔

ارم نے برا سا منہ بنایا۔۔

میں جانتی ہوں تم نے جان بوجھ کر

قرار کو جیسجوں بولا ہے

من نے اس کے بازو پر زور سے تھپڑ رسید کیا

آااہ۔۔۔ ظالم لڑکی۔۔ارم نے اپنا بازو سے ہلا یا

کیوں کیا تم نے ایسا تم جانتی ہو تم

میرے لیے کتنی بڑی مشکل کھڑی کر آئی ہو

من نے بیڈ پر بیٹھتے پریشانی سے کہا

میں اور کیا کرتی یار تم کیوں اپنی محبت

کو ٹھوکر مار رہی ہو۔۔

صاف صاف بازل بھائی کو سب سچ بتا دو

ارم نے اس کے ساتھ بیٹھتے نرمی سے کہا

اچھا پھر کیا ہو گا۔۔ من نے رندھی اواز میں کہا

وہ تمہارا ساتھ دیں گے قرار کی انکھوں میں

میں نے تمہارے لیے سچے جذبات دیکھے ہیں

تم بہت خوش قسمت ہو من۔۔

تمہیں سچی محبت کرنے والا مرد ملا ہے

اج کل کہاں ملتی ہے سچی محبت

اگر ملتا ہے تو ہوس۔۔

قرار بھائی نے تو ابھی تک تمہیں دیکھا تک

نہیں پھر بھی سچی محبت کرتے ہیں تم سے

اور ایک وہ ہیں فریاب بھائی۔۔

میں گارنٹی دیتی ہوں انہیں تمہاری

خوبصورتی سے محبت ہے بس۔۔

ارم من کے ساتھ بیٹھی اسے پیار سے

سمجھا رہی تھی

ارم تم سمجھ نہیں رہی میں شادی سے

انکار کر کے اپنے بابا کو کھو دوں گی

میرے بابا اپنی اکلوتی بہن سے بہت

محبت کرتے ہیں وہ ہم سے تو منہ موڑ لیں

گے پر اپنی بہن سے نہیں۔۔

بازل بھائی نے ثنا سے شادی سے انکار

کر دیا تو بابا اس بات کو دل پر لے

کر بیمار ہو بیٹھے۔۔

بازل بھائی کو مجبوراً نہ کرنی پڑی

اور تم نے بھی تو اس دن کی کہا تھا

جب ان کی نہیں سنی گئی تو میری

کیسے سنی جائے گی

بس اسی لیے میں قرار کو کسی بھی

قسم کی آس نہیں دے سکتی

میں قرار کو آس دے کر بعد میں

اس کا دل توڑ دوں میں ایسا نہیں کر سکتی

من کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ارم نے اسے فوراً اپنے ساتھ لگایا

مجھے نہیں پتہ تھا کہ تمہارے بابا کو اپنی

اولاد کی خوشی سے زیادہ بہن عزیز ہے

ایم سوری من میں تمہارے دل کی بات نہیں

سمجھ سکی۔۔

ارم نے من کے انسو صاف کیے

تم بیٹھو میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔

من نے اہستہ سے کہا اور کمرے سے نکل

کر کچن کی طرف بڑھ گئی

بادل کومل کو خود میں بھینچے سکون

اپنے اندر اتار رہا تھا کومل بازل کی خوشبو
اپنی سانسوں کے ذریعے خود میں اتار کر
سکون محسوس کر رہی تھی
کچھ پل یوں ہی خاموشی سے سرکے۔۔
بازل نے کومل کا چہرہ ہاتھوں میں لیا اور
اوپر کر کے اس کے گلابی لبوں پر شدت
بھرا لمس چھوڑا
کومل نے حیا سے نظریں جھکا لیں شرم سے
کومل کا رنگ مزید گلابی ہو گیا اس سے
اپنی نظریں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا
بازل کی بے باک نظریں کومل کا دل
دھڑکا رہی تھیں
بازل بڑی فرصت سے اپنی بیوی کے چہرے

پر حیا کی بکھری لالی دیکھ رہا تھا

باذل نے کومل کو اپنی گود میں اٹھایا

کومل ایک دم گڑبڑا گئی

بب۔۔۔ باذل اتاریں پلیز۔۔

کومل کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

وہ ہولے ہولے لرزنے لگی پر باذل شاید آج

اپنے سارے حقوق وصول کرنا چاہتا تھا

وہ کومل کو گود میں اٹھائے بیڈروم لے آیا

کومل مزید گھبرا گئی

باذل نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اپنی

شرٹ کے بٹنز کھولنے لگا

بٹنز کھولتے باذل کی بے باک نظریں کومل

کے پورے جسم کا طواف کر رہی تھیں

اس کی نظروں کی تپش کو خود پر

محسوس کر کے مزید گھبرا رہی تھی

اس سے نظریں اٹھانا مشکل ہو گیا تھا

گھبراہٹ سے کومل نے بیڈ شیٹ

مٹھیوں میں بھینچ لی

شرٹ اتار کر بازل نے صوفے پر اچھالی

اور خود کومل کے پاس زمین پر بیٹھ

کر اس کی سینڈل کے سٹریپ کھولنے لگا

بازل یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟

کومل نے بازل کے ہاتھ سے پاؤں چھڑانے چاہے

پر بازل کی گرفت مضبوط تھی

اس لیے کومل ناکام ہو گئی

اتنا شرما کیوں رہی ہو میں شوہر ہوں تمہارا۔۔

بازل نے مسکراتی آنکھوں سے کومل کی

طرف دیکھا تو کومل نے ہاتھوں میں

چہرہ چھپالیا

باذل نے کومل کی سینڈلز اتار کر اس کے

سفید دودھیا مومی پاؤں پر محبت سے

ہاتھ پھیرا کومل مزید سٹپٹا گئی

بازل مسکرا کر کومل کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا

میری طرف دیکھو۔۔

بادل نے محبت سے کہا کومل نے ابھی

بھی چہرہ ہاتھوں میں چھپایا ہوا تھا

نہیں آپ پہلے شرٹ پہنیں۔۔

کومل نے شرم سے کہا تو باذل ہنس دیا

ابھی تو شرٹ اتاری ہے تھوڑی دیر

میں سب کچھ۔۔

باذل نے جان بوجھ کر بات ادھوڑی چھوڑدی

کومل نے باذل کی بات سن کر چہرے سے

ہاتھ ہٹائے اور خفگی سے باذل کو گھورا

شرم نہیں آتی آپ کو۔۔کومل نے خفگی سے کہا

اور اپنا رخ موڑ کر بیٹھ گئی

کومل کو ابھی بھی باذل سے نظریں ملانا

مشکل لگ رہا تھا

باذل تھوڑا سا آگے کھسکا اور ایک ہاتھ

پیچھے سے آگے لے جا کر کومل کے پیٹ

پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے کومل کے لمبے

سیاہ بالوں کو کیچڑ سے آزاد کیا

باذل نے کومل کے بال بکھیرے پھر اس کے

بال گردن سے آگے کیے

کومل بازل کے اتنے لمس سے مرنے والی ہو رہی

تھی بازل نے کومل کی گردن پر اپنے لب رکھے

کومل نے آنکھیں بھینچ لیں

بازل کا اب ہاتھ کومل کی کمر پر رینگ رہا تھا

کومل کی جان تب ہوا ہوئی

جب بازل اس کی شرٹ کی زپ کھولنے لگا

گھبرا کر کومل جھٹکے سے کھڑی ہو گئی

بازل کی گرفت ڈھیلی تھی اس لیے کومل

آسانی سے اپنا آپ چھڑوا پائی

کومل نے کھڑے ہو کر اپنی زپ بند کرنی چاہی

پر گھبراہٹ سے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے

اس سے زپ بند نہیں ہو رہی تھی

کومل نے اپنا دوپٹہ اپنے ارد گرد لپیٹ لیا

باذل مسکرا کر کومل کی ایک ایک حرکت

کو بڑی محبت سے دیکھ رہا تھا

وہ کھڑا ہو کر کومل کے پاس آیا

کومل دو قدم پیچھے ہوئی

باذل نے اسے کمر سے پکڑا اور جھٹکے

سے اپنے ساتھ لگا لیا

کومل کٹی ڈال کی طرح باذل کے چوڑے

سینے سے جا لگی

مم۔۔۔مجھے کالج۔۔

ابھی کومل کے الفاظ منہ میں تھے باذل

نے اس کے لرزتے گلابی ہونٹوں کو اپنی

گرفت میں لے لیا

وہ شدت سے کومل کے ہونٹوں سے اپنی

پیاس بجھا رہا تھا

کومل نے باذل کے کندھے پر مکے مارے

پر باذل کو ہوش ہی کب تھا وہ تو کسی

اور ہی دنیا میں پہنچ چکا تھا

تھک کر کومل نے باذل کی کمر پر اپنے

ناخن گاڑ دیے

باذل ٹس سے مس نہ ہوا کومل کی سانس

اکھڑنے لگی تو بادل نے اس کے ہونٹوں

کو آزادی بخشی

کومل لمبے لمبے سانس لینے لگی

باذل نے کومل کو بالوں سے پکڑ کر

اس کا چہرہ اوپر کیا اور کومل کی گردن

پر محبت بڑے نشان چھوڑنے لگا

اس نے کومل کا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا

اور کومل کی قمیض پیچھے سے دونوں

ہاتھوں سے پکڑ کر زپ مزید کھول دی

گھبرا کر کومل باذل کے سینے سے لگ گئی

باذل کومل کی کمر پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا

باذل نے کومل کی شرٹ دونوں کندھوں سے

کھسکا دی۔۔

کومل نے باذل کا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا

آج نہیں میری جان۔۔

دو سالوں سے تمہاری قربت کے لیے تڑپ رہا ہوں

آج تمہیں میری شدتیں سہنی پڑیں گی

آج باذل تمہیں خود میں سمو لے گا

اج میں تمہارا لباس بن کر تمہارے جسم

کو ڈھانپ دوں گا اج باذل ہمیشہ کے لیے

کومل کے رگ و پہ میں اتر جائے گا

بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے

اج نہیں اج میں محبت کروں گا اور تم

میری محبت کا جواب محبت سے ہی دو گی

باذل کومل کے کان میں میٹھی میٹھی

سرگوشیاں کر رہا تھا

شرم سے کومل مزید بادل کے سینے میں

چھپ رہی تھی

بولو میری محبت کا جواب محبت سے دو گی؟

باذل نے کومل کے کان کی لو پر بائٹ کی

آاااااہ۔۔

کومل کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی

جسے باذل نظر انداز کر گیا

بولو۔۔ باذل نے کومل کی شرٹ مزید کندھے

سے کھسکائی

کومل نے اہستہ سے سرہاں میں ہلا دیا

تو کومل کے جواب پر باذل سرشار ہو گیا

اس نے کومل کی گردن پر اپنے دانت گاڑے

وہ کبھی کومل کی گردن پر کبھی کندھوں

پر بائٹ کر رہا تھا

کومل آنکھیں بند کیے باذل کی شدت

سہ رہی تھی

گردن سے کندھے پر کندھے سے پہلو میں

باذل جا بجا اپنے محبت کی مہریں لگا رہا تھا

اااہ۔۔ باذل درد۔۔ درد ہو رہا ہے

کومل نے ہلکی سی آواز میں کہا تو باذل

نے جہاں جہاں نشان چھوڑے تھے وہاں پیار

سے اپنے لب رکھے

اس نے کومل کو گود میں اٹھایا

اور بیڈ پر لٹا دیا

باذل نے کمرے کی ساری لائٹس آف کر کے

سائڈ لیمپ آن کر دیا

لیمپ کی مدد روشنی میں کومل کا

خوبصورت سراپہ باذل غور سے دیکھ رہا تھا

کومل نے شرما کر کروٹ لے لی

باذل کی نظر کومل کی کھلی زپ پر پڑی

وہ کومل کے پاس لیٹ گیا اور اس کی کمر

پر حدت سے چومنے لگا جیسے جیسے بادل کی
شدتوں میں اضافہ ہو رہا تھا کومل
گھبراہٹ سے کبھی خود میں سمٹتی تو
کبھی باذل کے سینے میں پناہ ڈھونڈتی
بازل نے کومل کے دونوں ہاتھ مضبوطی
سے پکڑ کر سر کے اوپر سے لے جا کر
تکیے سے لگائے اور شدت سے کومل کے
ہونٹوں پر جھک گیا
کومل نے بھی بازل کو اس کے سارے
حقوق سونپ دیے کتنی ہی دیر بازل کومل
کے جسم پر اپنی محبتیں لٹاتا رہا
کومل سکون سے اپنا آپ بازل کو سونپ
چکی تھی انہیں فلیٹ میں ائے تین گھنٹے

ہو گئے تھے اور باذل کی شدتیں بڑھتی

ہی جا رہی تھیں

باذل اب بس بھی کریں میرے جسم میں

درد ہونے لگا ہے کومل ہلکی سی اواز میں

منمنائی پت باذل ٹس سے مس نہ ہوا

باذل کالج سے چھٹی کا ٹائم ہو رہا ہے

مجھے کالج چھوڑ دیں بس کریں نا پلیز

کامل نے پھر سے التجا کی

بس پانچ منٹ اور۔۔

باذل نے لمبے لمبے سانس لیتے مدہوشی میں کہا

نہیں اب بس ورنہ میں رو دوں گی

کومل نے دھمکی دی جس کا باذل پر اثر ذرا

بھی نہیں ہوا وہ پانچ منٹ پورے کر کے

ہی پیچھے ہٹا

بہت ظالم ہیں آپ کومل نے خفگی سے کہا

ہاہاہاہا۔۔

کون سا ظلم کر دیا ہے میں نے اپنی بیوی پر

بادل نے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کے کہا

زیادہ بھولے مت بنیں کامل نے بازل کو گھور

کر دیکھا

اوکے میری جان کپڑے پہن لو پھر تمہیں کالج

چھوڑ دیتا ہوں بازل کومل کے ہونٹوں پر

انگوٹھا پھیرتے کہا

نہیں مجھے پہلے شاور لینا ہے کومل ابھی بھی

شرم سے دوھری ہورہی تھی

تو لے لو یار۔۔یا میں ساتھ چلوں۔۔

بازل نے شرارت سے کہا تو کومل نے گھبراہٹ

سے تھوک نگلا کہ کہیں سچ میں بازل اس کے

ساتھ شاور لینے کھڑا نہ ہو جائے

ہاہا۔۔ مذاق کر رہا ہوں یار جاؤ شاور لے لو

میں انتظار کر رہا ہوں

بازل نے سر کے نیچے بازو رکھ کے کہا

لیکن کیسے۔۔

کومل نے منمنا کر کہا

کیا مطلب کیسے ؟؟ بازل نے نا سمجھی

سے کومل کی طرف دیکھا

کپڑے صوفے پر پڑے ہیں میں کیسے شاور

لینے جاؤں۔۔ کومل سر جھکا کر ہونٹ کاٹنے لگی

یار اب کیوں شرمارہی ہو میں سب دیکھ چکا ہوں

بازل نے ہنسی دباتے شرارت سے کہا

تو کومل مزید شرم سے سرخ پڑ گئی

اچھا میں لائٹس اف کر دیتا ہوں تم چلی جانا

باذل کو کومل پر رحم آ ہی گیا تھا

اس نے کومل کی مشکل آسان کر دی

دس منٹ بعد کومل شاور لے کر نکلی

تو باذل بھی شاور لینے چلا گیا

کومل یہاں آؤ۔۔

کومل سینڈل پہن رہی تھی جب بادل نے اسے

کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا

کومل چپ چاپ کھڑی ہو گئی

بادل نے اس کا رخ موڑ دیا پھر اپنی پاکٹ سے ایک

خوبصورت سا چین لاکٹ نکال کر کومل کی

صراہی دار گردن میں پہنا دیا

کومل کی گردن پر گیلے والوں کی وجہ سے

پانی کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے

جسے بادل نے اپنے ہونٹوں سے چن لیا

سٹپٹا کر کومل نے آنکھیں بند کر لیں

کومل نے لاکٹ ہاتھ میں پکڑ کر دیکھا

جس میں چھوٹے سے سٹون سے بازل لکھا تھا

یہ تو بہت خوبصورت ہے

کومل کو وہ لوکٹ بہت پسند آیا

بازی نے مسکرا کر کومل کا رخ اپنی طرف موڑا

اور کومل کے گلے میں پہنائے لاکٹ کی طرف

دیکھا جو کومل کی دودھیا گردن پر چمک رہا تھا

بازل نے جھک کر ویاں اپنے لب رکھے

یہ میری طرف سے تمہاری منہ دکھائی

اس نے کومل کے خوبصورت چہرے کی طرف

دیکھتے کہا

تھینک یو۔۔ کومل نے اچانک باذل کی گال

پر اپنی لب رکھے تو حیرت سے باذل کی آنکھیں

کھل گئیں کومل کھلکھلا کر ہنس پڑی

یہ کس گفٹ ملنے ہی خوشی میں ہے رائٹ؟

باذل نے شرارت سے کہا

جی کیونکہ دو سالوں میں یہ میرا پہلا گفٹ ہے

آپ کی طرف سے کنجوس کہیں کے۔۔

کومل نے گھور کر باذل کو اس کی بے

دھیانی یاد دلائی

سوری یار کبھی دھیان نہیں رہا بس یہی

سوچتا تھا منہ دکھائی دیتے ہیں

باذل نے سر کھجا کر کہا تو کومل نے

اسے مزید گھورا

بے شرم بدمعاش۔۔کومل منہ میں بڑبڑائی

ہاہاہاہا۔

جیسا بھی ہوں اب تمہارا ہوں جو مرضی

کہہ لو باذل نے کومل کے غصے سے پھولی

ناک پر پیار سے لب رکھے

اب چلیں لیٹ ہو رہا ہے کومل نے ہاتھ میں پہنی

گھڑی پر ٹائم دیکھتے کہا تو باذل نے سر ہلا

کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور ان دونوں نے ایک

ساتھ فلائٹ سے باہر قدم رکھے

جاری ہے قرارِ من

از قلم شہزادی بٹ

سیزن 1

قسط نمبر 11

من بیٹا باذل کہاں ہے؟؟ احمد صاحب نے من کے کمرے میں آتے پوچھا

پتہ نہیں بابا اگر آپ کو کچھ کام ہے تو میں بھائی کو فون کر دیتی ہوں

من نے الماری میں کپڑے سمیٹتے کہا

ہاں کچھ بات کرنی تھی شادی کی تیاریوں کے متعلق تم ذرا فون کر کے جلدی آنے کا کہہ دینا

احمد صاحب نے کمرے سے نکلتے کہا

تو من نے سر ہلا کر فون پکڑا اور باذل کا نمبر ڈائل کر دیا

بھائی کہاں ہیں آپ بابا کو آپ سے کچھ

بات کرنی ہے۔۔

بازل کے فون اٹھاتے ہی من نے جلدی سے کہا

کیا بات کرنی ہے بابا کو مجھ سے؟؟

بازل اس وقت ریسٹورنٹ میں دوستوں کو

نکاح کی پارٹی دے رہا تھا

شادی کی تیاریوں کے سلسلے میں ہی۔۔

من نے بیڈ پر بیٹھتے کہا

اوہ۔۔مجھے تو لیٹ ہو جائے گا من۔۔

بابا سے کہہ دینا کچھ ضروری کام ہے

بزی ہوں وہ انتظار نہیں کریں سو جائیں گی

صبح بات ہو جائے گی

بازل کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ثنا سے

شادی کرنے میں اور نہ ہی شادی کے کاموں میں۔۔

ہاں اکیلے من کی شادی ہوتی تو دوڑا چلا آتا

پر وہ جانتا تھا احمد صاحب نے ضرور

ثنا کے متعلق ہی بات کرنی ہو گی

تبھی وہ گھر جلدی نہیں جانا چاہتا تھا

او کے ٹھیک ہے من نے لمبا سانس لے کے کہا

اور فون بند کر دیا

عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا تھا

من نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنکھوں سے

زارو قطار انسو نکل پڑے

یااللہ میرے نصیب میں قرار کو لکھ دے

میں جانتی ہوں یہ غلط ہے بہت غلط ہے پر

میرا دل نہیں مانتا

میں محبت قرار سے کروں اور شادی کسی سے۔

میں فریاب سے محبت نہیں کر پاؤں گی

یہ اس کے ساتھ ناانصافی ہو جائے گی

میں گنہگار ہو جاؤں گی اس کی۔۔

میرے دل میں صرف قرار ہے میں

اس کی جگہ اس کا مقام جو میرے دل میں

اور میری زندگی میں بن گیا ہے وہ فریاب

کو نہیں دے پاؤں گی

اللہ مجھے معاف کر دے میں اتنے سالوں سے

فریاب سے منسوب ہو کر آج اپنی دعاؤں

میں قرار کا ساتھ مانگ رہی ہوں

یا اللہ میں نے زندگی میں کوئی تو نیکی

کی ہو گی جو اپ کو پسند ائی ہو گی

مجھے اس نیکی کا صلہ میرے محبت کی

صورت دے دے میرے نصیب میں قرار کا

ساتھ لکھ دے

میں نہیں رہ پاؤں گی اپنی محبت کو کھو کر

میں جانتی ہوں میں خود غرض بن رہی ہوں

صرف اپنا سوچ رہی ہوں

پر میرا دل اس کی یاد سے غافل ہوتا ہی

نہیں ہے میں کیا کروں میرے مالک

میں کیا کروں۔۔

من جائے نماز پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر

رو پڑی

کافی دیر رونے کے بعد جب اس کا دل ہلکا ہوا

تو اس نے اٹھ کر جائے نماز تہ کی

اور اہستہ سے بیڈ کے پاس اکر سائڈ ڈرا

سے چوڑیاں نکالیں جو قرار نے اسے دی تھیں

انسو پھر سے تواتر اس کے گال بھگو گئے

میں مجبور ہوں قرار میں اپ کی محبت کا

جواب محبت سے نہیں دے سکتی

من کے دل و دماغ میں قرار تھا

اچانک وہ اس کی زندگی میں ایا اور وہ اس

سے محبت کر بیٹھی پر محبت تو ہو جاتی

ہے نہ کبھی بھی کہیں بھی اور من کو قرار

سے محبت ہو گئی تھی پر وہ مجبور تھی

وہ اپنی محبت کو پا نہیں سکتی تھی

اس کا دل چاہتا تھا وہ چیخ چیخ کر

سب کو بتائے کہ وہ اندر سے کتنی تکلیف
میں ہے اس کا دل قرار کے لیے تڑپتا ہے
اس کا دل صرف قرار کا طلبگار ہے
اس کی انکھیں صرف قرار کو ہی دیکھنا
چاہتی ہیں اس کی زبان صرف قرار کا ہی
ورد کرتی ہے اس کے خواب اس کی رت جگے
اس کی دعائیں اس کے انسو قرار سے
منسوب ہیں وہ قرار کی ہی ہو کر رہنا
چاہتی ہے
اور اس کے لیے ہی مرنا چاہتی ہے۔۔

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

کیا ہے یار تیار تو ہونے دو۔۔قرار ڈریسنگ ٹیبل
کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا انہیں 15 منٹ
میں ایزل حیات کے گھر لنچ کے لیے نکلنا تھا

نیچے سب تیار کھڑے قرار کا انتظار کر رہے
تھے قرار نے انہیں 15 منٹ کا بول دیا
پر کبھی رضا تو کبھی علی اور عمر کا
فون اجاتا وہ جان بوجھ کر قرار کو زچ
کر رہے تھے ابھی بھی رضا کا فون تھا
فون اٹھاتے ہی قرار نے اکتاہٹ بھری اواز
میں کہا ایک تو وہ پہلے ہی ایزل حیات
کے گھر جانا نہیں چاہتا تھا اوپر سے
ان تینوں کے فون کر کر کے قرار کا دماغ
خراب کیا ہوا تھا مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا
تم بدل جاؤ گے ابھی تو تمہاری شادی نہیں
ہوئی تو تم ہم سے بیزار ہو گئے
پتہ نہیں شادی کے بعد کیسا سلوک کرو گے

ہمارے ساتھ مجھے تو لگتا ہے تم ہمیں

پہچاننے سے بھی انکار کردو گے

رضا نے اپنی ہنسی دباتے قرار کو مزید زچ کیا

ہوگئی تمہاری فضول بکواس۔۔اب فون رکھو

اور چلتے پھرتے نظر اؤ

قرار نے خود پر سپرے کرتے کہا

لگتا ہے جناب کا پورا پلان ہے آج ایزل حیات

کو اپنے پیچھے لگانے کا ویسے تمہیں اتنا

تیار ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ تو پہلے سے

ہی تم پر لٹو ہے قرار کے کمرے میں خاموشی

تھی تبھی سپرے کا ساؤنڈ رضا تک پہنچ گیا تھا

مجھے کوئی شوق نہیں ہے اسے اپنے پیچھے

لگانے کا میں صرف من سے محبت کرتا ہوں

باقی میری طرف سے سب لڑکیاں بھاڑ میں
جائیں میری جوتی تک کو پڑوا نہیں اور تم
اب پھوٹو۔۔ قرار نے کہا اور بنا رضا کی سنے
فون بند کر دیا
قرار نے ایک اخری نظر اپنی تیاری پر ڈالی
اور نیچے اگیا جہاں سب اسی کا انتظار کر رہے تھے ماشاءاللہ۔۔
رومیسہ بیگم کے منہ سے اپنے پوتے کو دیکھ
کر نکلا جو اس وقت بلیک تھری پیس میں بے
حد ہینڈ سم لگ رہا تھا بلیک کلر اس کے گورے
رنگ پر بہت سوٹ کر رہا تھا
توبہ ہے بھائی اتنی تیاری تو لڑکیاں نہیں کرتیں
جتنا ٹائم اپ نے لگایا ہے لگتا ہے اج اپ رشتہ
پکا کروا کر کے ہی واپس ائیں گے

کومل جان بوجھ کر قرار کو تنگ کر رہی تھی

ان تینوں سے جان چھڑوا کر ایا ہوں اب تم

شروع ہو جاؤ قرار نے لمبا سانس لیتے کہا

اور جانے کے لیے باہر کی راہ لی

دیکھا دیکھا بابا بھائی کو کتنی جلدی ہے

وہاں جانے کی۔۔

پیچھے سے اسے کومل کی شرارت میں ڈوبی

اواز سنائی دی باقی سب ان کے ہنسی

مذاق پر ہنس پڑے

تمہیں تو میں گھر اکر پوچھوں گا

قرار نے ہانک لگائی اور سیدھا تیز تیز

چلتا گاڑی کی طرف ایا

باقی سب گھر والے بھی جلدی سے

اس کے پیچھے ائے وہ پہلے ہی لیٹ ہو گئے تھے

باذل میں سوچ رہا ہوں تم حق مہر میں ثنا

کے نام یہ گھر کر دو۔۔

باذل اور من اس وقت صحن میں بیٹھے تھے

باذل کوئی حساب کتاب کر رہا تھا اور من

اسے بیٹھی دیکھ رہی تھی جب احمد صاحب

نے اکران کے سروں پر بم پھوڑا

من توہکا بکا منہ کھولے اپنے بابا کی طرف

دیکھ رہی تھی جبکہ باذل کے ماتھے پر غصے

سے بل پڑے۔۔

بابا مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

باذل نے پین کاپی سائیڈ پر رکھتے کہا

ہاں بیٹا کرو۔۔احمد صاحب اس کے پاس ہی

کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے

بابا کیا اپ اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتے۔۔

باذل محبت سے احمد صاحب کے ہاتھ پر اپنا

ہاتھ رکھتے کہا

ٹھیک ہے بیٹا تمہیں جو مناسب لگے تم وہ

حق مہر میں لکھوا لینا میں زور زبردستی

نہیں کروں گا احمد صاحب کو لگا باذل ان سے

حق مہر کی بات کر رہا ہے

بابا میں حق مہر کی بات نہیں کر رہا

میں ثنا سے شادی کے متعلق بات کر رہا ہوں

باذل نے جھنجلا کر کہا

دیکھو باذل اگر تو تم دوبارہ سے انکار کرنے

کا سوچ رہے ہو تو ابھی اور اسی وقت اپنی

سوچ بدل لو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

احمد صاحب نے غصے سے اپنا ہاتھ کھینچا

بابا میں اس لڑکی سے بہت محبت کرتا ہوں

وہ لڑکی میرے جینے کا مقصد بن چکی ہے

صرف میں ہی نہیں وہ بھی مجھ سے بہت

محبت کرتی ہے میں اس کا دل نہیں توڑ سکتا

بازل نے پیار سے احمد صاحب کو سمجھانا چاہا

میری طرف سے وہ لڑکی مر جائے مجھے پروا

نہیں احمد صاحب نے سفاکیت سے کہا

بابا پلیز۔۔۔آپ بد دعا اسے نہیں مجھے

دے رہے ہیں بادل نے تڑپ کر کہا

ٹھیک ہے تمہارا جو دل کرتا ہے وہ کرو میں

ابھی اور اسی وقت یہ گھر چھوڑ دیتا ہوں

جس گھر میں میری بات کی کوئی اہمیت

ہی نہیں میرے بچوں کے اگے میری بات

کی کوئی اہمیت نہیں ہے میں وہاں ان کے

بیچ رہ کر کیا کروں گا

احمد صاحب نے رندی اواز میں کہا

اور جانے کے لیے کھڑے ہو گئے

بابا آپ ضد میں تین زندگیاں عذاب بنا رہے ہیں

باذل نے ذرا غصے سے کہا

زندگی تو بیٹا میری اس دن عذاب بن گئی تھی

جب میں نے تمہاری ماں سے شادی کی تھی

احمد صاحب نے نفرت بھرے لہجے میں کہا

تومن نے دکھ سے اپنے بابا کی طرف دیکھا

میری ماں تو اپ کی خدمتیں کرتے ہی مر گئی

جیسے وہ اپ کی منمانیاں پر آمین کہتی تھی
ویسے ہی من بھی اپ کا ہر حکم مانتی ہے
پر میں ان دونوں جیسا ہرگز نہیں ہوں
ضد میں میں اپ پڑ گیا ہوں میں نہیں کر سکتا
ثنا سے شادی اور نہ ہی کروں گا یہ میرا اخری
فیصلہ ہے اور اپ میرے ساتھ زبردستی
نہیں کر سکتے

بازل نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور غصے سے
گھر سے نکل گیا

بابا اپ کیوں بھائی سے ضد لگا رہے ہیں
مت کریں یہ۔۔ایسا نہ ہو وہ ہمیں چھوڑ کر
چلے جائیں پھر کیا کریں گے ہم دونوں
من نے انکھوں میں انسو لیے اپنے بابا کا

ہاتھ تھام کر کہا

تم ایک کام کرو من اگر زہر ہے تو تھوڑا سا

دے دو پھر تم دونوں بہن بھائی اپنی

مرضیاں کرتے رہنا

احمد صاحب نے ہلکی اواز میں کہا

اور اپنے کمرے میں چلے گئے

پیچھے من کے بنا اواز کے انسو نکل رہے تھے

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

سکندر فیملی اس وقت حیات پیلس کے

ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی پاس ہی

عمر حیات بیٹھے تھے ذوالقرنین صاحب

اور عمر حیات ہلکی پھلکی باتیں کرنے

میں مصروف تھے قرار اکتاہٹ سے ادھر ادھر

کا جائزہ لینے میں مصروف تھا

کومل بھی اس کا ساتھ دے رہی تھی

ثمن بیگم اور رومیسہ بیگم اپس میں باتیں

کر رہی تھیں جب ڈائننگ روم کا دروازہ

کھلا اور ٹی ٹرالی گھسیٹتے ایزل حیات

اندر داخل ہوئی ساتھ اس کے ملازمہ بھی تھی

عمر حیات جلدی سے کھڑے ہو گئے

اور اشارے سے ایزل کو اپنے پاس بلایا

جو مسکرا کر عمر حیات کے ساتھ کھڑی

ہو گئی۔۔

مسٹر سکندر شی از مائی لولی ڈاٹر ایزل حیات۔۔

عمر حیات نے ایک بازو ایزل حیات کے

کندھے پر رکھتے مسکرا کر کہا

السلام علیکم۔۔

ایزل حیات نے سب کو مشترکہ اسلام کیا

وعلیکم السلام۔۔

ذوالقرنین صاحب نے ایک نظر ایزل حیات کی

طرف دیکھا اور نظر جھکالی

رومیسہ بیگم نے غصے اور ناگواری سے پہلے

اپنے بیٹے ظلم سکندر کی طرف دیکھا

پھر سمن بیگم کی طرف جو خود ابھی

تک شاک میں تھی

ادھر کومل کا بھی یہی حال تھا وہ جان بوجھ

کر اپنے موبائل میں بزی ہو گئی

جبکہ قرار کا تو مانو خوشی سے ناچنے

کو دل کر رہا تھا

ایزل حیات اس وقت سکن ٹائٹس اور بلیک

شارٹ شرٹ پہنے ہوئے تھی دوپٹہ ندارد تھا

شرٹ کا گلا کافی گہرا تھا

لائٹ سا میک اپ کیا ہوا تھا کھلے کندھوں

تک اتے بلیک گولڈن بال جو کندھوں پر ہی

پھیلا رکھے تھے وہ اس وقت قیامت ڈھا رہی

تھی یقیناً قرار کی جگہ اگر اس وقت کوئی

اور ہوتا تو فوراً ایزل حیات کی خوبصورتی

کے اگے گھٹنے ٹیک دیتا

پر وہ قرار سکندر تھا جو من کی سنہری آنکھوں

میں خود کو ہار بیٹھا تھا سکندر کی فیملی کو

ایزل حیات نہایت بری لگ رہی تھی

ذوالقرنین صاحب تو اپنی فیملی کو یہاں

لا کر پچھتا رہے تھے وہ شرم کے مارے نظریں

نہیں اٹھا پا رہے تھے

وہ جانتے تھے اب گھر جا کر انہیں اپنی ماں

کی ناراضگی جھیلنی پڑے گی

جوان کے چھوٹے اور معصوم سے پوتا پوتی

کو اس بے شرم ماحول میں لے ائے تھے

انکل بہت نام سنا ہے میں نے آپ کا مل

کر بہت خوشی ہوئی

ایزل حیات کہہ تو ذوالقرنین صاحب سے

رہی تھی پر نظر اس کی قرار پر تھی

قرار نے ناگواری سے نظروں کا زاویہ بدل لیا

جو ایزل حیات کی چیل نگاہوں سے

چھپا نہ رہ سکا ان سب کا دل ایک دم

اچاٹ ہو گیا تھا ایزل نے سب کو چاہے سرو

کی جو ناچار اسب کو پینی پڑی

ایزل حیات ٹانگ اور ٹانگ چڑھائے قرار کو

دیکھنے میں مصروف تھی

ذوالقرنین صاحب اس ماحول سے تنگ اکر

اٹھ کھڑے ہوئے

سوری حیات صاحب مجھے ایک کام سے

کہیں جانا ہے ہم پھر چکر لگائیں گے

ذوالقرنین صاحب نے زبردستی مسکرا کر کہا

ارے سکندر صاحب اپ نے تو لنچ بھی نہیں کیا

اور بچے تو ابھی اپس میں ملے ہی نہیں

عمر حیات نے حیرت سے کہا

اور ہم کیوں بچوں کو ملنے دیں آپس میں۔۔

اخر کار رومیسہ بیگم کا ضبط جواب دے گیا

کیا مطلب ہم نے قرار کے لیے پروپوزل بھیجا تھا

جواب لوگوں کو پسند ایا تبھی تو اپ سب

یہاں میری بیٹی کو دیکھنے ائے ہیں

عمر حیات نے تحمل سے کہا تو رومیسہ بیگم

کو مزید تپ چڑھ گئ

ہم یہاں ابھی گئے اور تمہاری بیٹی دیکھ بھی لی

اور جواب بھی سن لو میاں ہمیں یہ رشتہ

منظور نہیں ہے

رومیسہ بیگم ٹھہری پرانے خیالات کی

لاکھ دولت صحیح پر اپنے پوتے کو

ایزل حیات جیسی بولڈ لڑکی کے ساتھ

بیاہنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں

لیکن کیوں آنٹی۔۔

ایزل حیات نے نرم لہجے میں پوچھا تو قرار
نے اس کی معصومیت پر ایک ائی برو اٹھا
کر اس کی طرف دیکھا
قرار کو اس کی معصومیت ہضم نہیں ہوئی تھی
بیٹا اپ نے جیسے کپڑے پہنے ہیں ہم تو
نظریں نہیں اٹھا پا رہے تمہاری بات کا جواب
خاک دیں گے
رومیسہ بیگم نے اس سے بھی زیادہ معصومیت
سے کہا تو قرار اور کومل کی ہنسی نکل گئ
جوان دونوں نے فورا کنٹرول کی
کیا برائی ہے اس ڈریس میں ؟؟
ایزل حیات نے ایک ادا سے کہا
چلیں ذوقی بیٹا۔۔

رومیسہ بیگم نے بنا ایزل کو جواب دیئے

ذوالقرنین صاحب سے کہا تو وہ سر ہلا کر

حیات صاحب کی طرف متوجہ ہوئے

رومیسہ بیگم ثمن بیگم کومل اور قرار نے

باہر کی راہ لی۔۔

ایزل حیات کا اتنی انسلٹ پر غصے سے

برا حال تھا

معاف کیجئے گا حیات صاحب میری ماں

ذرا پرانے خیالات کی ہیں

زوالقرنین صاحب نے حیات صاحب سے

مغررت کی

کوئی بات نہیں مسٹر سکندر راج کل کے بچے

اپنی منمانی کرتے ہیں کسی کی سنتیں کہاں ہیں

مجھے اپ سے کوئی گلہ نہیں ہے

حیات صاحب نے مسکرا کر کہا

بہت شکریہ اپ کا اب اجازت دیں۔۔

ذوالقرنین صاحب نے ہاتھ بڑھایا جو حیات

صاحب نے فورا تھام لیا

ایزل غصے سے تنک کر اپنے کمرے میں

چلی گئ وہ سب گھر کے لیے نکل پڑے تھے

پر حیات پیلس میں اب قیامت ائی ہوئی تھی

ایزل غصے سے اپنے کمرے کی ایک ایک

چیز پٹک رہی تھی

اپنی ریجیکشن اس سے برداشت نہیں ہو رہی

تھی اج تک اسے کسی نے ریجیکٹ نہیں کیا تھا

وہ سب کو کرتی ائی تھی پر اج قرار سکندر

اسے نظروں ہی نظروں میری ریجیکٹ
کر چکا تھا
عمر حیات ایزل کے کمرے سے آوازیں سن کر
اس کے کمرے میں ائے
ایزل ہوش کرو یہ کیا حالت بنادی ہے اپنے
کمرے کی
حیات صاحب نے بکھرے کمرے کو دیکھ
کر غصے سے کہا ایزل بیڈ پر بیٹھی بری
طرح رو رہی تھی غصے سے اس کا بس
نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے
میں جان سے مار دوں گی قرار سکندر تمہیں
اگر تم میرے نہیں ہوئے تو میں تمہیں کسی اور
کے لائک نہیں چھوڑوں گی

ایزل حیات چیخ چلا رہی تھی

حیات صاحب نے تاسف سے اپنی بدماخ بیٹی

کی طرف دیکھا جو ایک بار کچھ پسند

کر لیتی تو اسے حاصل کر کے ہی دم لیتی

یہ سب تمہیں ایسی ڈریسنگ کرنے سے

پہلے سوچنا چاہیے تھا اب روتی رہو بیٹھ کر

حیات صاحب کو خود ایزل کی ڈریسنگ

ایک انکھ نہیں بھاتی تھی انہوں نے ایک

دو بار کہا جب وہ نہیں مانی تو وہ اپنی

بیٹی کی ضد کے اگے جھک گئے تھے

اتنی اسانی سے میں تمہیں ہر گز نہیں

چھوڑوں گی۔۔

ایزل حیات نام ہے میرا۔۔اور ایزل حیات کو

جب کوئی چیز پسند آجاتی ہے تو وہ اس کی

ہو جاتی ہے اور تم مجھے پسند آچکے ہو

اس لیے اب تم میرے ہو صرف میرے۔۔

قرار سکندر جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔

ایزل حیات کے شیطانی دماغ میں کچھ

تو چل رہا تھا جو یقیناً قرار سکندر کے لیے

صحیح بالکل بھی نہیں ہونا تھا

گھر آکر رومیسہ بیگم نے زوالقرنین صاحب

کو میٹھے میٹھے لہجے میں خوب سنائیں

وہ بیچارے اپنی صفائیاں پیش کرتے

رہ گئے کہ وہ تو خود پہلی بار ایزل حیات

سے ملے ہیں پر رومیسہ بیگم ان کی ایک

بھی سننے کو تیار نہیں تھی

استغفر اللہ۔۔

ایسے کپڑے تو ہم اپنی بہو بیٹیوں کو

کبھی بھی نہ پہنائیں توبہ توبہ اوپر سے

محترمہ دوپٹہ لینا بھول گئی تھی شاید

رومیسہ بیگم کو ابھی بھی غصہ چڑھا ہوا تھا

ادھر قرار من کے بارے میں سوچ رہا تھا

کہ من رومیسہ بیگم کو بہت پسند آئے گی

اور اس گھر کی پرفیکٹ بہو من ہی ہے

قرار خوشی سے سوچ رہا تھا کومل نے

رشتہ نہ ہونے کی خوشی میں قرار سے

پارٹی لی تھی اور وہ دونوں اس وقت

قرار کے روم میں بیٹھے پیزا انجوائے

کر رہے تھے ساتھ ساتھ ہنس کر رومیسہ

بیگم کی باتیں بھی ایک دوسرے کو

ریپیٹ کر کے بتا رہے تھے جو انہوں نے

ایزل حیات کو کہیں۔۔

قرار نے اپنے تینوں جگڑی یاروں کو بھی

فون کر کے خوشخبری سنادی تھی

جسے سن کر وہ تینوں ہی خوش تھے

اور اب یقینا کل قرار کے افس میں ہلہ

گلہ ہونے والا تھا

آدھی رات کا وقت تھا ہر سو خاموشی

کا راج تھا سکندر ولا میں سبھی نفوس

اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے

کومل اپنے کمرے میں اپنے نرم بستر پر

آڑی ترچھی گہری نیند سو رہی تھی

جب اسے اپنے چہرے پر شدت بڑے لمس

کا احساس ہوا

باذل بڑی فرصت سے کومل کے چہرے کے

ایک ایک نقوش پر اپنے ہونٹوں سے لمس

چھوڑ رہا تھا

کومل کو لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے

باذل اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگو

رہا ہے کومل نیند میں ہلکا سا مسکرا دی

باذل نے محبت سے کومل کی مسکراہٹ دیکھی

اور اس کے مسکراتے لبوں کو اپنی گرفت میں

لے کر شدت سے اپنے سارے دن کی تھکن اتارنے لگا

کومل کو جب اپنے ہونٹوں پر درد محسوس ہوا

تو اس نے پٹ سے انکھیں کھول دیں
اور حیرت سے انکھیں پھیلا کر باذل کی
طرف دیکھا جو بڑے سکون سے اس کے
ہونٹوں پر جھکا تھا
ہڑ بڑا کر کومل نے اسے کندھوں سے پکڑ کر
پیچھے کیا پر شاید باذل جانتا تھا وہ جاگ
چکی ہے تبھی اس نے اپنی گرفت مضبوط
کر دی اپنے اوپر چڑھے اس ہٹے کٹے مرد کو
وہ نازک جان کیسے ہلا سکتی تھی
تھک کر کومل نے احتجاج بند کر دی
اور خود کو باذل کے سپرد کر دیا جیسے
جیسے رات بڑھ رہی تھی بادل اور کومل
ایک دوسرے کی قربت میں مدہوش ہو رہے

تھے۔۔

آپ نے آنے سے پہلے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔

کومل نے باذل کے برہنہ سینے سے لگتے خفگی

سے کہا تو باذل نے اسے بالوں سے پکڑ کر

اس کا چہرہ اوپر کیا

پہلے تم بتاؤ آج کالج کیوں نہیں آئی

باذل کی گرم سانسیں کومل کو اپنے چہرے

پر محسوس ہو رہی تھیں

باذل اور اس کے ہونٹوں میں بس ایک انچ

کا فاصلہ تھا

میں نے بتایا تھا آپ کو۔۔ بھائی کے لیے لڑکی

دیکھنے گئے تھے

اور مجھ سے ملنے کیوں نہیں ائی تم۔۔

لڑکی سارا دن دیکھتی رہی ہو۔۔

باذل نے کومل کے بالوں پر اپنی گرفت مضبوط کی

آاااہ۔۔

سوری۔۔

کومل کی ہلکی سی سسکی نکلی جان بوجھ

کر مجھے اگنور کر رہی ہو نہ بولو۔۔

باذل نے کومل کے گال پر زور سے بائٹ کی

نن۔۔۔ نہیں۔۔ کومل کی انکھیں آنسوؤں

سے بھر گئیں۔۔

جھوٹ۔۔۔اب کرو کی اگنور؟؟ جاؤ گی مجھ سے

دور؟؟ ہاں... بولو...

باذل جانتا تھا وہ جان بوجھ کر کالج نہیں آئی

وہ باذل کی قربت سے بھاگ رہی تھی

یا جان بوجھ کر اسے اپنی قربت کے لیے

تڑپا رہی تھی۔۔

نن۔۔۔نہیں چھوڑ دیں درد ہو رہا ہے۔۔

کومل کے گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹکا

تو باذل نے نرمی سے اس کے بال چھوڑ دیے

کومل نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا اور

غصے سے رخ موڑ گئی

باذل نے اسے کمر سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا

اور پیار سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

میرا من ہو رہا تھا تمہاری قربت کے لیے۔۔

اسی لیے آگیا۔

باذل نے مسکرا کر کومل کی طرف دیکھتے کہا

تو ایک دم کومل کی نظر بند کھڑکی کی طرف گئی

مطلب وہ آج کھڑکی کھول کر سوئی تھی

تبھی تو باذل اندر آیا یقیناً اسی نے کھڑکی

بند کی ہو گی کومل کو اپنے آپ پر غصہ ا رہا تھا

کہ وہ کیسے کھڑکی کھول کر مزے سے سو گئ

اس نے دل میں طے کیا وہ آئندہ کھڑکی بند

کر کے ہی سوئے گی

ایسا سوچنا بھی مت۔۔ باذل کب سے کومل کے

چہرے پر اتار چڑاؤ دیکھ کر بیڈ کراؤن

سے ٹیک لگا کر سکون سے بولا

تو کومل نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا

میں نے کب کہا کہ ائندہ کھڑکی بند کر کے

سوؤں گی بڑبڑاہٹ سے کومل کے منہ سے

سچ نکل گیا اس نے اپنی زبان دانتوں

تلے دبائی اور ڈر کر باذل کی طرف دیکھا

جو غصے سے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

بہت شوق ہے تمہیں مجھ سے دور جانے کا

تو لو یہ شوق بھی تمہارا پورا کر دیتا ہوں

باذل نے غصے سے کہا اور اٹھ کر شرٹ

پہننے لگا

بازل پلیز میں تو بس ایسے ہی۔۔

کومل کو سمجھ نہیں ائی وہ اب

کیسے بازل کو منائے

جسٹ شٹ اپ۔۔

مرد ہوں میں نکاح میں ہوں تم میرے۔۔

محبت ہو تم میری۔۔جب ضرورت ہو گی

تمہارے پاس ہی آؤں گا نا۔۔

پر تم میرے صبر کو آزمانا چاہتی ہو
جان بوجھ کر آج تم کالج نہیں آئی
کیا چاہتی ہو دوسری کر لوں اور اسی سے
ضرورت پوری کروں تو صبر رکھو
یہ خواہش بھی کر دوں گا پوری
جس دن تم سے دور چلا جاؤں گا
تب روؤ گی بیٹھ کر پر واپس کبھی
نہیں آؤں گا یاد رکھنا۔۔
بازل نے سختی سے کہا اور کھڑکی کی طرف
بڑھا کومل تو اس کے الفاظ سن کر سکتے
میں چلی گئی وہ بھاگ کر اٹھی اور پیچھے
سے بازل کی کمر سے سر ٹکا کر پھوٹ پھوٹ
کر رو پڑی کچھ دیر بازل پتھر بنا رہا

جب کومل کی ہچکیاں بندھ گئیں باذل

اس کے رونے سے ایک دم گھبرا گیا

کومل میری جان میں تمہیں ستا رہا تھا یار

تم بھی تو مجھے ستاتی ہو ناوہی کام میں

کرلوں تو تم رونے بیٹھ جاتی ہو

باذل نے کومل کا چہرہ ہاتھوں میں تھام

کر اپنے ہونٹوں سے اس کے آنسو چنے

میں مر جاؤں گی باذل۔۔آئندہ مجھ سے

دور جانے کی بات مت کیجئے گا

آپ پر اتنا حق آپ کا نہیں جتنا میرا ہے

آپ صرف میرے ہیں صرف میرے

آپ نے یہ باتیں منہ سے نکالی بھی کیسے

ہمت بھی کیسے ہوئی آپ کی

اگر دوبارہ ایسی بات سوچی بھی تو

آپ میرا مرا منہ --

کومل بازل کا گریبان پکڑے رو رہی تھی

اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

جب بازل نے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے

سوری جانم میں تو خود تم سے دور نہیں

رہ سکتا

بازل کومل کے بنا ایسے ہی ادھورا ہے جیسے

کومل بازل کے بنا

آئی لویو سو مچ میری جان --

بازل نے کومل کے ماتھے سے ماتھا ٹکا کر

آنکھیں بند کرتے محبت بڑے لہجے میں کہا

تو کومل کو اپنے اندر سکون سا محسوس ہوا

اس نے خود کو بازل کی پناہوں میں چھپالیا

بازل نے تو صرف بے دھیانی میں بات

کہہ دی تھی دور جانے کی اور کومل

تڑپ گئی تھی اگر کومل کو پتہ چل جاتا

بازل نے ثنا سے شادی کے لیے ہاں کہہ دی

ہے تب وہ کتنا تڑپے گی۔۔

پر سچ تو یہ تھا بازل خود کومل کے بنا نہیں

رہ سکتا تھا پر احمد صاحب کی طبیعت

کی وجہ سے وہ ثنا سے شادی کے لیے

ہاں کہہ چکا تھا اب جلد از جلد بازل کو

کوئی انتہائی قدم اٹھانا تھا

کیونکہ 15 دنوں میں شادی شروع ہو جانی

تھی اور بازل کسی صورت ثنا سے شادی

نہیں کرنا چاہتا تھا پر اس کی سمجھ

میں نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے کیسے ثنا

نامی عذاب سے اپنی جان چھڑوائے

پر اسے جو بھی کرنا تھا جلدی کرنا تھا

بازل نے سوچ کر ایک نظر اپنے سینے سے

لگی کومل کو دیکھا جس کے چہرے پر

آنسوں کے نشان تھے اس نے ذرا سا جھک

کر کومل کے لبوں کو محبت سے چوما

تو وہ مسکرا کر مزید بازلل کے سینے میں

سمٹ گئی۔۔

🌺🌺🌺🌺🌺🌺

قرار اس وقت اپنے تینوں جگری یاروں کے

ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھا انہیں اپنا رشتہ

نہ ہونے کی خوشی میں پارٹی دے رہا تھا

قرار اللہ کرے تمہارا روز رشتہ ٹوٹے اور تم ہمیں ایسے ہی پارٹی دو۔۔

علی نے اپنے سامنے ٹیبل پر سجے لوازمات کی طرف دیکھ کر شرارت سے کہا

تو قرار نے ایک مکا اس کی کمر پر جڑ دیا جس سے وہ درد سے بلبلا اٹھا

یار تمہارا ہاتھ بہت بھاری ہے ذرا پیار سے مارا کرو قسم سے میری کمر ٹوٹنے والی ہو گئی ہے علی نے درد سے کراہتے کہا

تو تم ایسی بکواس کرتے ہی کیوں ہو زلیل انسان۔۔

اگلا رشتہ میں من کے گھر بھیجوں گا اور تم فضول باتیں منہ سے نکال رہے ہو

قرار نے غصے سے کہا تو وہ تینوں اس

کی بات پر مسکرا دیے

تو فکر نہیں کر یار انشاءاللہ من بھابھی ہی

ہماری بھابی بنے گی ورنہ ہم انہیں اٹھا

کر لے ائیں گے عمر نے پر جوش انداز میں کہا

تو قرار نے اپنا سر تھام لیا

یار میں عزت سے اسے رخصت کروا کر

لانا چاہتا ہوں اور تم لوگ بدمعاش

بنا رہے ہو مجھے

قرار نے عمر کو گھورتے کہا

ویسے قرار رات کا کیا پلان ہے تم ریڈی ہونا

رضا جو کب سے چپ بیٹھا تھا بلآخر

اس نے کام کی بات کی

ہاں یار میں تیار ہوں بس ڈر لگ رہا ہے

قرار نے لمبا سانس لیتے کہا

کس بات کا ڈر ؟؟ رضا نے پوچھا

اس طرح کسی کے گھر اور پھر کمرے میں

بنا اجازت کے جانا اچھے مینرز میں تو

نہیں آتے نہ یہ کام۔۔

قرار نے بوتل کا سپ لیتے معصومیت سے کہا

تو ٹھیک ہے تم پھر اچھے بچوں کی طرح

گھر بیٹھو اور جب پانی سر سے گزر جائے گا

پھر اچھلتے رہنا

عمر کو قرار کی معصومیت ذرا بھی

ہضم نہیں ہوئی تھی

اچھا اچھا ٹھیک ہے تم لوگ تو غصہ ہی ہو گے

قرار نے ہنس کر کہا تو وہ تینوں رات کی

پلاننگ کرنے لگے اور پلان ان کا یہ تھا کہ

ادھی رات کو قرار من سے ملنے اس کے

کمرے میں جانے والا تھا ابھی من کسی

کے نام سے منسوب تھی کسی کے نکاح میں

نہیں تھی اور یہی ایک امید قرار کو ہمت

دے رہی تھی اپنی محبت کو پانے کی ہمت

رات کا ایک بج رہا تھا باذل اور احمد

صاحب اپنے کمروں میں سو رہے تھے

من اس وقت بنا دوپٹے کے سادہ سی

شلوار قمیض میں بیڈ پر بیٹھ گئ

گود میں کتاب کھول کر رکھی تھی

پر دھیان کہیں اور ہی تھا کھڑکی سے

آتی ٹھنڈی ہوا بار بار اس کے کھلے لمبے
بالوں کو چھیڑ رہی تھی پر اس کی
سوچوں میں اس وقت قرار تھا
وہ جب بیٹھے بیٹھے تھک گئی تو
کتاب کو پکڑ کر بیڈ پر رکھا اور آہستہ
سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھی
اس میں سے چوڑیاں نکالیں تو قرار کا
چہرہ چھم سے آنکھوں کے سامنے آیا
مسکرا کر من نے آنکھیں موند لیں
اور قرار کو اپنے پاس محسوس کرنے لگی
انکھیں ہنوز بند تھیں تبھی اسے قرار کی
خوشبو اپنے پاس سے آئی من نے لمبا سانس
لیتے قرار کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا

کہ کہیں وہ خوشبو پھر سے غائب نہ ہو

جائے پر پانچ منٹ گزرنے کے بعد بھی

جب وہ خوشبو کم ہونے کی بجائے

بڑھ گئی تو من نے پریشانی سے آنکھیں

کھول دیں ایک دم اسے محسوس ہوا اس

کے پیچھے کوئی ہے کھڑکی کی طرف

من کی پیٹھ تھی قرار کھڑکی سے اندر آیا

تو من اپنی الماری کے آگے کھڑی تھی

وہ آہستہ سے چلتا اس کے پیچھے آکر

کھڑا ہو گیا اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

وہ من کو پکارے کیونکہ من دوپٹے کے
بغیر کھڑی تھی

پہلے تو قرار کا دل چاہا وہ چپ چاپ واپس

چلا جائے پر پھر کچھ سوچ کے پیچھے
کھڑا ہو گیا من کو جب محسوس ہوا
اس کے پیچھے قرار کھڑا ہے
تو گھبراہٹ سے اس نے بمشکل تھوک نگلا
اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا
ہاتھ پاؤں پسینے میں بھیگ گئے
کچھ پل یونہی چپ چاپ سر کے
قرار محبت سے من کے لمبے بالوں کو
دیکھ رہا تھا تین ملاقاتوں میں اج اس نے
پہلی بار من کے بال دیکھے تھے
وہ ہر بار میں نقاب میں ہوتی تھی
پر اج نقاب تو دور من نے دوپٹہ بھی
نہیں لیا ہوا تھا

اخر ہمت کر کے من نے اپنے خشک ہونٹوں
پر زبان پھیری اور آہستہ سے مڑ کر قرار
کی طرف دیکھا اور یہی وہ پل تھا جب
قرار دم بخود رہ گیا
اتنا مکمل حسن قرار نے اپنی زندگی میں
پہلی بار دیکھا تھا اور اوپر سے
معصومیت من کے حسن کو مزید بڑھا رہی تھی
کتنے معصوم من کے نقوش تھے
چھوٹے سے نرم گلابی ہونٹ، سنہری آنکھیں
گلابی رنگ اسے تو میک اپ کی ضرورت
ہی نہیں تھی اس کا حسن ان مصنوعی
چیزوں کا محتاج نہیں تھا وہ تو سادگی
میں بھی حسن ڈھا رہی تھی

قرار ساکت کھڑا من کو دیکھے جا رہا تھا

اس سے پلکیں بھی نہیں جھپکائی جا رہی

تھیں من نے گھبرا کر پہلے کھڑکی کی

طرف دیکھا پھر اپنے کمرے کے دروازے

کی طرف۔۔

بھاگ کر اس نے کھڑکی بند کی

پھر اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا

قرار ہوش و حواس سے بیگانہ من کی ایک

ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا اسے ہوش

ہی کہاں تھی من کے معصوم حسن

کے اگے اج قرار چاروں شانے چت کر گیا تھا

قرار۔۔اپ کیوں آئے ہیں پلیز جائیں یہاں

سے بھائی دیکھ لیں گے۔۔

من نے اخر ہمت کر کے بات شروع کی
ورنہ قرار تو ساری رات ہی من کو
دیکھتا رہتا من کی اواز سے وہ ہوش
کی دنیا میں واپس ایا اور نظریں جھکا لیں
کیونکہ من اس وقت بنا دوپٹے کے تھی
جو بھی تھا قرار ابھی اس کا نا محرم تھا
قرار کے نظریں جھکا لینے پر من نے اسے
حیرت سے دیکھا
من وہ آپ دوپٹہ ۔۔۔ قرار نے اٹک کر کہا تو من
نے ایک دم خود کی طرف دیکھا تو اس کی
انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں
وہ بنا دوپٹے کے اتنی دیر سے قرار کے سامنے
کھڑی تھی اور اسے پتہ ہی نہ چلا

اب ساکت ہونے کی باری من کی تھی

شرم کے مارے اسے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا

قرار نے ادھر ادھر دیکھا اسے بیڈ پر من کا

دوپٹہ نظر ایا وہ قدم قدم چلتا بیڈ کے پاس ایا

اور دوپٹہ پکڑ کر من کے آگے کیا

من نے دوپٹہ پکڑا اور سر سے لے کر کمر تک

اچھی طرح اوڑھا

قرار کی نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں

اسے ڈر تھا اس بات کا اگر اب اس نے من

کو دیکھ لیا تو اپنے جذبات پر قابو رکھنا

اس سے مشکل ہو جائے گا

من پریشانی سے اپنی انگلیاں چٹخانے لگی

من میں اپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں آپ

پلیز اس شادی سے منع کر دیں

میں نے بہت کوشش کی اپنے دل کو

سمجھانے کی پر میرا دل اب میرے بس

میں نہیں رہا یہ آپ کا ہو گیا ہے من

یہ اس وقت بھی آپ کی چاہت کر رہا ہے

پلیز مجھے خالی ہاتھ مت لوٹائیے گا

میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں

قرار نے سر جھکائے اپنے دل کی ایک

ایک بات من کے آگے رکھ دی

اور من کا دل چاہا ابھی قرار کے سینے سے

لگ جائے اور اسے کہہ دے کہ من صرف اسی

کی ہے اور اسی کی رہے گی پر اسے اپنے

باپ کی زبان کا مان بھی تو رکھنا تھا

اس نے آنسو پیچھے دھکیل کر لمبا سانس لیا

اور خود کو پڑھا کو اذیت دینے کے لیے تیار کیا

حق مہر کتنا دیں گے مجھے ؟؟ من نے

سپاٹ انداز میں کہا تو قرار نے جھٹکے سے

سر اٹھا کر حیرت سے من کی طرف دیکھا

جی ؟؟

قرار کو من کی بات سمجھ نہیں ائی تھی

یا وہ سمجھنا نہیں چاہتا تھا

میں نے پوچھا حق مہر کیا ہو گا میرا ؟؟

من کا لہجہ ابھی بھی سپاٹ تھا

کیا مطلب میں سمجھا نہیں ؟؟ قرار نے آہستہ

اواز میں کہا

مطلب صاف ہے مسٹر۔۔ میرا ہونے والا شوہر

فریاب حق مہر میں دبئ میں میرے

نام فلیٹ کر رہے ہیں اپ کیا دیں گے مجھے

من نے پاس پڑے صوفے پر بیٹھ کر ٹانگ

پر ٹانگ چڑھا کر سکون سے کہا

تو قرار نے حیرت سے من کی طرف دیکھا

اسے سمجھ نہیں ارہا تھا من ایسی باتیں

کیوں کر رہی ہے

ابھی بھی نہیں سمجھے کوئی بات نہیں

میں سمجھا دیتی ہوں

من نے قرار کو چپ دیکھ کر بات شروع کی

شکل سے آپ کافی امیر ترترین لگتے ہیں

گاڑی بھی اچھی خاصی تھی دن اپ کے پاس

دکھنے میں بھی ہینڈ سم ہو پر مسئلہ یہ ہے

مجھے اپ سے شادی کر کے کیا ملے گا

میرا منگیتر تو میرے نام فلیٹ کر رہا ہے

آپ کیا دو گے مجھے ؟؟

اگر اپ حق مہر اس سے زیادہ دو گے تو

میں اپ سے شادی کے لیے تیار ہوں

اگر نہیں تو آپ جا سکتے ہیں

من نے مسکرا کر کھڑکی طرف دیکھتے کہا

قرار نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی

غصہ ضبط کرنے سے کچھ نہیں ہو گا میری

بات کا جواب دیں مجھے سونا بھی ہے

من میں کھڑے ہوتے اکتاہٹ سے کہا

قرار ابھی بھی خاموش ہی تھا آنکھیں

غصے سے لال انگاڑا ہو گئی تھیں

غصے سے ماتھے کی رگیں پھول گئی تھیں

ویسے ایک بات کہوں اگر اپ شادی کے

بغیر ہی میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتے

ہیں تو مجھے کوئی اعتراض۔۔

من کی بات منہ میں ہی رہ گئی قرار نے

غصے سے اس کا بازو دبوچ لیا من کو لگا

قرار کی انگلیاں اس کے مومی بازوں میں

دھنس جائیں گی

چھوڑیں قرار مجھے درد ہو رہا ہے۔۔

من نے درد سے بلبلاتے کہا

میں تو اپنے منگیتر کے ساتھ بھی ٹائم سینڈ

کر چکی۔۔

من نے ابھی اتنا کہا تھا قرار نے اسے زمین

پر پٹخا من جھٹکے سے زمین پر جا گری
ٹانگ کا گھٹنا زور سے زمین پر لگا
شدید درد کی لہر اٹھی اس نے ضبط کر لیا
تم اتنی گھٹیا لڑکی ہو اگر مجھے پتہ ہوتا
تو میں اس وقت یہاں نہیں ہوتا
نقاب کی اڑ میں تم گھٹیا کام کرتی ہو
دل تو چاہتا ہے ابھی تمہارے حسن کو
تہس نہس کر دوں میرا دل توڑنے کی
مجھے دھوکہ دینے کی تمہیں وہ سزا دوں
تمہاری روح تک کانپ اٹھے
قرار گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا اور
من کا جبڑا دبوچ لیا
لعنت بھیجتا ہوں میں تم جیسی گھٹیا لڑکی

پر تم میں اور کال گرل میں کوئی فرق
نہیں ہے
قرار نے پل میں اس کی پاک بازی خاک
میں ملادی تھی اور من وہ بھی تو یہی
چاہتی تھی کہ قرار اس سے بد گمان ہو جائے
اور اپنی زندگی میں آگے بڑھے
من نے غصے سے قرار کے سینے پر ہاتھ رکھ
کر اسے پیچھے دھکا دیا
اسے قرار کا خود کو کال گرل کہنا تکلیف
پہنچا گیا تھا قرار نے غصے سے سرخ آنکھیں
لیے من کی طرف دیکھا
ایک پل کے لیے من بھی سہم گئی اس کی
آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے من نے سہم

کر نظریں جھکالیں

دعا کرنا من میں تمہیں بھول جاؤں اگر میں

تمہیں نہ بھولا تو روز تمہیں گھٹیا اور گندے

الفاظوں سے یاد کروں گا

میری زندگی میں انے والی تم پہلی لڑکی تھی

جس سے میں نے عشق کیا پر تم تو میری

نفرت سے قابل بھی نہ نکلی

اج سے تم میری نظر میں گھٹیا ہو

جو نقاب کی اڑ میں چھپ کر گھٹیا

کام کرتی ہے لعنت ہے تم پر من۔۔

قرار نے سفاکیت سے کہا اور جیسے کھڑکی

سے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

من کے کب کے رکے آنسو اب نکل پڑے

وہ وہیں فرش پر سر گرا کر بے دردی سے

رونے لگی اج اس نے قرار کی نظروں میں

خود کو گرا لیا تھا اج اس نے اپنی محبت

کو ہمیشہ ہمیشہ کے کھو دیا تھا

قرار پلک جھپکتے اس کی زندگی میں ایا

اور پلک جھپکتے چلا بھی گیا

من کا دل کر رہا تھا وہ کہیں دور بھاگ جائے

کتنے غلط الفاظ استعمال کیے قرار نے

اس کے لیے کال گرل اور گھٹیا لڑکی کہا اسے

من کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں

سما جائے کتنی اذیت بھری رات تھی

قرار تو اسے اپنی محبت کا مان بخشنے ایا تھا

اسے اپنی محبت کی شدتوں سے اگاہ کرنے ایا تھا

پر من نے اسے توڑ دیا میں نے اس کی محبت

اس کے پاک جذبوں کو خاک میں ملا دیا تھا

من زمین پر لیٹی اپنی محبت کے کھو جانے

پر ماتم کناں تھی

قرار کتنی ہی دیر سڑکوں پر بنا مقصد گاڑی

دوڑاتا رہا تھک کت اس نے ایک سائیڈ پر

گاڑی روک دی اور سیٹ کی پشت سے

سر ٹکا دیا انسو تواتر اس کے گال بھگونے

لگے قرار نے انسوں سے بھری آنکھیں بند کی

تو انسو مزید بہ نکلے

من۔۔۔

اس کے لب پھڑ پھڑائے

نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے میں نے

تم جیسی گھٹیا لڑکی سے محبت کی

گھٹیا تو بہت چھوٹا لفظ ہے میں کیسے

تمہیں نہیں پہچان سکا تم تو اپنے منگیتر

کے ساتھ بھی۔۔

تھو ہے تم پر گھٹیا عورت۔۔

قرار کو سوچتے ہوئے بھی شرم ارہی تھی

وہ من کو پاک باز سمجھتا تھا اور وہ کیا نکلی

اج کی رات دو پیار کرنے والوں پر بہت بھاری

تھی اج دو دل ٹوٹ کر چکنا چور ہوئے تھے

ایک نے دل توڑا تو ساتھ اس کا خود بھی

دل ٹوٹا

میں دعا کرتا ہوں من دوبارہ زندگی میرا کبھی

تم سے سامنا نہ ہو ورنہ تم قرار سکندر کی

حوانیت دیکھو گی کبھی غلطی سے بھی

میرے سامنے مت انا ورنہ کسی لائق نہیں

چھوڑوں گا تمہیں۔۔

قرار کے لہجے میں من کے لیے نفرت ہی نفرت

تھی تھوڑی دیر پہلے والی محبت اپ کہیں

نہیں تھی دور کہیں سے فجر کی آذانیں

سنائی دیں قرار نے نفرت سے من کے بارے

میں سوچا اور گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کے

راستے پر ڈال دی

آج کی یہ کالی رات یہ گرم سرد ہوائیں

خوبصورت چمکتا چاند اس کے ساتھ چھپلے

سفید ستارے دو پیار کرنے والوں کے ٹوٹے

دل کے گواہ تھے ایک نے دل توڑا تو اس کا

خود کا بھی دل ٹوٹا ایک نے درد دیا تو اسے

خود بھی درد ہوا ایک کے انسو نکلے تو دوسرے

کے دل پر گرے ایک نے دوسرے کے دل میں

خود کے لیے نفرت بھری تو اسے خوش سے

ہی نفرت ہو گئی

تم میرے صبر کا اندازہ نہیں لگا سکتے "

"میں نے اسے ہنس کر کھو دیا جسے رو کر مانگا تھا

من ٹھنڈے فرش پر لیٹی تھی روتے روتے

اس کی ہچکیاں بندھ گئی وہ لڑکی جس

نے کبھی خود کو کسی کے اگے بے پردہ نہیں

کیا تھا کبھی کسی نامحرم کو غلط نظر

اٹھا کر دیکھا نہیں تھا

وہ لڑکی جو اپنے چہرے کا ہی نہیں اپنی
نگاہوں کا بھی پردہ کرتی تھی انہیں جھکا
کر رکھتی تھی اج اس لڑکی نے اپنی ہی
زبان سے اپنی محبت کے سامنے خود کو
رسوا کر دیا تھا
اج اس نے قرار کی نظروں میں خود کو
گرا لیا تھا اج اس نے اپنی محبت کے اگے
اس گناہ کا اقرار کیا جو اس نے کبھی
کیا ہی نہیں۔۔
صرف اپنے باپ کا ماں نہ ٹوٹے صرف اپنے
بھائی کی زبان کا پاس رکھنے کے لیے
اس نے اج ہمیشہ کے لیے اپنی محبت کو
کھو دیا تھا اج من مر گئی تھی اج اس کا

دل مر گیا تھا وہ دل جس میں قرار بنا

اجازت کے براجمان ہو چکا تھا

کتنی بے یقینی تھی قرار کی آنکھوں

میں من کے لیے جن آنکھوں میں من نے

اپنے لیے محبت اور احترام دیکھا تھا

اج انہیں انکھوں میں اس کے لیے نفرت

اور بے یقینی ہی بے یقینی تھی

من روتے روتے وہی ٹھنڈے فرش پر سو گئ

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

وہ تینوں اس وقت قرار کے افس میں بیٹھے

تھے پر قرار کے چہرے پر سرد پن دیکھ

کران تینوں میں سے کسی میں بھی ہمت

نہ ہوئی پوچھنے کی

وہ تینوں تو خوشی خوشی قرار سے پوچھنے

ائے تھے کہ کل رات من بھابی نے کیا کہا

پر اب قرار کے چہرے پر غصہ اور اس کی

لال انگارا آنکھیں دیکھ کر وہ چپ کر گئے تھے

علی نے ایک دو بار ادھر ادھر کی بات کی

پر قرار چپ چاپ سپاٹ چہرہ لیے اپنے

کام میں مصروف رہا

عمر نے رضا کو بات شروع کرنے کا اشارہ کیا

تو بالآخر ہمت کر کے رضا نے بات شروع کی

قرار وہ ہم من بھابی۔۔

رضا کے الفاظ ابھی منہ میں تھے جب قرار نے

پاس پڑا پانی کا گلاس غصے سے زمین پر

دے مارا

قرار کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ

ہو گئی تھیں ماتھے کی رگیں پھول گئی

تھیں وہ غصے کی شدت سے ہانپ رہا تھا

ان تینوں نے حیرت سے کھڑے ہو کر قرار

کی طرف دیکھا اتنے غصے میں قرار کو آج

انہوں نے پہلی بار دیکھا تھا

کوئی بھابی نہیں بولے گا اس لڑکی کو

ورنہ میں تم سب کی زبانیں کھینچ لوں گا

اور یہ روز منہ اٹھا کر کیوں آجاتے ہو

میرے افس نکلو یہاں سے فوراً۔۔

قرار نے آنکھیں پھاڑے غصے کی شدت سے

کہا تو وہ تینوں ہکا بکا قرار کا یہ روپ

ہ دیکھ رہے تھے جو انہوں نے اج پہلی بار

دیکھا تھا رضا نے اس وقت یہاں سے جانا ہی

ٹھیک سمجھا اس نے علی اور عمر کو اشارہ

کیا تو وہ تینوں بھی چپ چاپ قرار کے آفس

سے نکل گئے

ان کے جاتے ہی قرار نے چیئر پر بیٹھ کر اپنا

سر ہاتھوں میں تھام لیا

غصہ اور تکلیف کم ہونے کی بجائے مزید

بڑھ رہا تھا

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا من

نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے میں نے

تم جیسی لڑکی سے محبت کی

کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں

کبھی بھی نہیں قرار نے سفاکیت سے سوچا

وہ دل جس میں من کے لیے محبت تھی

اج اس دل میں من کے لیے غصہ اور نفرت تھی من کی باتوں نے قرار کے دل میں خود کے لیے نفرت توڑ ڈال دی تھی پر جہاں عشق ہوتا ہے وہاں نفرت کی کوئی جگہ نہیں ہوتی اور اس بات سے وہ دونوں ہی انجان تھے

رضا مجھے قرار ٹھیک نہیں لگ رہا

علی نے باہر نکلتے ہی پریشانی سے کہا

پر ابھی وہ کسی کی نہیں سنے گا پتہ نہیں کیا ہوا کل رات جو وہ اس قدر غصے اور اذیت میں ہے میری تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا من بھابھی نے ایسا کیا کہہ دیا کہ انہیں بھابھی کہنے پر قرار نے اتنا برا

ری ایکٹ کیا
وہ تینوں ہی اپنی اپنی جگہ پر اپنے دوست
کے لیے پریشان تھے وہ دوست جسے انہوں
نے ہمیشہ خوش رہتے اور خوشیاں بانٹتے
دیکھا تھا اج انہوں نے اسے تکلیف اور اذیت
میں دیکھا تھا
🥀🥀🥀🥀🥀🥀
بازل تمہاری پھپھو کا فون ایا ہے وہ پرسوں
پاکستان پہنچ جائے گیں پھر اگلے ہفتے
شادی شروع ہو جائے گی شادی تمہاری خود
کی بھی ہے تو شادی کے سارے انتظام تمہیں
ہی دیکھنے ہوں گے میں بوڑھی جان اتنا
نہیں کر پاؤں گا ویسے تو پرسوں فریاب آ
کر تمہارے ساتھ سب سنبھال لے گا لیکن پھر

بھی تم اس پر زیادہ کام مت ڈالنا

گھر کا ہونے والا داماد ہے اچھا نہیں لگے گا

احمد صاحب اپنی ہی رو میں بولتے چلے

جا رہے تھے باذل غصہ ضبط کیے ان کی

ساری باتیں سن رہا تھا

جب احمد صاحب چپ ہوئے تو وہ غصے سے

اٹھا اور بنا جواب دیے گھر سے نکل گیا

احمد صاحب نے ایک نظر اسے جاتے دیکھا

اور چپ چاپ ناشتے میں مگن ہو گئے

من نے دکھ سے اپنے باپ کی طرف دیکھا

جنہیں اپنے بچوں کی خوشی سے زیادہ اپنی

بہن اور اپنی دی ہوئی زبان سے پیار تھا

دو دن پر لگا کر گزر گئے

اج امرین بیگم نے اپنے بچوں کے ساتھ پاکستان

انا تھا احمد صاحب کے تو پاؤں ہی زمین

پر نہیں لگ رہے تھے ان کی اکلوتی بہن اتنے

سالوں بعد اج پاکستان ارہی تھیں

بازل نے احمد صاحب سے بات چیت بند

کر دی تھی وہ کچھ کہتے تو چپ چاپ

غصہ ضبط کیے سن لیتا

انہوں نے بازل کو ایئرپورٹ اپنی پھپھو،

فریاب اور ثنا کو پک کرنے کا حکم دیا

پہلے تو بازل کا دل کیا انکار کر دے

پر من کے سسرال کا معاملہ بھی تو تھا

اس لیے بازل چپ چاپ انہیں ایئرپورٹ

ریسیو کرنے چلا گیا

اس نے ان سب کے لیے کیب بک کروالی تھی

جبکہ خود وہ اپنی بائیک پر ہی ایئرپورٹ

پہنچا تھا

ایئرپورٹ پہنچ کر بازل نے ادھر ادھر دیکھا

تو دور سے ہی اس کی پھپھو اپنی دو اولادوں

سمیت آرہی تھیں

بادل کی نظر ثنا پڑ گئی تو منہ میں کرواہٹ

گھل گئی اس نے ناگواری سے اپنی نظریں

پھیر لیں

بازل بیٹا۔۔

امرین بیگم نے اس کے پاس اکر محبت سے کہا

تو بازل نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا

السلام علیکم پھپھو۔۔

باذل نے مسکرا کر اپنا سر اگے کیا تو امرین

بیگم نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا

ماشاءاللہ میرا بیٹا بڑا ہو گیا ہے

اللہ خوش رکھے امرین بیگم کی آنکھیں

بھیگ گئی تھیں

اتنے سالوں بعد اپنے ملک پاکستان میں

اکر اپنے سامنے کھڑے اپنے بھتیجے کو

دیکھ کر۔۔

بازل مسکرا کر فریاب سے گلے ملا جبکہ ثنا

کی نظریں بازل پر ٹھہر سی گئیں

ویڈیو کال پر وہ ہینڈسم لگا تھا پر اپنے سامنے

دیکھ کر تو ثنا کی انکھیں حیرت سے

پھیلیں۔۔۔

وہ صرف ہینڈ سم نہیں خوبصورتی میں

بھی اپنی مثال اپ تھا

ثنا ٹک ٹکی باندھے بازل کو ہی دیکھ رہی تھی

جبکہ بازل نے دوبارہ اس کی طرف دیکھنا

گوارا نہیں کیا

اسے ثنا کی نظروں کی تپش خور پر

محسوس ہو رہی تھی

پر ادھر اس کی جوتی کو بھی پروا نہیں تھی

چلیں پھپھو۔۔ باذل نے کہا تو امبرین بیگم نے

ہاں میں سر ہلایا

بازل نے ان کا سامان کیب میں رکھوایا

پھپھو آپ سب کیب میں بیٹھیں میری بائیک

اپ کے پیچھے ہی ہو گی

بازل نے کہا اور اپنی بائیک کی طرف جانے لگا

جب اس نے اپنے پیچھے ثنا کی اواز سنی

میں بھی اپ کے ساتھ بائیک پر جاؤں گی

بازل کے قدم رک گئے اس نے غصے اور

حیرت کے ملے جلے تاثرات سے ثنا کی طرف

دیکھا جو بے شرموں کی طرح بازل کی

طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی

ثنا ابھی تمہارا نکاح نہیں ہوا ہے جب ہو

جائے گا تو بیٹھ جانا اس کے ساتھ۔۔

امرین بیگم نے اسے اہستہ اواز میں ڈانٹا

تو ثنا نے برا سا منہ بنایا

باذل تم چلو ہم کیب میں آ رہے ہیں

فریاب نے ثنا کو گھور کر دیکھتے کہا

تو باذل چپ چاپ اپنی بائیک کی طرف

مڑ گیا

ایک کومل ہے جسے ابھی بھی شرم اتی ہے

میرے ساتھ بائیک پر بیٹھے میں

جبکہ شوہر ہوں میں اس کا

اور ایک یہ ہے بے شرم لڑکی جو بڑی بے چین

ہے میرے ساتھ بائیک پر بیٹھنے کے لیے۔۔

باذل غصے سے بڑبڑایا اور اپنی بائیک

سٹارٹ کر دی

امرین بیگم اپنی بھائی کے گھر پہنچ گئی تھیں

دونوں بھائی بہن گلے لگ کر خوب روئے

من کی بھی آنکھیں بھیگ گئیں

فریاب کا دھیان من کی طرف تھا وہ تو من

کی خوبصورتی دیکھ کر ہی سکتے میں
چلا گیا تھا
ثنا تو باذل کو ہی بے شرموں کی طرح
دیکھے جا رہی تھی تھک کر باذل کو ہی
وہاں سے واک آؤٹ کرنا پڑا ورنہ ثنا کا
ابھی کوئی موڈ نہیں تھا بادل سے
نظریں ہٹانے کا
بے شرم لڑکی۔۔
باذل منہ میں بڑبڑاتے من کے پیچھے کچن
میں اگیا جہاں وہ سب کے لیے کھانا ڈشز
میں نکال رہی تھی
اس نے احمد صاحب کے کہنے پر امرین
بیگم کے لیے کافی اہتمام کیا تھا

من ہیلپ چاہیے باذل نے برا سا منہ بنا کر کہا

تو من نے حیرت سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا

کیا اپ بھائی۔۔ اتنے پیارے پیارے منہ کے زاویے

کیوں بنا رہے ہیں قسم سے بہت کیوٹ

لگ رہے ہیں۔۔

من جان بوجھ کر باذل کو چھیڑنے لگی

اسے پتہ تھا باذل کو اس وقت ثناز ہر لگ

رہی ہو گی کیونکہ من نے بھی نوٹس کیا تھا

ثنا بادل کو ہی دیکھے جا رہی تھی

اگر یہ بے شم لڑکی میرے باپ کی بھانجی

نہ ہوتی تو شرم حیا بہت اچھے سے سکھاتا

اسے میں۔۔

باذل نے غصے سے کہا تو من کی ہنسی نکل گئی

ان دانتوں کی نمائش کی وجہ ؟؟

بازل نے جل کر پوچھا

اتنا پیار اتو ہے میر ابھائی اب لڑکیاں تو دیکھیں

گی ہی۔۔

من نے پیار سے بازل کا گال کھینچ کر کہا

ابھی بازل کچھ کہتا ہے جب ثنا کچن میں

آئی۔۔۔

من میں تمہاری ہیلپ کروا دوں ؟؟

ثنا کہہ تو من سے رہی تھی پر دیکھ بازل

کو رہی تھی

ہاں آپ یہ لے جاؤ۔۔ من نے بریانی کی ٹرے

ثنا کی طرف بڑھاتے کہاں تو ثنا جان

بوجھ کر ٹرے پکڑنے کے لیے بازل

کے قریب سے گزری اور اپنا ہاتھ اس کے

ہاتھ سے ٹچ کیا بازل کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا

اس نے نفرت سے ایک نظر ثنا کی طرف دیکھا

اور کچن سے نکل گیا

من کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا

تبھی وہ یہ سین دیکھ نہ سکی

کتنا بھاگو گے اؤ گے تو میری باہوں میں ہی

ثنا نے مسکرا کر سوچا

کھانا کھانے کے دوران بھی ثنا کا فوکس

بازل پر ہی تھا باذل سے کھانا کھانا حرام

ہو گیا اس نے تھوڑا سا کھا کر اپنا ہاتھ

کھینچ لیا

دوسری طرف فریاب گا ہے بگا ہے من کی طرف

دیکھنا نہ بھولنا

جبکہ من ان سب سے بے نیاز کھانا کھاتی رہی

یا جان بوجھ کر وہ انجان بنی ہوئی تھی

کھانا کھانے کے بعد چائے دوڑ چلا

سب باہر صحن میں بیٹھ کر چائے پی رہے تھے

اور ساتھ ساتھ سب کی گپ شپ بھی جاری تھی

احمد بھائی میں سوچ رہی ہوں پرسوں

ثنا اور من کو مائیوں بٹھا دیا جائے

امرین بیگم نے چائے کی چسکی لے کر

مسکرا کر کہا

جیسا اپ کو مناسب لگے آپا۔۔

احمد صاحب کی کیا مجال اپنی بہن کو انکار

کر دیں

مائیوں کا سن کر ثنا نے شرما کر باذل کی

طرف دیکھا جو اپنی ہی دنیا میں مگن

موبائل پر کومل کی تصویریں دیکھ رہا تھا

ایک دل فریب مسکراہٹ تھی باذل کے

چہرے پر جو ثنا نے بڑے غور سے دیکھی

من چپ چاپ اٹھ کر اپنے کمرے میں

چلی گئی

اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی مایوں پرسوں

ہوتا یا کل

اس کا دل تو ویران ہو چکا تھا اور ویران

جگہ کہاں آباد ہوتی ہیں

بازل کومل سے بات کرنے کی غرض سے

اٹھ کر کمرے میں آیا گیا۔۔

میری جان کیا کر رہی تھی؟؟

بادل نے کومل کے فون اٹھاتے ہی محبت سے

کہا تو کومل بھی مسکرادی

آپ کے فون کا ویٹ۔۔

کومل نے بھی محبت سے کہا

تو خود فون کر لیتی۔۔ بازل نے ذرا سا خفا

ہو کر کہا

نہیں کبھی نہیں مجھے جب جب آپ

کی یاد ائے گی آپ کو پتہ چل جانا چاہیے

اور اپ نے مجھے فورا فون کرنا ہے

اگر نہیں کیا تو وہ والی سزا ملے گی

کومل نے بیڈ پر بیٹھتے تکیہ گود میں

رکھتے بازل کو ارڈر دیا تو بادل مسکرا دیا

ٹھیک ہے اور کوئی حکم۔۔

بازل کو کومل کا خود پر حکم چلانا بہت اچھا لگ رہا تھا

نہیں یہی بات مان لیں تو بہت ہے۔۔

کومل تو ایسے کہہ رہی تھی جیسے بازل نے کبھی اس کی بات مانی ہی نہیں تھی

بازل کی ہنسی چھوٹ گئ

ہنس کیوں رہے ہیں اپ؟؟

کومل نے لہجے میں خفگی بھر کر پوچھا

تم مجھے یہ بتاؤ اگر میں تمہیں فون نہ کروں تو وہ والی کون سی سزا دو گی

باذل نے اس کی کچھ دیر پہلے کہی بات کا مطلب پوچھا

وہی والی مطلب وہی والی۔۔

کومل نے مسکراہٹ دباتے کہا

تو وہی تو پوچھ رہا ہوں وہ والی کون سی؟؟

بازل نے انجان بنتے پوچھا

اسے سمجھ اگئی تھی کومل کس بات سزا کی

بات کر رہی ہے

اپ زیادہ چوچے مت بنیں۔۔

کومل نے کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے سے کہا

تو بازل کا چھت پھاڑ قہقہہ کمرے میں گونجا

تم بتا رہی ہو یا میں اکر پوچھوں

بازل نے دھمکی دی تو کومل ذرا سی

ڈھیلی پڑ گئی

بازل مت ستائیں نا۔۔۔

کومل نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا

تو تم نہیں بتا رہی ٹھیک ہے میں ارہا ہوں

اپنے طریقے سے پوچھ لوں گا

بادل نے پھر سے دھمکی دی جو اس بار کار گر

ثابت ہوئی۔۔

نہیں رکیں بتاتی ہوں۔۔

کومل فورا بولی تو بازی نے اپنی ہنسی دبائی

وہ والی سزا مطلب۔۔

کومل اٹک اٹک کر بول رہی تھی

ہاں ہاں بولو۔۔

باذل نے کھڑکی کی طرف بڑھتے کہا

جہاں چاند ڈھیروں ستاروں کے بیچ چمک رہا تھا

مطلب کس۔۔

کومل ہلکی آواز میں منمنائی تو باذل نے لمبا

سانس لیا

اتنی ہمت ہے تم میں کہ تم مجھے اپنے قریب

انے سے روکو۔۔

بادل اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا

ہاں میرا مطلب ہے جی میرا مطلب ہے نہیں۔۔

کومل بھی باذل کو اج تنگ کرنے کے چکروں

میں تھی شاید۔۔

تمہارے ہاں جی نہیں نے تمہیں ایک دن میرے

ہاتھوں سے مروادینا ہے بہت زبان چلنے لگی

ہے تمہاری میرے آگے۔۔

بازل نے فون کان اور کندھے کے بیچ رکھ کر

اپنی شرٹ کے بٹنز کھولتے کہا

اب اپ مجھے ماریں گے۔۔

کومل نے حیرت سے کہا

جب زبان چلاؤ گی تو مار بھی کھاؤ گی

بازل نے شرٹ بیڈ پر رکھتے الماری کی

طرف بڑھتے کہا

کپڑے چینج کر رہے ہیں نا آپ۔۔

کومل نے ایک دم سے کہا تو بازل کا الماری میں

سے کپڑے نکالتے ہاتھ رک گیا

تمہیں کیسے پتا؟؟

بازل نے حیرانی سے پوچھا

میں تو یہ بھی جانتی ہوں اپ ابھی شرٹ لیس ہیں

کومل تو آج بازل کو زچ کرنے پر تلی تھی

میری جاسوسن بہت تیز ہو گئی ہو۔۔

بازل نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا

جی نہیں محبت ہے مجھے اپ سے ۔۔

پتہ چل جاتا ہے اپ کب کیا کر رہے ہیں

کومل نے ہنس کر کہا

ایک نمبر کی شوخی ہو تم ۔۔

روز اس ٹائم تم سے بات کرتا ہوں

تبھی تمہیں پتہ ہے آئی بڑی محبت کرنے والی

باذل نے الماری سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ نکالتے کہا

ہاں نا آئی لو یو سو مچ ۔۔

کومل نے بیڈ پر لیٹتے سکون سے کہا

آئی لو یو ٹو میری جان ۔۔ اب تم ارام کرو

میں شاور لے لوں ۔۔

بازل نے کہا تو کومل نے فورا خدا حافظ

کہتے فون بند کر دیا

بازل دس منٹ بعد شاور لے کر نکلا

اس نے صرف ٹراؤزر پہن رکھا تھا

وہ اپنے گیلے بالوں پر ٹاول پھیر رہا تھا

اس نے ٹاول بیڈ پر اچھالا تو اس کی نظر

بیڈ پر بیٹھی ثنا کی طرف گئی

گیلے بال گیلا برہنہ چوڑا سینہ باذل

اس وقت نکھرا نکھرا سا بہت پیارا لگ رہا تھا

ثنا کو دیکھ کر باذل کے ماتھے پر بل پڑے

اس نے فوراً صوفے پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا

کر پہنی۔۔

تم بنا اجازت میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو

باذل نے غصے سے پوچھا

جی اب میرا ابھی کمرہ ہونے والا ہے ثنا نے

بازل کے قریب اتے مسکرا کر کہا

وہیں کھڑی رہ کر بات کرو۔۔

بازل نے ہاتھ اگے کر کے اسے ٹوکا

کیوں جب کمرہ میرا ہونے والا ہے تو تم بھی

میرے ہونے والے ہو پھر اتنا ایٹیٹیوڈ

کیوں دکھا رہے ہو ثنا نے بغور اسے اوپر

سے لے کر نیچے تک دیکھا

تمہارے باپ کا راج نہیں ہے جو تم مجھ

پر دھونس جما رہی ہو ائندہ میرے کمرے

میں انے کا سوچنا بھی مت گیسٹ لاسٹ

بازل نے سرد لہجے میں کہا

اور ڈریسنگ کے اگے کھڑے ہو کر اپنے بال

بنانے لگا

ثنا کو اپنی بے عزتی پر غصہ تو بہت ایا

پر یہ وقت غصہ کرنے کا نہیں تھا

اس نے فورا اپنا غصہ کنڑول کیا

بازل جی اپ مجھ سے ناراض کیوں ہیں

مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا

ثنا نے بازل کے پیچھے کھڑے ہو کر

معصومیت سے کہا

تم ہو کون جس سے میں نے ناراض ہونا ہے

بازل نے سخت لہجے میں کہا

اور خود پر سپرے کرنے لگا

ثنا نے لمبا سانس لے کر خوشبو اپنے اندر اتاری

بہت اچھی چوائس ہے دکھائیں تو۔۔

ثنا نے کہا اور بازل کے ہاتھوں سے سپرے لے لیا

سپرے لیتے وقت وہ بازل کو چھونا نہیں بھولی

تھی۔۔

تم یہاں کیا کرنے ائی ہو؟؟

بازل کے ماتھے پر غصے سے بل پڑے

میں بور ہو رہی تھی سوچا اپ کی کمپنی

اچھی رہے گی ثنا نے بادل کے مزید قریب

ہوتے کہا

بازل دو قدم پیچھے ہٹا۔۔

من۔۔

من۔۔

بادل نے غصے سے من کو اواز دی من جلدی

سے بازل کے کمرے میں ائی تو ثنا کو وہاں

دیکھ کر ٹھٹک گئی

من انہیں کمپنی دو محترمہ بہت بور ہیں

خود سے۔۔

بازل نے غصے سے ایک نظر ثنا پر ڈالی

اپنا موبائل اٹھایا اور کمرے سے نکل گیا

جبکہ ثنا کا من کے سامنے شرمندگی

سے برا حال تھا وہ غصے سے تن فن کرتی

کمرے سے نکل گئی

یہ میرے بھائی کو بہت ہلکا لے رہی ہے ذرا

دس فٹ دور ہی رہے بازل بھائی سے

ورنہ بہت پچھتائے گی۔۔

من نے لمبا سانس لیتے سوچا

رات دو بجے کا وقت تھا قرار ڈھیلا سا ٹراؤزر

پہنے اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا تھا

دونوں ہاتھ ٹراؤزر کی پاکٹس میں تھے

جسم آگ کی مانند جھلس رہا تھا ٹھنڈی

ہوا بھی اس کے اندر لگی اگ کو کم نہیں

کر پارہی تھی انکھوں میں سرد پن تھا

سوچ کا مرکز ایک انسان تھا اور وہ تھی من۔۔

اس کی محبت اس کا عشق۔۔

کتنی آس لے کر کر وہ من کے پاس گیا تھا

اور خالی لوٹ ایا تھا اس نے سوچا تھا وہ

ایک بار اس سے قرارِ محبت کر لے وہ اسے

پانے کے لیے اس کے باپ بھائی کے قدموں

میں بھی گر جائے گا

وہ اپنی چلتی اخری سانس تک من کو پانے
کی ہر ممکن کوشش کرے گا پر وہ نہیں
جانتا تھا وہ ایسا سچ لے کر واپس لوٹے گا
جسے یاد کر کے ہی قرار کا خون کھول رہا تھا
اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ من کو زندہ
در گور کر دے جو نقاب کر کے سب کے
سامنے پارسا بنتی تھی پر اصل میں وہ
ایک بے حیا لڑکی تھی
قرار نے کرب سے انکھیں بند کیں
کچھ پل ہی گزرے تھے جب اس کا موبائل
رنگ ہوا اس کی سوچوں کا ماحول ٹوٹا
اہستہ سے آنکھیں کھولیں پیچھے مڑ کر
ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں موبائل پڑا

بج رہا تھا اس وقت کس کا فون ہو گا

قرار نے سوچا اور ٹیبل کے نزدیک اکر

موبائل ہاتھ میں پکڑ کر انکھوں کے سامنے کیا

تو اس ماتھے پر ہلکے سے بل پڑے

کوئی ان نون نمبر تھا پہلے قرار نے سوچا

کہ نہ اٹھائے پھر اس نے سوچا اس وقت

جو بھی فون کر رہا ہے شاید اسے کچھ

کام ہو قرار نے سوچا اور فون یس کر کے

کان سے لگایا

ہیلو۔۔قرار سکندر سپیکنگ

قرار نے بھاری مضبوط آواز میں کہا

کیسے ہو قرار؟؟

کسی لڑکی کی شوخ آواز ماؤں تو سپیکر

سے ابھری

سوری میں نے اپ کو پہچانا نہیں۔۔

قرار نے ماتھے پر بل ڈالے کہا

اتنی جلدی بھول گئے قرار سکندر

کافی جتانے والا انداز تھا قرار کے ذہن میں

ایک دم جھماکہ ہوا

ایزل حیات۔۔

قرار نے حیرانی سے کہا

واؤ مجھے اپنا نام اتنا سویٹ کبھی نہیں لگا

ایک بار پھر سے لینا میرا نام۔۔

ایزل حیات نے ایک ادا سے کہا تو قرار نے

برا سا منہ بنایا اور فون بند کرنے لگا

فون بند مت کرنا قرار۔۔

ایزل حیات کو جیسے پتہ چل گیا تھا کہ وہ

اب فون بند کر لے گا

قرار نے ناگواری سے موبائل کی طرف دیکھا

پھر کان سے لگا لیا

مجھے ریجیکٹ کرنے کی کوئی خاص وجہ۔۔

ایزل حیات مدے پر آئی

yes .... I love someone else

قرار کہنا تو نہیں چاہتا تھا پر ایزل حیات

سے جان بھی تو چھڑوانی تھی

ایزل حیات کو تو آگ ہی لگ گئی

مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے وہ۔۔

ایزل حیات نے دبی آواز میں غرا کر پوچھا

تو من کا چہرہ چھم سے قرار کی انکھوں

کے سامنے آگیا

ہاں۔

دل کرتا ہے ہر وقت اس کے صدقے اتاروں"

"بھلا اس قدر بھی حسین ہوتا ہے محبوب کسی کا

قرار نے آنکھیں بند کیے شدت بڑے لہجے میں کہا

تو ایزل حیات غصے سے آگ بولا ہو گئی

اس نے بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کیا

ایک موقع ہمیں بھی دیں اپنی خوبصورتی

دکھانے کا ہم تو تیار بیٹھے ہیں تمہاری بانہوں

میں راتیں گزارنے کے لیے۔۔

ایزل حیات نے بالوں کی لٹ کو انگلی پر مروڑتے

ایک ادا سے کہا

قرار جو من کی خوبصورتی میں کھویا تھا

ایزل حیات کی بات سن کر اس نے پٹ سے
انکھیں کھولیں

کیا بکواس کر رہی ہو تم ؟؟ قرار غصے سے پھٹ پڑا

اسے ایزل حیات سے اس بات کی توقع نہیں
تھی

ایسا بھی کیا کہہ دیا جو اتنا بھڑک رہے ہو

ویسے یہ آفر صرف تمہارے لیے ہے

ایزل حیات نے مسکرا کر کہا

میں تم جیسی واحیات لڑکی سے بات بھی

کیوں کر رہا ہوں قرار نے کرخت لہجے میں کہا

اور فون بند کر دیا

ایزل نے بند ہوتے فون کو ایک نظر دیکھا

تمہیں تو میں اپنی بانہوں میں ضرور لاؤں گی

قرار سکندر جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔

ایزل حیات کی شیطانی دماغ میں بہت کچھ

چل رہا تھا جو قرار کو یقینا بہت مہنگا پڑنا

تھا قرار کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا

ایزل حیات اس کے سامنے ہو اور وہ اسے

گولی سے اڑا دے

اچانک قرار کے ذہن میں من کے الفاظ گونجے

میں تو اپنے منگیتر کے ساتھ بھی

ٹائم سپینڈ کر چکی۔۔

قرار نے غصے سے پاس پڑی کرسی کو ٹھوکر

ماری اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا

تم میں اور ایزل حیات میں صرف اتنا فرق ہے من

وہ کھلے عام کرتی ہے اور تم پردے میں رہ کر۔۔

تم دونوں ہی گھٹیا ہو۔۔

قرار غصے سے بڑبڑا رہا تھا غصے سے آنکھیں

باہر کو ابل رہی تھیں

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا من

کبھی سامنے مت انا میرے ورنہ قرار سکندر

کا شیطانی روپ دیکھو گی تم

قرار نے خود کو بیڈ پر گرایا جیسے جیسے

رات بڑھ رہی تھی دل کا درد بھی بڑھ رہا تھا

قرار نے کرب سے انکھیں بند کیں

دو انسو ٹوٹ کر نکلے اور اس کے بالوں میں

جذب ہو گئے

احمد بھائی میں آج بچیوں کو لے کر

بازار جاؤں گی من کا بھی برات کا جوڑا لینا ہے

اور ثنا کا بھی۔۔

کل مایوں ہے تو میں اج ہی یہ کام پورا کراتی ہوں

احمد صاحب اور امرین بیگم صحن

میں بیٹھے چائے پی رہے تھے من کچن میں

ناشتے کے برتن دھو رہی تھی

جب اس کے کانوں میں امرین بیگم کی

اواز پڑی

ٹھیک ہے اپ دونوں بچیوں کو لے کر چلی جانا

بازل اور فریاب بھی ادھر ادھر کے کام دیکھ

رہے ہیں باقی جیسے اپ کو مناسب لگے

احمد صاحب نے چائے کی چسکی لیتے

مسکرا کر کہا تو امبرین بیگم نے بھی سر

دائیں بائیں ہلا دیا

من کچن میں ساری بات سن چکی تھی

اس کے دل کو کچھ ہوا تو وہ چپ چاپ اپنے

کمرے میں اکر بیڈ پر لیٹ گئ

آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں دل عجیب سے

درد میں مبتلا تھا سانس لینے کو بھی دل نہیں

چاہ رہا تھا

قرار۔۔

آہستہ سے من کے لب پھڑ پھڑائے

آنسو تیزی سے بند توڑ کر باہر نکلے وہ کتنی

ہی دیر بے اواز روتی رہی

جب درد حد سے بڑھ گیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ

گئ قرار میں مر جاؤں گی میں نے اپ کو وہ

درد دیا ہے مجھ سے یہ درد برداشت نہیں ہو رہا

مجھے سکون نہیں مل رہا میں بہت اذیت میں ہوں

قرار مجھے معاف کر دو ورنہ میں اس بوجھ

تلے مر جاؤں گی کہ میں نے اپ کا محبت بھرا

دل توڑ دیا پلیز مجھے معاف کر دو شاید

مجھے سکون مل جائے

من گھٹنوں میں سر دیے بلک رہی تھی

وہ اس وقت کوئی پاگل ہی لگ رہی تھی

جسے ایک پل کے لیے بھی سکون نہیں مل رہا تھا

وہ اس وقت اذیت میں مبتلا تھی

اور یہ اذیت اس نے خود اپنے لیے چنی تھی

وہ چاہتی تو اپنی محبت کے لیے سٹینڈ لے

سکتی تھی اپنی محبت کو پانے کے لیے

کوشش کر سکتی تھی پر اس نے اپنی

محبت پر اپنے باپ کی زبان کو فوقیت دی تھی

درد تو ہونا ہی تھا اپنے محبوب کو نہ ملنے کا

وہ اپنے محبوب کے بچھڑ جانے کا اپنے محبوب

کو چھوڑ خود کو کسی اور کے نام کرنے کا

خود کو کسی اور کے سپرد کرنے کا

درد تو اب ہونا ہی تھا اور یہ درد یہ روگ

تو اب ساری زندگی کا تھا جو من کو سہنا تھا

ایسی من کی سوچ تھی پر قسمت ان دونوں

پیار کرنے والوں کے ساتھ کچھ اور ہی کھیل

کھیلنے والی تھی

جس سے وہ دونوں ہی انجان تھے

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

بازل۔۔

باذل کومل کے بیڈروم میں بیڈ کراؤن کے

ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موندے بیٹھا تھا

پاس ہی کومل اس کے برہنہ سینے پر سر
رکھے لیٹی تھی

میری طبیعت صبح سے کچھ ٹھیک نہیں ہے

کومل نے سر اٹھا کر باذل کی طرف دیکھتے

فکر مندی سے کہا

کومل کی طبیعت صبح سے ہی عجیب سی

ہو رہی تھی دل بھی خراب ہو رہا تھا اسے

ایک دو بار شک تو ہوا پر اس نے سر جھٹک دیا

یہ سوچ کر کہ وہ باذل سے بات کرے گی

کیا ہوا میری جان کو؟؟

باذل نے انکھیں کھول کر کومل کے ماتھے

پر لب رکھتے محبت سے پوچھا

مجھے نہیں پتہ آپ بتاؤ آپ ہی کا کیا دھرا ہے سب

کومل نے سیدھے ہو کر غصے سے بھنا کر کہا

تو باذل نے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

میں نے کیا کیا ہے ؟؟ باذل حیرانی سے پوچھا

تو کیا میں نے کیا ہے۔۔

کومل ابھی بھی غصے میں تھی

تم سیدھی بات کیوں نہیں کرتی۔۔

باذل کو اب غصہ چڑھ رہا تھا

وہ آپ کل مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں نہ

کومل تو پہلے ہی باذل کے غصے سے ڈرتی تھی

فورا لائن پر آئی

یار تم عائشہ کے ساتھ چلی جانا۔۔

کل ٹائم نہیں ہے میرے پاس من کا کل مائیوں ہے

بازل نے لمبا سانس لیتے نرمی سے کہا

نہیں مجھے اپ کے ساتھ جانا ہے پلیز۔۔

کومل ضد پر اڑ گئی

تم ایک دفعہ میری کہی بات مان کیوں نہیں

جاتی چاہتی کیا ہو تم۔۔

بازل نے آہستہ آواز میں غرا کر کہا

وہ پہلے ہی ثنا کی حرکتوں سے زچ ہوا بیٹھا تھا

کومل اسے مزید غصہ دلا رہی تھی

کچھ نہیں میں چلی جاؤں گی عائشہ کے ساتھ

کومل نے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے

آہستہ سے کہا

اس کے آنسو دیکھ کر باذل ایک دم نرم پڑا

اس نے لمبا سانس لیا اور کومل کو اپنے ساتھ لگا لیا

سوری میں لے جاؤں گا تمہیں ڈاکٹر کے پاس

ویسے ہوا کیا ہے تمہیں؟؟

بازل نے کومل کا ماتھا چھوا جو نارمل تھا

بخار تو نہیں ہے پھر کیا پرابلم ہے بازل

نے تشویش سے پوچھا

وہ آپ مجھے لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے جانا

کومل نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس

میں مروڑتے کہا تو بازل نے چپ چاپ سر

ہاں میں ہلا دیا

ٹھیک ہے میں اب چلتا ہوں صبح جلدی اٹھنا ہے

میں ٹائم نکال کر تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے

جاؤں گا

باذل کھڑے ہوتے کومل کے ماتھے پر لب رکھے

باذل مجھے بھی من کی شادی میں انا ہے

کومل نے ایک آس سے باذل کی طرف دیکھتے کہا

باذل جو اپنی شرٹ پہن رہا تھا کومل کی بات

پر اس نے سر اٹھا کر کومل کی طرف دیکھا

پھر کچھ سوچ کر کومل کے پاس بیٹھ گیا

میری جان میں ابھی مجبور ہوں میں تمہیں

سب کے سامنے ابھی نہیں لا سکتا

ابھی صحیح وقت نہیں ایا جب ائے گا

تمہیں کہنا نہیں پڑے گا میں امید کرتا ہوں

تم میری بات کو سمجھو گی

باذل نے کومل کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگاتے

محبت سے کہا تو کومل نے مسکرا کر سر ہاں

میں ہلا دیا

سب گھر والے اس وقت سو رہے تھے کل سے
شادی شروع ہو جانی تھی من اپنے کمرے
میں بیڈ پر بیٹھی اپنے سامنے پڑے شادی
کے جوڑے کو دیکھ رہی تھی
شادی کا جوڑا وہ اج امرین بیگم اور ثنا کے
ساتھ جا کر لے ائی تھی سرخ رنگ کا بہت
ہی خوبصورت سا لہنگا جس پر گولڈن کلر
کا کام بڑے نفیس طریقے سے ہوا تھا
من کی خوبصورتی کے اگے وہ مانند پڑ رہا تھا
من کو اس شادی میں اور اس جوڑے میں
کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ قرار کا دل
اجاڑ کر اپنا گھر اباد کرنے والی تھی

یہی بات اسے ہر گزرتے پل کے ساتھ اپنے

ضمیر پر کوڑے کی طرح لگتی

من نے نفرت سے لہنگے کی طرف دیکھا اور

الماری میں رکھنے کی غرض سے ہاتھ میں

پکڑا اور کھڑی ہو گئی

جیسے ہی وہ مڑی اپنے سامنے فریاب کو

دیکھ کر ٹھٹکی

لہنگا ہاتھ سے چھوٹ کر پیروں میں گر گیا

فریاب اس کے چہرے پر ڈر دیکھ کر ہلکا

سا مسکرایا

من نے فوراً خود کو کمپوز کیا

آپ اس وقت میرے کمرے میں ؟؟

من نے ماتھے پر بل ڈالے کہا

وہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے فریاب
نے من کی طرف قدم بڑھاتے کہا
من فریاب کو اپنی طرف اتاد یکھ تھوڑا سا
پیچھے کھسکی پر پیچھے بیڈ تھا
تو ناچار اا سے اپنے قدم روکنے پڑے
اپ کو جو بات کرنی ہے صبح کیجئے گا
سب کے سامنے
من نے اپنا غصہ کنڑول کرتے کہا
اسے اس وقت فریاب کا اپنے کمرے میں آنا
ذرا بھی اچھا نہیں لگا تھا
اب شوہر اپنی بیوی سے پرسنل باتیں سب
کے درمیان کرتا اچھا تھوڑی نہ لگے گا
فریاب نے من کے خوبصورت چہرے کی

طرف دیکھتے محبت سے کہا

تو من کا پارہ چڑھ گیا

میں اپ کی بیوی نہیں منگیتر ہوں

من نے اس بار ذرا غصے سے کہا

ہاں تو بیوی بھی بن جاؤ گی پھر کیسے روکو گی

مجھے ہمارے ہی کمرے میں انے سے

فریاب نے زو معنی میں نے انداز میں کہا

اسے من غصے میں اور بھی خوبصورت لگ

رہی تھی

من کا دل کیا رکھ کے ایک تھپڑ فریاب کے

منہ پر دے مارے پر کچھ سوچ کر اسے

اپنے دل کی بات نہ ماننی پڑی

کیا ہو رہا ہے ؟؟

ابھی من کچھ کہتی جب اسے بازل کے رعب

دار آواز سنائی دی

بادل جو ابھی کومل سے مل کر ارہا تھا

اسے من کے کمرے سے اوازیں آئیں

تو اس طرف اگیا پر اگے کا منظر دیکھ کر

اس کے ماتھے پر ناگواری سے بل پڑے

فریاب نے جھٹکے سے مڑ کر دیکھا

بازل سنجید گی اسے ہی دیکھ رہا تھا

بازل کو دیکھ کر من کی جان میں جان ائی

پر فریاب پوری طرح گڑ بڑا یا

من فریاب کی سائیڈ سے نکل کر فورا بازل

کے پاس جا کر کھڑی ہو گئ

اور اس کا بازو پکڑ لیا

فریاب کے تو چھکے چھوٹ گئے اسے سمجھ

نہیں ائی وہ اب کیا کرے

تم میرے کمرے میں جاؤ بازل نے نرمی

سے من کو کہا تو وہ سر ہلا کر کمرے

سے نکل گئی

من کے جانے کے بعد بازل اہستہ سے چلتا

فریاب کے پاس آیا

شادی میں ابھی دن ہے فریاب تو پلیز تم ذرا

سمجھداری سے کام لو

بازل نے نرم لہجے میں فریاب کے کندھے

پر ہاتھ رکھتے کہا

فریاب تو بری طرح شرمندہ ہوا اس سے نظریں

اٹھانا مشکل ہو گیا

کافی رات ہو گئی ہے تم جا کر ارام کرو

صبح مایوں ہے جلدی اٹھنا ہے کافی کام ہے

تمہارے اور میرے ذمے۔۔

بازل سمجھ گیا فریاب اپنی حرکت پر شرمندہ ہے

اس لیے اس نے فریاب کک شرمندگی مٹانے

کے لیے نارمل لہجے میں کہا تو فریاب

فورا سر ہلاتا کمرے سے رفو چکر ہو گیا

پتہ نہیں یہ دونوں بہن بھائی میرے اور بھائی

کے کمرے میں کیا کرنے اتے ہیں پتہ نہیں

کون سی بات انہیں سکون نہیں کرنے دیتی

من کو اپنی لاپرواہی پر بھی غصہ ارہا تھا

کہ وہ اپنا کمرہ لاک کر کے کیوں نہیں بیٹھی

من باذل کے کمرے میں بیٹھی غصے سے

سوچ رہی تھی

تب ہی اچانک دروازہ کھلا اور بازل اندر آیا

من فورا کھڑی ہو گئی بادل آہستہ سے چلتا آیا

صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا

من کی کوئی غلطی نہیں تھی پھر بھی اسے

اپنے بھائی کے سامنے شرمندگی ہو رہی تھی

بھائی میں نے فریاب کو نہیں بلایا تھا

من نے اٹکتے ہوئے اپنی صفائی پیش کی

شٹ اپ من میں اپنی بہن کو بہت اچھے

سے جانتا ہوں تمہیں کلیریفیکیشنز دینے کی

ضرورت نہیں ہے

بازل نے سر اٹھا کر تھوڑا غصے سے کہا

تو من مسکرا دی

بہت تیز ہیں یہ دونوں بھائی بہن ذرا بچ کر رہیے

گا آپ بھی۔۔

من ن ء بازل کو چھیڑا تو بادل نے برا سا منہ بنایا

گولی مارو تم ثنا کو میں کبھی بھی اس

بے شرم سے شادی نہیں کروں گا

بازل نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو من نے

مسکرا کر سر جھٹکا

تم یہی سو جاؤ میں صوفے پر سو جاتا ہوں

بازل نے کہا تو من سر ہلا کر بیڈ پر لیٹ گئی

وہ خود بھی اس وقت اپنے کمرے میں نہیں

جانا چاہتی تھی

فریاب کا کیا بھروسہ پھر سے ٹپک پڑتا

من نے ایک نظر بادل کی طرف دیکھا

جو موبائل میں بزی تھا اسے اپنے بھائی پر

جی بھر کر پیار ایا جس نے اس پر بھروسہ

کر کے اسے بھائی ہونے کا مان بخشا تھا

یا اللہ میرے بھائی کو ہمیشہ خوش و خرم اور

آباد رکھنا آمین

دل میں اپنے بھائی کے لیے دعا کی اور سونے

کی غرض سے انکھیں بند کر لیں

من کی انکھ فجر کی اذان سے کھلی

وہ جلدی سے اٹھی بالوں کا جوڑا بنا

کر دوپٹہ سر پر رکھا اور اٹھنے کے لیے

جیسے ہی اس نے بیڈ کے نیچے پاؤں رکھے

اس کی نظر سامنے صوفے پڑ گئی

جہاں باذل لیٹا چھت کو گھور رہا تھا

من کو لگا اسے صوفے پر نیند نہیں آ رہی

اسے کل رات اپنی لاپرواہی پر پھر سے

غصہ انے لگا

اس نے لمبا سانس لیا اور باذل کے پاس اکر

کھڑی ہو گئی

بھائی آپ بیڈ پر سو جائیں میں نماز پڑھ

کر اپنے کمرے میں ہی کچھ دیر ارام

کروں گی

من نے اہستہ سے کہا تو باذل اٹھ کر بیٹھ گیا

من بیٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے

باذل نے نرمی سے کہا تو من اس کے ساتھ

ہی صوفے پر بیٹھ کر سوالیہ نظروں سے

بازل کی طرف دیکھنے لگی

من مجھے ثنا سے شادی نہیں کرنی۔۔

بازل نے من کی طرف دیکھتے کہا تو من

مسکرادی۔۔

میں جانتی ہوں بھائی من نے مسکرا کر کہا

تو بازل بھی مسکرادیا

پھر تو تم یہ بھی جانتی ہو گی میں آج

رات بھاگنے والا ہوں بازل مسکرا کر کہا

تو من کے چہرے پر ہوائیں اڑ گئیں

کک۔۔ کیا مطلب بھائی۔۔ من کو لگا بازل

مذاق کر رہا ہے پر اس کی آنکھوں میں

کچھ تو تھا جو من کو ٹھٹھکنے پر

مجبور کر گیا

مطلب کلیئر ہے من مجھے لگا تھا ثنا آئے

گی میری آنکھوں میں اپنے لیے ناپسندیدگی

دیکھ کر خود ہی اس رشتے سے پیچھے

ہٹ جائے گی پر میں غلط تھا وہ ایک

نمبر کی بے شرم اور چالو لڑکی ہے

اتنی اسانی سے پیچھے نہیں ہٹنے والی

میں نے بابا کو بھی بہت سمجھایا پر

وہ بھی ضدی ہیں

شادی اج سے شروع ہو گئی ہے میرے پاس

وقت نہیں ہے میں مجبور ہوں من میں

کومل کو دھوکہ نہیں دے سکتا

وہ میری محبت ہے میں مجبوری میں

یہاں سے جا رہا ہوں جانتا ہوں تمہاری

شادی ہے اور میں نہیں ہوں گا
پر پلیز تم میری فیلنگ کو سمجھنے کی
کوشش کرنا
باذل آہستہ آہستہ من سے باتیں کر رہا تھا
من بے آواز آنسو بہا رہی تھی
باذل نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے
میری گڑیا اپنے بھائی کو معاف کر دینا
میں جانتا ہوں تمہیں میری ضرورت ہے
پر من میں جان بوجھ کر یہ سب نہیں
کر رہا تمہیں میں یہ سب اس لیے بتا رہا
ہوں تا کہ تم عین وقت پر پریشان مت ہونا
ریلیکس رہنا میں واپس آجاؤں گا
باذل نے من کو اپنے ساتھ لگا کر کہا

تو من کی ہچکیاں بندھ گئیں

باذل اس کے رونے سے تڑپ اٹھا

اگر تم اس طرح روؤ گی تو میں نہیں

جا پاؤں گا

باذل نے من کا چہرہ اوپر کر کے اس کے آنسو

صاف کیے

نہیں بھائی میں خود نہیں چاہتی اپ کی

شادی ثنا سے ہو

پر پھپھو نے بابا سے کہا ہے کہ اگر اپ ثنا

سے شادی نہیں کرو گے تو وہ فریاب

کی شادی بھی مجھ سے نہیں کریں گی

من نے اپنے دل میں آئی بات کہہ دی

ہمم۔۔ان دو دنوں میں اتنا تو میں سمجھ

چکا ہوں یہ سب ثنا کا کیا دھرا ہے
پھپھو ہم دونوں سے بہت محبت سے پیش
ا رہی ہیں فریاب کی آنکھوں میں میں نے
تمہارے لیے پسندیدگی دیکھی ہے
مجھے نہیں لگتا وہ شادی سے منع کرے گا
باذل نے جو محسوس کیا تھا وہ اس نے
من سے کہہ دیا تھا
باذل کی بات سن کر من نے خاموشی سے
سر جھکا لیا
تم فکر نہیں کرو میں یہاں سے غائب تو ہو
جاؤں گا پر میری نظریں یہاں سب پر رہیں
گی میں تم سے غافل نہیں رہوں گا
باذل نے من کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا

تو من نے بادلذل کے سینے پر سر ٹکا دیا

بھائی مجھے اپ کی کمی محسوس ہو گی

من نے رندھی اواز میں کہا تو باذل کی

آنکھوں سے آنسو نکل کر من کے بالوں

میں جذب ہو گئے

مجھے معاف کر دو من میں اپنی ذمہ داری

نہیں نبھا رہا۔۔

باذل نے من کے ماتھے پر محبت سے لب رکھے

تو من نے سر اٹھا کر باذل کی طرف دیکھا

تو اس کے آنسو دیکھ کر من کے دل کو

کچھ ہوا

مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے میں

بس اپ کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں

من نے بازل کے ہاتھ پر لب رکھتے کہا

تو بازل نے مسکرا کر اس کے سر پر شفقت

سے ہاتھ رکھا

بہت مشکل وقت تھا دونوں بہن بھائی کے لیے

وہ دونوں ہمیشہ سے ہی ایک دوسرے کا

درد بانٹتے تھے

من کی شادی تھی اور اس کا جان سے عزیز

بھائی نہیں ہوگا یہ بات من کے لیے تکلیف

دہ تھی پر اس نے اپنے بھائی کی خوشی

کے لیے یہ تکلیف بھی ہنس کر برداشت

کر لینی تھی

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

کومل کی طبیعت مزید خراب ہو رہی تھی

وہ بار بار بازل کو فون کر رہی تھی پر بازل

فون نہیں اٹھا رہا تھا

اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو میرے ساتھ

چلو۔۔

عائشہ نے کومل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ

کر کہا تو کومل کو مزید رونا آگیا

میں تمہاری ذمہ داری نہیں ہوں عائشہ

جس کی ہوں اسے کوئی فکر ہی نہیں ہے

کومل نے آنسوؤں کا گلا گھونٹتے کہا

تو عائشہ چپ کر گئی

اس نے مزید کومل سے زبردستی نہیں کی

بازل صبح سے ہی شادی کے کاموں میں گن

چکر بنا ہوا تھا وہ جانتا تھا کومل انتظار

کر رہی ہو گی اور یقینا فون بھی کر رہی

ہو گی اور موبائل اس وقت باذل کے کمرے

میں تھا اور باذل کے پاس سر کھجانے

کا بھی وقت نہیں تھا

وہ آج یہاں سے نکلنا چاہتا تھا احمد صاحب

نے اس کے ذمے جو کام لگائے تھے وہ انہیں

پورا کر کے جانا چاہتا تھا

مہمان آہستہ آہستہ آنا شروع ہو گئے تھے

من کا دل صبح سے ہی اداس تھا جیسے جیسے

وقت نزدیک ارہا تھا من کی تکلیف میں اضافہ

ہو رہا تھا دل عجیب سے وسوسوں کا شکار تھا

جیسے کچھ غلط ہونے والا ہو

پر من اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک دیتی

پر دل بے چین ہی رہا

مائیوں کا فنکشن چھوٹا سا ہی کرنا تھا

بس قریبی لوگوں کو بلایا گیا تھا اس لیے

فنکشن صحن میں ہی کرنا تھا باقی کے

فنکشن شادی ہال میں ہونے تھے

چھوٹے سے صحن کو بہت خوبصورتی سے

سجایا گیا تھا ایک طرف جھولا لگایا گیا

جس کو گیندے کے پھولوں سے سجایا گی

جھولے کے سامنے ہی دائیں بائیں کرسیاں

لگائی گئی تھیں اور صحن کی کھلی دیواروں

کو لائٹنگ سے سجایا جارہا تھا

چھوٹا سا صحن بہت پیارا لگ رہا تھا

باذل بات سنو۔۔

باذل صحن میں لائٹس لگوارہا تھا جب

پیچھے سے ثنا نے آکر اسے بلایا بادل نے

مڑ کر دیکھا تو اپنے سامنے ثنا کو دیکھ

کر اس کے ماتھے پر بل پڑے

اس نے سوالیہ نظروں سے حنا کی

طرف دیکھا

مجھے پارلر چھوڑ دو گے اپنی بائیک پر ؟؟

ثنا نے مسکرا کر بائیک پر زور دیا تو بادل

نے برا سا منہ بنا کر اپنے سامنے کھڑی

اس بے شرم لڑکی کو دیکھا

پھر ہاتھ میں پہنی گھڑی کی طرف دیکھا

جہاں دوپہر کے دو بج رہے تھے

مائیوں رات میں ہے تم ابھی پالر جا کر

صفائی کرو گی وہاں کی ؟؟

باذل نے غصے سے کہا اور رخ پھیر لیا

ثنا تو جل کر کوئلا ہو گئی

تم مجھ سے اتنا چڑتے کیوں ہو؟؟

ہونے والی بیوی ہوں تمہاری؟؟

ثنا نے دبی آواز میں غرا کر کہا تو باذل

نے لمبا سانس لیا اور مڑ کر ثنا کی طرف

دیکھا جو غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی

شکل دیکھی ہے تم نے اپنی میں تو تمہیں

اپنی بہن نہ بناؤں اور تم بیوی بننے کے

خواب دیکھ رہی ہو۔۔

بازل نے اسے مزید غصہ دلایا

ایک بار بیوی بننے تو دو مجھے ایسا مزہ

چکھاؤں گی کہ بہن اور بیوی کا مطلب

سمجھ جاؤ گے۔۔

ثنا نے انکھیں پھاڑے غصے سے کہا

مجھے بہن کا مطلب پتہ ہے ایک عدد بہن ہے

میری اور بیوی کا مطلب بھی پتہ ہے

وہ بھی ایک عدد ہے میری۔۔

باذل نے ہنس کر کہا اور سٹی بجاتا اپنے

کمرے میں چلا گیا

پیچھے ثنا جل بھن کر رہ گئی وہ اس کے

لفظوں پر غور کر رہی تھی جو ابھی

باذل کہہ کر گیا تھا اسے اب کچھ کچھ

سمجھ آرہی تھی

باذل کے انکار کی وجہ۔۔

باذل کمرے میں آیا تو اس کا موبائل بج رہا تھا

اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر فون پکڑا

تو کومل کا تھا

باذل نے فون اٹھا کر کام سے لگایا

سوری یار میں بزی تھا تم ریڈی رہو میں

دس منٹ میں آرہا ہوں

باذل نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے والٹ اور کیز

اٹھاتے جلدی میں کہا

میں نے آپ سے کہا بھی تھا مجھے آپ

کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے

یہ اہمیت ہے میری بات کی ؟؟

کومل غصے سے پھٹ پڑی

آرہا ہوں یار ناراض تو مت ہو۔۔

باذل نے نرمی سے کہا وہ جانتا تھا غلطی

اس کی ہے کومل کا غصہ جائز ہے تب بھی

وہ اسے محبت سے منا رہا تھا

اب کیا لینے آنا ہے آپ نے چھٹی کا وقت

ہو گیا ہے بھائی مجھے لینے آتے ہی ہوں گے

آپ جاؤ شادی انجوائے کرو۔۔

کومل کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا

تو یار تم اپنے بھائی کے ساتھ چلی جاؤ۔۔

باذل نے اپنی طرف سے آسان حل پیش کیا

شرم نہیں آتی آپ کو؟؟ اپنے بھائی کے ساتھ

لیڈی ڈاکٹر کے پاس جاؤں۔۔

کومل کے کب کے رکے آنسو نکل پڑے

تم نے لیڈی ڈاکٹر کے پاس کیا لینے جانا ہے

ڈاکٹر تو ڈاکٹر ہی ہوتا ہے نا۔۔

بازل کو اب کومل پر غصہ آرہا تھا

میری طبیعت خراب ہے بازل اور آپ اپنی

ہی دنیا میں مست ہیں یہ محبت ہے

آپ کی ائندہ مجھے فون مت کرنا

سمجھنا میں مر گئی۔۔

کومل نے غصے سے کہا اور فون بند کر دیا

بازل نے حیران پریشان فون کان سے

ہٹا کر دیکھا

اس نے غصے سے کومل کا نمبر ملایا

جو تیسری بیل پر اس نے اٹھالیا

کیا بکواس کی ہے ابھی تم نے؟؟

بازل نے سخت لہجے میں کہا

آج کامل کو باذل کی لاپرواہی پر غصہ تھا

آج کومل باذل کے غصے سے نہیں ڈر رہی تھی

وہی جو آپ نے سنی۔۔ کومل نے بھی دو بدو

جواب دیا تو باذل کو مزید تپ چڑھ گئی

میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا کومل

اگر زیادہ بکواس کی تو۔۔

باذل نے دبی آواز میں غرا کر کہا

اتنی ہی بکواس کرتی ہوں تو چھوڑ دو مجھے

کومل نے آنسو پونچھتے کہا

تو غصے سے باذل نے اپنی مٹھیاں بھینچی

تم ہو بھی اسی لائق ہے تمہیں چھوڑ دوں میں

دفع ہو جاؤ فون مت کرنا دوبارہ۔۔

باذل نے غصے سے کہا اور فون بند کر کے

موبائل آف کیا اور غصے سے صوفے پر

بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرالیا

کومل حیرت سے بند ہوتے فون کو دیکھ

رہی تھی اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا

تھا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا

اچانک اسے ایک زوردار چکر آیا اور وہ

زمین بوس ہوگئ

عائشہ جو اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی

تھی بھاگ کر کومل کے پاس آئی

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

گھر میں مائیوں کا فنکشن شروع ہوچکا تھا

باذل سفید شلوار قمیض میں بہت دلکش

لگ رہا تھا من نے پیلے رنگ کا غرارہ

شارٹ شرٹ کے ساتھ پہنا تھا

جس پر نفاست سے گولڈن کلر کا گوٹا

کناری کا کام ہوا تھا

بالوں کا آگے سے پیارا سا سٹائل بنا کر

پیچھے سے بال کھلے چھوڑ دیے تھے

سر پر سلیقے سے دوپٹہ لیے ملکے سے

میک اپ میں پھولوں کی بنی جیولری

پہنے دونوں ہاتھوں سے بڑھ کر پیلے

اور سبز رنگ کی چوڑیاں پہنے من بے

حد حسین لگ رہی تھی

جو بھی دیکھ رہا تھا اس کے منہ سے

ماشاءاللہ نکل رہا تھا

ثنا نے بھی سیم ڈریس پہنا تھا پر من

کے اگے اس کی تیاری ماند پڑ رہی تھی

اور یہی بات اسے اندر ہی اندر غصہ بھی

دلار ہی تھی سب اسے چھوڑ من کی

تعریف کر رہے تھے

من اور ثنا کو ایک ساتھ لا کر جھولے

پر بٹھایا گیا

امرین بیگم نے آگے ہو کر رسم شروع کی

دور سے باذل کھڑا من کو محبت سے

دیکھ رہا تھا وہ اپنی پیاری سی بہن کے

اچھے نصیب کے لیے دل ہی دل میں

دعا گو تھا

فریاب کی تو من سے نظریں ہی نہیں

ہٹ رہی تھیں اسے اپنے نصیب پر رشک

آ رہا تھا جو من جیسی خوبصورت اور

نیک لڑکی اس کی ہمسفر بننے والی تھی

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

ثمن بیگم اور رومیسہ بیگم اس وقت کومل

کے کمرے میں موجود اس کے پاس بیڈ

پر بیٹھی تھیں جبکہ قرار اور زوالقرنین

صاحب بیڈ کے پاس ہی کھڑے تھے

کومل بیڈ پر بیٹھی سر جھکائے بے

آواز انسو بہا رہی تھی

آج کالج میں جب کومل بے ہوش ہوئی تو

عائشہ نے جلدی سے کومل کا موبائل

پکڑ کر قرار کا نمبر ملا دیا تب تک

قرار اسے لینے اچکا تھا عائشہ کی

بات سن کر قرار فوراً سے کالج کے

اندر بھاگا اور کومل کو بانہوں میں

اٹھا کر سیدھا ہاسپٹل پہنچا اور وہاں

جا کر اسے جو پتہ چلا اسے سن کر قرار

کا اپنی ٹانگوں پر کھڑے رہنا مشکل ہو گیا

کومل کو فی الحال ڈرپ لگی تھی

جو ایک گھنٹے تک ختم ہونی تھی

ڈرپ ختم ہوتے ہی قرار کومل کو گھر

لے ایا سارا راستہ قرار نے کوئی بات نہیں

کی کومل بھی چپ ہی رہی

قرار نے گھر اکر سمن بیگم اور رمیسہ

بیگم کو ساری بات بتادی

بات چھپانے والی نہیں تھی قرار نے بتانا

ہی ٹھیک سمجھا کہ کومل پریگننٹ ہے۔۔

کومل تم نے اپنے بابا کا مان اور بھروسہ

توڑ دیا کیا کمی تھی ہمارے پیار میں

جو تم نے یہ گناہ کیا۔۔

ثمن بیگم نے دکھ سے اپنی جان سے پیاری

بیٹی کی طرف دیکھتے کہا

نہیں مما یہ گناہ نہیں ہے۔۔

کومل نے اپنے بچے کو گناہ کہے جانے پر

تڑپ کر کہا

قرار چپ چاپ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ

ڈالے سپاٹ انداز میں کھڑا تھا

ذوالقرنین صاحب دکھ سے سر جھکائے

کھڑے تھے آج ان کی لاڈلی بیٹی نے

انہیں بہت بڑا دکھ دیا تھا

ماں باپ کیا کچھ نہیں کرتے اولاد کے لیے

اور اولاد کچھ بھی کرنے سے پہلے ایک بار

بھی اپنے ماں باپ کا نہیں سوچتی

اولاد سب سے بڑی آزمائش ہوتی ہے

اور آج کومل نے ذوالقرنین صاحب کو آزمائش

بھرے وقت میں ڈال دیا تھا

میرا دل تو کر رہا ہے کومل میں تمہیں

جان سے مار دوں ایک بار بھی تم نے

ہمارا نہیں سوچا شرم نہیں آئی تمہیں

ثمن بیگم نے غصے اور دکھ کے ملے جلے

تاثرات سے کومل کی طرف دیکھتے کہا

مام آپ سب جائیں میں کومل سے بات کرتا

ہوں قرار نے سوچا شاید کومل سب کے

سامنے کچھ نہ بتانا چاہتی ہو

تم اور تمہارے باپ نے ہی اسے سر پر

چڑھا رکھا ہے اب بھگتو۔۔

رومیسہ بیگم نے غصے سے کہا اور کمرے

سے نکل گئیں پیچھے سمن بیگم بھی

چپ چاپ چلی گئی

ذوالقرنین صاحب نے ایک نظر اٹھا کر

کومل کی طرف دیکھا اور اہستہ سے

چل کر اس کے پاس اکر بیڈ پر بیٹھ گئے

بابا میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔

کومل نے روتے ہوئے کہا تو ذوالقرنین

صاحب نے اسے کندھوں سے پکڑ کر

سینے سے لگا لیا

کومل اپنے باپ کی اپنائیت پر پھوٹ

پھوٹ کر رو پڑی

بابا مجھے معاف کر دیں میں نے آپ

کا دل دکھایا پر میں سچ کہہ رہی ہوں

میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا

کومل نے سر اٹھا کر ذوالقرنین صاحب

کی طرف دیکھتے روتے ہوئے کہا

تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر کومل کے

انسو صاف کیے اور اس کے ماتھے

پر پیار کیا

میری جان مجھے اپنی بیٹی پر پورا

بھروسہ ہے اپنی طرف دیکھو ذرا

کتنی کمزور لگ رہی ہو میں تمہارے

لیے کچھ کھانے کو بھجواتا ہوں

جو بھی بات ہے تم اپنے بھائی کو

بتا دو باقی میں سنبھال لوں گا۔۔

ذوالقرنین صاحب نے محبت سے کہا تو

کومل نے شرم سے نظر جھکا لیں

کتنے اعلی ظرف کے مالک تھے اس کے بابا

اتنی بڑی بات پتہ چلنے کے بعد بھی

وہ اپنی بیٹی کو وہی پیار اور مان

دے رہے تھے اگر ان کی جگہ کوئی

اور ہوتا تو کومل کو زندہ در گون کرنے

میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتا

پر وہ ذوالقرنین سکندر تھے رشتوں کو

سنبھالنے والے رشتوں کو سمجھنے والے

ہر وقت اپنی فیملی کے ساتھ کھڑے

رہنے والے نیک سادہ اور ٹھنڈے مزاج

کے مالک جو پوری بات سنے بغیر فیصلہ

نہیں کرتے تھے بلکہ سوچ سمجھ کر

فیصلہ کرتے تھے ان کی اسی خوش

مزاجی کی وجہ سے اج اللہ نے انہیں

عزت دولت خوب سیرت بیوی

بے حد محبت کرنے والی ماں قرار

جیسا ہونہار بیٹا اور کومل جیسی شوخ

چنچل اور نادان بیٹی۔۔

ان کی سوچ تھی غلطیاں انسانوں سے ہی

ہوتی ہیں ہم جزا اور سزا کا فیصلہ کرنے

والے کون ہوتے ہیں جب ہمارا مالک ہمارا

اللہ دنیا کا نظام چلا رہا ہے

تو فیصلہ بھی وہی مالک کرے گا

باذل نے کومل سے نکاح کر کے اسے اپنی

محرم بنایا تھا وہ کومل سے بے حد محبت

کرتا تھا اور کومل بھی باذل کی محبت

سے بخوبی واقف تھی تبھی تو وہ نکاح

کے لیے راضی ہو گئی اسے باذل پر اور

اس کی محبت پر پورا یقین تھا

پر محبت اور رشتوں میں آزمائش

ضرور ہوتی ہے اور اب شروع ہونی تھی

کومل اور باذل کی محبت کی آزمائش

پاگل کر دیتی ہے محبت ہر محبت کرنے والے کو"

"کیونکہ عشق ہار نہیں مانتا اور دل بات نہیں مانتا

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

آہستہ آہستہ سب مہمان من اور ثنا کی

رسم کر رہے تھے ایک طرف لڑکیاں

کارپٹ پر بیٹھ کر ڈھولک بجا رہی تھیں

مہندی ہر رچنے والی

ہاتھوں میں گہری لالی

کہیں سکھیاں اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں

تیرے من کو جیون کو

نئ خوشیاں ملنے والی ہیں

ثنا کا تو بس نہیں چل رہا تھا اپنی

رسم چھوڑ کر لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ

کر ڈولک بجائے اور خوب سارے گانے گئے

پر خیر ڈھولک پر تو نہیں پر جب لڑکیوں

نے سونگ پلے کی اور ڈانس کرنے لگیں

تو بس پھر سنا کی یہیں تک برداشت تھی

وہ اٹھی اور ڈی جے سے اپنی مرضی کا

سونگ پلے کروا کر سب کے درمیان ڈانس

کرنے کے لیے کھڑی ہو گئی

بازل کا تو اس بے شرم لڑکی کو دیکھ کر

حلق تک کڑوا ہو گیا

ڈی جے نے ثنا کا من پسند سونگ پلے کیا

تو ثنا بازل کی طرف اشارہ کر کر کے

ڈانس کرنے لگی۔۔

دوں میں لک لکۓ تیری سونی لکۓ

دوں میں لک لک تیری کرتی دا ہُق

ثنا نے پیٹھ بازل کی طرف کر کے آنکھوں

سے اپنی کرتی کی حق کی طرف اشارہ کیا

دل وچ کی تیرے دس دواں میں

سوہنیے نی رک زرا رک رک رک

ثنا بڑی اداؤں سے ایک ایک سٹیپ لگا

رہی تھی بازل کی نظروں میں بے شرموں والے۔۔

جد مہندی لگ لگ جاوے

جد چوڑا سج سج جاوے

تے راتاں کٹ دیاں نئیں نئیں نئیں

ثنا بازل کی طرف اشارہ کرتی پھر شرما

کر ڈانس کا ایک سٹیپ لیتی

بازل کا تو دماغ اور سر دونوں گھوم رہے تھے

ثنا کا ڈانس دیکھ کر ادھر من بھی منہ

کھولے حیرت سے اس عجوبے کو دیکھ

رہی تھی۔۔

ایک دو بار بازل کا دل کیا وہ ہی شرم سے

اٹھ کر چلا جائے پر وہ جائے کدھر سے

پورا صحن رشتے داروں سے بھرا ہوا تھا

اس بے شرم دلہن کا ڈانس دیکھنے کے لیے

یہاں تک کہ محلے کے بچے بھی اس باندری

کا تماشہ دیکھنے کے لیے بڑی فرصت سے

دانت نکالے کھڑے تھے

بادل کی ایک دم ہنسی نکل گئی اپنی

ہی سوچ پر۔۔

بڑی مشکل سے اس نے اپنی ہنسی کنڑول کی

صد شکر ثنا کا ڈانس ختم ہوا سب نے

زور سے تالیاں بجائیں

بادل نے بھی تالی بجا کر ثنا کو داد دینے

والی نظروں سے دیکھا تو ثنا اترا کر

واپس جھولے پر بیٹھ گئی

جیسے اس نے بہت بڑا تیر مارا ہو

من تم بھی ڈانس کرو ثنا نے ساتھ بیٹھی

من سے کہا تو من ہولے سے مسکرادی

نہیں بازل بھائی کو ایسے کام بالکل

بھی نہیں پسند ان کی نظر میں یہ

سب کھلم کھلا بے شرمی ہے

من نے مسکرا کر ثنا کی معلومات

میں اضافہ کیا تو ایک دم ثنا کی

مسکراہٹ سے مٹ گئی

اس نے تو بازل کو امپریس کرنے کے لیے

اتنی ادائیں لگائیں اور وہ ایسے کاموں

کو کھلم کھلا بے شرمی کہتا تھا

ثنا غصے سے رخ پھیر کر بیٹھ گئی

باقی کا فنکشن اس نے منہ پر بارا

بجا کر ہی گزارا

جی میڈم شروع کریں اپنی پریم کہانی

قرار کومل کے پاس بیڈ پر بیٹھتے سکون

سے بولا جبکہ آنکھوں میں خفگی صاف

دکھائی دے رہی تھی

بھائی آپ ناراض ہیں مجھ سے ؟؟

کومل نے آنکھوں میں آنسو بھر کر قرار کی

طرف دیکھتے کہاں تو قرار نے لمبا سانس لیا

تو کیا نہیں ہونا چاہیے ؟؟ قرار نے الٹا کومل

سے سوال کیا ایک انسو ٹوٹ کر کومل

کی انکھوں سے پھسلا اس نے سر جھکا لیا

اور بے اواز رونے لگی

قرار نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اس کے

سر پر محبت سے ہاتھ رکھا

کومل یہ سچ ہے تم نے ہمارا بھروسہ توڑا ہے

پر میں زندگی میں ہمیشہ اپنی بہن کے

ساتھ ہر سکھ دکھ میں کھڑا رہوں گا

قرار نے کومل کے آنسو صاف کیے تو

کومل نے تشکر بھری نگاہوں سے اپنے

بھائی کی طرف دیکھا پھر کومل نے اپنی

شروع سے لے کر اب تک کی ساری بات

بتادی جسے قرار نے غور سے سنا

وہ سب تو ٹھیک ہے کومل پر باذل ابھی

کہاں ہے کیا وہ جانتا ہے تم پریگننٹ ہو؟؟

قرار نے جانچتی نظروں سے کومل کی

طرف دیکھا۔۔

نہیں بھائی اس کی بہن کی شادی ہے وہ

وہیں مصروف ہے اور اس بارے میں وہ

کچھ بھی نہیں جانتے۔۔

کومل نے آہستہ سے جواب دیا

ایک کام کرو تم فون کرو اسے اور ابھی

سب بتاؤ قرار نے ایک ملک مخلصانہ مشورہ

دیا تو کومل ایک دم سوچ میں پڑ گئ

کیا ہوا کیا سوچ میں پڑ گئ قرار نے اسے

سوچوں میں ڈوبتے دیکھ کر کہا

وہ بھائی اج میں نے باذل سے کافی بد تمیز
کر دی وہ ناراض ہے مجھ سے کومل نے
پریشانی سے انگلیاں چٹخانے کہا
کیونکہ وہ واقع غصے میں آج پہلی بار
باذل سے بد تمیزی کر چکی تھی جس کا
اسے اب افسوس ہو رہا تھا
کوئی بات نہیں محبت میں چھوٹی موٹی
ناراضگی چلتی رہتی ہے تم اسے فون کر کے
بتادو جب اپنے بچے کا سنے گا خود ہی
ناراضگی ختم ہو جائے گی
قرار نے کومل کو بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑا
موبائل اٹھا کر دیا تو کومل دھڑکتے
دل کے ساتھ باذل کو فون کرنے لگی

اسے اب باذل کے غصے سے ڈر لگ رہا تھا

جیسے ہی کومل نے باذل کا نمبر ڈائل کیا

تو اس کا نمبر آف تھا

بھائی۔۔

باذل کا نمبر آف ہے ابھی شاید شادی میں

بزی ہیں اس وجہ سے۔۔

کومل کو یہی وجہ ٹھیک لگی جو اس نے

قرار کو بھی بتادی پر کومل کی بات

پر قرار کے ماتھے پر بل پڑے

ایسی بھی کیا مصروفیت جو انسان اپنی

بیوی سے بات کرنا بھول جائے

قرار کے لہجے میں غصہ تھا

نہیں بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔

کومل کو لگا قرار باذل کو غلط سمجھ رہا ہے

تم ایک بات کان کھول کر سن لو کومل

اگر اس باذل کے کچھ کچھ بھی ہینکی پینکی

کی تمہارے ساتھ تو یاد رکھنا میں

بخشوں گا نہیں اسے۔۔

قرار نے سخت لہجے میں کہا

باذل بہت اچھے ہیں کومل نے منہ بنا کر کہا

اچھی کی کچھ لگتی فون کرتی رہو اسے

اور جب بھی فون اٹھائے اسے فورا گھر بلاو

قرار کو غصہ ارہا تھا اپنی بہن کی بے

وقوفیوں پر۔۔

میرے باذل مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں

وہ کبھی بھی میرے ساتھ بے وفائی نہیں

کریں گے کومل کو محسوس ہو گیا کہ قرار

بازل کو غلط سمجھ رہا ہے

میری جان میں نے کب کہا بازل بے وفا ہے

قرار نے فوراً نرم پڑتے کہا ورنہ کومل رونے

کی تیاری پکڑ رہی تھی

ملازمہ کومل کے لیے کھانا دے کر جا چکی تھی

قرار نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا

پھر میڈیسن کھلا کر اسے آرام کرنے

کا کہہ کر خود نیچے آ گیا

جہاں سب اسی کے منتظر بیٹھے تھے

سب ٹھیک ہے نہ قرار؟

قرار کو آتا دیکھ ذوالقرنین صاحب نے فوراً پوچھا

جی بابا سب ٹھیک ہے کومل نے نکاح کیا ہے

باذل نام ہے اس لڑکے کا میں نے کومل سے کہہ

دیا ہے وہ اسے گھر بلائے ہم ملنا چاہتے ہیں

قرار نے ہے ٹھہر کر ساری بات سب گھر

والوں کو بتادی

شکر ہے کومل اس لڑکے کے نکاح میں ہے

ورنہ اس بچے کا۔۔

ثمن بیگم بات کرتے چپ کر گئی تو قرار نے

اگے بڑھ کر انہیں اپنے ساتھ لگایا

اپ فکر نہیں کریں موم کومل کو پورا بھروسہ

ہے باذل پر اور اگر کچھ غلط ہے بھی تو

میں ہونے نہیں دوں گا

قرار نے انہیں تسلی دی رات کے 12 بج رہے تھے

مائیوں کا فنکشن ختم ہو چکا تھا

من کپڑے چینج کر کے باذل کے کمرے میں آگئی

جہاں باذل صوفے کی پشت پر سر رکھ کر

آنکھیں موند کر بیٹھا تھا

بھائی من نے قریب اکر اہستہ سے کہا

تو باذل نے آہستہ سے انکھیں کھول کر من

کی طرف دیکھا جو پریشان لگ رہی تھی

باذل فورا سیدھا ہو کر بیٹھا بیٹھو

باذل نے من کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا

تو من باذل کے ساتھ صوفے پر ٹک گئی

میں تھوڑی دیر میں چلا جاؤں گا۔۔

باذل نے من کی طرف دیکھتے آہستہ سے کہا

تو من کے کب کے رکے آنسو نکل پڑے

میرا بس چلتا تو تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا

پر فریاب اچھا لڑکا ہے وہ تمہیں خوش

رکھے گا من میں کبھی نہ جاتا اگر بابا

مجھے مجبور نہ کرتے پرسوں تمہارا نکاح ہے

میری دعا ہے من تم جہاں بھی رہو خوشی

تمہارا مقدر بنے میرے حصے کی خوشیاں

بھی تمہیں ملیں آمین

بازل نے من کو اپنے ساتھ لگا کر اس کے

بالوں پر اپنے لب رکھے

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بھائی من نے

روتے ہوئے کہا تو بازل اس کے بال سہلانے لگا

کچھ نہیں ہو گا تم سب سے یہی کہنا

کہ تم کچھ نہیں جانتی

بازل نے کومل سے کہا تو اس نے آہستہ

سے سر ہلادیا

جاؤ آرام کرو میں کچھ ہی دیر میں چلا

جاؤں گا

بازل نے من کے آنسو صاف کرتے کہا

پر من کے دل کو کچھ عجیب ساوہم ستا

رہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہو

من کے کمرے میں جانے کے بعد بازل نے

اپنا موبائل پکڑا تو اسے کومل کی بد تمیزی

یاد آگئی

ایک بار پھر سے غصہ آگیا اس نے موبائل

بیڈ پر اچھال دیا اور خود کپڑے چینج

کرنے واش روم چلا گیا

رات دو بجے سب اپنے اپنے کمروں میں

سو رہے تھے جب باذل چپ چاپ گھر سے
نکل گیا وہ اپنی بائیک اور موبائل گھر پر
ہی چھوڑ گیا تھا
تاکہ کوئی بھی اسے ڈھونڈ نہ سکے
کومل باذل کو فون کرتے کرتے تھک کر سو گئی
باذل کا نمبر آن ہی نہیں ہو رہا تھا
اسے پریشانی تو بہت ہوئی باذل کی ناراضگی
کا سوچ کر پر پھر اس نے سوچا وہ کل باذل
کو منا لے گی اور ساتھ اسے گڈ نیوز بھی
سنائے گی
صبح کا سورج پورے آب و تاب سے چمک
رہا تھا۔۔
آج مہندی کا فنکشن تھا گھر میں افرا تفری

مچی ہوئی تھی

فنکشن کی تیاریاں پورے زور و شور سے

چل رہی تھی

احمد صاحب نے ایک دو بار من کو کہا کہ

بازل کو کہے شادی ہال جا کر سارے

انتظامات دیکھ لے

من اپنی گھبراہٹ چھپا کر یہی کہتی کہ

بازل بھائی گھر پر نہیں ہیں

تو احمد صاحب کو یہی لگتا کہ بازل ہال

ہی گیا ہو گا کومل بار بار بازل کا نمبر ملا

رہی تھی جو بن جا رہا تھا اب تو اسے بھی

پریشانی ہونے لگی

کیونکہ بازل کبھی بھی کومل سے ایسے

ناراض ہو کر موبائل آف نہیں کرتا تھا

کومل باذل کب آ رہا ہے گھر؟؟

قرار نے کومل کے کمرے میں اتے ہی پوچھا

کومل بیڈ پر پریشان بیٹھی تھی

قرار کی بات سن کر مزید پریشان ہو گئ

کیا ہوا ہے پریشان کیوں ہو قرار نے کومل کی

طرف دیکھتے کہا جو پریشان بیٹھی تھی

وہ بھائی۔۔وہ باذل اس کا نمبر ابھی بھی آف

ہے کومل کے منہ سے الفاظ ٹوٹ کر ادا ہوئے

قرار کا تو پارہ ہی چڑھ گیا

اتنی دیر کون بے وقوف اپنا نمبر آف رکھتا ہے

مجھے تو کچھ اور ہی معاملہ لگ رہا ہے

قراع نے غصے سے کہا تو کومل کے بے بسی

سے انسو نکل پڑے

کہاں رہتا ہے وہ قرار نے اسے روتے دیکھ

نرمی سے پوچھا تو کومل نے آہستہ سے

سر نفی میں ہلا دیا

او گوڈ کومل تم اتنا بھی نہیں جانتی ؟؟

تمہارا شوہر رہتا کہاں ہے قرار نے بمشکل

اپنا لہجہ دھیما رکھا کومل کے آنسوؤں

میں روانی آگئی

کومل مجھے کچھ اس کے بارے میں بتاؤ

میں خود مل کراتا ہوں اس سے۔۔

پورا نام بتاؤ مجھے بازل کا۔۔

قرار نے کومل کے آنسو صاف کرتے نرمی

سے کہا۔۔

بادل احمد۔۔

کومل نے ہچکیوں میں کہا

کیا کرتا ہے ؟؟قرار نے ایک اور سوال کیا

حیات انڈسٹریز میں جاب کرتے ہیں

کومل نے اہستہ سے کہا تو باذل کے

کان کھڑے ہوئے

کس حیات انڈسٹری میں وہ جو ایزل حیات

کی کمپنی ہے وہاں ؟؟

قرار نے پوچھا تو کومل بھی حیران ہوئی

اور سر اثبات میں ہلا دیا

پھر تو اسے ڈھونڈنا مشکل نہیں ہے

میں اج ہی جاتا ہوں ادھر اور اس سے

مل کراتا ہوں قرار نے کومل کو ریلیکس

کرنے کو کہا اور خود اٹھ کر افس چلا گیا

پیچھے کومل سوچ رہی تھی یہ بات

اس کے دماغ میں کیوں نہیں آئی

کہ باذل جہاں کام کرتا ہے وہ ایزل حیات

کی کمپنی ہے

قرار سیدھا حیات انڈسٹری گیا

ابھی اس نے حیات انڈسٹری میں قدم

رکھا ہی تھا جب سامنے ہی اسے ایزل

حیات دکھائی دی

قرار نے اسے دیکھ کر برا سا منہ بنایا

جبکہ ایزل حیات کو اپنی آنکھوں پر یقین

نہیں ارہا تھا کہ قرار سکندر اس کے افس

میں اس کے سامنے کھڑا ہے

قرار یہ تم ہی ہو نا یا میرا وہم ہے ؟؟

ایزل حیات نے قرار کے پاس اکر ایک ادا سے مسکرا کر کہا

جی میں ہی ہوں قرار نے سپاٹ انداز میں کہا

اجاؤ پھر میرے کیبن میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں ایزل حیات نے قرار کا بازو پکڑ کر کہا

میں یہاں باتیں کرنے نہیں کسی سے ملنے آیا ہوں اٹس ارجنٹ۔۔

قرار نے اہستہ سے اپنا بازو چھڑواتے کہا

او۔۔۔۔مجھے تو لگا تھا تم میرے پروپوزل پر ہاں کرنے ائے ہو۔۔

ایزل حیات کی تو ادائیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں

مجھے بازل احمد سے ملنا ہے قرار نے اس

کی بات اور اداؤں کو نظر انداز کر کے کہا

بازل احمد۔۔۔وہ تو چھٹی پر ہے

ایزل حیات نے کہا تو قرار کے ماتھے

پر بل پڑے

چھٹی کی کوئی خاص وجہ ؟؟

قرار کے لہجے میں ایزل حیات کے لیے

ناگواری تھی

وہ صرف بازل کا پوچھنے کے لیے اسے منہ

لگا رہا تھا

یس اس کی شادی ہے آج۔۔

ایزل حیات نے قرار کے سر پر دھماکہ کیا

کیا بک رہی ہو تم قرار نے غصے سے کہا

تو ایزل حیات کا خون کھول اٹھا

تمیز سے مسٹر قرار سکندر تم اس وقت

میرے افس میں کھڑے ہو

دوبارہ اس لہجے میں بات مت کرنا

ایزل حیات نے دبی اواز میں کہا

تو قرار کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا

مجھے باذل احمد کا ایڈریس چاہیے

قرار نے نرم لہجے میں کہا

سوری میں اپنے سٹاف کی انفارمیشن

کسی کو بھی نہیں دے سکتی

یہ میرے آفس رول کے خلاف ہے

ایزل حیات نے تیکھے انداز میں کہا

تو قرار نے لمبا سانس لیا

فائن مجھے بس اتنا بتادو کیا سچ میں

اس کی شادی ہے اج ؟؟؟

قرار نے ایزل حیات سے پوچھا

یس اس نے اور اس کے بابا احمد صاحب

نے یہی کہہ کر چھٹیاں لی ہیں

باذل اور اس کی بہن کی شادی ہے

البتہ افس سٹاف میں بھی کچھ لوگ

انوائیٹڈ ہیں۔۔

ایزل حیات نے قرار کو سب سچ بتادیا

جسے سن کر قرار نے غصے سے اپنی

مٹھیاں بھینچیں

اوکے تھینکس قرار نے کہا اور یہ جاوہ جا

ایزل حیات تو اس مغرور انسان کو دیکھ

کر خون کے گھونٹ پیتی رہ گئی

قرار قدرے غصے سے گھر آیا اور سیدھا

کومل کے کمرے میں گیا

جہاں ثمن بیگم اور رومیسہ بیگم پہلے

سے ہی موجود تھیں

ثمن بیگم کومل کو ناشتہ کروا رہی تھیں

اور رومیسہ بیگم اس سے بازل کے بارے

میں پوچھ رہی تھی جو وہ خوشی سے

انہیں بتا رہی تھی

قرار دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر آیا

تو سب نے حیرانی سے قرار کی طرف دیکھا

جو غصے سے کومل کی طرف دیکھ رہا تھا

کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے؟؟

رومیسہ بیگم نے اٹھ کر قرار کے پاس
اتے پوچھا جو غصے سے کومل کو گھور
تھا کومل الگ اس کے غصے سے پریشان
ہو رہی تھی
یہ آپ اس محترمہ سے پوچھیے جس کا
شوہر اج دوسری شادی کرنے جارہا ہے
قرار غصے سے دھاڑا تو کومل نے پھٹی
پھٹی آنکھوں سے قرار کی طرف دیکھا
جو اور بھی پتہ نہیں کیا کچھ کہہ رہا تھا
پر کومل کی سماعتیں اس وقت اس کا
ساتھ نہیں دے رہی تھیں
اسے لگا وہ ابھی مر جائے گی باذل اور
دوسری شادی مطلب باذل نے اس کے

ساتھ چیٹ کیا

اسے دھوکہ دیا۔۔ نہیں نہیں بازل ایسے

نہیں ہیں وہ مجھ سے بہت محبت کرتے

ہیں میں جان ہوں اپنے بازل کی۔۔

پر پھر اس کا نمبر کیوں بند ہے

بازل نے تو کبھی بھی اپنا موبائل آف

نہیں کیا شادی تو من کی تھی

اچانک اس کے ذہن میں جھماکہ ہوا

دل میں امید سی جاگی جو کچھ قرار

کو پتہ چلا وہ غلط ہو

بھائی شادی بازل کی نہیں اس کی

بہن کی ہے

کومل نے ٹوٹتے الفاظوں سے قرار کی

غلط فہمی دور کرنا چاہی

شادی باذل اور اس کی بہن کی ہے دونوں

بہن بھائی کی شادی ہے کومل وہ تمہیں

چیٹ کر چکا ہے۔۔

قرار نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

تو کومل کے دل میں درد سا اٹھا

اور یہی تک اس کی ہمت تھی اس سے

اگے اس میں سننے کی سکت نہیں تھی

ایک زوردار چکر آیا اور کومل پیچھے

تکیے پر گر پڑی۔۔

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

من باذل ابھی نہیں آیا؟؟

ثنا صبح سے باذل کو ڈھونڈ رہی تھی

پر وہ اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دے

رہا تھا۔۔

نہیں۔۔ من نے مختصر سا جواب دیا

ثنا کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

جسے اس نے جھٹک دیا

کہاں گئے ہیں وہ؟؟

ثنا نے ایک اور سوال کیا تو من کو وہ بے

حد بری لگی تھی اسی کی وجہ آج اس

کا بھائی گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا

مجھے نہیں پتہ۔۔

من نے کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

پیچھے ثنا سوچ میں پڑ گئی

مہندی کا فنکشن شروع ہونے والا تھا

سب مہمان آہستہ آہستہ شادی ہال پہنچ

رہے تھے من اور ثنا کو بیوٹیشن گھر پر
ہی تیار کر گئی تھی
کل مائیوں گھر پر ہی تھا تو من نے نقاب
نہیں کیا پر اج مہندی شادی ہال میں تھی
تو من نے بیوٹیشن سے کہہ کر نقاب
اچھے سے سیٹ کروایا
اف اللہ من کیسے کر لیتی ہو تم نقاب؟؟
اج تو رہنے دو شادی ہے پکس وغیرہ
بنوانی ہیں۔۔
ثنا نے من کو نقاب میں دیکھ کر قدرے
ناگواری سے کہا
میں بہت چھوٹی تھی تب سے ہی
بازل بھائی نے مجھے نقاب کرنے کا حکم دیا

جسے میں اج تک مانتی آرہی ہوں
اور مجھے خود بھی اس چیز پر کوئی
اعتراض نہیں ہے۔۔ من نے سپاٹ انداز
میں کہا تو ثنا نے برا سا منہ بنا کر رخ پھیر لیا
من آج گرین اور پنک لہنگے میں میچنگ
جیولری پہنے بالوں کو کرل کر کے
پیارا سا سٹائل بنا کر مہندی سے بھرے
گورے ہاتھوں میں میچنگ ہی چوڑیاں
پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی
ثنا کا اج بھی حسد سے برا حال تھا
من کا ذہن صرف بازل کی طرف لگا ہوا تھا
کیونکہ ہال میں سب مہمان اچکے تھے
اور فریاب کو دیکھ کر سب بازل کا پوچھ

رہے تھے احمد صاحب کو بھی اب باذل
کی غیر موجودگی کھٹکنے لگی

امرین بیگم بھی احمد صاحب سے باذل
کا پوچھ چکی تھیں

احمد صاحب برائیڈل روم من کے پاس
بادل کا پوچھنے آئے تو من صاف مکر گئی

اسے دکھ تو بہت ہوا اپنے بابا سے جھوٹ
بولنے کا پر وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی
کہ باذل ثنا سے زبردستی شادی کرے

دونوں دلہنوں کو سٹیج پر لا کر بٹھا
دیا گیا تھا

فریاب کومل کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ ثنا
اکیلے ہی بیٹھی تھی

احساسِ توہین سے اس کا برا حال ہو رہا تھا

کیونکہ ہال میں باذل کی غیر موجودگی

پر چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں

احمد صاحب سب کو جواب دیتے دیتے

تھک رہے تھے

امرین بیگم الگ پریشان ہو رہی تھیں

اللہ اللہ کر کے مہندی کا فنکشن اپنے

اختتام کو پہنچا اور وہ سب گھر آئے

من جانتی تھی گھر جا کر اسے کٹھرے میں

کھڑا کیا جائے گا اس لیے وہ پہلے ہی خود

کو ذہنی طور پر تیار کر چکی تھی

کومل نے چیخ کر کہا تو قرار اور سمن بیگم

بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے

کومل بیڈ پر ہوش وحواس سے بیگانہ

پڑی تھی وہ جلدی سے کومل کی طرف لپکے

کومل میری جان کیا ہوا۔۔

سمن بیگم نے پریشانی سے کومل کا گال

تھپتھپایا کومل کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے

رنگ پیلا پڑ گیا تھا قرار نے اسے فورا گود میں

اٹھایا اور ہاسپٹل لے کے نکل پڑا

پیچھے سمن بیگم اور رومیسہ بیگم بھی دوڑے

ذوالقرنین صاحب اپنے کمرے میں ارام کر رہے

تھے وہ آج آفس نہیں گئے تھے ساری رات

کومل کی پریشانی کی وجہ سے ان کی

انکھوں میں کٹی ابھی تھوڑی دیر پہلے

ہی ان کی انکھ لگی تھی ابھی انہیں باہر

سے شور سنائی دیا تو وہ جلدی سے باہر بھاگے

قرار کومل کا گود میں اٹھائے باہر کی طرف

بھاگ رہا تھا

ذوالقرنین صاحب کو کچھ غلط ہونے کا

احساس ہوا

کیا ہوا کومل کو؟؟ وہ جلدی سے اگے بڑھے

اور رومیسہ بیگم سے پوچھا رومیسہ

بیگم نے انہیں ساری بات بتادی

جسے سن کر ذوالقرنین صاحب کا اپنی

ٹانگوں پر کھڑے رہنا مشکل ہو گیا

انہوں نے بمشکل خود کو گھسیٹا اور

صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئے

قرار کومل کو ہاسپٹل لے کر جا چکا تھا

سمن بیگم ساتھ ہی گئی تھی

قرار باہر کاری ڈور میں اکیلا بیٹھا تھا

سمن بیگم اندر کومل کے ساتھ ہی تھیں

دس منٹ بعد ڈاکٹر باہر آ گئیں

ساتھ ثمن بیگم بھی تھیں

بی پی کافی لو ہے میں نے ڈرپ لگا دی ہے انہیں

کسی بات کا گہرا صدمہ پہنچا ہے

جو اس حالت میں ان کے بی پی کے لیے

بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے اپ انہیں ٹینشن

سے دور رکھیں اور ان کی ڈائٹ کا بھی

خیال رکھیں باقی میں اپ کو میڈیسن

لکھ دیتی ہوں وہ انہیں باقاعدگی سے دیں

ڈاکٹر نے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں قرار

اور سمن بیگم کی طرف دیکھتے کہا

اور چلی گئی

قرار یہ سب کیا ہو رہا ہے اب وہ لڑکا کومل

کو دھوکہ کیوں دے رہا ہے تم کچھ کرتے

کیوں نہیں ہم اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ

کر نہیں بیٹھ سکتے تم اس لڑکے سے ملو

اور اس سے بات کرو۔۔

سمن بیگم نے پریشانی سے اقرار کی طرف

دیکھتے کہا تو کچھ سوچ کر قرار نے

سر آہستہ سے ہلا دیا

دو گھنٹے بعد کومل ہاسپٹل سے گھر واپس

اگئی تھی قرار اس کے پاس اس کے روم
میں ہی بیٹھ گیا
باقی سب کو قرار نے تسلی دے کر اپنے اپنے
کمروں میں آرام کرنے بھیج دیا
کومل مجھے باذل کا نمبر چاہیے قرار نے
کومل کی طرف دیکھتے نرمی سے کہا
کومل جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی
قرار کی آواز پر ہوش کی دنیا میں واپس آئی
اور چپ چاپ اپنا موبائل پکڑ کر باذل کا
نمبر نکال کر قرار کے سامنے کر دیا
قرار نے فورا نمبر اپنے موبائل میں نوٹ کیا
تم فکر نہیں کرو مجھے باذل کے گھر بھی
جانا پڑا تو میں جاؤں گا

میں تمہارے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دوں گا

قرار نے کومل کے ماتھے پر بوسہ دیا

اس نے کومل کو لٹا کر کمفرٹر اوڑھایا

تم آرام کرو تب تک میں باذل سے مل کر آتا

ہوں قرار نے کہا اور کمرے سے نکل گیا

کب کے رکے آنسو چھم سے کومل کی

آنکھوں سے نکل کر اس کا تکیہ بھگونے لگے

پر کومل چپ تھی نہ دل میں باذل سے

شکوہ کر رہی تھی نہ اپنی زبان سے

کچھ دیر بے آواز رونے کے بعد کومل ڈرپ

اور دوائیوں کے زیر اثر سو ہو گئی

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

علی میں تمہیں ایک نمبر سینڈ کر رہا ہوں

فورا اس نمبر کی لوکیشن ٹریس کرواؤ

اور یہ انسان جہاں بھی ہے اسے پکڑ کر

میرے سامنے لاؤ

قرار نے علی کے فون اٹھاتے ہی اسے حکم دیا

تو علی ایک دم پریشان ہو گیا

خیریت قرار۔

کس کا نمبر ہے اور کیا کیا ہے اس نے؟؟

علی نے قرار سے پوچھنا ضروری سمجھا

کیونکہ کبھی بھی قرار نے اس طرح کا

کوئی کام علی کو نہیں دیا تھا

وہ سب میں تمہیں مل کر بتاؤں گا

ابھی جتنا کہا ہے اتنا کرو اور ہاں یہ کام

ایک گھنٹے تک ہو جانا چاہیے

قرار نے سختی سے کہا اور بنا علی کی

بات سنے فون کھٹک سے بند کر دیا

جبکہ علی ہکس بکا منہ کھولے بند ہوتے

فون کو دیکھ کر رہ گیا

🥀🥀🥀🥀🥀🥀

من یہاں آؤ۔۔

سب لوگ شادی حال سے ابھی گھر لوٹے تھے

جب صحن میں احمد صاحب کی گرجدار

آواز گونجی

من جو اپنے کمرے میں چینج کرنے جا رہی

تھی احمد صاحب کی اواز سن کر اس کے

قدم وہی جم گئے

یہاں آؤ من۔۔۔

احمد صاحب پھر سے گرجے تو من کو ناچارا

ان کے پاس آنا پڑا پاس ہی امبرین بیگم

فریاب پریشان کھڑے تھے جبکہ ثنا کافی
غصے میں تھی

بازل کہاں ہے؟؟احمد صاحب نے روبدرار آواز
میں پوچھا

مجھے نہیں پتا۔۔

من نے کوشش کی کہ اس کی زبان نہ لڑ کھڑائے
پر وہ ناکام رہی

جھوٹ مت بولو من وہ اس وقت کہاں ہے
تمہیں ضرور پتہ ہو گا

احمد صاحب نے انکھیں پھاڑے غصے سے
من کی طرف دیکھتے کہا

اگر پتہ ہوتا تو ضرور بتاتی پر میں سچ میں
نہیں جانتی بھائی کہاں ہیں

من نے سکون سے جواب دیا

جتنے سکون سے تم کھڑی ہو نا

ضرور پتہ ہو گا تمہیں باذل کا۔۔

ثنا نے غصے سے کہا۔۔

ثنابی ہیو یور سیلف۔۔فریاب نے اسے ٹوکا

جب من کہہ رہی ہے وہ نہیں جانتی تو

مطلب نہیں جانتی۔۔

فریاب نے من کی سائیڈ لی تو ثنا کو پتنگے لگے

آپ تو ہو ہی بیوی کے غلام۔۔

اسی کی سائیڈ لو گے ثنا نے بد تمیزی سے کہا

چپ ہو جاؤ ثنا ہم پہلے ہی پریشان ہیں

اور تم لڑنے مرنے بیٹھ گئی ہو

امبرین بیگم نے ثنا کو غصے سے کہا

تو وہ چپ کر ہو گئی پر من کو غصے سے

گھور رہی تھی

من تم اپنے کمرے میں جاؤ فریاب نے من کو کہا

تو وہ فوراً وہاں سے چلی گئی

فریاب مجھے لگ رہا ہے باذل اب نہیں آئے گا

احمد صاحب کو وسوسے ستانے لگے

ماموں فکر نہیں کریں باذل اجائے گا

کسی کام میں پھنس گیا ہو گا

فریاب نے انہیں تسلی دی پر فریاب خود

بھی پریشان ہی تھا

احمد بھائی کل بارات ہے اگر بادل نہ ایا تو

میری بیٹی پر داغ لگ جائے گا

امرین بیگم کو ثنا کی فکر ستانے لگی

یہ سب ثنا کی ضد کا ہی نتیجہ ہے اسے

سمجھانے کی بجائے اپ نے اس کا ساتھ دیا

اب بھگتو سب بیٹھ کر اور ماموجان آپ۔۔

آپ نے باذل سے زبردستی ہاں کروائی

تو اب غصہ من پر کیوں نکال رہے ہیں

نکاح زندگی بڑھ کے بندھن میں جوڑ دیتا ہے

یوں زبردستی ناپسندیدہ انسان کے ساتھ

زندگی نہیں گزاری جاتی

اور تم ثنا جتنی جلدی اس بات کو سمجھ

لو گی سکھی رہو گی ورنہ روتی ہی رہو گی

ساری زندگی۔۔

فریاب نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر سب کو

کہا اور غصے سے وہاں سے واک اوئٹ کر گیا

ثنا تن فن کرتی اپنے کمرے میں چلی گئ

وہ اتنی اسانی سے ٹلنے والی نہیں تھی

احمد صاحب کرسی پر سر تھام کر بیٹھ گئے

امبرین بیگم نے پریشانی سے انہیں ایک

نظر دیکھا اور اپنے کمرے میں چلی گئ

جانتی تھی زیادہ غلطی ان کی ہے

اگر وہ صحیح وقت پر دو تھپڑ لگا کر

ثنا کو سمجھاتی تو اج انہیں شرمندگی

نہ اٹھانی پڑتی۔۔

اج تو مہندی تھی مہمان کم ائے تھے پر کل

بارات تھی ان کے چاروں بچوں کی۔۔

جس میں سے ایک دولہا ہی غائب تھا

اب پتہ نہیں کل کا دن ان کے لیے کون کون

سے نئے امتحان لینے والا تھا

من نے اپنے کپڑے چینج کیے اور بیڈ پر بیٹھ گئی

اسے اپنے بابا کی باتوں سے زیادہ بازل کی
فکر ہو رہی تھی

جو کل رات سے گھر سے چلا گیا تھا اور ابھی
تک اس کی کوئی خبر نہیں تھی کسی کو بھی
کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے

یا اللہ میرے بھائی کو اپنے حفظ وامان
میں رکھنا آمین

من دل ہی دل میں بازل کے لیے دعا گو تھی

کیا وقت آگیا تھا نا ان دونوں بہن بھائی پر

دونوں ہی اپنی محبت سے دستبردار ہوئے تھے

پر بازل اتنی اسانی سے اپنی محبت چھوڑنے

والوں میں سے نہیں تھا

تبھی وہ بنا کسی کی فکر کیے یہاں سے

جا چکا تھا پر من وہ نہیں جا سکتی تھی

کیونکہ وہ ایک بیٹی تھی

پر کیا باپ بھائی کی عزتیں بیٹیوں کے ساتھ

ہی ہوتی ہیں بیٹے کچھ بھی کریں کیا ان

کی عزت پر کوئی فرق نہیں پڑتا

من اپنے بابا کی زبان اور ان کی عزت رکھنے

کے لیے اپنی محبت سے دستبردار ہو گئی

جبکہ وہ جانتی تھی قرار کی محبت سچی ہے

وہ کبھی بھی من کو رسوا نہیں کرے گا

پھر بھی من نے اپنی محبت کا ساتھ

چھوڑ دیا

قرار میں تمہیں اس لڑکے کا ایڈریس سینڈ
کر دیتا ہوں باقی کی ڈیٹیلز بھی مینشن
کر دوں گا۔۔
قرار اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا
جب علی کی کال آئی
مجھے اس کا ایڈریس نہیں وہ لڑکا خود چاہیے
قرار نے غصے سے کہا یار تم پوری بات سن لیا
کرو پہلے علی نے اکتا کر کہا
تو قرار نے لمبا سانس لے کر اپنا غصہ کنٹرول
کرنے کی ناکام کوشش کی
وہ لڑکا غائب ہے اپنے گھر سے۔۔
علی نے کہا تو قرار کے ماتھے پر بل پڑے
کیا مطلب اس کی تو شادی ہے نا۔۔

قرار نے نہ سمجھی سے کہا

ہاں کل بارات ہے اس کی اور اس کی بہن کی۔۔

پر انفار میشن ملی ہے اس لڑکے نے اج اپنی

مہندی بھی اٹینڈ نہیں کی۔۔

صبح سے غائب ہے وہ بازل احمد نام ہے اس

کا علی نے قرار کو ساری بات کھل کر بتائی

ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ غائب کیوں ہے

قرار کا دماغ خراب ہو رہا تھا وہ جتنا اس

مسئلے کو سلجھانا چاہتا تھا

یہ مسئلہ اتنا ہی الجھ رہا تھا

پتہ نہیں یار اس کا موبائل اف ہے تبھی ہم

لوکیشن پتہ نہیں کر سکے

بات کیا ہے کون ہے یہ بازل احمد اور تم کیوں

اس کے پیچھے پڑ گئے ہو

علی نے کافی تشویش سے پوچھا

کیونکہ قرار یوں کسی کے پیچھے نہیں پڑتا تھا

ایسا پہلی بار ہوا تھا

تم رضا اور عمر فورا مجھے آفس میں ملو

قرار نے کچھ سوچتے کہا

اس وقت ؟؟ دماغ تو ٹھیک ہے 12 بج رہے ہیں

اس وقت آفس میں کیوں ملنا ہے کہیں باہر

مل لیتے ہیں۔۔

علی کو سمجھ نہیں ائی قرار رات کے 12

بجے انہیں افس کیوں بلا رہا تھا

کسی ریسٹورنٹ میں بھی تو بلا سکتا تھا نا

بات ہی ایسی ہے یار تم پلیز تینوں مجھے

افس میں ملو میں نکل رہا ہوں تم لوگ

بھی فورا پہنچو۔۔

قرار نے کہا اور فون بند کر دیا علی نے جلدی

سے عمر اور رضا کو فون کر کے اطلاع دی

وہ دونوں بھی سن کر شاکڈ ہوئے

پر فورا ہی قرار کے افس کے لیے نکل پڑے

اتنا تو وہ تینوں ہی سمجھ گئے تھے بات

سیریس ہے ورنہ قرار اس وقت اور وہ بھی

افس میں ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا

وہ تینوں اس وقت قرار کے افس میں

پریشان بیٹھے تھے قرار نے انہیں ایک ایک

بات کھل کر بتا دی تھی

پر ان تینوں میں کوئی ایک تھا جس کی

روح فنا ہوئی تھی اور وہ تھا رضا

رضا دل ہی دل میں کومل کو پسند کرتا تھا

اس نے سوچا تھا جب کومل کی پڑھائی

کمپلیٹ ہو جائے گی تو وہ قرار سے رشتہ

بھیجنے کی بات کرے گا

پر جیسا ہم سوچتے ہیں ویسا تھوڑی نہ ہوتا ہے

رضا کی محبت کسی اور کا نصیب بن چکی تھی

اور یہ بات رضا کے لیے تکلیف دہ تھی

یار مجھے تو یہ باذل فراڈ لگ رہا ہے۔۔

عمر نے جتنا سنا اتنی رائے دے دی

چلو فراڈ ہے یا اچھا ہے پوائنٹ یہ ہے اب

کرنا کیا ہے۔۔

علی مدے پر آیا جب کہ رضا ابھی چپ ہی تھا

فیملی میں کون کون ہے اس کی ؟؟

قرار نے سنجیدگی سے پوچھا علی جو بازل

کی ساری انفارمیشن نکلوا کر آیا تھا

ایک بہن اور باپ ہے اور اس کی بہن کی شادی

اس کی پھپھو کی بیٹا اور بیٹی سے ہو رہی ہے

جو کچھ دن پہلے ہی دبئی سے ائے ہیں

پر بازل صبح سے لاپتا ہے

علی نے ساری انفارمیشن قرار کے گوش

گزار کر دی

ٹھیک ہے کل تم اس کی بہن کو اغوا کرو گے

قرار نے حد درجہ سنجیدگی سے کہا

تو وہ تینوں ہکے بکے اس کی شکل دیکھنے

لگے۔۔

آر یو سیر یس قرار ؟؟

عمر نے غصے سے پوچھا کیونکہ اسے قرار کی

بات بالکل بھی پسند نہیں ائی تھی

یس آئی ایم۔۔

قرار نے دوبدو جواب دیا تو رضا کے ماتھے

پر سختی سے بل پڑے

قرار تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو

رضا نے اسے اس کی غلطی کا احساس دلانا

چاہا۔۔

ہاں جانتا ہوں بہت اچھے سے جانتا ہوں وہ

لڑکا میری بہن سے نکاح کر کے بھاگ گیا

ہے اور میں سکون سے اس کی بہن کا گھر

بستا دیکھوں ہر گز نہیں

قرار نے غصے سے چلا کر کہا غصے سے اس

کی آنکھیں خون چھلک رہی تھیں

لیکن قرار ان سب میں اس کی بہن کا کیا

قصور ہے رضا نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا

تو تم مجھے میری بہن کا قصور بتا دو

اس کا قصور صرف اتنا ہے کہ اس نے محبت

کی اور بدلے میں اسے دھوکہ ملا

قرار نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے کہا

ٹھیک ہے اب یہ بھی بتا دے تو اس کی بہن

کا کرے گا کیا؟؟

عمر نے پوچھا کچھ دن اپنے پاس رکھوں گا

پھر چلتا کروں گا۔۔

قرار نے سکون سے کہا تو ان تینوں نے افسوس

سے اپنے دوست کی طرف دیکھا

قرار تیرا دماغ درست ہے تو پہلے ایک لڑکی

کو اغوا کرے گا پھر اس کا ریپ کرے گا

عقل مر گئی ہے تیری۔۔

رضا نے غصے سے کہا

ہاں مر گئی ہے میری عقل۔۔ کیونکہ تو نے میری

بہن کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے

میری بہن کی آنکھوں میں خالی پن نہیں دیکھا

دو دن صرف دو دنوں میں وہ کتنا مر گئی ہے

تو نے یہ نہیں دیکھا۔۔

وہ میری بہن کی زندگی برباد کر کے بھاگ

گیا اور تم سب چاہتے ہو میں چپ رہوں

نہیں رضا میں ہر گز چپ نہیں بیٹھوں گا

میں برباد کردوں گا اسے اور اس کے خاندان

کو۔۔۔۔

قرار کسی صورت نہیں ٹل رہا تھا وہ اس

وقت جنونی لگ رہا تھا

جسے بس انتقام لینا تھا

قرار کیا پتہ بادل کسی مصیبت میں ہو

مطلب اگر اسے کومل کو دھوکہ دینا ہوتا

تو وہ اپنی پھپھو کی بیٹی سے شادی

کرلیتا تم سب پوزیٹیو بھی تو سوچو

علی نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑائے

رضا اور عمر نے بھی اس کی بات سے

اتفاق کیا

تم لوگ سیدھی طرح کہو اس مشکل وقت

میں میرا ساتھ نہیں دو گے
قرار نے آئی برو اچکا کر غصے سے کہا
ہاں میں نہیں دوں گا تمہارا ساتھ
کیونکہ تم ایک بے گناہ کو سزا دے رہے ہو
اور وہ بھی ایک لڑکی۔۔
رضا نے قرار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا
اور تم دونوں؟؟
قرار نے رضا کی بات سن کر علی اور عمر کی
طرف رخ پھیرا
سوری ہم بھی اس کام میں تیرا ساتھ نہیں
دے سکتے عمر نے اٹل لہجے میں کہا
اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔
اج سے میں تم تینوں کے لیے مر گیا

لعنت بھیجتا ہوں میں ایسی دوستی پر

جو مشکل وقت میں ساتھ چھوڑ جائے

فرار غصے سے دھاڑا

قرار تو ٹھنڈے دماغ سے سوچ یار یہ غلط ہے

علی نے اسے احساس دلانا چاہا

کیونکہ قرار عورتوں کی عزت کرنا بہت

اچھے سے جانتا تھا اور آج وہی قرار

لڑکی کو اغوا کر کے اس کی عزت خراب

کرنے کی بات کر رہا تھا

یہ بات ان تینوں کے لیے حیران کن

اور تکلیف دہ بھی تھی

مجھے میرے حال پر چھوڑ دو میں کل

خود یہ کام کر لوں گا

قرارنہ نے آہستہ آواز میں سنجید گی سے کہا

جب کہ آنکھوں میں ابھی بھی غصہ

اور جنونیت تھی

ٹھیک ہیں ہم تمہارا ساتھ دیں گے پر میری

ایک شرط ہے رضا نے گہرا سانس بڑھتے کہا

تو قرار سمیت علی اور عمر نے بھی اسے

سوالیہ نظروں سے دیکھا

تم اس لڑکی سے نکاح کرو گے رضا نے سکون

سے قرار کے سر پر دھماکہ کیا

تمہارا دماغ مجھے بہت دیر سے خراب لگ

رہا ہے میں کیوں کروں اس لڑکے کی بہن

سے نکاح جس نے میری بہن کو دھوکہ دیا

اور اب بھاگ بھی گیا تمہیں کیا لگتا ہے

اسے ڈھونڈنا میرے لیے مشکل ہے

ہر گز نہیں میں نے اسے ڈھونڈنے کا بھی

انتظام کر رکھا ہے۔۔

قرار نے رضا کی طرف دیکھتے کہا

جو بھی ہے تمہیں اس سے نکاح کرنا ہو گا

کیونکہ کومل ابھی بھی باذل کے نکاح

میں ہے وہ کسی بھی وقت واپس اسکتا ہے

اور اگر وہ صحیح نکلا

تو کومل کے لیے تم پریشانی کھڑی کر دو گے

اگر تم اس لڑکی سے نکاح کرو گے

تو باذل کومل کے ساتھ کچھ بھی غلط

کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گا

رضا نے قرار کو مخلصانہ مشورہ دیا

اور ویسے بھی پہلے اغوا پھر اس طرح

تم گناہ کرنے سے بھی بچ جاؤ گے

علی کو بھی رضا کی بات پسند آئی تھی

اور تم لوگوں کو کیا لگتا ہے وہ لڑکی آسانی

سے قرار سے نکاح کر لے گی۔۔

عمر نے ان سب کی عقل پر ماتم کیا

تو ٹھیک ہے نہ قرار اسے بلیک میل کرے

پھر تو مان ہی جائے گی نا

علی نے کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کے کہا

قرار چپ چاپ ان کی باتیں سن رہا تھا

تم چپ کیوں ہو رضا نے قرار کی طرف

دیکھتے کہا

وہ میں من۔۔

قرار کو سمجھ نہیں ائی وہ کیا کہے

او اچھا۔۔جب ریپ کرنے کا سوچا تب

من بھابی کا خیال نہیں ایا اب نکاح کا بول

رہے ہیں تو ساتھ ہی اس عاشق کو اپنی

عاشقی یاد اگئی

علی نے غصے سے جل کر کہا

کون عاشق اور کون سی عاشقی میں

کسی سے عشق نہیں کرتا اور رہی بات

اس لڑکی کی تو ٹھیک ہے میں کروں گا

اس سے نکاح اور کل ہی کروں گا

قرار نے اٹل لہجے میں کہا تو وہ تینوں

کل کا پلان ڈسکس کرنے لگے

قرار تم ایک بار پھر سوچ لو سب اتنا

اسان نہیں ہے اور ہم کون سا پروفیشنل

کڈ نیپرز ہیں مجھے اس لڑکی کے لیے

بہت برا لگ رہا ہے۔۔

عمر نے ایک آخری کوشش کی قرار کو

سمجھانے کی پر آج قرار اپنے فیصلے

پر اٹل بیٹھا تھا

کومل کے لیے برا نہیں لگ رہا وہ پریگننٹ ہے عمر

اس حالت میں اسے بازل کی ضرورت ہے

اور وہ قائروں کی طرح منہ چھپا کر

بھاگ گیا ہے قرار کی آواز میں دکھ ہی

دکھ تھا

ہمیں پوری فکر ہے کومل کی بس تجھے

اتنا سمجھا رہے ہیں وہ لڑکی بے گناہ ہے

رضا نے بھی قرار کو سمجھانا چاہا

شاید وہ ضد چھوڑ دے

میں اب نکاح کر تو رہا ہوں اس سے

جانتا ہوں جذبات میں اکر میں غلط

بول گیا تھا کہ اس کی عزت خراب

کروں گا پر اب میں اسے اپنا نام دے

رہا ہوں اس لیے تم سب بے فکر رہو

اس لڑکی کو میرے علاوہ کوئی اور

نقصان نہیں پہنچا سکے گا

جتنے بھی آنسو اور درد ہوں گے وہ

اسے صرف قرار سکندر دے گا

جتنا میری بہن روئے گی اتنا ہی

وہ روئے گی قرار کے لہجے میں اس

انجان لڑکی کے لیے بے تحاشہ نفرت

چھلک رہی تھی

اور جب بازل آئے گا پھر؟؟

علی نے گہرا سانس لیتے پوچھا

تب کی تب دیکھیں گے قرار نے لاپرواہی

سے کندھے اچکائے

واؤ یہ سارے فیصلے خود ہی کر کے بیٹھا ہے

ایک بات تو بتا ہمیں یہاں تو نے جھک مارنے

کے لیے بلایا تھا

علی نے جل کر کہا

مانی تو ہے تم سب کی نکاح والی شرط

اب اور کیا کروں

قرار نے اکتا کر کہا

تم بس اس لڑکی پر مار پیٹ مت کرنا

علی نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ قرار کو غصہ

ہی نہ چڑھ جائے

ارے میرے باپ یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ

لے کہتے ہو تو اس کی طرف دیکھوں گا

بھی نہیں۔۔

قرار تنگ آگیا تھا ان کی شرطوں سے

نہیں اب ایسی بھی بات نہیں ہے تم اچھے

سے دیکھنا اور بس دیکھنا نہیں پورے

حق وصول کرنا۔۔

عمر نے آنکھ دبا کر شرارت سے کہا

تو وہ تینوں بھی ہنس دیے

پر قرار من بھابی کا کیا سوچا تم نے۔۔

رضا جاننا چاہتا تھا اس رات من اور قرار

کے بیچ ایسا کیا ہوا کہ قرار نے اس کا

ذکر تک کرنا چھوڑ دیا

مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی

ہاں اتنا ضرور کہوں گا وہ لڑکی وہ

نہیں جو ہم سمجھتے تھے

قرار کو پھر سے من کی باتیں یاد انے لگیں

اس نے رخ پھیر کر اپنے آنسوؤں کو

بمشکل پیچھے دھکیلا

پر وہ تینوں بھی اس کے جگری یار تھے

وہ جتنا بھی اپنے دل کا درد ان سب

سے چھپاتا وہ سب اتنا ہی محسوس

کر جاتے تھے

چلو ٹھیک ہے پھر اب نکلتے ہیں کل ہمارے

قرار کا نکاح ہے تیاری بھی تو کرنی ہے نا

عمر نے ماحول ٹھیک کرنا چاہا

علی زیادہ ذمہ داری تم پر ہے تم نے ہی

اس لڑکی کو اغوا کروانا ہے اور ہاں اس

کا نام وغیرہ بھی پتہ کر لینا

تب ہی نکاح ہو پائے گا

رضا نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بھی

جانے کی غرض سے کھڑے ہو گئے

رضا کی بات پر علی نے ہلکا سا سر ہلایا

اور وہ چاروں ایک دوسرے سے مل

کر اپنے اپنے گھروں کو نکل پڑے

قرار رات تین بجے گھر لوٹا وہ سیدھا

کومل کے کمرے میں گیا اہستہ سے دروازہ

کھولا تو دنگ رہ گیا

کومل گھٹنوں میں سر دیئے سسک رہی تھی

قرار تڑپ کر اگے بڑھا اسے تو لگا تھا

کومل دوائیوں کے زیر اثر سو رہی ہوگی

کومل۔۔

قرار نے اس کا سر اٹھایا تو اس کے دل

کو کچھ ہوا رو رو کر کومل نے اپنی

آنکھیں سجالی تھی

قرار نے اس کے آنسو صاف کیے

کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو؟؟

قرار نے نرمی سے پوچھا

وہ بھائی مم۔۔میں نے بہت برا خواب

دیکھا باذل کے چہرے پر خون لگا تھا

وہ بے ہوش تھا کومل کی ہچکیاں بندھ

گئیں وہ تڑپ رہی تھی اور قرار اپنی

بہن کو اس حالت میں دیکھ کر دل

خون کے انسو رو رہا تھا

کومل میری گڑیا باذل ٹھیک ہو گا تم

پریشانی میں سوئی تھی نا تو تمہارا

وہم ہو گا قرار نے اسے ریلیکس کرنا

چاہا۔۔

نہیں بھائی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پپ۔۔

پلیز باذل کو ڈھونڈیں وہ ضرور کسی

مصیبت میں ہیں وہ میرے بنا ایک پل

نہیں رہتے کومل کی حالت رو رو کر

بگڑ رہی تھی

کومل پلیز تم خود کو سنبھالو ورنہ

تمہارے بے بی پر ایفیکٹ پڑے گا

اور رہی بات بازل کی تو میں نے اسے

ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک جاننے والے

انسپیکٹر کو بول دیا ہے انہوں نے

بازل کی تلاش شروع کر دی ہے

انشاءاللہ بہت جلد بازل ہمارے

سامنے ہو گا پر پہلے تم خود کو ریلیکس کرو

قرار نے اسے اپنے ساتھ لگایا

اور آہستہ آہستہ اس کی کمر سے سہلانے لگا

قرار کی بات سن کر کومل تھوڑا سنبھل
گئی تھی اس نے رونا بند کر دیا تھا
پر ہچکیاں ابھی بھی جا رہی تھیں
تھوڑی دیر تک جب کومل کی ہچکیاں
بند ہوئیں تو قرار نے سر نیچے کر کے
دیکھا تو کومل سو گئی تھی
وہ یقینا برے خواب سے ڈر کر اٹھی
تھی قرار نے اہستہ سے اس کا سر تکیے
پر رکھا کمفرٹر اس پر اوڑھایا
کومل کے ماتھے پر لب رکھے اور ایک
نظر اسے دیکھ کر جب قرار کو تسلی
ہو گئی وہ سو چکی ہے تو وہ آہستہ
سے کمرے سے نکل گیا

قرار سیدھا اپنے کمرے میں ایا اور بیڈ

پر اوندے منہ گر گیا

دماغ میں کچھ دیر پہلے والی علی عمر

اور رضا کی باتیں گونجنے لگی

وہ جانتا تھا وہ غلط کر رہا ہے پر ابھی

قرار کے سینے میں انتقام کی اگ بھڑک

رہی تھی اسے باذل سے اپنی بہن کے آنسوؤں

اور تڑپ کا بدلہ لینا تھا

اس نے سوچ لیا تھا وہ باذل کی بہن

کو بھی یہی تڑپ اور آنسو دے گا

صبح کا سورج اپنے وقت پر ہی طلوع

ہوا تھا من چپ چاپ اپنے کمرے میں

بیٹھی تھی احمد صاحب اور امرین بیگم

صحن میں پریشان بیٹھے تھے
پاس ہی فریاب کھڑا تھا باذل ابھی تک
گھر نہیں لوٹا تھا اور یہ کوئی چھوٹی
بات نہیں تھی
احمد بھائی کیا سوچا پھر اپ نے؟؟
امرین بیگم نے پریشان سر جھکائے
اپنے بھائی کو مخاطب کر کے کہا
آپا جو اپ فیصلہ کریں گی مجھے کوئی
اعتراض نہیں ہو گا احمد صاحب نے سر
جھکائے تھکے ہوئے انداز میں کہا
تو امرین بیگم نے گہرا سانس لیا
تو ٹھیک ہے پھر فریاب اور من کا نکاح
آج ہی کر دیتے ہیں ثنا کے نصیب میں

یہی لکھا تھا امرین بیگم نے سمجھداری

سے کام لیا

خبر دار جو آج کسی کا بھی نکاح ہوا تو

میری زندگی برباد کر کے اپ سب اس

کی بہن کو آباد کرنا چاہتے ہیں ہر گز نہیں

میں یہ نکاح نہیں ہونے دوں گی

ابھی احمد صاحب کچھ بولتے جب ثنا

چیختی ہوئی آئی

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا اپنی

حد میں رہو ورنہ بہت برا پیش اؤں گا میں

فریاب نے غصے سے ثنا کا بازو دبوچا

ان کی آوازیں سن کر من بھی باہر آگئی

آگئی منحوس میری خوشیاں نگل گئی

میں اس کی جان لے لوں گی

ثنا فریاب سے اپنا بازو چھڑواتی

ہذیانی انداز میں چیختی من کی طرف بڑھی

اور دونوں ہاتھوں سے اس کا گلا دبوچ لیا

ثنا فریاب اور امرین بیگم جلدی سے آگے

بڑھے پر ثنا پر جنون سوار تھا

من کا چہرہ دباؤ کی وجہ سے سرخ پڑ رہا تھا

فریاب نے ایک نظر من کی طرف دیکھا

اور پوری طاقت سے ثنا کو پیچھے کر کے

اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا

چٹاخ۔۔

تھپڑ اتنی زور سے بجا ثنا اوندے منہ زمین

پر گری من بری طرح کھانسنے لگی

فریاب نے جلدی سے اگے بڑھ کر پانی

کا گلاس اس کے منہ کو لگایا

من کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

اس نے ایک نظر اپنے بابا کی طرف دیکھا

جو چپ چاپ سر جھکائے بیٹھے تھے

جیسے انہیں من کی تکلیف سے کوئی فرق

ہی نہ پڑا ہو من کے دل میں درد سا اٹھا

اتنی بے رخی اتنا اکھڑپن اتنا سخت دل

کہ ایک باپ کو اپنی اولاد کی تکلیف

کی بھی پرواہ نہیں تھی

تم نے اس لڑکی کی خاطر مجھے تھپڑ مارا

ثنا نے کھڑے ہو کر غصے سے کہا

ضرورت پڑی تو جان سے بھی مار دوں گا

فریاب نے دو بدو جواب دیا

موم میں رات تک انتظار نہیں کر سکتا ابھی

اور اسی وقت میں من سے نکاح کروں گا

ہمت ہے کسی کی تو مجھے روک کر دکھائے

فریاب نے چبا چبا کر سنا کی طرف

دیکھتے کہا جو کھا جانے والی نظروں

سے من کو دیکھ رہی تھی

جیسے ابھی اسے جان سے مار دے گی

میں مولوی صاحب کو بلانے جا رہا ہوں

آپ خود کو مینٹلی طور پر تیار کریں

فریاب نے اس بار من کی طرف دیکھتے

نرمی سے کہا

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تم خوش۔۔

امرین بیگم نے فریاب کے سر پر ہاتھ پھیرا
تو وہ فوراً گھر سے نکل گیا
من نے اپنے بابا کی طرف افسوس سے دیکھا
اور اپنے کمرے کی طرف چل دی
ثنا غصے سے بے پیچ وتاب کھاتی رہ گئی
من کمرے میں ائی اور دروازہ لوک کر کے
بیڈ پر اوندھے منہ گری اور پھوٹ پھوٹ
کر رو پڑی اسے اس وقت باذل کی کمی
بہت محسوس ہو رہی تھی اس کا بس
نہیں چل رہا تھا وہ یہاں سے بھاگ کر
اپنے بھائی کے پاس چلی جائے
باذل کی بہن کو اغوا کرنے کے لیے علی نے
دو لڑکے اپنے ساتھ ہائر کیے

قرار کا سختی سے حکم تھا لڑکی کو کڈنیپ

شام سے پہلے ہی کیا جائے جوان کے لیے

بہت مشکل تھا دن دہاڑے ایک لڑکی کو

اغوا کرنا۔۔

پھر بھی وہ پوری پلاننگ کے ساتھ ائے تھے

قرار نے لڑکی کو اغوا کر کے رضا کے

فارم ہاؤس میں لانے کو کہا تھا

اس وقت علی ان دو لڑکوں کے ساتھ

بازل کے گھر کے باہر کھڑا تھا ان کی بہن

کو کڈنیپ کرنے کے لیے وہ تینوں ایک

موقع کی تلاش میں تھے

جو انہیں مل گیا تھا قرار تیار ہو کر سیدھا

کومل کے کمرے میں ایا

جو گم سم بیڈ پر بیٹھی موبائل پر بار بار
باذل کا نمبر ڈائل کر رہی تھی جو آف

جا رہا تھا

پر کومل بار بار باذل کا نمبر ملاتی اس امید

سے کہ شاید اب کی بار نمبر مل جائے

پر نمبر ہر بار اف ہی ملتا

کومل تم نے ناشتہ کیا؟؟ قرار نے اس کے

ہاتھ سے موبائل پکڑ کر سائیڈ پر رکھتے کہا

مجھے کچھ نہیں کھانا مجھے باذل

کے پاس جانا ہے بس۔۔

کومل نے رندھی اواز میں کہا تو قرار نے

گہرا سانس بھرس ابھی وہ کچھ بولتا

جب دروازہ کھلا اور عائشہ اندر آئی

کومل نے نظر گھما کر عائشہ کی طرف دیکھا

اور اٹھ کر اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ

کر رو پڑی

کومل بس چپ ہو جاؤ میں تو تمہیں دیکھنے

ائی تھی کہ اتنے دن ہو گئے تم کالج

نہیں ائی پر یہاں اکر مجھے نیچے

آنٹی نے تمہارے بارے میں بتایا

عائشہ کو کومل کی حالت دیکھ کر ہول

اٹھ رہے تھے اس کی اتنی پیاری دوست

نے اپنی کیا حالت کر لی تھی

عائشہ بازل کہاں ہیں وہ کہاں چلے گئے

مجھے اس طرح چھوڑ کر میں مانتی ہوں

میں نے اس دن بدتمیزی کی تھی

بٹ اتنی بڑی سزا عائشہ میں مر جاؤں گی

میں باذل کے بغیر مر جاؤں گی

کومل تڑپ رہی تھی اور عائشہ اسے

تو یقین ہی نہیں ارہا تھا کہ باذل اس

طرح کومل سے لاپرواہ ہو کر بیٹھا ہے

عائشہ مجھے سچ بتاؤ باذل کیسا انسان

تھا اس نے کومل کے ساتھ دھوکہ کیوں کیا

قرار نے عائشہ سے سوال کیے

قرار بھائی باذل بہت اچھا انسان ہے وہ

بہت محبت کرتا ہے کومل سے

اس کی انکھوں میں سچائی تھی

عائشہ نے صاف گوئی کی

اچھا تو پھر وہ دوسری شادی کیوں کرنے

جا رہا تھا اور اب غائب کیوں ہے

اگر اتنا ہی سچا ہے تو حالات کا مقابلہ کرے

بزدلوں کی طرح چھپ کر کیوں بیٹھا ہے

قرار کو بازل پر رتی برابر اعتبار نہیں ارہا تھا

اسی بات سے تو میں پریشان ہوں

وہ تو ایک پل کے لیے بھی کامل سے

غافل نہیں ہوتا تھا اور اب دو دن ہو گئے

عائشہ خود بھی پریشان تھی

جو بھی ہے میں اب بخشوں گا نہیں اسے

اب اسے کومل کی ہر تکلیف ہر آنسو

کا حساب دینا ہو گا اور وہ میں لے کر رہوں گا

میں ناشتہ بھجواتا ہوں تم کومل کو کروا دینا

قرار کی آنکھوں میں کچھ تو عجیب تھا

جو عائشہ کو سمجھ نہیں آیا

پر اس نے اپنا وہم سمجھ کر جھٹک دیا

قرار سیدھا آفس پہنچا اسے کام نپٹا کر

رضا کے فارم ہاؤس بھی پہنچنا تھا

من اپنے بیڈ پر بیٹھی زار و قطار رو رہی

تھی کھڑکی کی طرف اس کی پیٹھ تھی

امرین بیگم نے اسے ہلکا پھلکا تیار ہونے

کا حکم دیا تھا اس لیے اس نے اف وائٹ

کلر کا گھٹنوں سے نیچے تک آتا فراک

پہنا تھا سر پر سلیقے سے دوپٹہ اوڑھا

تھا میک اپ کے نام پر صرف ہلکی سی

لپسٹک لگا کر نارمل سی جیولری پہنے

روئی سنہری آنکھیں جو زیادہ رونے کی

وجہ سے سرخ پڑ گئی تھی

چھوٹی سی گلابی ناک سوگوار سا

حسن لیے من غضب ڈھا رہی تھی

پاس ہی اس کا نقاب تھا جو شاید نکاح

کے وقت اس نے کرنا تھا ابھی وہ رونے

میں مصروف تھی جب اسے اپنے پیچھے

کسی کے چلنے کی اواز آئی

من کو لگا اس کا وہم ہے پر چلنے کی

اواز تیز ہوئی تو اس نے نہ سمجھی

سے اٹھ کر پیچھے مڑ کر دیکھا

تو اس کے اوسان خطا ہو گئے

دو ہٹے کٹے مرد منہ پر نقاب پہنے من کی

طرف بڑھ رہے تھے اس سے پہلے من

چیختی ان میں سے ایک نے اگے بڑھ

کر من کے منہ پر رومال رکھا

من نے ہاتھ پیر چلائے پر وہ بے ہوش ہو گئ

باس۔۔۔ ہم لڑکی لے کر ارہے ہیں آپ

ہمارا انعام تیار رکھنا۔۔

دوسرے لڑکے نے جلدی سے علی کو فون

کر کے کہا

انعام تیار ہے تم لڑکی لے کر پہنچو

علی اس وقت من کے گھر کی بیک سائیڈ

پر گاڑی میں بیٹھا تھا

یہاں اکا دکا ہی لوگ تھے

اور ہاں لڑکی کے اوپر چادر ڈال دینا

علی نے حکم دیا تو اس نے جی باس کہہ

کر فون بند کر دیا

فون بند کر کے وہ من کی الماری کی طرف

بڑھا اور ایک کالی چادر نکال کر من کے

اوپر اوڑھا دی اور اسے اٹھا کر کمرے

سے باہر آ گئے

سب اس وقت اپنے کمرے میں تھے

فریاب مولوی صاحب کو لینے گیا ہوا تھا

راستہ صاف تھا یا شاید قسمت اج ان

دو محبت بڑے دلوں کو ہمیشہ کے لیے

جوڑنا چاہتی تھی

اس لیے ان کا ساتھ دے رہی تھی وہ

جلدی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے

اور من کو لے کر گھر کی پچھلی سائیڈ

پر آ گئے علی نے جلدی سے گاڑی کا پچھلا

دروازہ کھولا اور ان لڑکوں نے من کو

پچھلی سیٹ پر سر سیٹ کی پش پر

ٹکا کر بٹھا دیا

علی نے انہیں نوٹوں کی ایک ایک گڈی دی

تو وہ خوشی سے چلے گئے

ان کے جاتے ہی علی نے ایک نظر بے ہوش

لڑکی کی طرف دیکھا جس کا ادھا چہرہ

ڈھکا ہوا تھا علی فورا گاڑی میں بیٹھا

اور گاڑی سٹارٹ کر دی راستے میں اس

نے فون کر کے قرار عمر اور رضا کو بتا دیا تھا

وہ تینوں بھی فارم ہاؤس کے لیے نکل پڑے

دو گھنٹوں کے سفر کے بعد علی رضا کے

فارم ہاؤس پہنچا

چوکیدار کو رضا نے پہلے ہی اطلاع دے دی
تھی علی کی گاڑی دیکھتے ہی چوکیدار نے
جلدی سے گیٹ کھولا تو علی نے گاڑی
اندر پارکنگ ایریا میں کھڑی کی
اور خود گاڑی سے باہر نکل کر ان تینوں
کا انتظار کرنے لگا 10 منٹ بعد آگے پیچھے
ان تینوں کی بھی گاڑیاں اندر داخل ہوئیں

قرار نکاح مبارک ہو۔۔

میں ہماری ہونے والی بھابی کو لے آیا ہوں
علی نے شرارت سے قرار کی طرف دیکھتے
کہا تو قرار نے اسے زبردست گھوری دی
اور آگے ہو کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا

جو ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی
چہرہ نظر نہیں ارہا تھا قرار نے ایک نظر
اسے دیکھا اور رخ موڑ لیا
نام کیا ہے اس لڑکی کا؟؟
قرار نے علی سے سپاٹ انداز میں پوچھا
علی جو سوچ رہا تھا کہ کام اچھے سے ہو
جانے پر قرار اسے شاباشی دیگا قرار کی
بات پر اس کی ہنسی غائب ہو گئ
مجھے نہیں پتہ۔۔ علی نے نظریں چراتے
معصومیت سے کہا تو ان تینوں نے
اپنا سر پکڑ لیا
بے وقوف جب نام نہیں پتہ تو نکاح کیسے
ہو گا ڈفر کہیں کے۔۔

عمر نے علی کے سر پر چپت لگائی

ابھی ہوش میں اجائے گی اسی سے

پوچھ لینا علی نے غصے سے کہا

اور تن فن کرتا اندر کی طرف بڑھ گیا

ایک تو کام ادھورا کرتا ہے اوپر سے لڑکیوں

کی طرح نخرے دکھاتا ہے بے وقوف۔۔

عمر نے اسے جاتا دیکھ غصے سے کہا

اب انہیں اٹھاؤ اور اندر لے چلو۔۔

رضا نے قرار سے کہا تو وہ گڑ بڑا گیا

میں کیوں اٹھاؤں اسے ؟؟ خود ہی اجائے گی

قرار نے لاپرواہی سے کہا

اچھا تب تک باہر ہی رہے گی یہ گاڑی میں ؟؟

رضا نے ائی برو اچکا کر کہا پر قرار چپ

ہی رہا۔۔

یار تمہاری ہونے والی بیوی ہے تم اٹھاؤ اسے

اور پلیز ابھی اسے ہوش میں مت لانا

ورنہ شور مچائے گی رضا نے سکون سے کہا

اور وہ بھی اندر چلا گیا

پیچھے پیچھے عمر بھی چلا گیا

قرار نے گردن گھما کر گاڑی میں بے ہوش

لڑکی کی طرف دیکھا اسے رہ رہ کر من

کی یاد ستا رہی تھی دل چاہ رہا تھا

وہ ایک بار من کو دیکھے بس ایک بار

پر جب من کی گھٹیا باتیں یاد آئیں

تو دل میں محبت کی جگہ پھر سے غصے

اور نفرت نے لے لی

کاش من میں تمہیں اپنی محرم بنا سکتا

کاش من تم صرف قرار کی ہوتی

تمہیں میں کیسے بتاؤں من میں جتنا

تمہاری یاد سے دور بھاگوں تمہاری

اتنی ہی یاد ستاتی ہے کیسے سمجھاؤں

میں اپنے دل کو جو صرف تمہیں چھونے

کے لیے تڑپتا ہے جو صرف تمہیں اپنانا

چاہتا ہے جسے صرف من اور اس کی

محبت چاہیے جو تمہارے ہونٹوں کے لمس

کو بھول نہیں پاتا

تمہاری سنہری آنکھیں میرے دل کو بھاگئی ہیں

من اسے اب اور کچھ نہیں جچتا

قرار کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں

اس نے نظر گھما کر اس لڑکی کی طرف دیکھا

میں کیسے کسی اور کا ہو جاؤں من

میں تو اب خود کا نہیں رہا

قرار تو اس دن کی من کا ہو گیا تھا

جس دن قرار نے تمہارے ہونٹوں کو

چھوا تھا میں تو اس دن ہی ہار گیا تھا من

میں کیسے کسی اور سے نکاح کر لوں

میں بہت تکلیف میں ہوں من۔۔

قرار نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں رگڑیں

ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا

اور خود کو اس لڑکی سے نکاح کے لیے

تیار کیا قرار نے اگے بڑھ کر گاڑی کا

دروازہ کھولا اور اس لڑکی کو اپنی بانہوں

میں اٹھا کر اندر کی طرف بڑھا

قرار آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہا تھا اسے

لگا جیسے وہ لڑکی دل کے بہت قریب ہے

قرار نے رک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا

من کا چہرہ سائیڈ پر ڈھلک رہا تھا

چادر اس کے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھی

قرار نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا

اور اندر آ گیا سامنے ہی صوفوں پر وہ تینوں

بیٹھے تھے قرار کو اتا دیکھ رضا جلدی سے

اٹھا اور اسے اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا

رضا سیڑھیاں چڑھتا اوپر کی طرف ایا

اور ایک کمرہ کھول دیا قرار اس کے پیچھے

ہی تھا رضا کے دروازے کھولنے پر قرار

جلدی سے اندر آیا اور اس لڑکی کو بیڈ پر لٹا دیا
رضا واپس نیچے اگیا اور علی کو مولوی
صاحب کو لانے کے لیے بھیجا
قرار پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے
نفرت سے بیڈ پر بے ہوش پڑی
باذل کی بہن کی طرف دیکھ رہا تھا
قرار نے ادھر ادھر دیکھا سامنے ٹیبل پر
پانی کا جگ نظر ایا وہ اگے بڑھا اور پانی
کا جگ پکڑ کر پورے کا پورا اس لڑکی
پر انڈیل دیا من ایک دم ہوش میں آئی
پانی ڈالنے کی وجہ سے چادر گیلی ہو کر
من کے چہرے سے چپک گئی تھی
قرار کو غصہ آنے لگا۔

اے لڑکی فوراً اٹھو۔۔

قرار غصے سے دھاڑا تو من اپنے ہواسوں

میں لوٹی اور ہڑ بڑا کر اٹھی

سر بڑی طرح گھوم رہا تھا اس نے سر ہاتھوں

میں تھام لیا قرار تو اس لڑکی کی ایکٹنگ

دیکھ کر پیچ وتاب کھا رہا تھا

بحری ہو سنائی نہیں دیتا۔۔

قرار پھر سے اسی انداز میں بولا تو من

نے ہلکا سا چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا

تو دنگ رہ گئ

قرار اس کے سامنے کھڑا غصے سے اسے

ہی دیکھ رہا تھا من فورا کھڑی ہو گئ

اب قرار اور من ایک دوسرے کے روبرو

کھڑے تھے قرار نے انکھیں چھوٹی

کر کے اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کی

طرف دیکھا تو ایک دم چونک گیا

من۔۔

قرار کے دل سے آواز آئی دوسری طرف

من ہکا بکا قرار کو دیکھ رہی تھی اس

کے دماغ میں کچھ دیر پہلے والے منظر

گھومے وہ کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی

دو لڑکے آئے اسے بے ہوش کیا اور اب من

جب ہوش میں ائی تو قرار اس کے سامنے

کھڑا تھا

تو کیا قرار نہیں ان لڑکوں کو بھیج کر

اسے اغوا کروایا پر کیوں؟؟

من اپنی ہی سوچوں میں گم تھی

جب قرار نے ہاتھ بڑھا کر من کے منہ سے

چادر ہٹائی تو حیرت سے اس کی آنکھیں

کھل گئیں

اسے لگا تھا اس کا وہم ہے یہ لڑکی من نہیں

کوئی اور ہے پر قرار کے دل میں ایک ہی

پکار تھی

من۔۔

تبھی اس نے اپنے دل کو جھوٹا ثابت کرنے

کے لیے اس لڑکی کے منہ سے نقاب ہٹایا

پر اس کا دل سچی گواہی دے رہا تھا

وہ لڑکی کوئی اور نہیں من تھی

قرار اور من ایک دوسرے کے روبرو کھڑے

ایک دوسرے کی انکھوں میں انکھیں ڈالے

ہکا بکا ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

فریاب مولوی صاحب کو ڈرائنگ روم میں

بٹھا کر خود اپنے کمرے میں چینج کرنے

چلا گیا احمد صاحب بھی مولوی صاحب

کے پاس اگئے محلے کے تین چار آدمیوں

کو احمد صاحب نے نکاح میں شرکت کے

لیے بلایا تھا وہ بھی اگئے تھے

فریاب نے امرین بیگم سے کہا کہ نکاح

شروع ہونے لگا ہے آپ من کو جا کر اطلاع

دے دیں

امبرین بیگم سر ہلاتی من کے کمرے کی

طرف چل دی وہ جیسے ہی کمرے میں

داخل ہوئی ٹھٹک کر رک گئی

کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔

من۔۔

من بیٹا کہاں ہو آپ ؟؟

امرین بیگم نے ایک دو بار من کو اواز دی

پر کوئی ہوتا تو جواب ملتا نا

امبرین بیگم کے دل میں ایک دم خوف

سا آیا وہ جلدی سے باہر کی طرف لپکیں

اور ڈرائنگ روم کے دروازے پر کھڑی ہو

کر فریاب کو باہر آنے کا اشارہ کیا

فریاب من اپنے کمرے میں نہیں ہے

امرین بیگم نے پریشانی سے کہا

تو فریاب کے چہرے کا رنگ اڑ گیا

یہ اپ کیا کہہ رہی ہیں موم ادھر ادھر ہو گی

اپ صیحح سے دیکھیں

فریاب نے امرین بیگم کو تسلی دی

پر امرین بیگم کو کچھ غلط ہونے کا احساس

ہو رہا تھا تم اپنے ماموں کو باہر بھیجو

امرین بیگم نے پریشانی سے کہا

ریلیکس موم۔ من یہی کہیں ہو گی

فریاب نے انہیں شانوں سے تھام کر پھر

سے تسلی دی

نہیں فریاب مجھے لگ رہا ہے باذل کی

طرح من بھی گھر سے بھاگ گئی ہے

امرین بیگم کہہ کر پلٹی پر اپنے پیچھے

احمد صاحب کو دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہوئے تھے

احمد صاحب جو فریاب کو بلانے ائے تھے ان کی باتیں سن چکے تھے پل صرف ایک پل لگا تھا اور احمد صاحب زمین پر گرے تھے

ماموں جان۔۔

احمد بھائی۔۔

فریاب اور امرین بیگم جلدی سے احمد صاحب کی طرف لپکے

قرار اور من ایک دوسرے کو امنے سامنے حیرت سے دیکھ رہے تھے تو کیا قرار نے اسے کڈنیپ کروایا لیکن کیوں۔۔

من اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب

قرار کی گرجدار آواز سے وہ ہوش کی

دنیا میں واپس آئی

علی۔۔

علی۔۔

قرار غصے سے سرخ آنکھیں لیے من کی

طرف دیکھ کر علی کو اواز لگا رہا تھا

من نے اس کی انکھوں میں اپنے لیے غصہ

اور نفرت دیکھی تو ایک پل کے لیے سہم گئی

علی جو مولوی صاحب کو بلانے جا رہا تھا

قرار کے چیخ کر بلانے پر وہ تینوں ایک

دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے

دیکھتے اوپر کی طرف بھاگے

من کو جب محسوس ہوا کوئی اس طرف

ا رہا ہے اس نے جلدی سے رخ پھیر کر

اپنے چہرے کو اسی گیلی چادر سے ڈھانپ

لیا قرار اس کی ایک ایک حرکت کو غصے

سے دیکھ رہا تھا

یہ کسے اٹھا لائے ہو تم ؟؟

جیسے ہی وہ تینوں اندر ائے قرار علی کی

طرف دیکھتے غصے سے پھنکارا

قرار کے اس طرح کہنے پر ان تینوں نے

بیک وقت من کی طرف دیکھا جو رخ

موڑے کھڑی تھی

قرار کی اس بات پر من کو کچھ غلط ہونے

کا احساس ہوا

بازل کی بہن کو۔

علی نے حیرت سے کندھے اچکا کر کہا

تو علی کی بات پر من نے جھٹکے سے

مڑ کر حیرت سے علی کی طرف دیکھا

اور اب جھٹکا کھانے کی باری علی عمر

اور رضا کی تھی وہ من کی آنکھوں

سے اسے پہچان گئے تھے

عمر اور رضا نے گردن گھما کر سوالیہ

نظروں سے علی کی طرف دیکھا

قرار کا تو بس نہیں چل رہا تھا علی کو

اٹھا کر اوپر سے نیچے پھینک دے

اور علی بیچارا تو خود سکتے میں تھا

بھابھی آپ یہاں؟؟

میرا مطلب ہے آپ باذل کے گھر پر کیسے ؟؟

علی نے ذرا سا ہچکچا کر من سے پوچھا

تو من کو قرار سے خوف انے لگا

قرار باذل کی بہن کو کیوں اغوا کرنا چاہتا

تھا کیا بگاڑا تھا باذل نے قرار کا۔۔

یہ سوال من کے اندر گڈ مڈ کر رہے تھے

بولے بھابھی۔۔

علی نے ایک بار پھر پوچھا تو من چونک

کر علی کی طرف دیکھا

کیونکہ میں ہی باذل کی بہن ہوں۔۔

من نے دکھ سے علی کی طرف دیکھتے کہا

من کے آنسو اس کے گال بھگونے لگے

اسے اتنا تو سمجھ اگیا تھا انہوں نے من

کو نہیں باذل کی بہن کو اغوا کیا تھا

پر کیوں۔۔ من کے ذہن میں ہزار سوال تھے

من نے جب خود کو باذل کی بہن کہا تو وہ

چاروں اپنی اپنی جگہ ساکت کھڑے رہ گئے

قرار کی تو سمجھ میں نہیں ارہا تھا

کہ وہ اب کیا کہے۔۔

من باذل کی بہن تھی یہ بات اس کے لیے

شاکڈ تھی

پھر تو آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ آپ

کا بھائی باذل کہاں غائب ہے۔۔

رضا نے نارمل لہجے میں پوچھا

آپ سب میرے بھائی کو کیسے جانتے ہیں

اور کیوں ڈھونڈ رہے ہیں اسے ؟؟

من نے الٹا رضا سے سوال کر ڈالا

قرار چپ چاپ کھڑا تھا

کیونکہ آپ کے بھائی نے قرار کی بہن سے

نکاح کیا ہے اب جب وہ پریگننٹ ہے تو

خود کہیں غائب ہو گیا ہے

رضا نے کیسے بولا تھا وہی جان تھا رضا کی

بات سن کر من سکتے میں چلی گئی

کومل۔۔

باذل نے ایک بار من کے سامنے نام لیا تھا

رضا کے کہنے پر من کے لب پھڑ پھڑائے

جسے ان چاروں کی سماعتوں نے بآسانی

سن لیا تھا

ہاں کومل میری بہن جسے تمہارے بھائی

نے دھوکہ دیا ہے۔۔

قرار نے غصے سے دو قدم چل کر من کے

سامنے کھڑے ہو کر کہا

میرے بھائی نے دھوکہ نہیں دیا ہے وہ

بہت محبت کرتے ہیں کومل سے۔۔

من نے قرار کی بات کو جھٹلایا

تو قرار طنزیہ مسکرایا

ایسی بات ہے تو پھر بتاؤ کہاں ہے تمہارا

بھائی؟؟

قرار نے غصہ ضبط کرنے کی ناکام کوشش

کی۔۔

نن۔۔نہیں۔۔مجھے نہیں پتا۔۔

من کی زبان لڑکھڑائی

آپ نے مجھے پھر کڈنیپ کیوں کروایا؟؟

من کے دل میں کب سے جو سوال تھا وہ

اس نے کرلیا

کیونکہ اب تم اپنے بھائی کے گناہوں کی

سزا بھگتو گی۔۔

قرار نے لال آنکھیں لیے من کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال کر غصے سے کہا

تو ایک دم من کو اس سے خوف

محسوس ہوا

میرا تو نکاح کہا تھا میں یہاں ہوں

مجھے گھر جانا ہے۔۔

من کو اچانک یاد ایا تو وہ جلدی سے

دروازے کی طرح بڑھی

قرار کے تیز کانوں میں اس کی آواز پہنچ

چکی تھی اس نے من کو بازو سے پکڑا

اور جھٹکے سے بیڈ پر پھینکا

آاااہ۔۔

من کا گھٹنا بیڈ سے لگا ہلکی سی سسکی

اس کے منہ سے نکلی

بھابی۔۔

علی اگے بڑھنے لگا پر قرار کے غصے سے

دیکھنے پر اس کے قدم وہیں پر جم گئے

بہت شوق ہے تمہیں نکاح کرنے کا۔۔

ابھی تمہارا شوق پورا ہو جائے گا

قرار نے من کی طرف دیکھتے کہا اور

علی کی طرف دیکھا

علی مولوی صاحب کو بلا کر لاؤ

تمہاری لاڈلی بھابی کا شوق پورا کرنا ہے

مجھے۔۔

ان محترمہ کو نکاح کرنے کا کچھ زیادہ

ہی شوق ہے۔۔

قرار نے من کی طرف غصے سے دیکھتے

علی کو ایک ایک لفظ چبا کر کہا

تو وہ فوراً اسے وہاں سے بوتل کے جن کی

طرح غائب ہو گیا کہیں قرار کا غصہ اس

پر نہ نکل جائے

من پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

رو کیوں رہی ہو نکاح تمہارا آج ہی ہو گا

بدلہ بدل رہا ہے قرار نے سفاکیت سے کہا

تم من نے اپنی سنہری انکھیں اٹھا کر
قرار کی طرف بے یقینی سے دیکھا
قرار مجھے گھر چھوڑ دیں پلیز۔۔

بازل بھائی پہلے ہی غائب ہیں اب میں
بھی اگر گھر پر نہ ملی تو میرے بابا
مر جائیں گے۔۔

من نے روتے ہوئے قرار سے منت کی
من کی روئیں آنکھیں دیکھ کر قرار کے
دل کو کچھ ہوا

تمہارے بھائی نے میرے ماں باپ کا سوچا
نہیں نہ۔۔

غائب ہونے سے پہلے میری بہن کا سوچا
نہیں نہ۔۔

تو یہ بات فضول ہے بے بی

یہ ایکٹنگ چھوڑ و اور خود کو اس نکاح

کے لیے تیار کرو

قرار نے سخت لہجے میں کہا

تو من نے ایک امید سے رضا اور عمر کی

طرف دیکھا

وہ دونوں بے بسی سے من سے نظریں چرا گئے

جو تمہارے بھائی نے میری بہن کے ساتھ

کیا وہی اب تمہارے ساتھ ہو گا

قرار نے من کو دبی اواز میں غرا کر کہا

میرا بھائی ایسا نہیں کر سکتا اپ یقین کریں

قرار وہ ضرور کسی مصیبت میں ہے

من نے زار و قطار روتے ہوئے کہا

بکواس بند کرو اپنی اور نکاح کے لیے

تیار ہو جاؤ قرار نے سرد لہجے میں کہا

میں کیوں کروں آپ سے نکاح

مجھے ابھی گھر جانا ہے۔۔

من نے غصے سے کہا اور بیڈ سے کھڑی

ہو گئی۔۔

شکر مناؤ نکاح کر رہا ہوں تم سے ورنہ

نکاح کے بغیر ہی تمہاری عزت کی

دھجیاں اڑا دیتا میں۔

قرار نے حد درجہ بد تمیزی سے کہا

قرار۔۔۔

من کا ہاتھ اٹھا پر ہوا میں ہی رک گیا

قرار نے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک لیا

یہ نکاح تمہارے بھائی سے بدلہ لینے کے
لیے کر رہا ہوں ورنہ تم جیسی لڑکی
کو اپنی رکھیل بنانے سے پہلے میں ہزار
بار سوچوں۔۔

قرار نے من کا ہاتھ غصے سے جھٹک کر
سختی سے کہا

قرار کے الفاظ تیز خنجر کی طرح من
کو اندر تک گھائل کر گئے تھے

وہ پھٹی پھٹی انکھوں سے اپنے سامنے
کھڑے اس انسان کو دیکھ رہی تھی
جسے وہ اپنا محافظ کہہ کر یاد کرتی تھی
وہی اج انسان اسے رکھیل جیسے گھٹیا
لفظ سے نواز رہا تھا

من اپنی جگہ ساکت کھڑی رہ گئی

رضا کو قرار کے الفاظ تکلیف پہنچا گئے تھے

اس سے مزید کھڑے رہنا مشکل ہو گیا

وہ چپ چاپ کمرے سے نکل گیا

عمر بھی اس کے پیچھے نکل گیا

یہ ڈرامے بازیاں بند کرو اور اپنی اصلیت پر

آؤ دس منٹ ہیں تمہارے پاس خود کو تیار کرو

اس نکاح کے لیے۔۔

قرار نے کہا اور جانے لگا جب من کے الفاظ

اس کے قدم روک گئے

اگر میں نکاح نہ کروں تو کیا کر لیں گے؟؟

من نے غصے سے رندھی اواز میں کہا

لگتا ہے تمہیں اپنی باذل بھائی کی جان

پیاری نہیں ہے

قرار ہلکا سا شیطانی انداز میں مسکرایا

میں نے کبھی سوچا نہیں تھا اپ اتنے

گھٹیا انسان ہوں گے من نے بے یقینی سے کہا

گھٹیا تو تم ہو جو میرے ساتھ ٹائم سپینڈ

کرنا چاہتی تھی اور ویسے بھی تم تو اپنے

منگیتر کے ساتھ بھی وقت گزار چکی ہو نا

تم تو ہو ہی گھٹیا۔۔

قرار من کے منہ پر پھنکارا اور کمرے سے نکل گیا

من زمین پر بیٹھ کر زار و قطار رونے لگی

اسے قرار کی سفاکیت پر رونا رہا تھا

بھائی کہاں ہیں آپ ؟؟

اپ نے تو کہا تھا آپ مجھ سے غافل نہیں رہیں گے

پھر اب کیوں غافل ہو گئے ہیں

آپ کی بہن مشکل میں ہے پلیز واپس اجائیں

من نے غصے سے چادر بیڈ پر اچھالی

اور ادھر ادھر بھاگنے کا راستہ دیکھنے لگی

قرار قرار میری بات سنو۔۔

رضا نے اگے ہو کر قرار کا راستہ روکا

کیا تکلیف ہے تمہیں اب؟؟ قرار نے غصے سے کہا

تمہیں شرم نہیں ائی من بھابی کے لیے

اتنے گھٹیا لفظ استعمال کرتے ہوئے

رکھیل کا مطلب بھی پتہ ہے تمہیں

ذرا بھی تمہاری زبان نہیں لڑکھڑائی

یہ گھٹیا الفاظ استعمال کرتے وقت۔۔

رضا نے غصے سے قرار کو کہا اسے قرار کی

من سے اتنی نفرت سمجھ میں نہیں ارہی تھی

پر جو بھی تھا قرار کو اس طرح کے الفاظ

استعمال نہیں کرنے چاہیے تھے

بہت درد اٹھ رہا ہے تمہارے دل میں اس

لڑکی کے لیے ؟؟

قرار نے سخت لہجے میں کہا

ہاں اٹھ رہا ہے اور یہ درد بھی تم سے وابستہ ہے

تمہاری محبت ہے وہ لڑکی۔۔

اسی لیے تمہاری وجہ سے ہم بھی وابستہ ہیں

اس لڑکی سے۔۔پر اس کا مطلب یہ نہیں

تم ایسے الفاظ استعمال کرو۔۔

رضا نے نرمی سے قرار کو سمجھانا چاہا

کوئی محبت نہیں کرتا میں اس سے

میرے دل میں اس کے لیے نفرت ہے بس

اور بہتر یہی ہو گا تم سب اس لڑکی سے

دور رہو۔۔

قرار نے انگلی اٹھا کر کہا اور وہاں سے

چلا گیا رضا نے غصے سے اپنی مٹھیاں
بھینچیں

علی مولوی صاحب کو لے کرا چکا تھا

قرار فورا اوپر من کے پاس ایا

نکاح شروع ہونے لگا ہے یہ جھوٹا پردہ اگر

تمھیں کرنا ہو تو کر لو

قرار نے طنزیہ انداز میں کہتے چادر کی

طرف اشارہ کیا

میں یہ نکاح ہر گز نہیں کروں گی۔۔

بے بسی سے من کی انسو پھر سے نکل پڑے

اسے بھاگنے کے لیے بھی کوئی راستہ نہیں

ملا تھا

ایک بات کان کھول کر سن لو من

میرے ادمی تمہارے بھائی کو ڈھونڈ رہے ہیں

وہ جب بھی ملا میرا ایک اشارہ ملنا ہے

اور انہوں نے تمہارے بھائی کے جسم سے

اس کی روح کھینچ لینی ہے

قرار نے من کو دھمکی دی

میں اپ کا منہ توڑ دوں گی اگر میرے بھائی

کو کچھ بھی ہوا تو۔۔

من قرار کے روبرو کھڑے ہو کر پھنکاری

تو قرار نے اس کے لمبے کالے بالوں کو مٹھی

میں جکڑلیا

آااہ۔۔

چھوڑیں قرار۔۔

قرارا تنی زور سے اس کے بال نوچ رہا تھا

من کو لگا اس کے بال اکھڑ جائیں گے

دوبارہ اونچی اواز میں بات کی یا زبان چلائی

تو ایسی سزا دوں گا بولنے لائق نہیں رہو گی

قرار نے ایک جھٹکے سے بیڈ پر دھکیلا

قرار نکاح شروع کریں۔۔

علی اسی وقت اندر ایا اور قرار سے پوچھا

من اس وقت بنا نقاب کے تھی وہ جلدی سے

علی کی طرف بھاگی۔۔

علی بھائی پلیز مجھے یہ نکاح نہیں کرنا

مجھے میرے گھر چھوڑ دیں

میرے بابا پریشان ہوں گے یہ میرے جڑے

ہاتھ دیکھ لے پلیز مجھے گھر جانے دیں

من علی کے سامنے گر گرا رہی تھی

اور علی من کو بنا نقاب کے دیکھ کر

اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا

اتنا حسن۔۔

لفظ حسن بھی اس کی خوبصورتی سے

پیچھے رہ گیا تھا وہ لڑکی بلا کی حسین تھی

اور معصوم سے اس کے چہرے کے نقوش

اسے مزید حسین بنا رہے تھے

علی۔۔

قرار نے جب دیکھا علی یک ٹک من کو دیکھے

جا رہا ہے تو اس سے برداشت نہیں ہوا

اس نے غصے سے علی کو پکارا

علی فوراً ہوش میں ایا اور چونک کر قرار

کی طرف دیکھا

قرار نے نظروں ہی نظروں میں اسے تنبیہہ

کی تو علی نے فوراً نظریں جھکا لیں

قرار فوراً من کے پاس ایا اور اس کا ہاتھ پکڑ

کر اسے بیڈ کے پاس لایا

10 منٹ میں تیار کرو خود کو من ورنہ

انجام بہت برا ہو گا

قرار نے من کو وارننگ دی اور علی کے ساتھ

کمرے سے نکل گیا

اور ادھے ہی گھنٹے میں من۔۔

من احمد سے مسز قرار سکندر بن گئی
کانپتے ہاتھوں سے اس نے نکاح نامے پر
سائن کیے اور خود کو ہمیشہ کے لیے قرار
سکندر کے نام کر دیا

من ٹھنڈے فرش پر بیٹھی گھٹنوں میں سر
ہچکیوں سے رو رہی تھی جب قرار اندر آیا
من کو یوں روتا دیکھ کر اس کے دل میں
ٹیس اٹھی جسے اس نے فورا نظر انداز کر دیا
من نکاح مبارک ہو۔۔
قرار نے من کے پاس ہی فرش پر دو زانو
بیٹھ کر مسکرا کر کہا تو من نے غصے سے
سر اٹھا کر قرار کی طرف دیکھا

سنہری انکھیں رو رو کر سوج گئی تھیں

آنکھوں کی لالی سوگوار سا حسن قرار پل

میں چاروں شانے چت کر گیا

میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی

من نے قرار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر بنا خوف کے کہا تو قرار نے چونک کر

من کی طرف دیکھا جو غصے سے اسے

ہی دیکھ رہی تھی

قرار نے فورا خود کو کمپوز کیا

مجھے تمہاری معافی چاہیے بھی نہیں

قرار نے سخت لہجے میں کہا تو من نے

نفرت سے منہ موڑ لیا

تم نے اس رات پوچھا تھا نا میں تمہیں

حق مہر کتنا دوں گا؟؟

قرار نے من کی طرف دیکھتے مسکرا کر کہا

تو من نے حیرانی سے چہرہ موڑ کر قرار

کی طرف دیکھا

کچھ تو عجیب تھا قرار کی مسکراہٹ میں

جو من کو ٹھیک نہیں لگا

میں آج لے آیا ہوں تمہارا حق مہر۔۔

جب من کچھ نہ بولی تو قرار نے پھر سے

بات شروع کی

قرار میں نے اس رات آپ سے جان بوجھ کر۔۔

ارے نہیں نہیں تم ڈر کیوں رہی ہو میں

تو تمہیں تمہارا حق دینے آیا ہوں۔۔

قرار نے من کے چہرے پر آئے بال کان

کے پیچھے اڑستے اس کی بات کاٹ کر کہا

تو من کو کچھ کھٹکا

یہ ہے تمہارا حق مہر۔۔

قرار نے ہاتھ کی ہتھیلی من کے سامنے کی

تو من نے قرار کی ہتھیلی کی طرف

حیرت سے دیکھا کیونکہ وہ تو خالی تھی

چٹاخ۔۔

ابھی من کچھ سمجھتی قرار نے اسی

ہاتھ کا تھپڑ من کے منہ پر مار دیا

تھپڑ اتنی زور سے لگا من سیدھا فرش پر

گر گئی من کا ہاتھ اس کے سفید دودھیا

گال پر تھا اس نے حیرت سے پھٹی پھٹی

انکھوں سے قرار کی طرف دیکھا

جو غصے سے لال انگارا آنکھیں لیے

اسے ہی دیکھ رہا تھا

من کا ہونٹ پھٹ کر وہاں سے خون نکلنے

لگا آنسو روانی سے نکل کر اس کے

گال بھگونے لگے

بے یقینی سے وہ قرار کو دیکھے گئی

کیا ہوا کم ہے اور چاہیے؟؟

قرار نے طنزیہ پوچھا تو من اپنے گال سے

ہاتھ ہٹا کر اسی ہاتھ سے آنسو صاف کرنے لگی

پر آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

قرار کی نظر اس کے گال پڑ گئی جس

پر قرار کی انگلیوں کے نشان پڑ گئے تھے

پر آج قرار سخت دل کیے من کے پاس آیا تھا

رو کیوں رہی ہو ابھی تو منہ دکھائی باقی ہے

قرار نے من کو بالوں سے کھینچ کر کھڑا کیا

آاہ۔۔

من اب پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

بہت شوق ہے تمہیں لڑکوں کے ساتھ

وقت گزاری کرنے کا؟؟ آج تمہارے سارے شوق

ختم کر دوں گا میں۔۔

قرار کی بات پر من کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں

وہ من کو کتنا غلط سمجھ رہا تھا

قرار آپ مجھے غلط۔۔

بکواس بند۔۔ایک دم چپ۔۔

من قرار سے کچھ کہتی قرار نے سختی

سے اس کی بات کاٹی

ابھی چاہیے منہ دکھائی چلو ابھی دے دیتا ہوں

نیک کام میں دیری کیسی

چٹاخ۔۔۔

قرار کا پھر سے ہاتھ اٹھا اور من کے دوسرے

گال پر نشان چھوڑ گیا

من اوندھے منہ زمین پر گری

قرار کدھر ہے؟؟

علی مولوی صاحب کو چھوڑ کر آیا

تو رضا اور عمر اکیلے ہی بیٹھے تھے

اس نے جب دیکھا قرار نہیں ہے تو پوچھ لیا

وہ اپنی بیوی کے پاس ہے۔۔

عمر نے ذو معنی انداز میں مسکرا کر کہا

رضا یار مجھے قرار کے تیور ٹھیک نہیں لگ

رہے تھے تم دونوں نے اسے بھابھی کے

پاس جانے کیوں دیا

علی نے رضا کی طرف دیکھتے پریشانی

سے کہا جو مزے سے صوفے پر بیٹھا

موبائل چلا رہا تھا

علی کی بات سن کر وہ بھی سوچ میں پڑ گیا

اسے بھی قرار کی آنکھوں میں غصہ

جنون دکھا تھا

یار وہ بیوی ہے اس کی ہم کیسے روک

سکتے ہیں اسے۔۔

رضا نے علی کو تسلی دی

میں جا رہا ہوں۔۔مجھے اس پر بھابھی

کے معاملے میں ذرا بھی اعتبار نہیں ہے

علی نے کہا اور تیز تیز سیڑھیاں چڑھنے لگا

رضا اور عمر بھی اس کے پیچھے بھاگے

وہ علی کو روکتے رہ گئے پر علی نے ایک

نہ سنی دروازہ کھلا تھا اس لیے وہ تینوں

اب دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے تھے

پر اندر کا منظر دیکھ کر ان تینوں کے

اوسان خطا ہوئے

قرار نے من کے بالوں کو مٹھی میں جکڑا

ہوا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک زناٹے

دار تھپڑ مند کے من پر مارا اور وہ زمین پر

اوندھے منہ گری

قرار۔۔

علی حلق کے بل چیخا اور تیزی سے چلتے

قرار کے سامنے کھڑا ہو گیا

میں نے تجھ سے کہا تھا نا تو مار پیٹ نہیں

کرے گا علی نے غصے سے قرار کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال کر کہا

رضا اور عمر کو بھی قرار کی حرکت ذرا

بھی پسند نہیں آئی تھی

میری بیوی ہے میں جو مرضی کروں۔۔

قرار نے نظریں چراتے ادھر ادھر دیکھ کے کہا

من فرش پر بیٹھی رو رہی تھی

بیوی ہے غلام نہیں۔۔

اس بار رضا نے غصے سے کہا تو قرار چپ

ہی رہا جانتا تھا اپنی بھابھی کے چمچے

بن گئے ہیں اس لیے چپ ہی رہا

اٹھیں بھابی۔۔ علی نے زمین پر روتی

من سے کہا تو وہ آہستہ سے کھڑی ہو گئی

اور اپنی چادر کے لیے ادھر ادھر دیکھنے

لگی علی کی نظر من کے گالوں پر پڑی

جہاں قرار کی انگلیوں کے نشان واضح تھے

علی نے غصے سے قرار کی طرف دیکھا

جو بے شرموں کی طرح کمرے سے نکل گیا

رضا اور عمر کی نظر من کی طرف اٹھی

اور پلٹنا بھول گئی

علی نے بیڈ پر پڑی چادر اٹھا کر من کی

طرف بڑھائی

بھابی ہمیں معاف کر دے قرار نے اپ کے

ساتھ کافی بد تمیزی کی ہے

پر یقین کریں یہ اپ کے بھائی کا غصہ
اپ پر نکال رہا ہے ورنہ قرار کی تو پہلی
نظر کی محبت ہو آپ۔۔
علی نے من کو نرمی سے ساری بات سمجھائی
من کیا کہتی وہ چپ چاپ آنسو بہاتی رہی
علی نے مڑ کر دیکھا رضا اور عمر
جو بڑی فرصت سے من کی طرف
دیکھ رہے تھے
قرار نے دیکھ لیا تو اب تھپڑ کھانے کی
باری تم دونوں کی ہو گی
علی نے ان کے قریب جا کر آہستہ آواز میں کہا
تو وہ دونوں سٹپٹائے اور شرمندگی سے
نظریں جھکا گئے

بھابی آپ آرام کریں علی نے من سے کہا

اور وہ تینوں کمرے سے نکل گئے

من اہستہ سے چلتی بیڈ کے پاس آئی

اور بیڈ پر بیٹھ گئی

اگر میں قرار کی پہلی نظر کی محبت ہوں

تو وہ بھی تو میری محبت ہے

پھر کیوں وہ مجھ سے اتنے بدگمان ہو گئے ہیں

ایک بار مجھے اپنی بات کہنے کا موقع

تو دیتے پر شاید میرے حصے میں قرار

کی محبت نہیں نفرت غصہ بے یقینی

اور مار پیٹ ہی لکھی ہے

من نے آہستہ سے اپنا ہونٹ صاف کیا

تو اسے ہلکا سا درد ہوا

تو کیا اب ساری زندگی وہ قرار کی مار
کھاتی رہے گی ہاں شاید اور وہ کر بھی
کیا سکتی تھی اگر واپس جائے گی
تو کس منہ سے جائے گی
سب گھر میں پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہوں
گے اور بابا پتہ نہیں بابا کی کیا حالت ہو گی
وہ پہلے ہی بھائی کی وجہ سے پریشان تھے
یا اللہ میرے بابا کو مجھ سے بد گمان
نہیں کرنا اور میرے بھائی جہاں بھی ہیں
ان کی حفاظت کرنا
آمین
من اپنی چادر کے کونے سے ہونٹ سے آہستہ
آہستہ خون صاف کرنے لگی

مجھے تم سے یہ توقع نہیں تھی قرار۔۔

رضا نے دکھ سے قرار کی طرف دیکھتے کہا

تو تم سب اب کیا چاہتے ہو ہنی مون

پر لے کر جاؤں اسے۔۔

قرار نے بنا اپنی غلطی مانے ڈھیٹ بنے کہا

میری بہن کے آنسو نہیں رک رہے اور اسے

میں خوشیاں دوں۔۔ ہرگز نہیں اور تم سب

میرے دوست ہو مجھ سے رشتہ ہے

تم سب کا زیادہ سائیڈ مت لو اس کی۔۔

قرار نے ان تینوں کی طرف دیکھتے

غصے سے بھنا کر کہا

مجھے کافی دیر سے مما کا فون آرہا ہے

میں تو چلا۔۔

عمر کو پتہ تھا قرار اج کل ڈھیٹ بنا ہوا ہے

اس کے سر پر بدلہ سوار ہے وہ کسی کی

نہیں سنے گا تبھی اس نے علی اور رضا

کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا

تم چل رہے ہو یار کو گے ؟؟

رضا نے قرار سے اٹھتے ہوئے پوچھا

میں یہاں رہ کر کیا کروں گا من کو لے کر اتا ہوں

پھر نکلتے ہیں

قرار نے گہری سانس لیتے قدم سیڑھیوں

کی طرف بڑھائے

اگر محترمہ کا رونا دھونا ختم ہو گیا تو

چلیں۔۔

قرار نے بیڈ پر بیٹھی من کو دیکھتے کہا

جو آنسو بہانے میں مصروف تھی

قرار کی آواز پر چونک گئی

کہاں ؟؟

من نے حیرت سے پوچھا

تم نے مجھے اپنے بھائی کی طرح بے

غیرت سمجھ رکھا ہے جو نکاح کر کے

تمہیں واپس تمہارے باپ بھائی کے گھر

چھوڑ دوں میرے گھر چل رہی ہو تم

اٹھو فوراً۔۔

قرار نے طنز کے ساتھ حکم بھی دیا تو

من کو ناچار اٹھنا پڑا اس نے اپنی

چادر اپنے اوپر لپیٹی اور اپنا منہ اچھے

سے ڈھانپا

قرار اس کی ایک ایک حرکت کو بڑے

غور سے دیکھ رہا تھا

ڈرامے باز۔۔

قرار ہلکا سا بڑبڑایا اور کمرے سے نکل گیا

من نے اس کے الفاظ باآسانی سن لیے تھے

اس سے برا تو بہت لگا پر اب اسے عادت

ڈالنی تھی ان کڑوی باتوں کی

من بھی قرار کے پیچھے کمرے سے

باہر اگئی۔۔

قرار گھر میں سب کو کیا کہے گا؟؟

رضا نے اسے گاڑی کے پاس کھڑے دیکھ

کر پوچھا

جو سچ ہے وہی بتاؤں گا قرار نے آنکھوں

پر گلاسز لگاتے کہا اور گاڑی میں بیٹھ گیا

من گاڑی کے پاس کھڑی پریشانی سے

اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس

میں مروڑنے لگی

تمہیں کیا گود میں اٹھا کر اندر بٹھاؤں؟؟

قرار نے من کی طرف دیکھتے غصے سے کہا

تو وہ چپ چاپ فرنٹ سیٹ پر قرار کے

ساتھ بیٹھ گئی

علی عمر اور رضا اپنی اپنی گاڑیوں میں

آئے تھے آگے پیچھے ان کی گاڑیاں رضا

کے فارم ہاؤس سے نکلیں

اور اپنی اپنی منزل کی طرف بڑھیں

قرار خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا

جبکہ من اس بات سے پریشان تھی

قرار کے گھر والے پتہ نہیں اس کے ساتھ

کیا سلوک کریں گے

ان چار پانچ گھنٹوں میں وہ قرار کے دو

تھپڑ اور اس کی حد درجہ نفرت دیکھ چکی

تھی جانے اس کے گھر والے اب من کے

ساتھ کیسا رویہ رکھیں

دو گھنٹے کے سفر کے بعد گاڑی ایک عالی

شان بنگلے کے سامنے رکی

چوکیدار نے جلدی سے دروازہ کھولا

تو گاڑی اندر داخل ہوئی قرار گاڑی سے اترا

اور بنا من کی طرف دیکھے اندر چلا گیا

اتنی بے قدری پر من کی آنکھوں میں

آنسو نکل پڑے

قرار سیدھا ڈائننگ ہال میں آیا جہاں

رومیسہ بیگم سمن بیگم اور زوالقرنین

صاحب بیٹھے تھے

قرار نے ان سب کو مشترکہ اسلام کیا

تو سب نے سلام کا جواب دیا

بیٹا آج آپ آفس نہیں گئے ؟؟ زوالقرنین

صاحب نے نارملی قرار سے پوچھا

جی بابا کچھ کام تھا۔۔

قرار اس وقت تزبزب کا شکار تھا

نکاح تو وہ دھڑلے سے کر آیا تھا پر اب

اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ سب

کو کیسے بتائے

خیریت قرار کچھ کہنا ہے ؟؟

ثمن بیگم نے اسے پریشان کھڑا سوچو میں

گم دیکھتے کہا

ان کی اواز پر قرار چونک کر سیدھا ہوا

جی مماوہ میں نے نکاح کر لیا ہے

قرار نے اٹکتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ بتایا

جانتا تھا سب ناراض ہوں گے

کیا؟؟

ثمن بیگم جھٹکے سے کھڑی ہوئیں

رومیسہ بیگم نے بھی چونک کر قرار

کی طرف دیکھا

ذوالقرنین صاحب بھی فوراسیدے ہوئے

کیا کہہ رہے ہو قرار ہوش میں تو ہو ؟؟

ذوالقرنین صاحب غصے سے بول اٹھے

جی بابا یہ سچ ہے میں ابھی نکاح کر کے

ہی ارہا ہوں

قرار نے سر جھکائے سچائی تسلیم کی

تو اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے آتے

یا یہ ذمہ داری ہماری تھی ؟؟

رومیسہ بیگم نے غصے سے کہا

ساتھ ہی لایا ہوں باہر گاڑی میں ہے

قرار ہلکی سی آواز میں میں منمنایا

تو ثمن بیگم نے ایک نظر قرار کو دیکھ

کر پاس کھڑی ملازمہ کو اشارہ کیا

وہ فورا سر ہلا کر باہر گاڑی میں بیٹھی

من کے پاس ائی جو رونے میں مصروف تھی

بی بی جی آپ کو سب اندر بلا رہے ہیں

ملازمہ نے من کے پاس اکر کہا

تو من میں چونک کر اپنے سامنے 2220

سالہ کھڑی ملازمہ کو دیکھا

کک۔۔کون؟؟ من نے ہچکچاتے پوچھا

صاحب لوگ اپ کو اندر بلا رہے ہیں۔۔

ملازمہ نے جواب دیا تو من کو مزید خوف

آنے لگا

چلیں بی بی جی۔۔

ملازمہ نے ساکت بیٹھی من کو پھر سے

مخاطب کیا تو نچارا من کو گاڑی سے باہر

نکلنا پڑا

من ملازمہ کے پیچھے چلتی اس عالی شان

بنگلے کے اندر آئی جو اندر سے بھی بہت
خوبصورت تھا ملازمہ من کو سیدھا
ڈائننگ ہال میں لے کر آئی
سب نے بیک وقت من کی طرف دیکھا
جو آف وائٹ فراک میں کالی چادر سے
خود کو اچھی طرح چھپائے ہوئے تھی
ایسی بھی کیا مصیبت پڑ گئی تھی جو
تمہیں ارجنٹلی نکاح کرنا پڑا۔۔
ذوالقرنین صاحب نے ایک نظر من کو دیکھا
اور تو پوں کا رخ قرار کی طرف کیا
قرار سے کوئی جواب نہیں بنا وہ چپ ہی رہا
دیکھ لیں ثمن بیگم پہلے اپ کی بیٹی
اپنا نکاح پڑوا کرا گئی اور اج اپ کے بیٹے

نے بھی وہی حرکت کی

مجھے تو لگتا ہے ہماری اولاد کو اب ہماری ضرورت نہیں ہے جس کا جو دل چاہتا ہے وہ کر لیتا ہے۔۔

ذوالقرنین صاحب کے لہجے میں غصہ اور دکھ دونوں شامل تھے

قرار نے اپنی ماں کو بے چارگی سے دیکھا

قرار کون ہے یہ لڑکی؟؟اور بیٹا اتنی بھی کیا جلدی تھی نکاح کی؟؟

ہم سب کومل کی وجہ سے پہلے ہی پریشان ہیں ثمن بیگم نے نرمی سے کہا

غصہ انہیں بھی ارہا تھا پر اب قرار نکاح کر چکا تھا غصہ کرنے کا فائدہ۔۔

مما یہ بازل کی بہن ہے۔۔

قرار نے ہمت کر کے کہا تو وہ سب پل میں

حیران ہوئے آج قرار انہیں جھٹکے پہ

جھٹکے دے رہا تھا

بازل کی بہن لیکن کیوں قرار؟؟

رومیسہ بیگم کو سمجھ نہیں ارہا تھا قرار

نے اگر نکاح کرنا تھا تو بازل کی بہن سے

کیوں کیا۔۔

باذل تو انہیں ایک نمبر کا فراڈ یا لگا تھا

من چپ چاپ ان کی باتیں سن رہی تھی

اور اپنے آنسو پیچھے دھکیل رہی تھی

باذل کومل کے لیے نہ سہی پر اپنی بہن

کے لیے وہ واپس ضرور ائے گا

قرار نے اپنی طرف سے ایک مضبوط

جواز پیش کیا

ثمن بیگم اپ کی اولاد نے مجھے ذلیل

کروانے کی قسم کھا رہی ہے

ذوالقرنین صاحب کی توپوں کا رخ اب

ثمن بیگم کی طرف تھا

اپ ایک کام کیجیے اگر ذلیل کروانے کی

کسر رہ گئی ہو تو ان سے کہیں پوری

کر دیں ایک ہی دفعہ مجھے مار دیں

آپ کی اولاد۔۔

ذوالقرنین صاحب نے غصے سے کہا

اور اپنے کمرے میں چلے گئے

دیکھا ماں آپ نے۔۔پہلے خود ان دونوں

کو سر پر چڑھا رکھا تھا اب سارا الزام

مجھ پر لگا کر چلے گئے ہیں

ثمن بیگم نے خفگی سے رومیسہ بیگم

سے کہا تو انہوں نے قرار کو گھورا

تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی قرار بیٹا

رومیسہ بیگم کے لہجے میں دکھ تھا

کہ ان کے پوتے نے بنا بتائے اتنا بڑا قدم

اٹھا لیا۔۔

بیٹا کیا نام ہے آپ کا؟؟ رومیسہ بیگم نے

من کے پاس اکر محبت سے اس کے

سر پر ہاتھ پھیرا تو من نے حیرانی

سے نظریں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا

من تو سمجھ رہی تھی یہاں اس کے

ساتھ بہت برا سلوک ہو گا

پر قرار کی دادو اس سے محبت سے

بات کر رہی تھیں

من احمد۔۔

من ہلکی سی اواز میں بولی

ماشاءاللہ بیٹا اپ کی انکھیں تو بہت پیاری ہیں

اور نام بھی بہت پیارا ہے

بیٹا مجھے اپنا چہرہ دکھاؤ۔۔

رومیسہ بیگم نے محبت سے کہا

تو من نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا

فکر نہیں کرو بیٹا یہاں کوئی غیر محرم

نہیں ہے تم نقاب اتار سکتی ہو

رومیسہ بیگم اس کی پریشانی سمجھ کر بولیں

قرار کو غصہ ارہا تھا اس کی دادو من سے

محبت سے بات کیوں کر رہی ہیں

وہ غصے سے پیچ وتاب کھا رہا تھا

رومیسہ بیگم کے کہنے پر من نے چہرے

سے اپنی چادر ہٹائی

ماشاءاللہ۔۔

ثمن بیٹا تمہاری بہو تو بالکل گڑیا جیسی ہے

رومیسہ بیگم نے من کی من موہنی

صورت دیکھ کر کہا تو ثمن بیگم نے

بھی فورا من کی طرف دیکھتے

ماشاءاللہ کہا

رومیسہ بیگم نے فورا اپنے ہاتھوں سے

کنگن اتار کر من کے ہاتھوں میں پہنائے

اور من کے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیا

بیٹا یہ آپ کی منہ دکھائی۔۔

رومیسہ بیگم نے من کے ہاتھوں میں

سونے کے دو کنگن پہنا کر کہا تو من

نے جھٹ قرار کی طرف دیکھا

قرار نے فورا نظریں پھیریں

من کو تھوڑی دیر پہلے ملنے والی منہ دکھائی

یاد آئی۔۔

پر بیٹا اثپ کے گالوں پر یہ نشان کیسے ؟؟

اور ہونٹ سے بھی خون نکل کر سوج

گیا ہے۔۔

رومیسہ بیگم کی نظر من کے گالوں پر پڑی

جہاں قرار نے حق مہر اور منہ دکھائی

کے نشان چھوڑے تھے

ماں لگتا ہے من پر کسی نے ہاتھ اٹھایا ہے

انگلیوں کے نشان ہیں

ثمن بیگم نے پاس اکر غور سے دیکھتے کہا

تو ایک دم رومیسہ بیگم اور ثمن بیگم

کے ذہن میں جھماکہ ہوا

ان دونوں نے بیک وقت جھٹکے سے مڑ

کر قرار کی طرف دیکھا تو قرار نے بے

شرموں کی طرح غصے سے نظریں گھمائیں

رومیسہ بیگم اور ثمن بیگم نے دکھ سے

ایک دوسرے کی طرف دیکھا

انہیں پل نہیں لگا تھا سمجھنے میں کہ

قرار نے یقینا بازل کی وجہ سے من پر

ہاتھ اٹھایا ہے۔۔

بیٹا آپ آرام کرو میں آپ کے لیے کچھ کھانے کے لیے بھجواتی ہوں

کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی خدمتیں کرنے کی؟؟ ہاتھ پیر سلامت ہیں اس کے بھائی کے گھر پر نوکر نہیں تھے اس کے لیے یہ گھر کا اور اپنا کام خود کرے گی

ثمن بیگم نے من سے کہا تو قرار فورا بیچ میں بول پڑا

قرار بہو ہے وہ اس گھر کی اور تمہاری بیوی بھی۔۔

رومیسہ بیگم نے جتلانے والے انداز میں کہا انہیں من بہت پسند آئی تھی

کم از کم وہ ایزل حیات کی طرح بے شرم
نہیں تھی

تو اس کا مطلب یہ نہیں اسے سر پر بٹھالوں

قرار نے غصے سے کہا اور سیڑھیاں چڑھتا

اوپر چلا گیا

بیٹا تم اس کی باتیں دل پر مت لینا

کومل کی وجہ سے پریشان ہے تم بس دعا

کرو بازل جہاں بھی ہے اللہ اسے سلامت رکھے

اور وہ جلدی سے اجائے اور میں قرار سے

بات کروں گی وہ دوبارہ تم پر ہاتھ نہیں

اٹھائے گا

رومیسہ بیگم نے پیار سے من کے ہاتھ تھامے

تو من کو کچھ سکون سا ملا کوئی تو اس

کے ساتھ کھڑا تھا اس گھر میں

ورنہ قرار اگر اسے حق مہر اور منہ دکھائی

میں تھپڑ مار سکتا ہے تو بریک فاسٹ

لنچ اور ڈنر میں پتہ نہیں اس کے ساتھ

کیا کیا ہونا تھا

جاؤ بیٹا اوپر بالکل سامنے والا کمرہ قرار کا ہے

جاؤ آرام کرو میں کھانا بھجواتی ہوں

من اپنی ہی سوچوں میں گم تھی

جب سمن بیگم کی بات پر چونکی

یہ بھی ایک بہت بڑا دل گردے کا کام تھا

قرار کے ساتھ اس کے کمرے میں رہنا

من مرے مرے قدموں سے سیڑھیاں چڑھنے

لگی قرار کا رویہ وہ دیکھ چکی تھی اب

اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہنا من

کو خوف میں مبتلا کر رہا تھا

جانے وہ کیسا سلوک کرے اس کے ساتھ

ثمن بیگم کے بتانے پر وہ اب سیڑھیوں

کے بالکل سامنے والے کمرے کے باہر کھڑی تھی

پریشانی سے من اپنے دونوں ہاتھوں کی

انگلیاں اپس میں مروڑ رہی تھی

دل تو کر رہا تھا ابھی بھاگ جائے یہاں سے

پر جائے بھی تو کہاں جائے

من نے ایک لمبا سانس لیا اور خود کو قرار

کی کڑوی باتوں کے لیے تیار کیا

ہاتھ بڑھا کر اس نے دروازہ نوک کیا قرار

ابھی نہا کر نکلا تھا ڈریسنگ کے آگے کھڑا

وہ اپنے بال بنا رہا تھا

جب کمرے کا دروازہ بجا۔۔

آجائیں۔۔۔قرار نے بالوں میں برش کرتے

مصروف سے انداز میں کہا اسے لگا تھا

ملازمہ ہوگی من قرار کی اجازت ملنے پر

آہستہ سے دروازہ کھول کر دھڑکتے دل

کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو قرار کی

خوشبو اس کے نتھوں سے ٹکرائی

وہی خوشبو جو من کو قرار کا دیوانہ

کر گئی تھی وہی خوشبو جس نے من

کو قرار سے عشق کرنے پر مجبور کر دیا تھا

من نے لمبا سانس لیتے خوشبو اپنے اندر اتاری

قرار نے شیشے میں من کو دیکھا قرار کی

من کی طرف پیٹھ تھی

تم یہاں کیا لینے آئی ہو؟؟ قرار نے غصے سے

مڑ کر من کی طرف دیکھتے کہا

قرار کی گرجدار آواز سن کر من ایک دم

چونکی اور ہوش میں آئی

من نے حیرت سے قرار کی طرف دیکھا

جو بلیک ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں بہت دلکش

لگ رہا تھا من نے بے اختیار اپنی نظروں

کا زاویہ بدلا۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے میرے کمرے میں

کیا لینے آئی ہو؟؟

قرار نے جواب نہ ملنے پر غصے سے بھنا کر کہا

وہ آپ کی مما نے مجھے یہاں بھیجا ہے

من نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا قرار کے چہرے

پر اس وقت سختی تھی من کے جواب پر

قرار غصے سے بے پیچ و تاب کھاتا رہ گیا

وہ نکاح اپنی مرضی سے کر کے ایا تھا اب

اگر من کو کمرے سے نکالتا تو گھر والوں

سے اور باتیں سننے کو ملنی تھیں

قرار ابھی کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ بجا

آجائیں۔۔

قرار نے اجازت دی تو ملازمہ اندر آئی

بھیا جی بڑی ماں جی آپ کو اور بی بی جی

کو نیچے کھانے پر بلا رہے ہیں

ملازمہ نے رومیسہ بیگم کا پیغام اکر قرار کو دیا

ٹھیک ہے آپ چلو ہم آ رہے ہیں۔۔

قرار نے ملازمہ سے کہا تو وہ فوراً سر ہلا کر

وہاں سے چلی گئی

تم نے تو آتے ہی میری ماں اور دادی پر جادو

کر دیا ہے تم تو تعویذ کرنے میں بھی ماہر

ہو ویسے کیا پڑھ کر پھونکا ہے ان پر بتانا

پسند کرو گی۔۔

قرار نے مڑ کر من کی طرف دیکھتے غصے سے کہا

وہی جو آپ نے مجھ پر پھونکا تھا۔۔

من کا دل کیا کہہ دے پر وہ صرف سوچ سکی

یہ تم بار بار کس کے خیالوں میں گم ہو جاتی

ہو قرار نے اسے سوچ میں گم دیکھ کر دبی

آواز میں غرا کر پوچھا

تو من نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

وہ مم۔۔۔۔مجھے فریش ہونا ہے

من نے ہچکچاتے ہوئے کہا

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے آئندہ اگر

تم نے میری بات کو نظرانداز کیا تو یاد رکھنا

من میں بہت برا پیش آؤں گا

قرار نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی

تو پہلے کون سا محبت سے پیش ارہے ہیں۔۔

منہ ہلکی سی آواز میں بڑ بڑائی۔۔

پر قرار کے تیز کانوں تک باسانی من کی

بڑ بڑاہٹ پہنچ گئی۔۔

اتنا شوق چڑھا ہے میری محبت لینے کا۔۔

قرار نے طنزیہ کہا تو من کا دل کیا اپنا سر

پیٹ لے۔۔

کیا ضرورت تھی اتنی اونچی بڑبڑانے کی۔۔

تمہارے پیچھے ہی واش روم ہے جاؤاور ذرا

جلدی آنے کی زحمت کرنا۔۔

قرار نے چپ دیکھ کر سختی سے حکم دیا

تو من جلدی سے فریش ہونے واش روم

گھس گئی وہ پہلے ہی نیچے کھانا کھانے

کے لیے لیٹ ہو رہے تھے

رومیسہ بیگم کے پیغام کا مطلب تھا وہ

سب ڈائننگ ٹیبل پر ان کا انتظار کر رہے ہیں

من فریش ہو کر آئی تو قرار نے ایک نظر

اس کے گیلے چہرے کی طرف دیکھا

جہاں پانی کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے

بے اختیار اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی

من ہر روپ میں اس کے دل میں جذبات

جگا رہی تھی یہاں تک کہ جب وہ رو رہی

تھی تب بھی قرار کو اس کی سنہری آنکھوں

میں اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا

چلیں۔

من نے قرار کو اپنی طرف یک ٹک دیکھتے کہا

تو قرار نے ایک دم چونک کر اپنی حرکت

پر من سے نظریں چرائیں

اور جلدی سے کمرے سے نکل گیا من بھی اس

کے پیچھے چل پڑی

ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت رمیسہ بیگم اور

ثمن بیگم ہی بیٹھی تھیں

کومل کو وہ سب اس کی طبیعت کی وجہ

سے اس کے کمرے میں ہی کھانا کھلا دیتے تھے

قرار ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

من چپ چاپ سر جھکا کر کھڑی ہو گئی

بیٹھو من بہو۔۔رومیسہ بیگم نے نرم لہجے

میں من کو قرار کے ساتھ خالی کرسی پر

بیٹھنے کا اشارہ کیا تو من ہچکچا کرسی

کھینچ کر بیٹھ گئی

ماما بابا ڈنر نہیں کریں گے۔۔

قرار نے ذوالقرنین صاحب کی غیر موجودگی

پر ثمن بیگم سے پوچھا

بیٹا وہ آپ سے ناراض ہے میں نے ان کا

کھانا کمرے میں ہی بھجوا دیا ہے

ثمن بیگم نے من کے آگے پلیٹ رکھتے

قرار سے صاف گوئی کی تو قرار کا چہرہ

اتر گیا

کھانا شروع کرو من بہو۔۔

سمن بیگم نے من کی پلیٹ میں کھانا ڈال کر کہا

بریانی کباب دیکھ کر من کی بھوک جاگ اٹھی

وہ صبح سے بھوکی پیاسی تھی

اس لیے خاموشی سے کھانا کھانے لگی

کیا ہوا قرار بیٹا کھانا کھاؤ۔۔

رومیسہ بیگم نے قرار کو سوچ میں گم

دیکھ کر کہا

مجھے بھوک نہیں ہے قرار نے کہا اور بنا

سب کی طرف دیکھے اٹھ کر گھر سے نکل گیا

ثمن بیگم نے بے چارگی سے رومیسہ بیگم

کی طرف دیکھا

تم فکر نہیں کرو بہو میں بات کروں گی ذوقی

بیٹے سے۔

رومیسہ بیگم نے ثمن بیگم کو تسلی دی

تو سمن بیگم نے ایک لمبا سانس لیا

اج پہلی بار وہ باپ اور بیٹے کے بیچ

ناراضگی دیکھ رہی تھی ایسا پہلے کبھی

نہیں ہوا تھا

ذوالقرنین صاحب قرار سے ناراض تھے

قرار اور کومل شرارتیں کرتے اور زواقرنین

صاحب ان کا ساتھ دیتے تھے پر پہلے کومل

اور اج قرار نے اپنی مرضی سے نکاح کر کے

ان کا دل دکھایا تھا

ایسا نہیں تھا کہ ذوالقرنین صاحب پسند

کی شادی کے خلاف تھے انہوں نے تو خود

ثمن بیگم سے پسند کی شادی کی تھی

پر ان کے لاڈلے بچوں نے ان کے علم میں لائے

بغیر یہ قدم اٹھایا تھا اس لیے اتنا غصہ

تو بنتا تھا

من کھانا کھا کر چپ چاپ قرار کے کمرے

میں اکر بیڈ پر بیٹھ گئی کتنی ہی دیر وہ

ایسے ہی بیٹھی رہی وہ جلدی سونے کی

عادت تھی نیند کی وجہ سے اس کی

انکھیں بند ہو رہی تھیں

پر وہ قرار کے بیڈ پر کیسے سو جاتی ہے

سوچو میں گم تھی جب دروازہ کھلا

اور قرار اندر آیا من اسے دیکھ فورا کھڑی

ہو گئی

ثمن بیگم نے من سے کہا تھا جب بھی قرار آئے

وہ اسے کھانا کھلا دے اس لیے وہ چپ چاپ

نظریں جھکا کر کمرے سے نکل گئی

قرار نے ایک نظر اس سے جاتے دیکھا اور

سر جھٹک کر لیپ ٹاپ لے کر بیڈ

پر بیٹھ گیا

دس منٹ بعد من کمرے میں آئی تو اس

کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی

قرار کھانا کھا لیں۔۔

من نے قرار کی طرف دیکھتے ذرا ہچکچا کر کہا

جو لیپ ٹاپ پر مصروف تھا

من کے کہنے پر قرار نے سر اٹھا کر من کی

طرف دیکھا لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھا

اور اٹھ کر من کے روبرو کھڑا ہوا

نا کھاؤں تو؟؟ قرار نے من کی طرف دیکھتے

سپاٹ انداز میں کہا

وہ آپ کی مما نے بولا تھا میں آپ کو کھانا

کھلا دوں

من سمجھ گئی زوالقرنین صاحب کا غصہ

اس پر نکلے گا

یہ بیویوں والی حرکتیں تم میرے ساتھ مت

ہی کرنا تو اچھا ہو گا

قرار نے نفرت بھرے لہجے میں کہا

اور بیڈ پر لیٹ کر موبائل چلانے لگا

جس کا مطلب تھا وہ کھانا نہیں کھائے گا

بیوی ہوں تو بیوی والی حرکتیں ہی کروں گی نا

من دل میں بس سوچ سکی

اس نے کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھی

اور کن اکھیوں سے قرار کی طرف دیکھنے لگی

اسے قرار پر غصہ ارہا تھا جو مزے سے

بیڈ پر لیٹا تھا اور وہ بے چاری پاس کھڑی تھی

قرار میں کہاں سوؤں ؟؟

من نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا

میرے اوپر۔۔

قرار نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

پر قرار کی بات سے من کا چہرہ پل میں

شرم سے سرخ پڑ گیا قرار نے غور سے دیکھا

اس کے چہرے پر حیا کی لالی دیکھی

اتنا شرما کیوں رہی ہو سہاگ رات نہیں منانی

تمہیں؟؟

قرار اٹھ کر بیٹھ گیا

جی؟؟ من نے حیرت سے اقرار کی طرف دیکھا

جو بے باک نظروں سے من کی طرف ہی

دیکھ رہا تھا

آؤ نا سہاگ رات مناتے ہیں۔۔

قرار اٹھ کر کھڑا ہوا ابھی من کچھ سمجھتی

اس نے من کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے

جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا

من سیدھا قرار کے سینے سے لگی

اس کے ہونٹ قرار کے ہونٹوں سے مس ہوئے

تو دونوں کو ایک دم اپنی پہلی ملاقات یاد آگئی

قرار نے من کی چادر اتار کر صوفے پر اچھال دی

من کے دل کی دھڑکنیں ایک دم تیز ہوئیں

قرار نے غور سے من کے چہرے کی طرف دیکھا

جہاں قرار کی اتنی سی قربت سے وہ لال
ٹماٹر ہو گئی تھی

قرار نے من کے کندھے سے اس کا دوپٹہ سرکایا

اس کے بال پیچھے کیے اور من کی گردن
پر اپنے لب رکھے

من ہولے ہولے مدہوش ہونے لگی اس نے قرار

کی شرٹ کو کندھوں سے پکڑ کر مٹھیوں
میں بھینچ لیا

قرار آہستہ آہستہ اس کی گردن پر شدت سے چومنے لگا

قرار۔

ابھی من کچھ کہتی قرار نے اس کے گلابی ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

اتنی گھبرا کیوں رہی ہو تمہیں تو عادت ہو گی نا ان سب کی۔۔

قرار نے سفاکیت سے کہا تو من نے جھٹکے سے سر اٹھا کر نہ سمجھی سے قرار کی طرف دیکھا

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو تم تو اپنے منگیتر کے ساتھ بھی وقت گزار چکی ہو نا

قرار کی آنکھیں غصے سے لال انگارہ ہو گئیں

قرار۔۔

من کی آواز میں تڑپ تھی

کیا قرار۔۔ہاں۔۔۔کیا قرار۔۔

قرار نے اسے جھٹکے سے خود سے الگ کیا

تو من گرتے گرتے بچی

کیا غلط کہہ دیا میں نے یہ تمہارے ہی الفاظ

ہیں جو میں تمہارے منہ پر مار رہا ہوں

اب تمہیں اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے

قرار نے من کے بال مٹھی میں جکڑ لیے

من کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا

اور کتنے لڑکوں کے ساتھ وقت گزار چکی ہو

تم نے تو مجھے بھی آفر کی تھی نا بولو

قرار دبی اواز میں دھاڑا

من کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں

سما جائے

اب منہ میں زبان نہیں ہے چپ کیوں ہو

قرار نے من کا جبڑا دبوچ لیا

چچ۔۔ چھوڑ دیں۔۔ درد ہو رہا ہے

من کو لگا اس کا جبرا ٹوٹ جائے گا

درد؟؟

درد کا مطلب بھی سمجھتی ہو درد کسے

کہتے ہیں جو تمہارے بھائی نے میری بہن

کو دیا ہے درد اسے کہتے ہیں جو اس رات

تم نے مجھے دیا درد اسے کہتے ہیں

جو اج میرے بابا مجھ سے اتنے ناراض

بیٹھے ہیں اور تم کہہ رہی ہو تمہیں

درد ہو رہا ہے دل تو چاہ رہا ہے تمہارے اس
خوبصورت چہرے کا ایسا نقشہ بگاڑ دوں
تاکہ تم ساری زندگی یاد رکھو
پر قرار سکندر تم جیسی لڑکیوں کے پاس
سے گزرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے
جس دن تمہارا بھائی اۓ گا دو منٹ میں
تمہیں اس رشتے سے ازاد کر دوں گا
کیونکہ میری نظر میں تم گھٹیا لڑکی ہو
قرار نے من کو جھٹکے سے چھوڑا
تو وہ اوندے منہ فرش پر گری
من کی انکھیں ہی نہیں اس کا دل بھی
رو رہا تھا قرار کے نفرت بھرے الفاظوں
نے اج من کو زندہ در گون کر دیا تھا

من نے تو کبھی کسی نہ محرم کو نظر
سے دیکھا تک نہیں تھا اور اج اس کا شوہر
اس کی پہلی نظر کی محبت قرار اسے ایسے
لفظوں کی مار مار گیا تھا
جو من کو خود پر چابک کی طرح لگ رہے تھے
قرار نے ایک نظر نفرت سے من کی طرف
دیکھا لائٹ آف کی اور بیڈ پر لیٹ گیا
من وہیں فرش پر گھٹنوں میں سر دیے
سسکنے لگی

ہمیشہ سے پردے میں رہنے والی لڑکی کو
اج اس کا شوہر گھٹیا لڑکی کہہ گیا تھا
من کیسے قرار کو اپنی پاک بازی کا یقین دلاتی
وہ تو محبت کرتا ہے نا من سے اور محبت

میں تو کچھ بھی یقین دلانا نہیں پڑتا

محبت تو خود بخود یقین کروا دیتی ہے

اپنے محبوب کا۔۔

محبت کرنے والے تو ایک دوسرے کی آنکھیں

پڑھ لیتے ہیں پھر قرار کیوں نہیں من کی

انکھیں پڑ رہا تھا یا پھر بدلہ غصہ نفرت

اور جنون اتنا زیادہ تھا کہ اسے من کی

پاکیزگی نظر ہی نہیں ارہی تھی

کتنی ہی دیر من یونہی بیٹھے سسکتے رہی

قرار کی آج نیند اڑ چکی تھی

کروٹ لیتے لیتے جب وہ تھک گیا تو اٹھ

کر بالکنی میں آگیا

من کے سسکنے کی اوازیں اسے صاف سنائی

دے رہی تھی قرار کا دل کیا اسے خود
میں بھینچ لے پر جب بھی قرار کو من
کی باتیں یاد آتیں محبت کی جگہ نفرت
اپنا ڈیرا ڈال لیتی
وہ من سے ایسی باتیں نہیں کرنا چاہتا تھا
پر من نے اس رات جو باتیں کہیں انہیں
قرار سچ سمجھ بیٹھا تھا
اور یہی وجہ تھی اج قرار من سے بدگمان
ہو گیا تھا قرار نے یونہی ساری رات بالکنی
میں کھڑے گزار دی
اور من نے فرش پر سسکتے ہوئے
دور سے کہیں فجر کی اذان قرار کو سنائی دی
تو وہ لمبا سانس لیتے کمرے میں ایا

من ویسے ہی گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی

قرار کے دل میں ٹیس اٹھی

جسے وہ فورا نظرانداز کر گیا

اٹھو۔۔

قرار نے من کے سر پر کھڑے ہو کر غصے سے کہا

پر من ٹس سے مس نہ ہوئی

تمہیں سنائی نہیں دیتا۔۔

قرار نے من کو بازو سے پکڑ کر کھینچنے کے

انداز میں کھڑا کیا

منںے قرار کی طرف شکوہ کناں نظروں سے دیکھا

رو رو کر سنہری آنکھیں سوج گئی تھیں

چھوٹا سا ناک سرخ ہو گیا تھا

قرار کا دل چاہا اپنے ہونٹوں سے من کے آنسو

چنے۔۔

جاؤ صوفے پر سو جاؤ۔۔

قرار نے من کا بازو چھوڑ کر رخ پھیرے

سپاٹ انداز میں کہا تو من چپ چاپ آہستہ

سے چلتی صوفے پر پاؤں اوپر رکھ کر

بیٹھ گئی

رونے کی وجہ سے اس کے سر میں شدید

درد ہو رہا تھا قرار کی باتوں نے اس کا

معصوم سا دل دکھایا تھا

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

من ہچکیوں سے روتے قرار کی طرف دیکھتے

بولی جو قرار کی سماعتوں نے آسانی سے سنا

قرار نے کوئی جواب نہیں دیا اور چپ

چاپ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگا

من کی صبح انکھ کھلی تو 10 بج رہے تھے

وہ ہڑبڑا کر اٹھی بے اختیار نظریں بیڈ

کی طرف اٹھیں جہاں قرار مزے سے

سو رہا تھا

وہ آہستہ سے اٹھی اور فریش ہو کر نیچے آگئی

جہاں ثمن بیگم اور رومیسہ بیگم کسی بات

پر ہنس رہی تھیں

السلام علیکم۔۔

من نے ہلکی اواز میں اسلام کیا تو ثمن بیگم

اور رومیسہ بیگم فورا اس کی طرف

متوجہ ہوئیں

وعلیکم السلام آؤ بہو۔۔

رومیسہ بیگم نے محبت سے کہا

ان کے محبت سے بات کرنے پر ہی من

بنا ہچکچائے ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی

بیٹا اپ نے کپڑے چینج نہیں کیے

ثمن بیگم نے اسے کل والے کپڑوں میں دیکھ

کر کہا

وہ میرے سارے کپڑے۔۔۔

من بات کرتے چپ سی کر گئی

اب وہ انہیں کیا بتاتی قرار تو اسے اغوا

کر کے لایا تھا

کوئی بات نہیں بیٹا آج آپ قرار کے ساتھ

شاپنگ پر چلے جانا فی الحال میں آپ

کو کومل کا کوئی ڈریس منگوا دیتی ہوں

آپ وہ پہن لو۔۔

ثمن بیگم نے محبت سے کہا وہ شاید من

کی پریشانی سمجھ گئی تھی

من نے ہلکا سا سر ہلایا اور سوچ میں پڑ گئی

وہ کل سے ائی ہوئی تھی پر ایک بار بھی

وہ کومل سے نہیں ملی

آخر کو وہ بھابھی ہے من کی اس کے بھائی

کی بیوی۔۔

السلام علیکم۔۔

من ابھی انہی سوچوں میں گم تھی

جب قرار نے اکر سب کو مشترکہ سلام کیا

وعلیکم السلام میرے لاڈلے نے کھانا کھایا تھا؟

ثمن بیگم نے شرارت سے کہا تو اقرار مسکرادیا

جب تک اپ کے مجازی خدا کو منا نہ لوں

میں کچھ نہیں کھاؤں گا

قرار نے شرارت کہا تو ثمن بیگم نے گھور

کر اسے دیکھا

تمہارے بابا ہیں بیوی نہیں جو انہیں اموشنل

بلیک میل کر رہے ہو

سمن بیگم نے کہا

ہاہاہا۔۔۔ میں تو نہ مناؤں اپنی بیوی کو۔۔

ہوتی ہے تو ہوتی رہے ناراض۔۔۔

قرار نے من کی طرف دیکھتے اسے بتایا

کہ اگر وہ غصہ اور ناراض ہے تو قرار کی

جوتی کو بھی پرواہ نہیں

من چپ چاپ سر جھکائے بیٹھے رہی

بدمعاش۔۔

سمن بیگم نے قرار کے بازو پر چپت لگائی

تو وہ ہنس دیا

ناشتہ لگنے والا ہے چپ چاپ بیٹھ کر کرنا

ورنہ مار کھاؤ گے

سمن بیگم نے ڈپٹ کر کہا تو قرار نے سر ہلادیا

میں کومل سے مل لوں۔۔

قرار نے کہا اور جانے لگا پھر اچانک مڑا

اور من کی طرف دیکھنے لگا

چلو تمہیں تمہاری بھابی سے ملوادوں

قرار کے لہجے میں من کے لیے محبت کہیں

نہیں تھی جسے من بھی محسوس

کر رہی تھی

جاؤ بیٹا۔۔

من کو چپ چاپ دیکھ کر ثمن بیگم نے کہا

تو وہ اٹھ گئی من خود بھی کومل سے ملنا

چاہتی تھی وہ سر جھکائے قرار کے

پیچھے چل پڑی

قرار کے ساتھ والے کمرے ہی کومل کا

کمرہ تھا قرار نے ہلکا سا دروازہ نوک کیا

اور بنا جواب کا انتظار کے اندر چلا گیا

من بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں آ گئی

کومل گم سم سی ہاتھ میں چین لوکٹ

پکڑے بیٹھی تھی جو بازل نے اسے منہ

دکھائی میں دیا تھا

کومل۔۔

قرار ہلکی اواز میں کہا تو کومل نے چونک

کر قرار کی طرف دیکھا

بھائی کہاں تھے آپ؟؟

بازل کا کچھ پتہ چلا؟؟ میں کل سے آپ

کا انتظار کر رہی ہوں اج چار دن ہو گئے ہیں

بازل کا کچھ پتہ نہیں ہے اور کتنا انتظار کروں

میں ان کا۔۔

کومن نے کہا اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

قرار نے اسے اپنے ساتھ لگایا

کومل تم پلیز خود کو سنبھالو

میرے آدمی اسے ڈھونڈ رہے ہیں بازل کو

تم فکر نہیں کرو۔۔

بازل مل جائے گا قرار نے کومل کے بازو پر

ہاتھ پھیرتے اسے تسلی دی

ملتے وہ ہیں جو کھو جاتے ہیں اور بازل "

تو مجھ سے ناراض ہو کر گئے ہیں

وہ تو میرے بنا ایک پل نہیں گزارتے تھے

کیوں وہ اتنے سنگ دل ہو گئے ہیں

کومل کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

من کو کومل پر ترس ارہا تھا اسے کومل کی

حالت دیکھ کر آج پہلی بار اپنے بھائی

پر غصہ آیا۔۔

تو اس طرح کرو گی تو تمہاری بے بی کا

کیا خیال کون رکھے گا اس کا خیال تمہیں

ہی رکھنا ہے کومل۔۔

اپنے بےبی کے لیے پلیز سنبھالو خود کو

قرار نے کومل کو خود سے الگ کر کے

اس کے انسو صاف کیے تھے

کومل کی نظر قرار کے پیچھے کھڑی من

کی طرف اٹھی

آپ کون ہو ؟؟ کومل نے من کی طرف حیران

نظروں سے دیکھ کر کہا

جی میں ۔۔۔

کومل کے ایک دم پوچھنے پر من کو سمجھ

نہیں ایا کہ وہ کیا کہے اس نے پریشان ہو کر

قرار کی طرف دیکھا

جس کی من کی طرف پیٹھ تھی

پر وہ سمجھ گیا تھا من اسی کی طرف

دیکھ رہی ہے

تمہاری نئی ملازمہ ہے۔۔

قرار نے کومل کی طرف دیکھتے سکون سے

کھڑے ہو کر کہا تو من نے حیرت اور دکھ

سے قرار کی طرف دیکھا

جس کے چہرے پر سختی تھی

آپ تو بہت خوبصورت ہو۔۔

کومل کو من بے حد حسین لگی من چپ

چاپ سر جھکائے آنسو اندر دھکیلنے لگی

سنو۔۔۔اج سے تم کومل کا خیال رکھو گی

اسے جس چیز کی ضرورت ہو کوئی بھی

کومل کا کام ہو وہ تم کرو گی۔۔

میں اس معاملے میں ذرا بھی لاپرواہی

برداشت نہیں کروں گا سمجھی۔۔

قرار نے انگلی اٹھا کر من کو سخت لہجے

میں کہا

من سر جھکائے مجرموں کی طرح کھڑی تھی

اپنی آنکھوں سے امڈنے والے سیلاب کو

وہ بمشکل روک رہی تھی

ایک کام کرو کومل کے لیے ناشتہ بنا

کر لاؤ۔۔

قرار نے سوچ میں گم من کی طرف

دیکھتے کہا تو من بنا کچھ کہے کمرے

سے نکل گئی جیسے ہی وہ کمرے سے

باہر آئی کب کے رکے آنسو اس کے گلابی

گالوں پر بہہ نکلے

من نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے

اور نیچے آگئی

آنٹی۔۔۔وہ کومل کا بریک فاسٹ۔۔

من کچن میں آئی تو سمن بیگم ملازمہ

کے ساتھ ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں

من کے کہنے پر انہوں نے مسکرا کر

من کی طرف دیکھا

آپ بیٹھو میں ملازمہ کے ہاتھ بھجوا

دیتی ہوں سمن بیگم نے ناشتہ ٹرے

میں رکھتے کہا

ن۔۔۔نہیں قرار نے مجھے لانے کے لیے بولا ہے

من نے ناشتے کے ٹرے پکڑتے کہا تو

سمن بیگم پہلے حیران ہو گئی

پھر کوئی سوچ کر مسکرا دیں

ٹھیک ہے لے جاؤ۔۔

اجازت ملنے پر من سر ہلا کر ٹرے پکڑتی

کچن سے نکل گئی مان ناشتہ لے کر

سیدھا کومل کے کمرے میں آئی

تمہیں تمیز نہیں ہے دروازہ نوک کرنے کی؟

قرار نے غصے سے کہا تو من ایک دم سے

کومل کے سامنے شرمندگی سے سر

جھکا گئی

اتنی بے عزتی پر دل کر رہا تھا ابھی رو دے

کوئی بات نہیں آپ ٹیبل پر ناشتہ رکھ دو

اور جاؤ۔۔ کومل نے نرم لہجے میں کہا

تو من نے ناشتہ ٹیبل پر رکھا اور بنا قرار

کی طرف دیکھے تیز قدم لیتی کمرے
سے نکل گئی

قرار نے اس کے چھپے آنسوؤں کو غور
سے دیکھا اور سر جھٹک کر کومل کو
ناشتے کا کہہ کر خود بھی باہر آ گیا
من اپنے اور قرار کے کمرے میں جا
کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی
روتے روتے وہ بیڈ کے پاس فرش پر
بیٹھ گئی قرار اندر آیا تو من رو رہی تھی
اس میں رونے والی کون سی بات ہے؟
تمہیں تمہاری اوقات بتائی ہے
قرار نے سفاکیت سے کہا
جب آپ کو اپنی بہن کے لیے ملازمہ ہی

چاہیے تھی تو مجھ سے نکاح کیوں کیا

آپ نے ؟؟ من جھٹکے سے کھڑے ہو کر

قرار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

غصے سے بولی

بہت تکلیف میں ہو مجھ سے نکاح کر کے ؟

قرار نے من کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا

ہاں ہوں تکلیف میں کیونکہ آپ شوہر

کہلانے کے لائق ہی نہیں ہو۔۔

من کے آنسو روانی سے نکل رہے تھے

اس نے قرار کو اسی کے انداز میں جواب دیا

اچھا تو کون ہے شوہر کہلانے کے لائق

تمہارا وہ گھٹیا منگیتر

جس کے ساتھ تم ٹائم سپینڈ کر چکی ہو ؟؟

قرار نے اپنے ہاتھ کی گرف مضبوط کی

تو من نے کرب سے آنکھیں بند کیں

ہاں کم از کم اس نے آپ کی طرح مجھ

پر ہاتھ نہیں اٹھانا تھا

من پوری طاقت سے قرار کے سینے پر

ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دے کر غصے سے

چیخی

قرار دھکا لگنے سے لڑکھڑایا پر اس نے

فوراً خود کو سنبھال لیا

قرار نے غصے سے سرخ آنکھیں لیے من

کی طرف دیکھا تو ایک دم من کو اپنے

کہے الفاظ یاد آئے جو وہ غصے میں

بول گئی

کوئی بھی مرد اپنی بیوی کے منہ سے ایسے

الفاظ برداشت نہیں کرے گا

من نے آنکھوں میں خوف لیے قرار کی

طرف دیکھا

بہت یاد ستا رہی ہے تمہیں اس کی ؟؟

قرار ایک دم آگے بڑھا تو ڈر سے من دو

قدم پیچھے ہوئی

نہیں۔۔

قرار کی آنکھیں غصے سے خون چھلک رہی

تھیں من کا خوف سے جسم کانپنے لگا

قرار جھٹکے سے آگے ہوا اور من کو گردن

سے دبوچ لیا

بہت یاد آرہی ہے اس کی آج تمہاری وہ

حالت کروں گا کسی نا محرم کا خیال

دل میں لانے سے پہلے ہزار بار سوچو گی

آج کے بعد تمہارے دل و دماغ پر صرف

ایک نام رہے گا قرار سکندر۔۔۔

قرار غصے سے دھاڑا اور اسی ہاتھ کا تھپڑ من

کے منی پر مار دیا

من سیدھا زمین پر گری

..بولو آئندہ کرو گی اسے یاد؟؟ بولو

قرار نے من کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا

اور جا بجا تھپڑ من کے منہ پر مارنے لگا

در سے من کی چیخیں نکل پڑیں

سوری۔۔ معاف کر دیں۔۔

من نے قرار کے ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے کہا

تو قرار نے اس سے دھکا دیا وہ سیدھا

بیڈ پڑ گری

جب تک تم میرے نکاح میں ہو تب تک

تمہاری سوچوں پر بھی صرف قرار

سکندر رہو نا چاہیے ورنہ تمہیں زندہ

زمین میں دفن کر دوں گا میں۔۔

قرار نے شفاکیت سے کہا اور کمرے سے نکل گیا

من اپنے گالوں پر ہاتھ رکھے درد سے

سسکنے لگی

آج اسے باذل کی کمی شدت سے محسوس ہوئی

اگر آج اس کا بھائی یہاں ہوتا تو من

کو ایک کانٹا بھی چبھنے نہیں دیتا

قرار کو اپنی بہن کا درد دکھ رہا تھا اور

جو درد وہ من کو دے رہا تھا اس کا ازالہ

کون کرے گا کیا من کسی کی بہن نہیں تھی

کیا من کی تکلیف سے کسی کو درد نہیں

ہوتا تھا

بابا میں نے تو کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی

پھر مجھے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے

میں جانتی ہوں اپ مجھ سے بہت بدگمان

ہوں گے مجھے معاف کر دینا میں آپ کی

فرمانبردار بیٹی نہیں بن سکی

پتہ نہیں آپ کس حال میں ہوں گے

میں کیوں اتنی بے بس ہو گئی ہوں

کتنے خوش تھے ہم تینوں۔۔

باذل بھائی نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں

پوچھا میں اپ دونوں سے بہت اداس ہو گئ

ہوں مجھے اپ دونوں کی بہت یاد آرہی ہے

من درد سے بے حال پھوٹ پھوٹ کر رو رہی

تھی۔۔

یا اللہ میرے بابا اور بھائی کو ہمیشہ اپنے

حفظ و امان میں رکھنا آمین

من نے آج قرار کی بے رحمی پر سوچ لیا

وہ قرار سے دور رہے گی اس سے بات بھی

نہیں کرے گی یہاں تک کہ اس کی طرف

دیکھے گی بھی نہیں۔۔

ماں جی آج ہمارا ناشتہ کافی لیٹ ہو گیا ہے

کومل کو تو من ناشتہ دینے گئ پر

ابھی تک واپس نہیں آئی

سمن بیگم نے ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگاتے
مصروف سے انداز میں کہا
کومل بازل کی بہن سے مل کر خوش ہو گئی
ہو گی اسے ذرا حوصلہ مل گیا ہو گا
رومیسہ بیگم نے لمبی سانس لیتے کہا
تبھی قرار تن فن کرتا غصے سے سیڑھیاں
اترتا بنا کسی کی طرف دیکھے گھر سے
نکل گیا
ثمن بیگم اور رومیسہ بیگم نے حیرت
سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا
سمن بیٹی قرار کو کیا ہوا؟؟ رومیسہ بیگم
نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ وہ کل سے
دیکھ رہی تھی قرار زیادہ تر غصے میں

ہی ہوتا تھا

ماں جی من تو ٹھیک ہے نا۔۔ سمن بیگم کو

ایک دم سے من کی پریشانی لگ گئ

تو رومیسہ بیگم بھی پریشان ہو گئیں

سمن بیگم فوراا وپر بھاگی پیچھے رومیسہ

بیگم بھی آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگیں

من بیٹا۔۔

سمن بیگم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئیں

انہیں من کی سسکیوں کی اواز سنائی دی

من بیڈ پر اوندے منہ پڑی ہچکیوں سے

رو رہی تھی وہ پریشانی سے فوراا گے

بڑھیں

من میرے بچے۔۔۔

سمن بیگم نے من کا سر پکڑ کر اوپر کیا
تو دنگ رہ گئیں من کے چہرے پر نیل پڑے
تھے گال سوجھے ہوئے تھے
وہ نیم بے ہوش تھی
من بچے کیا ہوا اپ کو؟؟ سمن بیگم کے دکھ
سے انسو نکل پڑے تبھی رومیسہ بیگم بھی
اندر آئیں اور من کو دیکھ کے ان کی آنکھیں
پھٹی کی پھٹی رہ گئیں
بہو یہ کیا ہوا من بیٹی کو؟؟ رومیسہ بیگم
جلدی سے اگے بڑھیں ہئ
سمن بیگم نے فوراً ڈاکٹر کو فون کیا
سمن بیگم کی ایک فرینڈ ڈاکٹر تھی وہ
ادھے گھنٹے میں آگئی اور من کا چیک اپ کیا

سمن میں نے انہیں انجیکشن لگا دیا ہے

تھوڑی دیر میں ہوش اجائے گا یہ ایک

کریم لکھ دیتی ہوں ان کے فیس پر لگا دینا

اور یہ کچھ میڈیسن لکھ رہی ہوں

انہیں جلدی آرام ملے گا ہلکا سا فیور بھی ہے

خیال رکھیں ان کا ٹھیک ہو جائیں گیں

ڈاکٹر سمیرا نے میڈیسن لکھتے کہا تو سمن

بیگم نے ان کا شکریہ ادا کیا

ماں جی آپ من کے پاس بیٹھو میں من

کی میڈیسن منگوالوں اور ناشتہ بھی

من کا یہی لے اتی ہوں

سمن بیگم کے چہرے پر پریشانی کے

اثار تھے انہیں قرار کی حرکت سے

دکھ پہنچا تھا

ایسی تربیت تو نہیں کی تھی انہوں نے

اپنے بچوں کی پھر پتہ نہیں کہاں کمی

رہ گئی تھی جو آج انہیں یہ دن دیکھنے

پڑ رہے تھے

تھوڑی دیر بعد ثمن بیگم من کے لیے گرم دودھ

اور بریڈ کے سلائس لے کر آئیں

ملازم کو بھیج کر انہوں نے میڈیسن منگوالی

تھی سمن بیگم نے سہارا دے کر من کو اٹھایا

اور اسے آہستہ آہستہ کھلانے لگی

من گھم سم سی چپ چاپ سر جھکائے

ناشتہ کرتی رہی سمن بیگم کا دل کٹ گیا تھا

من کی حالت دیکھ کر

ایک ہی دن میں قرار نے اس کی کیا حالت

کر دی تھی ادھر رومیسہ بیگم کی بھی

یہی حالت تھی انہوں نے من کو ناشتہ

کروا کر میڈیسن دی اور اسے ارام کرنے

کا کہہ کر وہ دونوں نیچے آگئیں

ماں اپ ناشتہ کریں میں ابھی آئی

سمن بیگم نے رومیسہ بیگم سے کہا اور

خود اپنے کمرے میں آگئی فون اٹھا کر

انہوں نے قرار کا نمبر ڈائل کیا

قرار کہاں ہو تم ؟؟ قرار کے فون اٹھاتے ہی

سمن بیگم نے غصے سے پوچھا

اپ کو کچھ کام تھا؟؟

قرار نے ان کی بات کو نظر انداز کر کے اپنا

سوال کیا

ابھی کے ابھی فوراً گھر پہنچو۔۔

ثمن بیگم نے غصے سے کہا اور بنا قرار

کا جواب سنے فون کھٹک سے بند کر دیا

قرار ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا اسے

من کے ساتھ کی جانے والی زیادتی

پر ذرا بھی افسوس نہیں تھا

کیونکہ من نے قرار پر ایک نامحرم کو فوکیت

دی تھی اور یہی بات قرار سے برداشت

نہیں ہو رہی تھی

غصے سے اس کا خون کھول رہا تھا

قرار گھر آکر سیدھا ثمن بیگم کے کمرے

میں ایا کیونکہ باہر ہی ملازمہ نے اسے

اطلاع دی تھی کہ سمن بیگم کا حکم ہے

جب بھی قرار ائے اسے ان کے کمرے

میں بھیج دینا

مماپ نے بلایا قرار اندر ایا تو سمن بیگم

بیڈ پر بیٹھی تھیں

قرار کے اندر داخل ہو کر پوچھنے پر وہ اٹھیں

اور قرار کے سامنے کھڑی ہو گئیں

چٹاخ۔۔

سمن بیگم نے ایک زوردار تھپڑ قرار کے

منہ پر مار دیا قرار نے حیرت اور غم سے

اپنی ماں کی طرف دیکھا

کیا ہوا تکلیف ہو رہی ہے مجھے بھی ایسے

ہی دکھ ہوا قرار جب میں نے اس معصوم

کا نیل سے بڑا ہوا سوجا چہرہ دیکھا

شرم ارہی ہے مجھے تمہیں اپنا بیٹا کہتے

ہوئے یہ لاج رکھی تم نے میری تربیت کی۔۔

سمن بیگم بات کرتے روپڑیں

ممما۔۔

قرار نے اگے ہو کر ان کے ہاتھ تھامے

جو انہوں نے جھٹک دیے

نہیں ہوں میں تمہاری ماں اج سے تم مجھے

اپنی ماں کہنے کا حق کھو چکے ہو

سمن بیگم نے غصے سے کہا تو قرار تڑپ اٹھا

ماما پلیز۔۔

جاؤ یہاں سے مجھے تمہاری شکل بھی نہیں

دیکھنی سمن بیگم نے رخ موڑ کر کہا

تو قرار ان کے پیروں میں بیٹھ گیا

مجھے معاف کر دے مما میں آئندہ آپ

کی تربیت پر ایک حرف بھی نہیں انے دوں گا

بس ایک بار مجھے معاف کر دین

قرار نے ان کے پیر پکڑ کر کہا تو سمن بیگم

پیچھے ہو گئیں

اپنی بیوی سے معافی مانگو جس کی روح

تک زخمی کی ہے تم نے جاؤ یہاں سے

سمن بیگم کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا

قرار نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا

ان کے چہرے پر قرار کے لیے غصہ اور

دکھ صاف دکھائی دے رہا تھا

قرار آہستہ سے اٹھا اور ان کے کمرے سے

نکل گیا

سمن بیگم نے ایک نظر قرار کو جاتے دیکھا

انہوں نے اج پہلی بار قرار پر ہاتھ اٹھایا تھا

لیکن اس کی غلطی پر اسے سمن بیگم نے

یہ سزا دی تھی

قرار سیدھا اپنے کمرے میں ایامن بیڈ پر

سو رہی تھی قرار قدم قدم چلتا من کے پاس

ایامن کے چہرے پر قرار کے تھپڑوں سے

نیل پڑ گئے تھے

قرار نے نظریں پھیریں اور کبرڈ سے کپڑے

نکال کر نہانے چلا گیا

من جاگ رہی تھی اسے محسوس ہو گیا تھا

قرار کمرے میں ہے وہ جان بوجھ کر سوتی

بن گئی قرار کی بے رحمی اسے رہ رہ
کر یاد آ رہی تھی
جس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہو رہا تھا
من اٹھی اپنے اوپر چادر پھیلائی اور کمرے
سے نکل گئی
وہ قرار کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہ رہی تھی
اسے قرار پر بے حد غصہ تھا قرار نہا کر نکلا
بیڈ پر نظر پڑی تو بیڈ خالی تھا
قرار من پر بازل کا غصہ کم اور اس رات
جو من نے اسے باتیں کہیں وہ غصہ زیادہ
من پر نکال رہا تھا
جب بھی اسے من کے الفاظ یاد اتے
قرار طیش میں اجاتا اور آج پھر من نے

قرار پر اس کے منگیتر کو فوقیت دی تھی

جو اس کی برداشت سے باہر تھا

کون ہے اجاؤ۔۔

من نے کومل کے کمرے کا دروازہ بجایا

اجازت ملنے پر وہ اندر ائی

آپ۔۔

کومل بیڈ پر بیٹھی ہاتھوں کی لکیروں

میں جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی

من کے اندر انے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی

وہ میں بور ہو رہی تھی سوچا اپ سے

تھوڑی گپ شپ کر لوں

من نے ہچکچاتے کہا پہلے تو کومل حیران ہوئی

اور سوچ میں پڑ گئی کہ ایک ملازمہ بھلا

بور کیوں ہو رہی تھی

گھر کے کام ختم ہو گئے تھے کیا

پھر اس نے لاپرواہی سے سر جھٹک دیا

ٹھیک ہے اجاؤ۔۔

کومل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو من اس

کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی

یہ آپ کے فیس پر کیا ہوا ہے پہلے تو ٹھیک تھا

کومل نے من کے سوجے چہرے کی

طرف اشارہ کر کے کہا

میرے شوہر نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔

من نے سچ بتانا ہی ٹھیک سمجھا اب وہ

کیا بہانہ بناتی

کیا؟؟ لیکن کیوں؟؟

کومل تو صدمے میں ہی چلی گئی

عادت ہے ان کی۔۔

من نے سکون سے کہا

یہ کیسی عادت ہے تم ایک کام کرو

کیس کرو اس پر۔۔

کومل نے دوستانہ مشورہ دیا تو منہ ہلکا

سا مسکرائی

ارے تم ہنس رہی ہو میں سیریس ہوں

کومل نے کہا تو من کی مسکراہٹ مزید

گہری ہو گئی

رہنے دیں وہ میری پہلی اور آخری محبت ہے

میں انہیں اتنی سی تکلیف بھی نہیں

دے سکتی من نے شہادت کی انگلی

اور انگوٹھے کے بیچ ذرا سا فاصلہ بناتے کہا

پتہ ہے بازل بھی مجھ سے بہت محبت

کرتے ہیں وہ بھی مجھے ذرا بھی

تکلیف نہیں دیتے پتہ نہیں ہماری محبت

کو کس کی نظر لگ گئی۔۔

کومل نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا

اس کے لہجے میں تڑپ تھی

اپنی محبت سے دور جانے کی۔۔

انشاءاللہ بازل بھائی جلدی واپس اجائیں گے

اور اپ ان کے ساتھ بہت خوش رہو گی

من نے کومل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر

اسے تسلی دی تو کومل ہلکا سا مسکرا دی

انشاءاللہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں

نے تمہیں پہلے بھی کہیں دیکھا ہے

کومل نے سوچتے ہوئے کہا

اچھا۔۔۔ کہاں؟؟

من چاہتی تھی کومل جانے کہ وہ بادل کی

بہن ہے اس کا دل کیا ابھی بتادے پر

قرار کے خوف سے چپ کر گئی

پتہ نہیں یاد ارہا ہے شاید تمہارے نقوش

کسی سے ملتے ہیں پر کس سے

یہ یاد نہیں آرہا۔۔

کومل نے بے بسی سے کہا تو من مسکرادی

کوئی بات نہیں اپ زیادہ مت سوچو

میں چلتی ہوں آپ آرام کرو۔۔

من نے کھڑے ہوتے کہا تو کومل نے مسکرا

کر سر اثبات میں ہلا دیا

ارے میں نے اتنی باتیں کی پر نام تو پوچھا

ہی نہیں چلو کوئی بات نہیں دوبارہ اۓ گی

پھر پوچھوں گی۔۔

من کے کمرے سے جاتے ہی کومل کو یاد ایا

کہ وہ تو اس پیاری سی لڑکی کا نام

پوچھنا ہی بھول گئ

کومل کو وہ لڑکی اچھی لگی تھی پر

اس کا شوہر بہت ہی ظالم اور جاہل

قرار آفس کے لیے نکل رہا تھا جب سمن

بیگم کے پکارنے پر وہ مڑا

اتنا پتہ ہے تمہیں بیوی ہے غلط بات کرے گی

تو ہاتھ اٹھانا ہے اس پر یہ نہیں پتہ بیوی

کل سے ایک ہی جوڑا پہنے ہوئے ہے

سمن بیگم نے قرار کی طرف دیکھتے

غصے سے کہا

قرار سر جھکائے ان کی بات سنتا رہا

آج آفس سے آتے وقت اس کی ضرورت

کا سارا سامان لیتے آنا سمن بیگم نے

حکم دیا اور واپس اپنے کمرے میں

چلی گئیں

قرار کا دل کیا صاف کہہ دے کہ وہ من

کا ملازم نہیں ہے پر چپ ہی رہا

ذوالقرنین صاحب پہلے ہی ناراض تھے

اب سمن بیگم بھی ناراض ہو گئی تھیں

قرار نے یہ الزام بھی سارا من پر ڈالا اور

سر جھٹک کر آفس کے لیے نکل پڑا

قرار نے افس میں ایک دو بار ذوالقرنین

صاحب سے بات کرنے کی کوشش کی

پر وہ غصے سے منہ پھیر لیتے

سارا دن قرار کا پریشانی میں ہی گزرا

شام سات بجے وہ آفس سے نکلا اور

سیدھا شاپنگ مال گیا من کی ضرورت

کا سارا سامان پیک کروایا اور گھر آگیا

وہ سیدھا ڈائننگ ہال میں ایا جہاں

رومیسہ بیگم سمن بیگم اور ساتھ

من بھی بیٹھی تھی

السلام علیکم

قرار نے ہلکی اواز میں سلام کیا پر من نے

نظریں اٹھا کر دیکھا تک نہیں

جو قرار نے اچھے سے نوٹ کیا

وعلیکم السلام

سمن بیگم نے اہستہ سے جواب دیا

ناراضگی ہنوز جاری تھی

قرار چپ چاپ اپنے کمرے میں اگیا

شاپنگ بیگز بیڈ پر رکھے کبرڈ سے

ٹراؤزر اور شرٹ نکالی اور چینج کرنے

چلا گیا

جاؤ من بیٹا شوہر گھر ایا ہے اس سے

کھانے کا پوچھو۔۔

چھوٹی چھوٹی باتوں سے ناراضگی

ختم ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے

رمیسہ بیگم نے من کے سر پر ہاتھ
پھیرتے پیار سے کہا تو نہ چارہ من
کو اٹھنا پڑا
قرار فریش ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے
سامنے کھڑا بالوں میں برش کر رہا تھا
جب من بنا نوک کیے اندر آئی یہ اب
اس کا بھی کمرہ تھا تو وہ کیوں
نوک کر کے آتی ایسا میں نے سوچا تھا
وہ نظریں نیچے کر کے اندر آئی
اور قدم قدم چلتی صوفے پر بیٹھ
کر سوچ میں پڑ گئی
قرار نے مڑ کر من کی طرف دیکھا تو
آگے بڑھ کر بیڈ پر پڑے شاپنگ بیگ

پکڑ کر من کے پاس صوفے پر رکھ دیے

مما نے بولا تھا تمہارے لیے شاپنگ کر دوں

اس میں تمہاری ضرورت کا سب کچھ ہے

پھر بھی کوئی چیز رہ گئی ہو تو میں

کچھ نہیں کر سکتا

قرار نے من کے سر پر کھڑے ہو کر احسان

جتلاتے والے انداز میں کہا

تو من کا دل کیا آگ لگا دے اس کی لائی

ہوئی چیزوں کو۔۔

من نے شاپنگ بیگ کھول کر دیکھا تک

نہیں اور اٹھ کر کبرڈ میں رکھ دیے

قرار اس کی ایک ایک حرکت کو

غور سے دیکھ رہا تھا

میں نرمی سے پیش ارہا ہوں تو اکڑ

دکھا رہی ہو

قرار نے من کا بازو بوچ کر دبی دبی آواز

میں غرا کر کہا

من ابھی بھی چپ ہی رہی اور قرار کی

طرف دیکھے بغیر اس سے اپنا بازو

چھڑانے لگی

من کا نظر انداز کرنا قرار کو مزید طیش

دلا رہا تھا

میری طرف دیکھو من

قرار نے من کے بازو پر گرفت مضبوط کرتے

غصے سے اسے حکم دیا

پر من اج فیصلہ کر چکی تھی وہ قرار کی

طرف دیکھے گی بھی نہیں

سنائی نہیں دے رہا بہری ہو۔۔

قرار ہلکی آواز میں چلایا پر من ایسے بنی

جیسے قرار اس کو نہیں دیواروں کو

حکم دے رہا ہو

قرار نے غصے سے سرخ آنکھیں لیے من

کی طرف دیکھا جو سپاٹ انداز میں

کھڑی تھی ابھی قرار کوئی سخت الفاظ

استعمال کرتا ان کا دروازہ نوک ہوا

کون ہے ؟؟

قرار نے غصے سے پوچھا

بھیا جی نیچے سب کھانے پر اپ کا انتظار

کر رہے ہیں ملازمہ نے باہر کھڑے ہو کر کہا

تم جاؤ ہم آ رہے ہیں۔۔

قرار نے جواب دیا تو ملازمہ واپس چلی گئی

قرار نے جھٹکے سے من کا بازو چھوڑا

اور کمرے سے نکل گیا

اس کے جاتے ہی من کہ کب کی رکی

ہنسی چھوٹ گئی

اب آیا مزہ جب خود کو درد ہوتا ہے تب

ہی پتہ چلتا ہے ائے بڑے مجھے مارنے

والے اچھا ہوا انٹی نے تھپڑ لگایا

میں تو کہتی ہوں ایک اور لگا دیتیں

من کو اج سمن بیگم نے بتایا کہ انہوں

نے قرار کو ڈانٹا ہے اور تھپڑ بھی لگایا ہے

من کو برا تو لگا پر قرار کے رویے کی

وجہ سے اس نے سوچا ایک کی جگہ

دو تھپڑ پڑنے چاہیے تھے

سب ڈائننگ ٹیبل پر ڈنر کے لیے اگئے تھے

کومل کا کھانا کمرے میں بھیج دیا گیا تھا

ذوالقرنین صاحب اسے اپنے ہاتھوں سے

کھلااۓ تھے

من نے ضد کر کے سب کے لیے ڈنر خود

تیار کیا رومیسہ بیگم اور سمن بیگم نے

اس کی طبیعت کی وجہ سے منع تو کیا

پر من نے ضد کر کے انہیں منا ہی لیا

وہ اپنا دل بہلا رہی تھی خود کو کاموں

میں مصروف کر رہی تھی

پر کبھی بابا کبھی بھائی کی یاد اتی تو

کبھی قرار کے رویے پر دل خون کے

انسو روتا

من پلیٹوں میں سب کو کھانا نکال کر دے

رہی تھی تبھی زوالقرنین صاحب

مصروف سے انداز میں فون پر بات

کرتے ائے اور سر براہی کرسی پر بیٹھ گئے

سمن بیگم کے اشارہ کرنے پر من نے آگے

ہو کر ان کی پلیٹ میں کھانا ڈالنا

شروع کیا

تبھی ذوالقرنین صاحب کا فون بند ہو گیا

انہوں نے سرسری سی نظریں اٹھا کر

اوپر دیکھا تو چونک گئے

بیٹا آپ کون ہو؟؟

ذوالقرنین صاحب نے حیرت سے پوچھا

کیونکہ کل جب من ائی تو وہ نقاب میں

تھی تبھی زوالقرنین صاحب اس کا

چہرہ دیکھ نہیں سکے

ذوالقرنین صاحب کے پوچھنے پر من

نے گھبرا کر مدد طلب نظروں سے

سمن بیگم کی طرف دیکھا

جنہوں نے انکھوں سے اسے تسلی دی

ذوقی بیٹا تمہاری بہو ہے۔۔

رمیسہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو

ذوالقرنین صاحب نے حیرت سے دوبارہ

سر اٹھا کر من کی طرف دیکھا

جو انہیں بہت معصوم اور پیاری لگی

ذوالقرنین صاحب نے خاموشی سے

نظریں جھکائیں اور کھانا کھانے لگے

من نے سب کو کھانا سرو کیا سوائے

قرار کے اور یہ بات قرار کو مزید

غصہ دلا رہی تھی

ثمن بیگم کھانے کا ذائقہ آج بہت مختلف

ہے بلکہ بہت لذیذ ہے کھانا۔۔

ذوالقرنین صاحب نے کھانے کی تعریف کی

کھانا سب کو ہی اچھا لگا تھا

قرار کو بھی بہت پسند ایا تھا پر وہ

چپ چاپ کھاتا رہا

سارا کھانا اپ کی بہو نے بنایا ہے

سمن بیگم نے مسکرا کر کہا تو قرار

نے بے اختیار نظریں اٹھا کر من
کی طرف دیکھا
جو سمن بیگم کی طرف دیکھ رہی تھی
بیٹا اپ نے کھانا بہت اچھا بنایا ہے یہاں آؤ
ذوالقرنین صاحب نے مسکرا کر من سے کہا
تو وہ اٹھ کر ان کے پاس جا کر سر
جھکا کر کھڑی ہو گئ
ذوالقرنین صاحب کھڑے ہوئے اور من کے
سر پر محبت سے ہاتھ رکھا
مجھے معاف کر دو بیٹی میں کل غصے
میں تھا تمہیں پیار نہیں دے سکا
ذوالقرنین صاحب نے محبت سے کہا
تو من کو اپنے بابا کی یاد آ گئ

اس کی انکھیں چھلک پڑیں

ارے نہیں بیٹا روتے نہیں میں بھی آپ

کا بابا ہی ہوں۔۔

ذوالقرنین صاحب نے من کے انسو صاف

کیے اور اسے اپنے ساتھ لگایا

قرار حیرت سے منہ کھلے نئ نئ بننے

والی باپ بیٹی کی جوڑی اور محبت

کو دیکھ رہا تھا وہ بیچارہ صبح سے

ذوالقرنین صاحب کو منانے میں لگا تھا

پر جس وجہ سے وہ ناراض تھے اب

اس وجہ کو ہی گلے لگائے کھڑے تھے

قرار کے تو تن بدن میں اگ لگ گئ

اس نے غصے سے چیچ پٹخا

اور یہ جاوہ جا اس کے یوں جانے پر

رومیسہ بیگم اور سمن بیگم نے اپنی

ہنسی دبائی جبکہ من کا دل بھی

خوشی سے ناچ رہا تھا

صبح تک سمن بیگم اور رومیسہ بیگم اس

کے ساتھ تھے پر اب ذوالقرنین صاحب

بھی اس کے ساتھ تھے

اب کچھ کہہ کر دکھائیں مجھے۔۔

سیدھا ہائی کورٹ کمپلین کروں گی

من نے دل ہی دل میں سوچا

ہائی کورٹ ذوالقرنین صاحب کو بول گئی تھی

نام کیا ہے آپ کا؟؟

ذوالقرنین صاحب نے محبت سے پوچھا

من قرار سکندر۔۔

من نے آہستہ سے مسکرا کر کہا تو

ذوالقرنین اندر تک سرشار ہوئے انہیں من

کا خود کو قرار کی بیوی کہنا اچھا لگا تھا

جو بھی تھا جیسے بھی حالات میں ان

کا نکاح ہوا تھا ذوالقرنین صاحب نے

اب خود کو سمجھا لیا تھا

اور ادھر من تو بے حد خوش تھی

اتنا اچھا لگا تھا اسے اپنے نام کے ساتھ

قرار کا نام جوڑنا

من قرار سکندر۔۔

من کے لب آہستہ سے ہلے اور وہ مسکرا دی

پر دل میں ابھی بھی قرار سے غصہ

اور خفا تھی اور فیصلہ بھی کر چکی تھی

قرار کو جتنا ہو سکے زچ کرے گی

ویسے بھی اب تو سب ہی اس کے ساتھ تھے

اب اسے قرار سے بالکل بھی نہیں ڈرنا تھا

من نے دل میں اٹل فیصلہ کیا اور

سکون سے ڈنر کرنے لگی

قرار بیچ میں ہی جل بھن کر ڈنر چھوڑ

کر جا چکا تھا

ذوالقرنین صاحب نے من کے چہرے پر پڑے

نیلے نشانوں کے بارے میں پوچھا

تو ثمن بیگم نے کہہ کر ٹال دیا کہ من

کو الرجی ہوئی ہے پر ذوالقرنین صاحب

بچے تو نہیں تھے جو الرجی اور تھپڑوں

کے نشان میں فرق نہ کر پاتے انہوں نے
گھور کر سمن بیگم کی طرف دیکھا
تو سمن بیگم نے نظروں ہی نظروں
میں انہیں چپ رہنے کا اشارہ کیا

کومل بیٹا میں نے ڈاکٹر سے اپ کے لیے
اپائنٹمنٹ لے لی ہے کل آپ دو بجے
چیک اپ کروا لینا۔۔
ذوالقرنین صاحب اس وقت کومل کے
پاس اس کے کمرے میں بیٹھے تھے
جب سمن بیگم نے اکر کومل کو مخاطب
کیا۔۔
مما میں ٹھیک ہوں مجھے کہیں نہیں جانا

کومل نے اکتاہٹ سے کہا

بری بات بیٹا مجھے اپ کافی کمزور

لگ رہی ہو چیک اپ ضرور کروانے جانا

ابھی ذوالقرنین صاحب کومل کو

سمجھا رہے تھے جب من چائے لے کر

اندر ائی بلکہ میں تو کہتا ہوں اپنی

بھابھی کو بھی ساتھ لے جانا

ذوالقرنین صاحب نے من کی طرف

دیکھتے کومل سے کہا تو ایک دم من گھبرا گئی

ادھر کومل کا بھی یہی تھال تھا وہ

انکھیں پھاڑے حیرت سے زوالقرنین

صاحب کی طرف دیکھنے لگی

کون سی بھابی بابا۔۔

کومل نے حیرانی سے پوچھا

کیا مطلب ہے کون سی بھابی ایک ہی

تو تمہارا بھائی ہے اس کی بیوی

کی بات کر رہا ہوں اور یہ رہی

تمہاری بھابی۔۔

ذوالقرنین صاحب نے من کی طرف

اشارہ کر کے کہا تو کومل کی حیرت

سے انکھیں مزید پھیل گئیں

دیکھو کومل بیٹا پہلے دن مجھے بھی

غصہ ایا تھا کہ قرار نے کیوں باذل

کی بہن سے نکاح کیا کیوں اسے اس

گھر کی بہو بنایا پر بیٹا ان سب میں

من بے قصور ہے یہ بچی بہت معصوم

ہے تم بھی اپنے دل میں اس کے لیے

بغض مت پالنا۔۔

ذوالقرنین صاحب کومل کو پیار سے

سمجھا رہے تھے اور کومل ہونکوں کی

طرح کبھی ذولقرنین صاحب کی طرف

دیکھ رہی تھی تو کبھی من کی طرف

ذوالقرنین صاحب کو لگا کومل من سے

بازل کی وجہ سے خفا ہے

من نے آنکھوں میں التجا لیے کومل کو

خاموش رہنے کا بولا تو وہ مزید حیران

پریشان ہو گئی وہ سوچ میں پڑ گئی

قرار نے من کو ملازمہ کیوں کہا اور من نے

بھی کومل کو کچھ نہیں بتایا

ذوالقرنین صاحب کو فون اگیا وہ

باہر چلے گئے پیچھے ثمن بیگم بھی چلی

گئی کومل نے من کی طرف شکوہ کناں

نظروں سے دیکھا

ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے

نکلا تو من جلدی کر آگے بڑھی اور

کومل کے گلے لگ گئی

کیوں آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات

چھپائی بولو من کیوں کیا بھائی نے

اپ سے نکاح اور یہ اپ کے چہرے پر

نشان یہ بھی بھائی نے اپ کو مارا ہے نا

بولو من۔۔

کومل نے روتے ہوئے ایک ہی سانس میں

من سے اتنے سوال کر ڈالے

بھابھی وہ قرار نے آپ سے جھوٹ بولا

تو میں بھی چپ رہی

من نے رندھی آواز میں کہا تو کومل کو

قرار پر بے حد غصہ ایا

بھائی نے کیوں کیا اپ سے نکاح بتاؤ مجھے

کومل کے لہجے میں قرار کے لیے غصہ تھا

وہ بھائی اپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو اس

بات کا بدلہ وہ مجھ سے لے رہے ہیں

پھر من نے کومل کو ساری بات بتادی

کہ کیسے قرار نے اسے اغوا کروایا

پھر زبردستی نکاح۔۔

من نے آہستہ آواز میں کومل کو سب بتایا

تو کومل مزید حیران ہو گئی

ابھی کومل کچھ کہتی جب قرار اندر ایا

کیسی ہو گڑیا؟

قرار کومل اور من کو ایک ساتھ بیٹھے

دیکھ کر ایک دم ٹھٹھکا

پھر فوراً خود کو کمپوز کر کے وہ کومل

کی طرف متوجہ ہوا

مر گئی اپ کی گڑیا۔۔

کومل نے سسکتے ہوئے کہا تو قرار کا دل

کانپ گیا۔۔

اللہ نہ کرے کومل تم اپنے بھائی کا سب

کچھ ہو قرار نے تڑپ کر کہا

بس کر دیں مت دکھائیں یہ جھوٹا پیار

کیوں کیا اپ نے من سے نکاح
بادل کا بدلہ لینے کے لیے۔۔
آپ سے کس نے کہا کہ بازل مجھے
چھوڑ گئے ہیں یا انہوں نے مجھے
دھوکہ دیا ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا
اج پھر کہتی ہوں بازل نے مجھے نہ
چھوڑا ہے نہ دھوکہ دیا ہے
وہ واپس اجائیں گے سمجھے آپ۔۔
کومل نے غصے سے آنکھوں میں آنسو
لیے ایک ایک لفظ چبا کر کہا
قرار نے پاس بیٹھی سر جھکائے من کی
طرف دیکھا اور غصے سے باہر نکل گیا
من کے کب کے رکے آنسو بند توڑ کر باہر

نکلے تو کومل نے من کے آنسو صاف کیے

اور اسے اپنے ساتھ لگایا

من مجھے معاف کر دو میں تمہاری گنہگار

بن گئی ہوں یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے

کومل من کے اگے ہاتھ جوڑے

جسے من نے فورا تھام لیے

نہیں بھابھی مجھے اپ سے کوئی شکایت

نہیں ہے من نے کومل کے جڑے ہاتھ تھام

کر کہا

نہیں من جب بازل ائیں گے میں انہیں کیا

کہوں گی کہ میرے بھائی نے اپ کی

بہن کو پہلے اغوا کیا پھر زبردستی نکاح

کیا اور پھر ہاتھ بھی اٹھایا

بازل مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے

وہ اپ سے محبت کرتے ہیں من وہ کبھی

بھی یہ سب برداشت نہیں کریں گے

بھائی کو ایسی گھٹیا حرکت نہیں

کرنی چاہیے تھی میں بھائی کو معاف

نہیں کروں گی۔۔

کومل پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

بھابی اپ کا کوئی قصور نہیں ہے بھائی

اپ سے کبھی خفا نہیں ہوں گے

من نے کومل کو تسلی دی

لیکن من بازل کہاں چلے گئے ہیں میں

اور کتنا انتظار کروں ان کا۔۔

اج ایک ہفتہ ہو گیا ہے بادل کا کچھ پتا

نہیں ہم تو ایک دوسرے کے بغیر ایک

سیکنڈ نہیں رہتے تھے پھر وہ کیوں

مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے

کومل بازل کے لیے تڑپ رہی تھی

بھابھی آپ حوصلہ رکھیں بھائی اجائیں

گے وہ مجھے بتا کر گئے ہیں

من نے جیسے کومل کو ایک امید دلائی

کیا۔۔ کیا بتا کر گئے ہیں وہ اور کہاں گئے

ہیں کیوں گئے ہیں وہ۔۔

کومل کے آنسو تھم ہی نہیں رہے تھے

من نے کومل کو پھر ساری بات بتائی

کہ کیسے بابا نے انہیں موشنل بلیک میل

کر کے ان سے ہاں کروائی اور اگر وہ

گھر سے نہ جاتے تو باذل کو ثنا سے

نکاح کرنا پڑتا

لیکن باذل نے تو کبھی مجھے اس بارے

میں کچھ بتایا ہی نہیں تھا

کومل حیرت سے من کی باتیں سن رہی تھی

وہ مجھے نہیں پتہ بھابی میں بس اس

وجہ سے پریشان ہوتی ہوں کہ بھائی

نے بولا تھا وہ دو دن میں اجائیں گے

اور یہ بھی بولا تھا وہ مجھ سے

غافل نہیں رہیں گے پر اب اتنے دن

ہو گئے پتہ نہیں وہ واپس کیوں نہیں ائے

من نے پریشانی سے کہا تو کومل بھی

پریشان ہو گئی

میرا دل کہتا ہے بازل کسی مصیبت میں ہیں

کومل کے آنسو پھر سے نکل پڑے

بھابی اپ پلیز روئیں نہیں اپنا خیال رکھیں

ہم بھائی کے لیے دعا کریں گے

وہ جہاں بھی ہیں صحیح سلامت ہوں

اور جلدی واپس اجائیں

من ۔نے کومل کے انسو صاف کرتے کہا

تو کومل نے تھکے ہوئے انداز میں بیڈ

کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں

انسو ابھی بھی نکل رہے تھے

من سے کومل کے انسو دیکھے نہیں جا رہے

تھے وہ اہستہ سے اٹھی اور کمرے سے

نکل گئی ابھی من نے کمرے سے باہر

قدم رکھا ہی تھا جب قرار نے اس کا

بازو کھینچا اور کھینچ کر اسے کمرے

میں لا کر دروازہ بند کر کے اسے

دیوار کے ساتھ پن کر کے خود اس

کے سامنے کھڑا ہو گیا

من ایک دم بوکھلا گئی اس نے فوراً

آنکھیں میچیں

جس کا مطلب تھا وہ ابھی بھی قرار

کی شکل دیکھنا نہیں چاہتی

میری اجازت کے بغیر تم نے کومل کو

سچ کیوں بتایا۔۔

قرار من کے منہ پر غصے سے غرایا

دور ہو کر بات کریں مجھ سے۔۔

من نے آنکھیں نیچی کر کے غصے سے کہا

تو قرار کے تن بدن میں اگ لگ گئی

تم ہوتی کون ہو مجھے یہ کہنے والی

پورا حق رکھتا ہوں تم پر

یہ الگ بات ہے ابھی تک ایک بھی حق

نہیں جتایا تم پر۔۔

قرار نے جتاتے کہا

کوئی حق نہیں ہے آپ کا مجھ پر۔۔

من غصے سے بھڑکی۔۔

تم جیسی بے شرم لڑکی سے مجھے کوئی

حق وصول بھی نہیں کرنا

قرار نے سفاکیت سے کہا تو من کی آنکھیں

پانیوں سے بھر گئیں

کیا بے شرمی کی ہے میں نے بتانا پسند کریں گی؟؟

من نے رندھی اوشاز میں کہا

من نے ابھی بھی قرار کی طرف دیکھا نہیں تھا اور یہی بات قرار کو طیش دلا رہی تھی

اوہ تو تم نے اس رات جو بات کی تھی وہ بھول چکی ہو کوئی بات نہیں

میں تمہیں بہت اچھے سے یاد دلاتا رہوں گا ایسے لفظوں کی مار ماروں گا تم قبر کی دیواروں تک یاد رکھو گی

قرار نے من کے منہ پر ایک ایک لفظ نفرت سے کہا اور کمرے سے نکل گیا

من قرار کے لفظوں پر غور کرنے لگی وہ

وہیں فرش پر بیٹھ گئی اور اپنا سر

ہاتھوں میں تھام لیا

آنسو روانی سے نکل کر اس کے گال

بھگونے لگے

من ایک دم صدمے میں چلی گئی اسے

سمجھ نہیں ائی وہ اب کیا کرے

قرار کی بے یقینی پر اس سے خفا ہو یا

اسے اپنی پاک بازی کا یقین دلاتی

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر رہا تھا

اج من کو اس گھر میں ائے ایک مہینہ

ہو گیا تھا من نے اس دن کے بعد قرار

سے بات کرنا چھوڑ دی

قرار جب تک سو نہیں جاتا تھا تب تک

وہ کمرے میں نہ اتی اور صبح اس کے

اٹھنے سے پہلے ہی کمرے سے نکل جاتی

ڈائننگ ٹیبل پر اس کا قرار سے آمنا

سامنا ہو جاتا تھا پر من نظر اٹھا کر قرار

کی طرف دیکھنا گوارا نہیں کرتی تھی

قرار بھی خاموش ہی رہتا

ہاں قرار کے لائے ہوئے کپڑے اور چیزیں

ثمن بیگم کے کہنے پر استعمال کرنے لگی

تھی پر ابھی بھی وہ قرار کی باتوں پر

اس سے غصہ تھی

کومل بھی قرار سے خفا تھی قرار نے

بہت بار اسے منانے کی کوشش کی

پر کومل بات ہی نہ کرتی اور کبھی

تو وہ دروازہ بند کر دیتی

قرار کے کتنی دیر منانے پر بھی وہ

دروازہ نہ کھولتی گھر والوں نے بھی

کومل کے ساتھ ضد نہیں کی کہ وہ

قرار سے ناراضگی چھوڑ دے

سب خاموشی سے بازل کا انتظار کر رہے تھے

قرار اپنے بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ میں بزی تھا

من کمرے کے باہر غصے سے چکر لگا رہی تھی

کمرے کی لائٹ آن تھی جس کا مطلب

قرار ابھی بھی جاگ رہا ہے اور من وہ اس

کے سونے کے بعد ہی کمرے میں جاتی

دو گھنٹے تک بھی جب لائٹ اف نہ ہوئی

تو من نے فیصلہ کیا وہ اندر چلی جاتی ہے

اور چپ چاپ صوفے پر سو جاتی ہے

من کی ٹانگیں چکر لگا لگا کر اب ٹوٹنے

والی ہو رہی تھیں

اس نے لمبا سانس لیا اور دروازے کا ناٹ

گھمایا اہستہ سے دروازہ کھولا اور من

بنا قرار کی طرف دیکھے سر جھکائے

اندر ائی اور سیدھا صوفے کی طرف بڑھی

قرار نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر من

کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں نیند

سے بوجھل تھیں اس نے لیپ ٹاپ بند کیا

اور واش روم چلا گیا

ابھی اسے واش روم گئے دو منٹ ہی ہوئے

تھے جب قرار کا فون رنگ ہوا من نے ایک

دم چونک کر پہلے بیڈ پر پڑے موبائل

کی طرف دیکھا پھر سامنے وال کلاک

کی طرف جہاں رات کا ایک بج رہا تھا

من نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے اور

سونے کے لیے لیٹ گئی

پر فون کرنے والا نہایت ہی ڈھیٹ تھا

وہ فون پر فون کیے جا رہا تھا اور

موبائل کی رنگ من کی نیند میں

خلل پیدا کر رہی تھی

مجھے تو لگتا ہے یہ واش روم جا کر

سو جاتے ہیں منہ غصے سے صوفے سے

اٹھ کر بیٹھی پہلے واش روم کے

دروازے کو گھورا پھر موبائل کو۔۔

جو بیڈ پر مزے سے بج رہا تھا من اٹھی

اور بیڈ کے پاس ائی ہاتھ بڑھا کر موبائل

پکڑا تو موبائل سکرین پر ایزل حیات کالنگ

جگمگا رہا تھا

ایزل حیات۔۔

من کو پتہ نہیں کیا سوجی اس نے فون

پک کر کے کان سے لگا لیا

اف قرار تم کتنا تڑپاتے ہو مجھے۔۔

اتنی لیٹ فون کیوں اٹھایا

من نے ابھی فون اٹھایا ہی تھا جب ایک

نسوانی اواز موبائل سپیکر سے ابھری

من کو تو اگ ہی لگ گئی اس کی نیند

بھک سے اڑ گئی

کون چھچھوڑی بات کر رہی ہے ؟؟

من نے غصے سے کہا تو ایزل حیات

نے چونک کر موبائل کان سے ہٹا کر

کنفرم کیا کہ اس نے قرار سکندر کو ہی

فون کیا ہے نا اور واقعی اس نے اقرار

سکندر کو ہی فون کیا تھا

ایزل حیات نے دوبارہ فون کان سے لگایا

تم کون ہو ؟؟

ایزل حیات نے آئی برو اٹھا کر الٹا من

سے سوال کیا

مسز قرار سکندر۔۔

ایزل حیات کی سماعتوں پر بم پھوڑا

کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔

ایزل حیات نے غصے سے کہا

تم کون ہو بی بی اور اتنی رات کو

میرے شوہر کو فون کیوں کیا تم نے؟؟

من تو آج پوری بیویوں والی حرکتیں

کر رہی تھی

شوہر؟؟ ریئلی؟؟

ایزل حیات جیسے من کا مذاق اڑایا

ابھی من اسے مزید سناتی کسی نے اس

کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا

من نے مڑ کر دیکھا تو قرار کھڑا غصے

سے اسے ہی گھور رہا تھا

من نے غصے سے چہرہ موڑ لیا

میں تم سے صبح بات کروں گا۔۔
قرار نے فون کان سے لگا کر کہا اور
فون بند کر کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل
پر رکھ کر بنا من سے بات کیے
لائٹ آف کی اور بیڈ پر لیٹ گیا
من تو منہ کھولے اندھیرے میں قرار
کو دیکھتی رہ گئی اسے لگا تھا قرار
اس کے فون اٹھانے پر غصہ ہو گا
اور پھر من اس سے پوچھے گی
کہ یہ ایزل حیات کون ہے پر ادھر تو
سین ہی الٹا چل پڑا تھا
مجھ پر تو بہت الزام لگانے آتے ہیں
اب خود کی چوری پکڑی گئی تو

اندھیرے میں منہ چھپائے لیٹ گئے

من غصے سے بڑبڑائی جو قرار نے

باآسانی سنا پر وہ بنا رسپانس دیے

لیٹا رہا

من کو مزید غصہ اگیا۔۔

قرار۔۔

من نے غصے سے پکارا پر قرار ڈھیٹ

بنا لیٹا رہا

من نے اگے ہو کر لیمپ اون کیا اور قرار

کے سر پر کھڑی ہو گئ

یہ ایزل حیات کون ہے ؟؟

من نے کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا بیویوں

کی طرح پوچھا

شرم نہیں اتی آپ کو مجھ سے محبت کے
دعویدار ہو کر پہلے اغوا پھر زبردستی
نکاح کر کے باہر چکر چلاتے ہو آپ؟؟
من غصے سے پھٹ پڑی
قرار نے آنکھیں کھول کر من کی طرف
دیکھا جو غصے سے بھری پڑی تھی
ابھی قرار کچھ کہتا ہے اس کا موبائل
پھر سے بج اٹھا قرار نے ہاتھ بڑھا کر
موبائل پکڑا تو ایزل حیات کا ہی فون تھا
قرار نے من کی طرف دیکھا جو حیرت
اور بے یقینی سے کبھی قرار تو کبھی
موبائل کی طرف دیکھ رہی تھی
من کی آنکھوں میں غصہ اور جلن

صاف دکھائی دے رہا تھا

ایک دم قرار کو شرارت سوجی

کیسی ہو ایزل ؟؟

قرار اٹھ کر بیٹھا فون پک کر کے اس نے

کان سے لگایا اور خوشی سے بولا

من کی انکھیں حیرت سے بڑی ہو گئیں

اتنا خوش ہو کر تو کبھی اس نے من کا

حال چال نہیں پوچھا تھا

میں ٹھیک ہوں یہ لڑکی کون تھی اور

خود کو مسز قرار سکندر کیوں کہہ رہی

تھی ؟؟

ایزل حیات نے غصے سے پوچھا

کون لڑکی ؟؟

اوا چھا۔۔

جس نے ابھی فون اٹھایا تھا یار وہ گھر

کی ملازمہ ہے تم ناراض مت ہو

ذرا دماغ کھسکا ہوا ہے اس کا۔۔

قرار نے ہنسی دباتے من کی طرف دیکھتے

کہا جو رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی

تھینک گاڈ مجھے لگا تم نے۔۔

اینی ویز تم اس لڑکی کو بھولے یا نہیں؟؟

لاسٹ ٹائم قرار نے ایزل حیات سے کہا تھا

کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے

ابھی ازل حیات اسی لڑکی کا پوچھ رہی

تھی

۔۔

ارے وہ لڑکی۔۔

اسے تو میں کب کا اپنے دل و دماغ سے

نکال چکا ہوں۔۔

قرار نے من کے سامنے کھڑے ہو کر اس

کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

تو من نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا

گڈ کل ملتے ہیں پھر ایزل حیات نے

خوشی سے کہا

یا شیور کل کا دن ایزل حیات کے نام۔۔

قرار نے مسکرا کر من کی طرف دیکھتے کہا

تو من کو اس کی مسکراہٹ زہر لگی

او کے پھر کل ملتے ہیں بائے۔۔

او کے بائے سویٹ ہارٹ۔۔ قرار نے

سویٹ ہارٹ تب بولا جب ایزل فون

بند کر چکی تھی

قرار نے سیٹی بجاتے لیمپ آف کیا

اور لیٹ گیا

من نے آنسو صاف کرتے ہی اندھیرے

میں پہلے ٹیبل پر پڑے موبائل کی

طرف دیکھا پھر قرار کی طرف جو

کروٹ لیے لیٹا تھا

آہستہ سے وہ دو قدم چلی قرار کا

موبائل پکڑا اور کمرے سے نکل کر

کچن میں آگئی

چولہے پر آگ جلائی اور موبائل آنکھوں

کے سامنے کیا

بہت مزہ ارہا تھا مجھے جلا کر۔۔

من نے موبائل کی طرف دیکھتے کہا

جیسے وہ موبائل نہیں اقرار ہو۔۔

میں اکیلی کیوں جلوں یہ منحوس بھی

جلے گا۔۔

من نے موبائل چولہے پر رکھ دیا

جو بیچارا اپنی بے قدری پر رو رہا تھا

یہ تو گیا۔۔

من نے ہاتھ جھاڑتے چولہا بند کیا اور

کمرے میں اگئی قرار شاید سو گیا تھا

صبح جب قرار اپنا موبائل ڈھونڈے گا

تب کیا سین ہو گا سوچ کر ہی من کی

ہنسی نکل گئی جسے اس نے منہ پر

ہاتھ رکھ کر کنٹرول کیا

من کو لگا تھا قرار سو گیا ہے پر وہ
اپنی ہی سوچوں میں گم تھا
اج کتنے دنوں بعد وہ اپنی پہلے والی
ٹون میں واپس ایا تھا ورنہ غصہ اور
جنون قرار کے سر پر سوار رہتا تھا
پر جو بھی تھا قرار کو من کو تنگ کر کے
مزہ ایا تھا یا شاید من کا جیلس ہونا
اسے اچھا لگا تھا
من کو اب صبح کا بے صبری سے انتظار تھا
اس نے سوچ لیا موبائل جلانے پر اگر
قرار اس پر غصہ کرے گا تو وہ
ذوالقرنین کو اس کے اور ایزل حیات
کے بارے میں بڑھا چڑھا کر بتائے گی

اور قرار کو خوب ڈانٹ پڑوائے گی

انہی سوچوں میں من نیند کی وادیوں

میں اتر گئی

من صبح اٹھی جلدی سے فریش ہوئی

اور کمرے سے نکل گئی کیونکہ قرار

نے تھوڑی دیر میں آفس جانے کے لیے

اٹھ جانا تھا اور کل رات من اس کا موبائل

چولہے میں جھونک چکی تھی

اب قرار کے کڑے تیوروں سے بچنا بھی

تو تھانا۔۔

السلام علیکم بھابھی۔۔

من سیدھا کومل کے پاس ائی جو ابھی

نہا کر نکلی تھی اور اپنے گیلے بالوں

میں برش کر رہی تھی

وعلیکم السلام۔۔

کومل پھیکا سا مسکرا دی

کیا ہوا بھابھی بھائی کی یاد آرہی ہے؟

من نے کومل کی آنکھوں میں اداسی

دیکھ لی تھی

پتہ ہے من مجھے آج خواب آیا

باذل واپس آگئے ہیں۔۔

کومل نے رندھی آواز میں میں کہا

من نے کومل کا ہاتھ پکڑا اور اسے بیڈ

پر بٹھایا

بھابی پھر تو آپ کو خوش ہونا چاہیے

اپ کو خواب ایا ہے ناتو اب بھائی

واپس اجائیں گے

من نے پیار سے کومل کو سمجھایا

تو وہ مسکرا دی

پتہ ہے من جب اپ مجھے بھابھی

کہتی ہو ناتو مجھے بہت اچھا لگتا ہے

کوبل نے محبت سے من کے گال پر

چٹکی کاٹی

لیکن اپ مجھے بھابی نہیں کہتی میں

بھی تو اپ کی بھابی ہوں نا

من نے روٹھے ہوئے انداز میں کومل

سے شکایت کی۔۔

رئیلی۔۔میں اپ کو بھابی بولوں؟؟

کومل نے حیرت سے پوچھا

جی میں قرار کی بیوی ہوں تو اپ کی

بھابی ہوئی نا۔۔

من کومل کو ایسے سمجھانے لگی

جیسے اسے پتہ ہی نہیں تھا

وہ تو ٹھیک ہے من لیکن بھائی نے

اپ کے ساتھ بہت غلط کیا مجھے لگا

اپ بھائی کے ساتھ اس ریلیشن شپ

میں نہیں رہنا چاہتی تو میں اگر آپ

کو بھابی کہوں گی تو اپ ناراض ہو نگی

کومل نے صاف گوئی کی اور ویسے

بھی من میں اپ سے جھوٹ نہیں

بولوں گی بھائی کسی اور سے محبت

کرتے ہیں انہوں نے اپ سے نکاح

باذل سے بدلہ لینے کے لیے کیا تو میں

نہیں چاہتی کہ اپ ساری زندگی

بھائی کی نفرت برداشت کرو

کومل نے من کے سر پر بم پھوڑا

کیا؟؟ قرار کسی اور سے محبت کرتے ہیں

من کو لگا وہ ابھی مر جائے گی

اس کے ذہن میں کل رات والی فون

کال گھومی

ایزل حیات۔

من کے دماغ میں پہلا نام یہی ایا

جی مجھے بھی پتہ نہ چلتا پر میں نے

کالج گرلز کالج کے باہر انہیں ایک لڑکی

کے ساتھ دیکھا تھا وہ لڑکی حجاب

میں تھی میں نے بعد میں بھائی

سے کنفرم بھی کیا تھا۔۔

کومل نے ایک ایک بات من کو سچ

بتادی وہ نہیں چاہتی تھی من قرار

سے جھوٹی امید لگائے

شکر ہے بھابھی آپ نے تو مجھے

ڈرا ہی دیا تھا

من نے دل پر ہاتھ رکھ کے گہرا سانس لیا

کیا مطلب؟؟

کومل نے حیرانی سے پوچھا

وہ بھابھی۔۔وہ لڑکی۔۔میں ہی تھی

من نے نظریں جھکائے معصومیت سے کہا

اب کی بار من نے کومل کے سر پر بم پھوڑا

کومل حیرانی سے آنکھیں بڑی کیے

من کی طرف نا سمجھی سے دیکھنے لگی

ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں آپ

میں جھوٹ نہیں بول رہی

من نے انکھیں پٹپٹاتے کہا

من مجھے پوری بات سننی ہے کیونکہ

جہاں تک مجھے پتہ ہے قرار اپ کو

نکاح والے دن سے جانتا ہے تو پلیز

مجھے سب سچ بتاؤ کومل نے انگلی

اٹھا کر ذرا غصے سے کہا

تو من تھوک نگلتے کومل کو اپنی

اور قرار کی پہلی ملاقات سے لے

کر اس رات تک والی ساری بات بتادی

کیونکہ اس رات کے بعد قرار نے من

کو کڈنیپ کروالیا تھا

اگے کی بات من پہلے ہی کومل کو بتا

چکی تھی کومل حیرت سے بت بنے

من کی ایک ایک بات سن رہی تھی

پر ایک لفظ نہیں بولی

بھابی چپ کیوں ہے کچھ تو بولیں

آپ مجھے ٹینشن دے رہی ہیں

من نے پریشانی سے کہا تو کومل نے اسے

گھور کر دیکھا

ایک نمبر کی پاگل ہو من۔۔

کومل نے من کے بازو پر چپت لگاتے کہا

میں نے کیا کیا ہے ؟؟ من حیران ہوئی

جب بھائی اپ سے ملنے اپ کے گھر ائے

تو اپ نے ان سے جھوٹ کیوں بولا

کومل نے من کی بے وقوفی پر اپنا سر

تھام لیا

تو اور میں کیا کرتی بھائی پہلے ہی بابا

کو انکار کر چکے تھے اگر میں بھی

کر دیتی تو بابا نے طوفان کھڑا کر دینا تھا

مجھے تو ابھی بھی اس بات کی

پریشانی ہوتی ہے نکاح والے دن

جب بابا کو پتہ چلا ہو گا میں گھر پر

نہیں ہوں تو پتہ نہیں وہ کیا سوچتے

ہوں گے

من ایک دم پریشان ہو گئی
آپ فکر نہیں کرو من انکل اپ سے
بدگمان نہیں ہوں گے کیونکہ اپ کا دل
صاف ہے اور رہی بات بھائی کی تو میں
اپ کو یہی مشورہ دوں گی اپ بھائی
کو سب سچ بتادو کومل نے من کے
ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے کہا
میں نے ایک دو بار قرار کو بتانے کی
کوشش کی پر ان کے سر پر جنون اور
غصہ سوار رہتا ہے سنتے ہی نہیں میری
من روہانسی ہو گئی
دیکھو مم اپ نے جو باتیں کہی ہیں
کوئی بھی مرد ایسی باتیں برداشت

نہیں کرے گا لیکن اپ نے مجبوری میں

یہ سب کہا اور بھائی بھی انجان ہے

تو پلیز اپ اتنا لیٹ مت کرو جتنی

جلدی ہو سکے بھائی کو سب سچ بتا دو

انشاءاللہ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا

کومل نے پیار سے من کو سمجھایا

تو من نے ہلکا سا سر ہلا دیا

بھابی ایک بات تو بتائیں یہ ایزل حیات

کون ہے ؟؟

من کو یاد انے پر اس نے پوچھا

آپ کیسے جانتی ہو اسے ؟؟

کومل کے ماتھے پر بل پڑے

من نے کل رات والی ساری بات کومل

کو بتادی سوائے اس کے کہ وہ قرار

کا فون جلا چکی ہے

اس نے بھائی کو فون کیوں کیا۔۔

کومل سوچ میں پڑ گئی

مجھے کیا پتا پر قرار بہت محبت سے

بات کر رہے تھے اس سے۔۔

من کی شکل رونے والی ہو گئی

تو کومل کی ہنسی چھوٹ گئی

میں پریشان ہوں آپ ہنس رہی ہیں

من نے برا مانتے کہا تو کومل نے اپنی

ہنسی کنٹرول کی

ایک مشورہ دوں آپ کو مانو گی؟؟

کومل نے کہا تو من نے سوالیہ نظروں

سے کومل کی طرف دیکھا

ایک بات اپ بھائی کو سب سچ بتادو

دوسری بات یہ ایزل حیات بہت فاسٹ ہے

اپ بھائی کو اس سے بچا کر رکھو

اور بچانا کیسے ہے وہ بھی سنو

کومل بات کر کے ذرا چپ ہوئی

تو من مزید کومل کی طرف متوجہ ہوئی

اپ بھائی سے اپنی بیوی ہونے کا حق لو

کومل نے مسکرا کر کہا تم من نے شرم

سے سر جھکا لیا

افو من میرے سامنے مت شرماؤ یہ شرم

حیا بھائی کو دکھانا کومل نے من کے

گال پر پیار سے چٹکی کاٹی

لیکن وہ تو مجھے ہر وقت بولتے رہتے ہیں

کیا میں خوبصورت نہیں ہوں

من نے معصومیت کی حد تک پوچھا

ماشاءاللہ من اپ بہت بہت خوبصورت

ہو اور فضول مت سوچو میں اس بات

کی گارنٹی دیتی ہوں بھائی نے اپ کو

جیلس کرنے کے لیے ایزل حیات سے بات

کی ہو گی ورنہ بھائی کو تو وہ ایک

انکھ نہیں بھاتی

پھر کومل نے من کو یہ بھی بتایا کہ

ایزل حیات نے بھائی کے لیے رشتہ

بھیجا تو دادو نے کیا میٹھی میٹھی

انسلٹ کی ایزل حیات کی

اور من کو قرار سے اپنی بیوی ہونے کا

حق کیسے لینا ہے یہ بھی اچھے سے سمجھایا

جسے من نے شرم وحیا کے ساتھ

بڑے غور سے سنا

من۔۔۔

من۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر رہی تھی جب

قرار کی گرجدار آواز گونجی

من نے ڈر سے اپنا تھوک نگلا

یہ بھائی کیوں اتنا چلا رہے ہیں

کومل نے نہ سمجھی سے کہا پر من

چپ بیٹھی رہی

من۔۔

قرار پھر سے چلایا

من اٹھو بھی بھائی کی بات سنو۔۔

کومل نے کہا تو من کو ناچارہ من کو اٹھنا پڑا

وہ قدم قدم چلتی کومل کے کمرے سے

باہر اگئی قرار پہلے ہی اپنے کمرے کے

باہر کھڑا تھا

من میرا موبائل کہاں ہے ؟؟

قرار کی جب من پر نظر پڑی تو اس نے

کڑے تیوروں سے پوچھا

مم۔۔مجھے کیا پتہ موبائل اپ کا ہے

پوچھ مجھے رہے ہیں ہٹے پیچھے۔۔

من نے قرار کی بات ہوا میں اڑائی اور

سیڑھیاں اترنے لگی

تبھی ملازمہ بھاگتی بھاگتی سیڑھیاں

چڑھتی اوپر ارہی تھی پر اس کے ہاتھ

میں قرار کا جلا موبائل دیکھ کر من

کو دن میں تارے نظرانے لگے

من ابھی دو سیڑھیاں ہی اتری تھی

وہیں فریز ہو گئی

بھیاجی کہیں یہ اپ کا موبائل تو نہیں

ملازمہ نے موبائل قرار کے سامنے کیا

تو اپنے موبائل کی اتنی بری حالت

دیکھ کر قرار کی آنکھیں پھٹی کی

پھٹی رہ گئیں

بھیاجی صبح جب میں کچن میں گئی

تو یہ موبائل چولہے پر پڑا تھا

ملازمہ نے بتایا قرار نے ملازمہ کے ہاتھ

سے موبائل پکڑا اور اپنی آنکھوں کے

سامنے کیا ایک سیکنڈ سے پہلے قرار کو

سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ یہ

حرکت من کی ہے

قرار نے موبائل آنکھوں سے پیچھے کر کے

سامنے سیڑھیوں میں کھڑی من کو

غصے سے دیکھا

من نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اس نے اپنے کمرے

میں دوڑ لگا دی

من۔۔

قرار نے غصے سے کہا اور من کے پیچھے

بھاگا۔۔

من رکو۔۔۔

پر من ایسا بھاگی کہ ڈریسنگ روم کے اندر گھس کر دروازہ اندر سے لوک کر کے ہی اسے ذرا سا چین ملا

من دروازہ لوک کر کے لمبے سانس لینے لگی

من دروازہ کھولو۔۔

قرار نے غصے سے دروازے پر مکا مارا

نن۔۔ نہیں

من نے گھبراتے کہا

میرا دماغ مت خراب کرو تم دروازہ کھولو

قرار پھر سے گرجا

قرار پلیز۔۔

اس کے غصے کے خوف سے رونے والی ہو گئی

کیا پلیز جتنی دیدہ دلیری سے بد تمیزی کرتی ہو اتنی ہی دلیری سے سامنا بھی کرو میرے غصے کا۔۔

قرار نے چلا کر کہا

آپ نے کیوں کی ایزل حیات سے بات کی

من کو ایک دم جوش آیا

تم باہر تو آؤ تم سے بھی بہت اچھے سے بات کروں گا قرار نے من کو ڈرایا اور وہ ڈر بھی گئی

سارا جوش جھاگ کی طرح بہ گیا

مجھے ماریں گے ؟؟

من کی آنکھیں بھیگ گئیں

میں تمہاری جان لے لوں گا تم باہر تو نکلو

قرار نے پھر سے دروازے پر مکا مارا

تو من کا دل دہل گیا

ٹھیک ہے مت اؤ باہر میرے پاس چابی ہے

اس دروازے کی رکو تم۔۔

قرار نے کہا تو من ایک دم خوف سے

ساکت ہو گئی قرار نے ڈرا سے چابی نکالی

اور دروازے لوک کھولنے لگا

من کی سانسیں اٹک گئیں

وہ ڈر کر سامنے دیوار کے ساتھ جا لگی

قرار نے دروازہ کھولا تو من سامنے دیوار

سے لگی سر جھکائے کھڑی تھی

قرار نے غصے سے من کی طرف دیکھا

من کی تو روح فنا ہو گئی خوف سے

اس کے انسو نکل پڑے

قرار

قرار پلیز سوری۔۔

من ڈر کے پیچھے ہوئی پر پیچھے دیوار تھی

اور قرار سامنے

تمہاری اتنی جرات تم نے میرا موبائل جلایا

قرار من کے قریب ہو کر اس کے منہ پر پھنکارا

تو ڈر کر من نے آنکھیں زور سے بند کر لیں

کیوں کیا ایسا بولو؟؟

قرار غصے سے دھاڑا

وہ آپ نے ایزل حیات سے بات کی

مجھے اچھا نہیں لگا

من نے سر جھکا کر روتے ہوئے کہا

تو اس کا مطلب تم میرا موبائل جلا دو گی

بے وقوف اس میں میرے پروفیشنل میسجز

اور پکس تھیں

قرار کی غصے سے آنکھیں لال انگارہ ہو گئی

تھیں من کے انسو تواتر نکل رہے تھے

اس کا جھکا سر مزید جھک گیا

اب سزا بتاؤ اپنی کیا سزا دوں تمہیں

تھپڑوں سے تمہارا منہ لال کروں

یا تمہارا گلا دبا دوں بولو۔۔

قرار پوری قوت سے دھاڑا تو من

خوف سے روتے ہوئے قرار کے سینے سے

لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

قرار ایک دم ساکت ہو گیا پل میں

سارا غصہ ختم ہو گیا

چہرے کے تاثرات جو سرد تھے وہاں

ایک الوہی چمک آ گئی

دل من کی اتنی سی قربت سے زور زور

سے دھڑکنے لگا

پلیز مجھے ماریے گا نہیں بہت درد ہوتا ہے

مجھے معاف کر دیں

من نے قرار کے سینے سے لگ کر روتے

ہوئے کہا تو قرار نے من کو بالوں سے پکڑ

کر اس کا چہرہ اوپر کیا

بالوں پر قرار کی گرفت ڈھیلی تھی

من کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

میں کسی بھی لڑکی سے بات کروں گا

تمہیں برا لگے گا

قرار نے نرم لہجے میں پوچھا

تو من نے آہستہ سے سرہاں میں ہلا دیا

کیوں؟؟

قرار کا فوکس من کے ہونٹوں پر تھا

قرار کی گرم سانسیں من اپنے چہرے

پر محسوس کر رہی تھی

آپ صرف میرے۔۔

من کیا ہوا؟؟

ابھی من اپنے دل کی بات کہتی کومل

کی آواز انہیں اپنے کمرے میں سنائی دی

قرار کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا اور اپنے

بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں ٹھیک

کرنے لگا

من نے بھی جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا

من کیا ہوا؟؟

کومل اندر آئی اور اس نے غصے سے اقرار

کی طرف دیکھتے پوچھا

اس دن کے بعد ابھی تک کومل قرار سے

خفا ہی تھی

کچھ نہیں۔۔

من نے نارملی جواب دیا

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں آپ

کے ساتھ پہلے میں انجان تھی پر اب نہیں

میرے ہوتے ہوئے اپ کو کوئی کچھ نہیں

کہے گا۔۔

کومل کا اشارہ قرار کی طرف تھا قرار

چپ چاپ ڈریسنگ روم سے نکل گیا

بھابی میں ٹھیک ہوں۔۔

من نے کومل کو تسلی دی تو اس نے ہلکا

سا سر ہلا دیا

من کومل کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آگئ

قرار ریڈی ہو کر افس چلا گیا کیونکہ

ذوالقرنین صاحب رومیسہ بیگم اور سمن بیگم

کی کسی عزیز کی ڈیتھ ہو گئ تھی

وہ صبح ہی چلے گئے تھے

ذوالقرنین صاحب اج افس نہیں جا سکتے

تھے قرار کو اکیلے ہی آفس دیکھنا تھا

موبائل کے چکروں میں وہ پہلے ہی

لیٹ ہو گیا تھا اس لیے بنا ناشتہ کیے

وہ افس چلا گیا

رات کے تین بجے کا وقت تھا سبھی

اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے

کومل اپنے بیڈ پر گہری نیند سو رہی تھی

جب اسے اپنے چہرے پر کسی کی

گرم سانسوں کی تپش محسوس ہوئی

کومل زرا سا کسمسا کر پھر سو گئی

پر کچھ سیکنڈ بعد کومل کو اپنے

چہرے پر شدت بھرے لمس کا احساس

ہوا کبھی آنکھیں کبھی ناک کبھی گال

تو کبھی گردن پر

کومل کو کسی کے ہونٹ رکھنے کا

احساس ہو رہا تھا

کومل کے ہوش تب اڑے جب اس انسان

نے اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیا

بازل۔۔۔

کومل کے دل سے اواز ائی تو اس نے پٹ سے

آنکھیں کھول دیں

ذرا سی نظریں نیچی کر کے اس نے آنکھیں

بڑی کر کے اپنے ہونٹوں پر جھکے بازل

کو دیکھا

ہاں وہ بازل ہی تھا اور کومل وہ کیسے

نہ بازل کے ہونٹوں کے لمس کو پہچانتی

بازل شدت سے اس کے ہونٹوں سے

اپنی ایک مہینے کی جدائی کی پیاس

بجھانے لگا

کومل نے باذل کے گلے میں بانہوں کا

ہار بنایا اور خود بھی باذل کے ہونٹوں

پر ایک مہینے کی تڑپ کا حساب

لینے لگی تھوڑی

دیر بعد باذل اہستہ سے پیچھے ہوا

اور کومل کے ماتھے پر شدت سے

لب رکھے

کومل کی انکھوں سے روانی سے انسو

نکل پڑے باذل اہستہ سے پیچھے ہٹا تو

کومل بھی اٹھ کر بیٹھ گئ

اور باذل کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھنے

لگی انسو تواتر اس کے گال بھگو رہے تھے

جبکہ باذل مسکراتی انکھوں سے کومل

کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیکھ

کر اپنے اندر تک سکون محسوس

کر رہا تھا

ڈر گئی تھی؟؟

باذل نے مسکرا کر کومل کے آنسو صاف

کرتے پوچھا

نہیں مر گئی تھی۔۔

کومل نے بازل کے اسی ہاتھ پر اپنے ہونٹ

رکھتے کہا

نہیں۔۔۔۔ ہششششش۔۔۔

بازیل نے کومل کے ہونٹوں پر انگلی رکھی

اور ذرا سا اگے ہو کر اسے خود میں بھینچ

لیا کومل کی ہچکی بندھ گئ

باذل کی آنکھوں سے بھی دو انسو ٹوٹ

کر کومل کے بالوں میں گر کر جذب ہوئے

قرار کو نیند نہیں ارہی تھی اس کے ذہن

میں رضا کے الفاظ گونج رہے تھے

اج اس نے ایزل حیات سے ملنا تھا

پر قرار نے ابھی نیا موبائل نہیں لیا تھا

تبھی جان چھوٹی تھی اس محترمہ سے

ورنہ فون کر کر کے اس نے قرار کی

جان عذاب میں ڈال دینی تھی

قرار جب آج آفس گیا تو رضا اس سے

ملنے ایا

باتوں میں رضا نے قرار کو من کی طرف

سے سمجھایا

قرار محبت کرو تو اعتبار کرنا بھی

سیکھو محبت میں اعتبار بہت

ضروری ہوتا ہے جب ہم کسی سے

محبت کرتے ہیں نا تو ہمیں یہ نہیں پتہ

ہوتا وہ انسان کتنا اچھا ہے کتنا برا بس

ہمیں اس سے محبت ہو جاتی ہے

اور ایسی محبت تو پھر محبت کہلانے

کے لائق ہی نہیں ہے جو محبوب کو

اس کی خامیاں جان کر چھوڑ دے

جس سے محبت ہوتی ہے نا قرار اس میں

کوئی خامی نہیں ہوتی کیونکہ ہماری

انکھ اپنے محبوب کی خامی دیکھنا

ہی نہیں چاہتی اور ویسے بھی جو
انسان ہم سے سچی محبت کرتا ہے نا
ہم اس کے لیے اپنی خامی خود
چھوڑ دیں گے سچی محبت کچھ نہیں
مانگتی قرار سوائے وقت عزت اور اعتبار کے
سب سے خوبصورت تحفہ نیک ہمسفر
ہوتا ہے جو قیمت سے نہیں قسمت سے
ملتا ہے اور جب میں نے من بھابی
کا چہرہ دیکھا تو یقین کرو قرار اتنا
شفاف چہرہ اتنی معصومیت اتنی
سچائی اور اتنا حسن میں نے اج تک
کسی لڑکی میں نہیں دیکھا
تم بہت خوش نصیب ہو قرار اور

خوش نصیبی بار بار دستک نہیں دیتی

ایک عورت بیوی بننے سے پہلے ایک

بیٹی اور ایک بہن بھی ہوتی ہے

اور ان کی کچھ مجبوریاں بھی ہوتی ہیں

محبت تو وہ کر لیتی ہے پر اس محبت

کو پانا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے

باقی تم خود سمجھدار ہو میں مزید

نہیں سمجھا رہا تمہیں

رضا نے کہا اور اٹھ کر چلا گیا قرار نے

رضا کی ایک ایک بات غور سے سنی

ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی انکھ سے نکلا

قرار اٹھ کر بیٹھ گیا اور نظر گھما کر

من کی طرف دیکھا جو صوفے پر

سمٹی سو رہی تھی اتنی ٹھنڈ میں بھی

اس نے اپنے اوپر لائٹ سا کمفرٹر اوڑھا

ہوا تھا قرار اٹھا اور اپنا کمفرٹر

اٹھا کر من کے اوپر اچھے سے اوڑھا دیا

اور اندھیرے میں انکھیں چھوٹی کر کے

غور سے من کے چہرے کی طرف دیکھنے

لگا قرار نے ایک ہاتھ صوفے کی پشت پر رکھا

اور دوسرا من کے چہرے کے قریب لے گیا

دوسرے ہاتھ سے قرار نے من کے چہرے

پر ائے بالوں کو پیچھے کیا

من ذرا سا کسمسائی تو بال پھر سے من

کے چہرے پر اگئے

قرار ہلکا سا مسکرایا من سوتے ہوئے

بہت کیوٹ لگ رہی تھی

قرار نے اس کے خوبصورت چہرے پر

پھونک ماری تو بال ذرا سا پیچھے ہو گئے

کتنی معصوم ہو تم من

ٹھیک کہا رضا نے تمہارا چہرہ شفاف ہے

اور یہ شفاف چہرہ تمہاری پاک بازی

ثابت کرتا ہے کتنا گنہگار ہو نا میں من

جو اپنی پاک باز بیوی کو غلط سمجھتا

رہا میں تمہاری انکھوں میں سچائی

کیوں نہیں دیکھی میں تو تم سے محبت

نہیں بلکہ عشق کا دعوے دار ہوں

پھر میں کیوں نہیں تمہاری پاکیزگی

کو پہچان سکا اگر اج رضا مجھ سے

یہ باتیں نہیں کرتا تو میں تمہیں کھو
دیتا من پر اب نہیں اب میں تمہیں ایک
پل کے لیے بھی خود سے الگ نہیں کروں گا
قرار اپنے ہونٹ من کے ہونٹ کے قریب لے گیا
ابھی وہ کوئی گستاخی کرتا
من نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں
اور خود پر جھکے قرار کو آنکھیں بڑی
کر کے حیرت سے دیکھنے لگی
قرار کے بھی وہم و گمان میں نہیں تھا کہ
من اٹھ جائے گی
حیرت سے اقرار کی انکھیں پھیلیں
اس سے پہلے قرار خود پیچھے ہوتا
من نے قرار کے کندھوں پر ہاتھ رکھ

کر جھٹکے سے اسے پیچھے کیا اور خود

کھڑی ہو گئی

یہ کیا حرکت تھی من نے غصے سے پوچھا

کون سی حرکت؟؟

قرار جان بوجھ کر انجان بنا

اپ مجھے کس کرنے والے تھے نا

من نے غصے سے پوچھا

کس؟؟ کون سی کس؟؟

قرار نے معصومیت سے کہا

ایک ہی تو کس ہوتی ہے من نے قرار کو

گھور کر دیکھا

نہیں ایک نہیں ہوتی بہت سی ہوتی ہیں

اور ان میں سے دو سپیشل ہوتی ہیں

قرار نے من کو بڑے سکون سے سمجھایا

اچھا اور وہ دو سپیشل کون سی ہوتی ہیں

من نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کے کہا

ایک تو ہونٹوں ہوتی ہے اور دوسری۔۔

قرار نے مسکرا کر بات ادھوری چھوڑ دی

دوسری کہاں ہوتی ہے ؟؟

من نے ائی برو اچکا کر پوچھا

وہاں۔۔

قرار نے من کے گہرے گریبان کی طرف

اشارہ کیا من نے اس کی اشارہ کرنے پر

سر نیچے کر کے اپنے گریبان کی طرف

دیکھا تو شرم سے لال ٹماٹر ہو گئی

اور جلدی سے صوفے پر رکھے دوپٹے

کی طرف بڑھی

قرار جیسے جان گیا من دوپٹہ پکڑے گی

وہ من سے پہلے اگے بڑھا اور جھٹ سے

دوپٹہ پکڑ لیا

من تو دیکھتے ہی رہ گئ

یہ کیا بد تمیزی ہے قرار دوپٹہ واپس کریں

بہت بے شرم ہو آپ۔۔ من نے رخ پھیر

کر شرم سے کہا

دوپٹہ چاہیے اجاؤ لے لو۔۔

قرار نے مزے سے کہا تو من روہانسی ہو گئ

پلیز تنگ مت کریں۔۔

مم نے رونی صورت بنا کر کہا

ٹھیک ہے مت اؤ لینے میں تو چلا

قرار نے کہا اور سیٹی بجاتے دروازے

کی طرف بڑھا

اتنی رات کو کس بھوتنی سے ملنے جارہے ہیں

من نے جل کر کہا

ایک ہی بھوتنی کافی ہے اور کی ضرورت

نہیں ہے مجھے

قرار نے رک کر کہا

ہاں میں بھوتنی اور خود بھوت۔۔

من ابھی بھی رخ موڑے ہی کھڑی تھی

ٹھیک ہے پھر یہ بھوت ادھی رات کو باہر

بھٹکنے جارہا ہے تمہارا دوپٹہ لے کر

قرار نے آخری بات شرارت سے کہی

اور دروازہ کھول کر باہر آگیا

جانتا تھا ویسے تو نہیں پر ایسے من

اس کے پیچھے ائے گی

قرار رکیں پلیز اگر دوپٹہ واپس نہیں

کریں گے تو میں دوسرا لے لوں گی

من نے پیچھے اتے کہاں پر یہ کیا قرار

تو کہیں نہیں تھا من نے ادھر ادھر دیکھا

پر اندھیرے کے سوا کچھ نہ دکھا

قرار

قرار کدھر ہیں آپ۔۔

من نے ہلکی آواز میں کہا پر کوئی جواب

نہیں ملا

قرار مجھے تنگ مت کریں پلیز اتنا اندھیرا

ہے یہاں میں گر جاؤں گی

من نے دھڑکتے دل سے اندھیرے میں

قرار کو تلاش کرتے کہا

اچانک من کو اپنی کمر پر کسی کی

انگلیاں چلتی محسوس ہوئیں

من نے خوف سے تھوک نگلا

رات کا وقت پورے گھر میں گھپ اندھیرا

وہ اکیلی خوف سے من کی پسینے

چھوٹ گئے

وہ بت بڑے کھڑی تھی جب انگلیاں

کمر سے رینگتی اس کے پیٹ پر آئیں

اور بس من کی یہی تک ہمت تھی

آاااہ۔۔۔

من کی گلا پھاڑ چیخیں پورے سکندر

ولا میں گونج رہی تھیں قرار نے گھبرا

کر جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

بے وقوف ڈرپھوک میں ہوں

قرار نے پیچھے سے من کے کان میں کہا

قرار۔۔

من جلدی سے رخ موڑ کر قرار کے سینے سے

جا لگی اس نے قرار کی شرٹ کو مضبوطی

سے پکڑا ہوا تھا وہ ابھی بھی خوف سے

کانپ رہی تھی اور قرار من کی اتنی سی

قربت سے اس کا دل فل سپیڈ سے بھاگ

رہا تھا وہ سٹل کھڑا تھا بے اختیار قرار

نے من کو اپنی بانہوں میں بھینچ لیا

پورے دن میں دوسری بار من اور قرار

ایک دوسرے کے اتنے قریب ائے تھے

باذل آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے بتایا

کیوں نہیں ایک بار بھی اپ نے میرا

نہیں سوچا کومل بادل کے سینے سے لگی

اس سے سوال کر رہی تھی اس سے

شکوے کر رہی تھی

تمہارا ہی تو سوچا تھا میری جان

بازل نے کومل کا ہاتھ اپنے لبوں سے

لگاتے کہا ابھی کومل کچھ کہتی

جب انہیں باہر سے چیخوں کی آواز

سنائی دی بازل نے پریشان ہو کر کومل

کی طرف دیکھا

من---

کومل کے منہ سے نکلا تو بازل نے حیرانی
سے کومل کی طرف دیکھا

من۔۔

بازل نے نا سمجھی سے کومل کی طرف
دیکھتے کہا کومل فورا اٹھی اور کمرے
سے باہر اگئی سب گھر والے من کی چیخیں
سن کر نیند سے اٹھے اور اوپر کی طرف
بھاگے۔۔

کومل باہر ائی تو گھپ اندھیرا تھا ہاتھ بڑھا
کر کومل نے لائٹس آن کیں تو ہر جگہ روشنی
پھیل گئی قرار نے گھبرا کر جلدی سے من
کو اپنے سے الگ کیا اور ہاتھ میں پکڑا
دوپٹہ من کے شانوں پر پھیلا یا

کومل یہ سب دیکھ چکی تھی رومیسہ بیگم

ثمن بیگم اور زو صاحب بھی اچکے تھے

من سر جھکائے شرمندہ سی کھڑی تھی

جبکہ قرار وہ کن اکھیوں سے سب کے ری

ایکشن دیکھ رہا تھا

من بیٹا کیا ہوا تم چیخی کیوں؟؟

ذوالقرنین صاحب نے فکر مندی سے پوچھا

وہ۔۔وہ بابا وہ۔۔۔بھوت۔۔۔

من کو سمجھ نہیں ائی کہ وہ کیا کہے

تب ہی قرار بول اٹھا اس نے ادھی رات

کو شیشہ دیکھ لیا تبھی چیخ اٹھی

قرار نے سکون سے کہا تو سب کی دبی دبی

ہنسی نکلی

من نے مڑ کر قرار کو زبردست گھوری دی

شیشہ نہیں میں نے اپ کو دیکھ لیا تھا

من بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی

من۔۔۔

ابھی قرار کچھ کہتا ہے جب انہیں ایک انجانی

اواز سنائی دی پر من تو یہ اواز ہزاروں میں

بھی پہچان سکتی تھی

سب نے اواز کے تعاقب میں دیکھا تو کومل

کے ساتھ ایک ہینڈسم لڑکا کھڑا تھا

باذل بھائی۔۔۔

من کے چھم سے انسو نکلے اور وہ بھاگ کر

باذل کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

باقی سب گھر والے شاکڈ تھے اور کہیں

نہ کہیں خوش بھی

کومل انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی

جبکہ قرار کا چہرہ سپاٹ تھا اس کے

چہرے سے اندازہ لگانا مشکل تھا وہ

خوش ہے یا نہیں۔۔۔

بس میری گڑیا میں اگیا ہوں نہ۔۔

بازل نے من کو خود سے الگ کیا اور من

کے انسو صاف کیے۔۔

کیسے ہو بازل بیٹا؟؟

ذوالقرنین صاحب نے اگے بڑھ کر ہلکا سا

مسکرا کر کہا

میں ٹھیک ہوں سر۔۔۔

بازل کو توقع نہیں تھی کومل کے بابا اتنی

محبت سے بات کریں گے

اجاؤ بیٹا بیٹھ کر بات کرتے ہیں

ذوالقرنین صاحب نے کہا سب گھر والے

ڈائننگ ہال میں بیٹھے تھے

بازل اور ذوالقرنین صاحب امنے سامنے صوفوں

پر بیٹھے تھے دوسرے صوفے پر سمن بیگم

اور رومیسہ بیگم براجمان تھیں

جبکہ من کومل اور قرار پاس ہی کھڑے تھے

قرار سپاٹ انداز میں اپنے ہی سوچوں میں

گم تھا دماغ میں ایک ہی بات گردش

کر رہی تھی باذل اچکا ہے اب من اسے

چھوڑ کر چلی جائے گی ادھر من کے

دل و دماغ میں بھی یہی بات تھی کہ
قرار نے کہا تھا کہ جس دن بازل ایا وہ
مجھے چھوڑ دے گا دونوں کے دل خوف
سے لرز اٹھے بیک وقت دونوں نے نظریں
اٹھا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا
دونوں کی آنکھوں میں خوف تھا ایک
دوسرے سے دور جانے کا خوف۔۔
من نے نظروں کا زاویہ بدل لیا جبکہ
قرار کی نظریں ابھی بھی من کے چہرے
پر تھیں شاید وہ من کے چہرے پر اس
کے دل کی بات پڑھنے کی کوشش
کر رہا تھا
بازل بیٹا آپ ایک مہینے سے کہاں تھے

رومیسہ بیگم نے بات شروع کی تو

سب بازل کی طرف متوجہ ہوئے

تو بازل نے انہیں بتانا شروع کیا

میں جب اس رات گھر سے نکلا تو میرا

ارادہ اپنے ایک دوست کے پاس سٹے کرنے

کا تھا جو جوہر ٹاؤن میں رہتا ہے

میں نے اسے پہلے ہی ہر سچویشن بتادی

تھی وہ مجھے اپنے گھر رکھنے کے لیے

تیار تھا یہاں تک کہ اس نے مجھے لینے

کے لیے گاڑی بھی بھیج دی

گھر سے تھوڑا دور ڈرائیور گاڑی میں

میرا انتظار کر رہا تھا میں جا کر بیٹھا

تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی

جیسے ہی ہم کلمہ چوک کے پاس پہنچے

ہماری گاڑی کے اگے کچھ لوگ آ گئے

سردی کی راتیں راستہ سنسان تھا

اور فوگ بھی تھی وہ تین لوگ تھے

اچانک گاڑی کے سامنے ائے تو ڈرائیور

نے گاڑی روک دی اور اتر کر باہر چلا گیا

مجھے لگا ڈرائیور کے جاننے والے ہوں گے

ڈرائیور نے ان لوگوں سے کچھ بات کی

اور گاڑی میں بیٹھ کر سفر پھر سے

شروع کر دیا

میں نے ڈرائیور سے پوچھا کہ وہ لوگ کون

تھے تو وہ ایک دم گھبرا گیا

پھر اس نے کہا میرے بھائی تھے

خیر جواب ذرا عجیب تھا پر میں نظر
انداز کر گیا اور میں نے سیٹ کی پشت
پر سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں
پر میری انکھ لگ گئ تقریبا ادھے گھنٹے
بعد مجھے ڈرائیور نے آواز دے کر جگا یا
تھا۔۔
اظہار ملک جو میرے دوست کا نام ہے
اس کا گھر اگیا تھا میں گاڑی سے نکلا
تو ایک ملازم میرا سامان لینے کے لیے
باہر ایا اور میں کچھ بھی گھر سے لے
کر نہیں نکلا تھا حتی کہ موبائل بھی
نہیں وہ ایک عالی شان گھت تھا
میں اس ملازم کے ساتھ راہداری عبور

کرتے اندر چلا گیا پر جیسے ہی میں اندر

گیا میرے اوسان خطا ہو گئے

میرا دوست اظہار ملک فرش پر خون

میں لت پڑا کراہ رہا تھا جبکہ ایک کمرے

سے کسی لڑکی کے چیخنے چلانے کی

اوازیں ارہی تھیں

میں اس سے پہلے اگے بڑھتا مجھے پیچھے

سے اسی ملازم اور ڈرائیور نے اپنے

شکنجے میں لے لیا

میں نے جیسے بھی کر کے خود کو ان کی

گرفت سے ازاد کیا اور اظہار کی طرف

بڑھا۔۔

اظہار کیا ہوا ہے تمہیں کون ہے یہ لوگ ؟؟

میں نے اظہار کا خون وجود اپنی گود

میں رکھا اسے بازو پر گولی لگی تھی

بادل مجھے چھوڑو میری بہن کی عزت

بچاؤ۔۔

اظہار نے درد سے کراہتے اسی کمرے کی

طرف اشارہ کیا تو میں فورا اسی کمرے

کی طرف بھاگا جو ہاتھ لگانے سے ہی

کھل گیا اندر چار لڑکے تھے جو اظہار

کی بہن کے ساتھ زبردستی کرنے کی

کوشش کر رہے تھے

میں اس کی بہن کو بچانے کے لیے اگے

بڑھا تو ان میں سے ایک نے مجھ پر گن

تان دی باقی کی ٹیم پھر سے اس کی بہن

کی طرف بڑھے مجھے وہ چاروں حلیے
سے پہچان میں آ گئے
یہ وہی لوگ تھے جو راستے میں گاڑی
رکوا کر ڈرائیور سے باتیں کر رہے تھے
جس ادمی نے مجھ پر گن تانی تھی
اس کا دھیان باقی کے لڑکوں کی طرف ہوا
تو میں نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اس
کی ٹانگ پر کک کیا تو وہ لڑکھڑا کر
نیچے گرا
میں نے اس کے ہاتھ سے گن کھینچ لی
اور باقی کے تین لڑکوں کی طرف بڑھا
اتنے میں اظہار بھی لڑکھڑاتا ہوا کمرے
میں اگیا میں نے خود پر اوڑھی شال

اتار کر اس لڑکی پر پھیلا دی
جسے شاید وہ ادمی کچھ سونگھا
کر بے ہوش کر چکے تھے
ہماری ان چاروں کے ساتھ ہاتھا پائی
شروع ہو گئی پر ہماری بدقسمتی سے
باہر ڈرائیور ہوش میں اچکا تھا وہ گن
لے کر اندر ایا اور اس نے سیدھا مجھ
پر شوٹ کر دیا اس سے پہلے گولی
مجھے لگتی اظہار سامنے اگیا اور اسے
گولی لگ گئی اظہار زمین بوس ہو گیا
میں اسے تھامنے کے لیے نیچے جھکنے لگا
اتنے میں اس ڈرائیور نے پھر سے گولی
چلائی جو سیدھا میرے کندھے پر لگی

اس سے پہلے میں پھر سے ہمت جتاتا

پیچھے سے ایک ادمی نے اٹھ کر لوہے

کی سلاخ میرے سر پر مار دی

اور میں وہیں گر کر بے ہوش ہو گیا

گولی کی اواز سے شاید باہر سے کسی

نے پولیس کو فون کر دیا تھا میرے

اور اظہار کے بے ہوش ہوتے ہی وہ سب

جتنا بھی پیسہ اور زیور تھا سب لوٹ

کر لے گئے وہ اپنے ساتھ اظہار کی بہن

کو بھی لے جانے لگے تھے پر پولیس

کا سائرن سنتے ہی وہ پیسہ اور زیور

لے کر بھاگ گئے پولیس نے اکر اپنا کام

کیا ایمبولینس بلا کر ہمیں ہاسپٹل

بھیج دیا وہ ملازم ابھی باہر ہی بے

ہوش پڑا تھا پولیس اسے گرفتار کر

چکی تھی میرا اور اظہار کا ٹریٹمنٹ

شروع ہو چکا تھا اظہار کی بہن ایک

گھنٹے بعد ہی ہوش میں اگئی تھی

اور اس نے اپنے پیرنٹس کو اطلاع دی

وہ ملک سے باہر گئے تھے پہلے ہی

فلائٹ سے وہ پاکستان پہنچے

اظہار کو دو گولیاں لگی تھی وہ تین

دن بعد ہوش میں ایا جبکہ مجھے ایک

گولی لگی جو ڈاکٹرز نے نکال تو دی

پر میرے سر پر کاری ضرب لگنے کی

وجہ سے میں کوما میں جا چکا تھا

اظہار نے ایک دو بار سوچا کہ وہ میرے
بابا کو بتا دے اور پھر یہ سوچ کر خاموش
ہو جاتا کہ میں گھر سے بھاگ کر آیا ہوں
تو وہ یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ شادی
نہ کرنے کے لیے باذل ان سے رابطہ نہیں
کر رہا اور اگر اظہار انہیں میرے کوما
میں جانے کا بتاتا تو وہ مزید پریشان ہوتے
ایک دو بار کچھ لوگ میری تلاش میں
ہاسپٹل پہنچے تھے پر اظہار نے ہاسپٹل
کے سٹاف کو پہلے ہی سب سمجھا دیا تھا
اور وہ لوگ شاید اپ لوگوں نے میری
تلاش میں بھیجے تھے
خیر ڈاکٹر نے اظہار کو بتایا کہ میں امپروو

کر رہا ہوں مجھے کسی بھی وقت ہوش

اسکتا ہے جب مجھے ہوش ایا تو اظہار

نے مجھے بتایا کہ میں 22 دنوں بعد ہوش

میں ایا ہوں میں کافی پریشان ہوا کیونکہ

میں کومل کو بنا بتائے گیا تھا

سوچا تھا وہاں جا کر کومل سے کنٹیکٹ

کرلوں گا پر میں نہیں کر سکا اور من

کو بھی کہہ کر گیا تھا دو دن میں ا

جاؤں گا پر 22 دن ہو گئے تھے میں

کسی سے بھی رابطے میں نہیں تھا

جس دن مجھے ہوش ایا میں اسی دن

واپس انا چاہتا تھا پر مجھے کافی

ویکنس ہو چکی تھی جس وجہ سے

ڈاکٹرز نے مجھے اجازت نہیں دی

اظہار نے اس دوران مجھے کہا کہ میں

گھر میں اطلاع دے دوں پر میں نے

سوچا بابا پریشان نہ ہوں اور ویسے

بھی ڈاکٹرز نے کہا تھا ایک ہفتے تک

وہ مجھے ڈسچارج کر دیں گے

اظہار کے والدین اور اظہار نے پہلے

مجھ سے معذرت کی کہ ان کی وجہ

سے میری جان خطرے میں اگئی پھر

شکریہ بھی ادا کیا کہ ان کی بیٹی کی

عزت بچ گئی

اظہار کا ڈرائیور اور ملازم نے ہی یہ سب

کروایا تھا اظہار کے والدین ملک سے باہر

تھے موقع دیکھتے ہیں انہوں نے پلان
بنایا پر جب انہیں پتہ چلا میں ارہا ہوں
تو انہوں نے سوچا مجھے بھی راستے
سے ہٹا دیں گے فی الحال وہ لٹیرے ابھی
بھی ازاد ہیں صرف وہ ملازم پولیس
کی حراست میں ہے اس کے بتائے یہ
سارے اڈوں پر پولیس نے چھاپا مارا پر
وہ نہیں ملے

ایک ہفتہ پہلے مجھے ہوش ایا اور پرسوں
مجھے ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا

اج میں یہاں اپ سب کے سامنے ہوں
بازل نے پھر انہیں اپنے کندھے پر لگی
گولی کا نشان بھی دکھایا وہ ساری

حقیقت بتا کر چپ ہو گیا سب لوگ
دم سادھے باذل کی ایک ایک بات کو
غور سے سن رہے تھے
بیٹا اللہ نے اپ کو وہاں ان کی مدد کے
لیے وسیلہ بنا کر بھیجا اپ نے تو اپنے
دوست کے لیے اپنی جان داؤ پر لگا دی
تو اپ اپنی فیملی سے کتنی محبت
کرتے ہوں گے مجھے فخر ہے میری کومل
نے اپ جیسا محبت کرنے والا ہمسفر
ڈھونڈا ہے پہلے ہم پریشان ہو گئے تھے
کہ اپ کومل کو دھوکہ دے کر فرار ہو
گئے ہو پر کومل ایک پل کے لیے بھی آپ
سے بدگمان نہیں ہوئی اس کی اپ پر

محبت اور اللہ پر یقین پختہ تھا اور

دیکھو اپ اج ہمارے سامنے ہو

ذوالقرنین صاحب نے باذل کے کندھے پر

ہاتھ رکھ کے کہا تو باذل ہلکا سا مسکرا

دیا میں کل صبح اپنے گھر جانا چاہتا تھا

پر پھر سوچا پہلے اپنی ناراض بیوی کو

منالوں

پھر کل گھر جا کر بابا اور من سے مل کر

انہیں ساری سچویشن بتادوں گا

باذل نے کومل کی طرف دیکھتے کہا

جو سر جھکا کر رونے میں مصروف تھی

بادل کی بات پر اس نے فوراانسو صاف

کیے اور دل میں اللہ کا شکریہ ادا کیا

کہ انہوں نے اس کے شوہر کو نئی زندگی

دی

پر من تم یہاں کیسے ؟

اچانک بازل کی نظر من پر پڑی تو اس

نے حیرانی سے پوچھا تو وی ایک دم

گھبرا گئی اور مدد طلب نظروں سے

کومل کی طرف دیکھا جو خود پریشان

ہو گئی تھی ۔۔

ارے بیٹا ابھی ۔۔۔وقت ہو گیا ہے باقی باتیں

صبح کریں گے ابھی سب جا کر ارام

کر لو جاؤ کومل بیٹا ۔۔

رومیسہ بیگم نے جلدی سے بات بدلی

اور کومل کو اشارہ کیا کہ وہ بازل

کو لے جائے کیونکہ یہ وقت صحیح نہیں
تھا بازل کو قرار اور من کے بارے میں
بتانے کا۔۔
رومیسہ بیگم نے کہا تو بازل کو کچھ
کھٹکا پر وہ خاموش ہو گیا اور کومل
کے ساتھ اس کے کمرے میں چلا گیا
قرار اور باقی سب بھی اپنے کمروں
میں جا چکے تھے پر من وہیں پریشان
کھڑی تھی ہمت کر کے وہ اوپر اپنے
کمرے میں ائی تو قرار بیڈ پر لیٹا تھا
آنکھوں پر اس نے بازو رکھا تھا من قدم
قدم چلتی قرار کے پاس آئی
قرار۔۔

من نے آہستہ سے اواز دی پر قرار ایسے

بنا جیسے اس نے سنا ہی نہیں

قرار بات سنے پلیز۔۔

من نے رندھی آواز میں کہا

من پلیز سو جاؤ کل بات کریں گے

قرار نے آنکھوں پر ہاتھ رکھے نرم لہجے

میں کہا

مجھے ابھی بات کرنی ہے۔۔

آنسو من کے گال بھگو گے قرار کو جب

محسوس ہوا من رو رہی ہے تو وہ فورا

اٹھ کر کھڑا ہو گیا

من کیوں ستاتی ہو مجھے یار بات کیوں

نہیں مانتی تم۔۔۔

قرار نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

وہ باذل بھائی۔۔

تمہیں ایک بات سمجھ نہیں اتی میں نے

بکواس کی ہے نا صبح بات کریں گے جاؤ

چپ چاپ سو جاؤ۔۔

قرار نے اس بار سختی سے کہا تو من

نے شکوہ کناں نظروں سے قرار کی طرف

دیکھا اور صوفے پر رخ موڑ کر لیٹ گئ

قرار نے گہرا سانس لیا اور خود بھی لیٹ گیا

باذل واش روم روم سے نکلا کومل بیڈ پر

گم سم بیٹھی تھی بادل اس کے پاس ایا

اور اس کے گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

ہٹیں باذل مجھے نیند ارہی ہے

کومل نے باذل کا سر پیچھے کیا اور بیڈ کی

دوسری سائیڈ پر کروٹ لے کر لیٹ گئی

تو مطلب تمہیں میرے انے سے تکلیف ہوئی

ہے باذل نے سخت لہجے میں کہا

نہیں۔۔۔

کومل نے رندھی اواز میں کہا

تو پھر فورا اٹھو اور پاس اؤ میرے۔۔

باذل نے حکمیہ لہجے میں کہا

آپ نے ایک مہینہ مجھے خود سے دور

کیوں رکھا۔۔۔

کومل نے اٹھ کر باذل کی طرف دیکھتے

شکوہ کیا انکھیں انسوؤں سے بڑی تھیں

اچھا نہ میری جان اب نہیں رکھوں گا

خود سے دور۔۔

مت تڑپاؤ مجھے ایک مہینہ دور رہا ہوں

اب مجھے خود کو سیراب کرنے دو۔۔۔

باذل نے کومل کے قریب جاتے اس کا

دوپٹہ اتارتے کہا۔۔

نہیں آپ اکیلے نہیں تڑپے میں بھی تڑپی ہوں

مجھے تڑپانے کی اب سزا ملے گی اپ کو

کومل نے باذل کے ہاتھ سے دوپٹہ کھینچتے

روٹھ کر کہا تو باذل نے مسکرا کر کومل

کو بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی

طرف موڑ کر اس کے لبوں پر جھک گیا

باذل کے لمس میں شدت تھی کومل نے

تڑپ کر باذل کے کندھوں پر مکے مارے

تو اس کے لمس میں مزید شدت آگئی

رفتہ رفتہ بازل کومل کے ہونٹوں کا

جام پی کر خود کو سیراب کر رہا تھا

کبھی اس کے لمس میں نرمی آتی

تو کبھی شدت۔۔

کومل نے تھک کر ہار مانی اور بازل کے

اگے بے بس ہوگئی

خود کو سیراب کرنے کے بعد بازل نے

کومل کے نچلے ہونٹ پر بائٹ کی اور

پیچھے ہوگیا

آااہ۔۔

کومل کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی

اور وہ رونے لگی

اب بھی ناراض ہو؟؟

باذل نے کومل کے نچلے ہونٹ پر انگوٹھا

پھیرتے کہا

مجھے نہیں پتہ کومل نے روتے ہوئے کہا

اچھا سوری اب ایک پل کے لیے بھی

تم سے غافل نہیں رہوں گا معاف کر

دو یار مجھے تمہیں بتا کر جانا چاہیے

تھا پر تم نے اس دن بد تمیزی کی

تو مجھے غصہ اگیا اور میں بنا بتائے

نکل گیا بادل نے کومل کی گردن

میں منہ چھپائے کہا

وعدہ۔۔۔

کومل نے باذل کو کندھوں سے پکڑ کر

اس کا چہرہ اوپر کر کے پوچھا

وعدہ اب اجازت دے دو مجھے اپنی

تڑپ مٹانے کی۔۔

باذل نے کومل کے گلابی گالوں پر ہاتھ

پھیرتے مدہوشی سے کہا تو کومل نے

بادل کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اس

کے دونوں گالوں پر ہونٹ رکھے

بادل اندر تک سرشار ہو گیا اور کومل

کو بیڈ پر لٹا کر اس پر سایہ فگن ہوا

بازل بیڈ پر چت لیٹا تھا کومل اس کے

برہنہ سینے پر سر رکھے لیٹی تھی

کمفرٹر انہوں نے اوپر تک اوڑھا تھا

باذل۔۔۔

کومل نے آہستہ اواز میں کہا

ہمم۔۔۔

بازل نے انکھیں موندے سکون سے کہا

باذل میں اب اکیلی نہیں ہوں مجھ میں

ایک اور جان پل رہی ہے

کومل جھجکتی اواز میں کہا تو باذل

نے کومل کو بالوں سے پکڑ کر اس کا

چہرہ اوپر کیا

جیسے دیکھنا چاہ رہا ہو جو اس نے

سمجھا وہ سچ ہے

میں پریگننٹ ہوں آپ پاپا بننے والے ہیں

کومل ے جھجک کر بازل کو بتایا

تو وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھ گیا

کومل بھی اٹھ کر بیٹھ گئی

تم سچ کہہ رہی ہو؟؟

بازل نے کومل کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے

میں بڑھ کر کہا تو کومل نے مسکرا کر

نظریں جھکا لیں

بازل کومل کو خود میں بھینچ لیا

میری جان میں تمہیں بتا نہیں سکتا

تم نے مجھے میری زندگی کی سب سے

بڑی خوشی دی ہے میں باپ بنوں گا

بازل احمد پاپا بن جائے گا میری اولاد

میرا بچہ میرا خون میرا وجود کا حصہ

اس دنیا میں ائے گا میں بہت خوش ہوں

تم نے صحیح معنوں میں اج مجھے

مکمل کر دیا ہے تھینک یو میری جان۔۔

باذل نے کومل کے چہرے پر والہانہ انداز

میں چومتے کہا تو کومل شرما کر باذل

کے سینے میں چھپ گئ

اپ اکیلے کا نہیں میرا ابھی بے بی ہے

کومل نے پیارا سا منہ بنا کر کہا تو

باذل کو اس پر بے حد پیار ایا

کومل صبح ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی

اپنے گیلے بالوں میں برش کر رہی تھی

بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے باذل

اسے بڑی محویت سے دیکھ رہا تھا

مجھے نہارنا بند کریں اور اٹھ کر فریش

ہو جائیں نیچے سب بریک فاسٹ

پرویٹ کر رہے ہوں گے

کومل نے شیشے میں ہی دیکھتے

باذل کے عکس کو کہا تو باذل مسکرا

کر اٹھا اور کومل کے پیچھے اکر کھڑا

ہو گیا کومل کے ہاتھوں سے برش پکڑا

اور اہستہ اہستہ اس کے بالوں میں

برش کرنے لگا

باذل میں کر لوں گی کومل نے شرم سے

نظریں جھکا کر کہا تو بادل نے اس کا

رخ اپنی طرف موڑا

تم میری ہو میں جو مرضی کروں

تمہارے ساتھ چاہے تمہاری بال سنواروں

یا بگاڑوں

بازل نے کومل کے بال ہلکے سے کھینچتے

کہا تو کومل نے اسے گھور کر دیکھا

چاہے میں تمہیں کس دوں یا بائٹ کروں

باذل نے کومل کے نرم گال پر اپنے دانت

گاڑے

آااااہ۔۔

کومل کی ہلکی سی چیخ نکلی تو اس نے

رونے والی صورت بنا کر بادل کی طرف

دیکھا

ہاہاہا۔۔۔ پتہ ہے جب تم مجھے ایسے

دیکھتی ہو نہ دل کرتا ہے تمہیں بیڈ پر

لے جا کر تُمہارے اوپر چڑھ کر اپنے

وزن سے تمہاری جان لے لوں

بازل نے کومل کے ہونٹوں پر شدت

سے چومتے کہا

لیکن اب اپ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ

میرا بے بی میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے

اپ سے پروٹیکٹ کرے گا

کومل نے بازل کی بات ہوا میں اڑاتے

گردن اکڑا کر کہا

جی نہیں میری بیٹی ہمیشہ میری سائیڈ

لے گی بازل نے کومل کی ناک کھینچتے کہا

بیٹی ؟؟

اپ کو کیسے پتہ بیٹی ہو گی ؟؟

کومل ایک دم سے بیٹی کی فرمائش پر

پریشان ہو گئی

کیونکہ مجھے فیلنگ اتی ہے یار۔۔

باذل نے معصوم سی شکل بنا کر کہا

اور اگر بیٹا ہوا تو؟

کومل نے باذل کو جانچتی نظروں سے

دیکھتے پوچھا

بیٹا ہو یا بیٹی یہ ہماری پہلی اولاد ہے

کومل تم ڈرو نہیں مجھے اس بات سے

کوئی ایشو نہیں ہے میں نے بس تمہیں

اپنی فیلنگز بتائی ہیں

بادل نے کومل کے بال کان کے پیچھے اڑستے

کہا تو کومل کی جان میں جان آئی

ورنہ اسے لگا باذل بیٹی کے لیے ضد ہی

نہ لگا بیٹھے

اچھا پلیز جلدی سے فریش ہو جائیں

مجھے بہت بھوک لگی ہے

کومل نے بادل کو واش روم کی طرف

اشارہ کرتے کہا

میرے پاس تمہاری بھوک کا ہلکا پھلکا

علاج ہے

باذل نے سکون سے کہا تو کومل ایکسائٹڈ

ہوئی اسے لگا بازل اسے کچھ کھانے کے

لیے دے گا

کیا؟؟

کومل نے جلدی سے انکھوں میں چمک لیے

پوچھا

تم مجھے یہاں بائٹ کر دو۔۔

باذل نے مزے سے اپنے گال کی طرف اشارہ

کرتے کہا تو کومل نے نا سمجھی سے

بازل کی طرف دیکھا

ہلکی پھلکی بھوک میں ہلکا پھلکا چک (بائٹ)"

بازل نے کومل کو بسکٹ کا ایڈ اپنے

انداز میں سنایا تو کومل کو تپ چڑھ گئ

اپ اپنا چک اپنے پاس رکھیں اور جلدی

سے فریش ہو جائیں ورنہ میں ناراض

ہو جاؤں گی کومل نے غصے سے بیڈ

پر بیٹھتے کہا تو باذل بڑی فرمانبرداری

کا مظاہرہ کرتے واش روم گھس گیا

من ناشتہ کر کے تیار ہو جاؤ گھر جانا ہے

اور کومل تمہیں میں بابا کے ساتھ
لینے اؤں گا ابھی نہیں لے جا سکتا
بازل نے ناشتے کے دوران سب کے سروں
پر دھماکہ کیا من نے گھبرا کر قرار کی
طرف دیکھا جو سپاٹ انداز میں بیٹھا تھا
ویسے میں نے کل رات بھی تم سے پوچھا
تھا تم یہاں کیا کر رہی ہو بابا سے پوچھ
کرائی تھی اور تمہیں کومل کے ایڈریس
کا کیسے پتہ چلا میں نے تو کبھی نہیں
بتایا تھا اور فریاب۔۔
فریاب کہاں ہے؟؟ بازی
ل نے ایک ہی سانس میں اتنے سوال
کر ڈالے جو کل سے اس کے دماغ میں

گھوم رہے تھے بازل کے اتنے سوالوں پر
من پریشان ہو کر اپنے لب کاٹنے لگی
جبکہ فریاب کے نام سے قرار کا غصے
سے برا حال ہو رہا تھا وہ سمجھ گیا
کہ فریاب یقینا من کا سابقہ منگیتر تھا
قرار اپنی مٹھیاں بھینچے غصہ ضبط
کر رہا تھا دل تو چاہا ابھی بازل کو
سب سچ بتا دے اسے بتا دے کہ من
اس کی بیوی ہے وہ کہیں نہیں جائے گی
پر کومل کی وجہ سے اسے برداشت کرنا
پڑ رہا تھا وہ جانتا تھا بازل سن کر غصہ
کرے گا اور اس کے غصے کا نشانہ
کومل بنے گی جو قرار ہرگز نہیں چاہتا تھا

بولو من میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں

باذل نے ماتھے پر بل ڈالے چپ بیٹھی

من کو کہا باقی سب گھر والے بھی

پریشان ہو رہے تھے

وہ بھائی میرا نکاح فریاب سے نہیں ہوا ہے

من نے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں

مروڑتے کہا

کیا مطلب؟؟ پھپھو اپنی بات پر قائم نہیں رہیں؟

باذل کی اواز ایک دم کمزور پڑ گئی

تم جلدی سے ناشتہ کرو پھر گھر چلتے ہیں

بازل نے گہرا سانس لیتے کہا اور اٹھ کر

چلا گیا

قرار نے غصے سے چمچ پٹخا اور اپنے کمرے

میں چلا گیا من کے کب کے رکے آنسو
نکل پڑے
من پلیز ایسے مت روئیں بازل نے دیکھ
لیا تو سو سوال کریں گے
کومل نے من کے انسو صاف کرتے کہا
ذوقی بیٹا تم سب بازل کو سچ بتا دو
رومیسہ بیگم نے من کے انسو دیکھتے کہا
ماں بازل اپنے گھر جا رہا ہے سچ تو اسے
وہاں بھی پتہ چل جانا ہے
ذوالقرنین صاحب نے ماتھا مسلتے پریشانی
سے کہا
بابا۔۔ بازل من سے بہت محبت کرتے ہیں
وہ کبھی بھی قرار بھائی کی یہ حرکت

برداشت نہیں کریں گے

کومل نے پریشانی سے کہا تو من کچھ

سوچتے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

تم ٹھیک کہہ رہی ہو کومل پر سچ تو اسے

بتانا پڑے گا اور بہتر ہو گا یہ بات تم اسے

خود بتا دو

ذوالقرنین صاحب نے کہا تو کومل چپ سی

ہو گئی۔۔

قرار۔۔۔

من کمرے میں ائی تو قرار بالکنی میں

کھڑا دونوں ہاتھ ریلنگ پر ٹکائے ذرا سا

جھک کر کھڑا تھا

من کے پکارنے پر بھی وہ اپنی پوزیشن

میں رہا

قرار۔۔

من نے قرار کے بازو پر ہاتھ رکھتے کہا

تو قرار نے سر گھما کر من کی طرف دیکھا

جا رہی ہو؟؟

قرار نے سامنے دیکھتے عجیب سے انداز

میں کہا

اپ روکو گے نہیں؟؟

من کی آواز میں آس تھی

یہ حق نہیں ہے مجھے۔۔قرار گہرا سانس

خارج کرتے کہا

سارے حق آپ ہی کے تو ہیں۔۔ من نے قرار

کے کندھے پر سر ٹکائے کہا

ابھی تم جاؤ من جب تک بازل کو میرے

اور تمہارے بارے میں پتہ نہیں چل جاتا

میں تب تک بے بس ہوں تمہیں اغوا کر

کے تم سے زبردستی نکاح کر کے میں

کومل کے پیروں کے اگے کانٹے بکھیر

چکا ہوں اب اس کی مرضی کے اگے

میں بے بس ہوں۔۔

قرار نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

میں اپ کا انتظار کروں گی۔۔

من نے قرار کے بازو پر ہاتھ کی گرفت

مضبوط کرتے کہا تو قرار نے بھی اس

کے ہاتھ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ لیا

من چلیں۔۔

باذل نے من کو اواز لگاتے کہا جو رومیسہ
بیگم کے گلے لگی تھی

بھائی بس دو منٹ میں سب سے مل لوں

من نے رومیسہ بیگم سے الگ ہوتے کہا

جبکہ انسو باہر انے کو بے تاب تھے

ایک طرف خوشی تھی وہ ایک مہینے بعد

اپنے بابا سے ملے گی تو دوسری طرف

من کو ان سب سے دور جانے کا

دکھ بھی تھا

پر قرار نے اسے بھروسہ دلایا تھا وہ بہت

جلد من کو واپس لے ائے گا اور اسی

بھروسے پر من یہاں سے جا رہی تھی

نہیں من مجھے اظہار کی کال ائی ہے

پولیس کے ہاتھ کچھ لوگ لگے ہیں پہچان

کے لیے مجھے اور اظہار کو بلایا ہے مجھے

اب بھی جانا ہوگا میں شام تک اجاؤں گا

پھر گھر چلیں گے۔۔

باذل نے جلدی جلدی کہا اور کومل کی طرف

بڑھا میں شام میں اجاؤں گا اپنا خیال رکھنا

بادل نے کومل کے چہرے کی طرف دیکھتے

محبت سے کہا تو کومل نے مسکرا کر

سر ہلا دیا

باذل زوالقرنین صاحب کی گاڑی لے کر

پولیس اسٹیشن نکل گیا تھا جہاں

اظہار بھی پہنچنے والا تھا

قرار آفس پہنچا تو ایزل حیات اس کے

کیبن میں پہلے سے ہی بیٹھی تھی

اقرار ایک دم چونکا

ہیلو۔۔۔

ایزل حیات نے مسکرا کر ایک ادا سے کہا

تو قرار کے ماتھے پر بل پڑے

تم یہاں؟؟

قرار نے اندر آتے ناگواری سے کہا

جو ایزل حیات نے بخوبی محسوس کیا

بھول کے پرسوں ہماری بات ہوئی تھی

ایزل حیات نے قرار کو یاد دلایا تو قرار

کو خود پر جی بھر کر غصہ ایا

وہ من کو جیلس کرنے کے چکروں

میں عذاب اپنے گل ڈال بیٹھا تھا

رات گئی بات گئی۔۔

قرار نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا اور

لیپ ٹاپ کھول کر ٹائپنگ کرنے لگا

سوچ لو کہیں تمہیں یہ سب مہنگا نہ

پڑ جائے۔۔۔

ایزل حیات نے اپنی کہنیاں ٹیبل پر رکھ کے کہا

مطلب ؟؟

قرار نے ایک آئی برو اچکا کر پوچھا

مطلب وقت انے پر بتہ چل جائے گا کیونکہ

ایزل حیات صرف کہتی نہیں کر کے بھی

دکھاتی ہے میں جانتی ہوں تم نکاح کر

چکے ہو۔۔۔

ایزل حیات نے غصے سے لال انکھیں لیے

کہا تو قرار نے لاپرواہی سے اگنور کیا

اب تمہیں مجھے ریجیکٹ کرنے کی سزا ملے

گی ایزل حیات کی انکھوں میں وحشت تھی

کیوں تمہارے باپ دادا کا راج ہے ؟؟

قرار نے سخت لہجے میں کہا اسے ایزل

حیات کی بات پر غصہ ایا تھا

نہیں میرا راج ہے ۔۔

ایزل حیات نے اپنے سینے پر شہادت کی

انگلی رکھتے مغرور انداز میں کہا

جو کہنا ہے صاف کہو اور چلتی پھرتی

نظر آؤ

قرار کا لہجہ اب بھی سخت تھا

فی الحال تو میں تمہاری بیوی کو چلنے پھرنے

کے قابل نہیں چھوڑوں گی
ایزل حیات کو اپنی ریجیکشن برداشت
نہیں ہو رہی تھی
شٹ یور شٹ ماؤتھ اینڈ گیٹ لاسٹ
قرار کھڑے ہو کر دھاڑا
یوں جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔
ایزل حیات استہزائیہ انداز میں مسکراتی
اپنا بیگ پکڑ کر افس سے نکل گئی
قرار نے سر جھٹکا اور لیپ ٹاپ پر افس کا
کام کرنے لگا اس نے ایزل حیات
کی دھمکی ہوا میں اڑا دی تھی
اس بات پر غور کیے بغیر جو وہ
کہتی ہے کر کے دکھاتی ہے

رات کے نو بج گئے تھے پر باذل ابھی تک

لوٹا نہیں تھا اس نے کومل کو فون کر کے

اپنی خیریت کی اطلاع دے دی تھی

اور یہ بھی کہا کہ وہ 11 بجے تک واپس

اجائے گا

قرار بالکنی میں چیئر پر بیٹھا سامنے ٹیبل

پر لیپ ٹاپ رکھے مصروف سے انداز

میں لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا

جب من اس کے پاس اکر دوسری چیئر

پر بیٹھ گئی

قرار نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر من کی

طرف محبت سے دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

قرار نے نظریں دوبارہ لیپ ٹاپ پر مرکوز کرتے کہا

دیکھ رہی ہوں اپ مجھے اگنور مار رہے ہیں

من نے برا سا منہ بناتے شکوہ کیا

نہیں یار میں خود ابھی یہ فاصلہ بنا رہا

ہوں اگر میں نے یہ دوری ختم کر دی تو

مجھ سے تمہارے بغیر رہنا مشکل ہو جائے گا

اور تم کل جا رہی ہو

قرار نے مسکرا کر من کی غلط فہمی دور کی

اور جب میں واپس اجاؤں گی تب۔۔

من نے شرما کر نظریں نیچی کر کے پوچھا

تب میرا پورا وقت میری من کے لیے ہو گا

اتنا پیار دوں گا کہ تم تنگ اکر چھپتی پھرو

گی مجھ سے ۔۔

قرار نے ایک آنکھ ونک کرتے کہا تو من شرم

سے لال گلابی ہو گئی

اس قدر پرکشش ہے اس کی ادائیں واللہ "

" مجھے روز اس سے عشق ہو جاتا ہے

قرار نے من کے چہرے پر حیا کی لالی

دیکھتے محبت سے اپنے دل کی بات کہی

تو من مزید شرم سے سرخ پڑ گئی

مم ۔۔۔ مجھے نیند ارہی ہے من نے قرار کی

جذبے لٹاتی انکھوں سے گھبرا کر کہا

اور اندر کمرے میں بھاگ گئی

پیچھے قرار کا قہقہہ کرا سے اندر تک

سنائی دیا

من صوفے پر لیٹ گئی تھی پر نیند کوسوں
دور تھی کتنی عجیب ہوتی ہے نا یہ نیند
نہ ٹینشن میں اتی ہے نہ خوشی میں
جب قرار کی انکھوں میں من اپنے لیے
نفرت اور بدگمانی دیکھتی تھی تب
بھی اسے نیند نہیں اتی تھی اور اج قرار
کی انکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ
کر بھی من کی نیند اڑ چکی تھی

قرار دیر رات لیپ ٹاپ پر کام کرتا رہا
وہ ایک نئے پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا
جسے وہ جلد از جلد ختم کر کے من کے
ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا اور اس کے
حقوق دینا چاہتا جو وہ نہیں دے رہا تھا

اس سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگنا
چاہتا تھا یہ تو من کی محبت ہی جو ابھی
تک وہ اس کے ساتھ تھی اگر اس کی
جگہ کوئی اور ہوتی تو قرار کے ایسے رویے
پر تب کی قرار کو چھوڑ کر جا چکی ہوتی
پر وہ من تھی
من قرار سکندر
جو قرار سے محبت نہیں عشق کر بیٹھی تھی
اور وہ معصوم اس بات سے انجان تھی
کہ اس عشق نے اسے مزید خوار کرنا تھا
موبائل وہ نیا لے چکا تھا جو بیچارہ کب
سے بج کر چپ ہو رہا تھا جسے قرار اگنور
کر رہا تھا جب قرار کا کام ختم ہوا تو اس

نے گہرا سانس لیتے لیپ ٹاپ بند کیا
اور کرسی کی پشت پر سر ٹکا کر آنکھیں
موند لیں
ابھی پانچ منٹ گزرے تھے پھر سے موبائل
رنگ ہوا قرار نے آنکھیں کھولیں اور ہاتھ
بڑھا کر موبائل پکڑا تو
ایزل حیات کی ویڈیو کال تھی
ارے یار یہ کیا مصیبت میرے پیچھے
پڑ گئی ہے
قرار کوفت سے بڑبڑایا
من کب سے سن رہی تھی قرار کا فون
بج رہا ہے پر وہ چپ چاپ لیٹی رہی کافی
دیر بعد بھی جب ایزل حیات فون کرنے

سے باز نہیں ائی تو قرار لے تنگ اکر فون

اٹھایا۔۔

یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے شرم نہیں اتی

تمہیں؟؟

ویڈیو کال ریسیو کرتے ہی قرار ایزل حیات

پر پھٹ پڑا جو فون اٹھائے جانے پر اپنی

فتح پر مسکرا رہی تھی

کیسی بے ہودہ حرکت قرار ہم تو اس

انتظار میں بیٹھے ہیں کب اپ ہمارے

ساتھ بے ہودہ حرکتیں کرو۔۔

ایزل حیات نے بے شرمی کی حد کی تھی

جسٹ شٹ اپ ایک نمبر کی بے شرم ہو تم

دوبارہ فون مت کرنا

قرار نے غصے سے کہا اور فون کاٹنے لگا

ایک سیکنڈ قرار فون بند مت کرنا

شاید تم میری صبح والی دھمکی بھول گئے

ہو

ایزل حیات نے قرار کو یاد دلایا

کہ اگر وہ اس سے صحیح سے پیش نہیں

ائے گا تو وہ اس کی بیوی سے بدلہ لے گی

قرار نے اس کی بات سمجھتے گہرا سانس

لیا

ابھی اتنے برے دن نہیں ائے میرے جو میں

ایک لڑکی کی دھمکی سے ڈر جاؤں

قرار پر ایزل حیات کی دھمکی اثر ہی نہیں

کر رہی تھی

قرار کس سے بات کر رہے ہیں ؟ ؟

ابھی ایزل حیات کچھ کہتی جب اسے

قرار کے پیچھے سے ایک نسوانی اواز

سنائی دی

من کو نیند نہیں ارہی تھی اور کچھ قرار

کی آوازیں بھی اس کے کانوں تک پہنچ

رہی تھی اس لیے وہ اٹھ کر آ گئی تا کہ

دیکھ سکے قرار کس سے باتیں کر رہا ہے

کسی سے نہیں تم جاؤ سو جاؤ جا کر

قرار نے ابھی بھی فون بند نہیں کیا تھا

وہ چاہتا تھا ایزل حیات من کو دیکھ لے

اور شرافت سے اس کی جان چھوڑ دے

وہ مجھے آپ کو گڈ نائٹ کہنا تھا

من اتنا تو سمجھ گئی تھی ایزل حیات

کا خون ہے اور وہ قرار کو پریشان

کر رہی ہے

تو جلدی کہو اور جاؤ۔۔

قرار پہلے ہی ایزل حیات سے زچ ہوا بیٹھا تھا

اوپر سے من کے گڈ نائٹ کہنے والی بات

پر مزید چڑ گیا

اوکے۔۔

من نے کہا اور آہستہ سے چلتی قرار کے

روبرو کھڑی ہو گئی

قرار نے من کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

اور موبائل جان بوجھ کے سامنے کیا تاکہ

ایزل حیات من کو دیکھ لے اور من کے

حسن کو دیکھتے ایک پل کے لیے ایزل
حیات بھی شاکڈ ہوئی تھی
پر فوراہی اس نے خود کو کمپوز کیا
اور ایک ائی برواچکا کر من کی طرف دیکھا
من نے ایک ہاتھ سے قرار کو پیچھے بالوں
سے پکڑااور دوسرااس کے کندھے پر رکھا
قرار حیرت سے بت بنا من کی ایک ایک
حرکت کو دیکھ رہا تھا
من نے پاؤں کی ایڑیاں اوپر اٹھائیں اور
ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر قرار کے
ہونٹوں پر اپنے نرم نازک ہونٹ رکھ دیے
قرار کی حیرت سے انکھیں بڑی ہو گئ
ایزل حیات کی بھی انکھوں پھٹی کی

چھٹی رہ گئی

جلن اور غصے سے اس کا برا حال ہو گیا

قرار ابھی بھی شاکڈ تھا پر من کے ہونٹوں

کی نرماہٹ اپنے ہونٹوں پر محسوس

کرتے وہ مدہوش ہوا تھا

اس سے پہلے قرار مزید بہکتا من آہستہ

سے پیچھے ہوئی

گڈ نائٹ۔۔

من نے قرار کے ہونٹوں کے قریب اپنے

ہونٹ لے جاتے کہا مڑ کر موبائل کی طرف

دیکھتے ایزل حیات کو آنکھ ماری اور

جانے لگی پر قرار نے اس کا ہاتھ پکڑا

اور اسے اپنی طرف کھینچا

من کٹی ڈال کی طرح قرار کے سینے سے

جا لگی اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی

قرار نے من کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیا

جانے انجانے من قرار کو بہکا چکی تھی

اور ادھر ایزل حیات نے قرار کی اس حرکت

پر غصے سے چہرہ موڑ لیا

قرار من کے ہونٹوں کے لمس میں اتنا

مدہوش ہوا اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ

کر ٹیبل پر گر گیا

ایزل حیات نے غصے سے فون بند کر دیا

قرار رفتہ رفتہ من کے چھوٹے نرم گلابی

ہونٹوں کا جام پی رہا تھا قرار کے لمس

میں نرمی تھی

من بھی قرار کی اتنی قربت پر ہی
مدہوش ہو رہی تھی

باذل آپ نے کہا تھا 11 بجے اجائیں گے
ابھی پانچ منٹ اوپر ہو گئے ہیں اپ ائے
کیوں نہیں ؟؟
کومل نے باذل کے فون اٹھاتے اس سے پوچھا
ہاہاہاہا۔۔ کس بات کا ڈر ہے میری بیوی کو
یار میں اب نہیں جاؤں گا تم سے دور
دیکھو تمہارے پیچھے کھڑا ہوں
باذل نے دروازہ کھولتے کہا تو کومل مسکرا
کر بھاگ کر بادل کے سینے سے لگ گئ
آرام سے جان میرے اس بچے کا بھی

خیال رکھا کرو۔۔

باذل نے کومل کے بالوں میں لب رکھتے کہا

تو کومل مزید باذل سے لپٹ گئ

قرار نے آہستہ سے من کے ہونٹوں کو

ازادی بخشی من کی پلکیں شرم سے

اٹھ ہی نہیں رہی تھیں

قرار نے ایک نظر من کے چہرے کو جان

نثار نظروں سے دیکھا

جس کے چہرے پر کر قرار کی محبت کے

رنگ بکھرے تھے قرار نے من کو اپنی بانہوں

میں اٹھایا من ایک دم گھبرا گئ

قرار اسے بانہوں میں لیے کمرے میں آگیا

قرار نہیں پلیز۔۔

من نے التجایا نظروں سے دیکھتے قرار

کو کہا

بیوی غلطی تمہاری ہے تم میرے نزدیک

اکر میرے سوئے جذبات جگا چکی ہو

اب میرا دماغ فل خراب ہو چکا ہے

اس لیے میں جو بھی تمہارے ساتھ

کروں وہی کچھ تم میرے ساتھ کرو گی

قرار نے من کو بیڈ پر بٹھاتے کہا اور اپنی

شرٹ اتارنے لگا

من جھٹ سے بیٹھ کی دوسری سائیڈ پر

جا کر کھڑی ہو گئ

قرار نے من کو گھورتے اسی شرٹ کو

ہاتھ سے رول بنا کر من کی طرف اچھال دی

جو من نے کیچ کر لی

باز اجاؤ شرافت سے میرے ہاتھ اؤ ورنہ

اتنی شدت سے کروں گا پھر شکایت

نہ کرتی رہنا مجھ سے۔۔

قرار نے من کی دوسری سائیڈ پر بھاگتے

من کو پکڑنے کی کوشش کی

نہیں اؤں گی اپ اپنی صبح والی بات سے

مکر رہے ہیں

من نے قرار کو اس کے الفاظ یاد کروائے

جو اس نے کہا تھا کہ جب وہ اپنے بابا

کے گھر سے واپس اجائے گی تبھی

وہ ایک ہوں گے ورنہ قرار کا من کی

قربت سے دور رہنا مشکل ہو جائے گا

ابھی میں سب بھول چکا ہوں مجھے

یاد ہے تو بس تم اور تمہاری قربت۔۔

قرار نے من کا ہاتھ اپنی طرف کھینچتے کہا

تو من اس کی بانہوں میں مچلنے لگی

ایک تو قرار شرٹ لیس تھا اوپر سے اس

کی خوشبو۔۔

من کی پلکیں شرم سے اٹھ ہی نہیں

جھک رہی تھیں

تم طلب نہیں عطا ہو خواہش نہیں دعا ہو "

" تم کبھی نہ جان سکو گے تم میرے لیے کیا ہو

قرار نے من کے کان میں سرگوشی کی

اور اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹا دیا

کمفرٹر پکڑ کر من پر اوڑھایا اور خود بھی

اس کے ساتھ کمفرٹر میں لیٹ گیا

من کا سر پکڑ کر قرار نے اپنے سینے پر رکھا

اج رات تم میرے ساتھ سوؤں گی جانتا ہوں

شاید کل رات تم اپنے بابا کے گھر ہو گی

تو مجھے پریشانی ہو گی پر اب جب تم

میری فیلنگ کو ہوا دے چکی ہو تو اتنا

تو قریب انے کا حق ہے مجھے

قرار نے من کے ماتھے پر لب رکھے تو من

نے قرار کے سینے میں شرم سے منہ

چھپا لیا

ہاتھ بڑھا کر قرار نے سائیڈ ٹیبل سے لیمپ

آف کیا اور من کو مزید خود میں بھینچ لیا

السلام علیکم پھپھو۔۔

امبرین بیگم نے جیسے ہی دروازہ کھولا

اپنے سامنے باذل اور من کو دیکھ کر

حیران ہو گئیں

باذل کے سلام کرنے پر وہ چونکی اور ایک

نظر دونوں کی طرف دیکھ کر باذل کے

سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

پھپھو ہم ٹھیک ہیں اپ رو نہیں

دیکھیں ہم واپس اگئے ہیں

من نے امبرین بیگم سے محبت سے کہا

توانہوں نے من کو خود میں بھینچ لیا

موم کون ہے ؟؟

فریاب امبرین بیگم کے رونے کی آواز

سن کر باہر ایا

بازل۔۔

فریاب نے خوشی سے کہااور بازل سے

بغل گیر ہوا

بازل بھی خوشی سے فریاب سے ملا

اندر اجاؤ۔۔امبرین بیگم نے اپنے آنسو

صاف کرتے کہاتو بازل اور من اندر اگئے

وہ ہم باباسے مل لیں من نے کہااور

احمد صاحب کے کمرے کی طرف جانے لگی

فریاب نے پریشان ہو کرامبریں بیگم کی

طرف دیکھا

رکو من احمد بھائی نہیں ہیں

امبرین بیگم نے من کو پیچھے سے اوازدی

تو من رک گئی

کہاں گئے ہیں بابا۔۔

بازل نے امرین بیگم کی طرف دیکھتے

نارملی پوچھا

بیٹا۔۔۔احمد بھائی۔۔۔۔نہیں رہے وہ ہمیں

چھوڑ کر جا چکے ہیں

امرین بیگم نے ٹوٹے الفاظوں میں من اور

بال کے سر پر بم پھوڑا

کیاا۔۔۔کب؟؟؟کیا ہوا تھا انہیں بازل کو لگا

پورے گھر کی چھت اس کے سر پر ا گری ہے

جبکہ من کو ایک زوردار چکر ایا اور وہ

زمین بوس ہو گئی

من۔۔۔

وہ سب من کی طرف لپکے

من اٹھو میری گڑیا۔۔

بال نے اس کا چہرہ تھپتھپایا ایک پل میں

ہی من کا چہرہ پیلا پڑ گیا

امرین بیگم جلدی سے پانی لائیں تو بازل

نے من کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے

من نے اہستہ سے انکھیں کھولیں اور بازل

کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا

من تم ٹھیک ہو بادل نے اتنا کہا تو من اس

کے سینے سے لگ کر زار و قطار رو پڑی

باباااا۔۔۔

پورا گھر من کی چیخوں سے لرز اٹھا

بادل بھی اسے سینے میں بھینچے پھوٹ

پھوٹ کر رو پڑا

بھائی ہمارے بابا ہمیں چھوڑ کر چلے گئے

میری وجہ سے ہوا ہے وہ ہم سے روٹھ

کر چلے گئے۔۔

من سنبھالو خود کو۔۔

بادل نے من کے انسو صاف کرتے کہا

پر من کی چیخیں اج اس گھر کی در و دیوار

ہلا گئی تھیں

اسے سنبھالنا باذل کے لیے مشکل ہو گیا تھا

امبرین بیگم فریاب انہیں تسلی دیتے خود

بھی ہمت ہار رہے تھے

روتے روتے من پھر سے بے ہوش ہو گئی

باذل نے اسے گود میں اٹھایا اور من کے

کمرے میں لے آیا

فریاب جلدی سے ڈاکٹر کو بلانے چلا گیا۔

انہیں کسی بات کا شوکڈ لگا ہے اپ انہیں

مزید ٹینشن نہیں دے ورنہ اس کا نروس

بریک ڈاؤن ہو گا میں نے انجیکشن لگا دیا ہے

انہیں فی الحال یہ نیند میں رہیں گی

تاکہ انہیں مزید ذہنی ٹینشن نہ ہو یہ

میڈیسن لکھ رہی ہوں انہیں ایک ہفتہ

باقاعدگی سے دیں

ڈاکٹر نے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہا

بال کو میڈیسن لکھ کر دی اور چلی گئی

باذل ہارے ہوئے قدموں سے باہر صحن میں

اکر بیٹھ گیا اور اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا

باذل بیٹا۔۔

امبرین بیگم نے بازل کے کندھے پر ہاتھ رکھا

تو بادل نے بھیگی آنکھوں سے بھی امبرین

بیگم کی طرف دیکھا

کیا ہوا تھا بابا کو من ایسا کیوں کہہ رہی تھی

کہ اس کی وجہ سے ہوا ہے جبکہ ان سب کا

ذمہ دار میں ہوں

بازل کے انسو اس کے گال پر لڑھکے

امبرین بیگم نے لمبا سانس لیا اور بادل کے

ساتھ بیٹھ گئی

بیٹا جس دن تم گھر سے گئے تھے اس سے

اگلے دن ہم نے فریاب اور من کا نکاح کرنے

کا فیصلہ کر لیا تھا

کیونکہ تم اپنی مہندی پر غائب تھے سب

لوگ باتیں بنا رہے تھے اس لیے ہم نے سوچا

ہم دن میں ہی فریاب اور من کا نکاح پڑھوا

دیتے ہیں نکاح کے وقت من گھر سے غائب

ہو گئی اور اسی بات کی ٹینشن احمد بھائی۔۔

امبرین بیگم بات کرتے چپ کر گئی تو بازل

ان کی بات سن کر شاکڈ رہ گیا

من کیوں گھر سے غائب ہوئی کہاں گئی تھی وہ

بال نے شاکڈ کیفیت میں پوچھا

کیا مطلب بیٹا تم یہ سوال کیوں پوچھ رہے ہو

من تمہارے ساتھ گئی تھی نا۔۔

امبرین بیگم نے نہ سمجھی سے کہا

تو بال مزید پریشان ہو گیا

پھپھو میں تو مائیوں کی رات گھر سے

چلا گیا تھا پھر بازل نے انہیں اپنے ساتھ

ہونے والی ٹریجڈی کے بارے میں بتایا

جسے سن کر امبرین بیگم خود شاکڈ رہ گئیں

اب اپ خود بتائیں میں تو کوما میں تھا

پھر من میرے ساتھ کیوں جاتی اور ویسے

بھی میں من کو اپنے ساتھ لے کر کیوں جاتا

وہ راضی تھی فریاب سے شادی کے لیے۔۔

بازل کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں ارہا تھا

ایک منٹ بیٹا تم نے ابھی بتایا کہ من تمہاری

بیوی کے گھر پر تھی تو بیٹا مجھے یہ بتاؤ

من وہاں کیا کر رہی تھی وہ تو نکاح کے

دن سے ہی غائب ہے اور اج تمہارے ساتھ

لوٹی ہے۔۔

امبرین بیگم نے کچھ سوچتے کہا تو بادل بھی

امبرین بیگم کی بات پر سوچ میں پڑ گیا

کیونکہ جب وہ کومل سے ملنے گیا تو من

اس کے گھر پر تھی وہ جب بھی وجہ پوچھتا

کوئی نہ کوئی ٹال دیتا

بیٹا اس بات کا جواب یا تو من کے پاس ہے

یا تمہاری بیوی کے پاس

امبرین بیگم نے بازل کے کندھے پر ہاتھ رکھ

کے کہا تو کچھ سوچ کر بازل اٹھ کھڑا ہوا

پھپھو من کا خیال رکھنا میں تھوڑی دیر

میں اجاؤں گا

بازل نے کہا اور چلا گیا

کیا ہوا کومل اداس کیوں ہو بیٹا۔۔

کومل ہاتھ میں موبائل پکڑے اداس بیٹھی تھی

جب سمن بیگم نے اسے اکر پوچھا

ماما کب سے بازل کو فون کر رہی ہوں

اٹھا ہی نہیں رہے کومل نے اداسی سے کہا

تو سمن بیگم مسکرادیں

بیٹا ابھی تو اسے گئے دو گھنٹے ہوئے ہیں

اور تم اداس ہو گئی اتنے دنوں بعد بچے

اپنے بابا سے ملے ہیں انہیں اپنے بابا کو وقت

دینے دو بیٹا۔۔

ثمن بیگم نے پیار سے کومل کو سمجھایا

تو وہ مسکرا کران کی گود میں سر رکھ

کر لیٹ گئی

لیکن مما پتہ نہیں کیوں میرا دل بہت

گھبرا رہا ہے کومل نے اپنے دل کی کیفیت
ثمن بیگم کو بتائی

کیونکہ اپ کو بازل کی یاد ارہی ہے اس لیے
دل اداسی سے گھبرا رہا ہے اور ویسے بھی
اس حالت میں گھبراہٹ ہو جاتی ہے
اپ زیادہ ٹینشن مت لو
سمن بیگم کومل کے بالوں میں انگلیاں
پھیرنے لگی

کومل۔۔

کومل۔۔

ابھی کومل نے انکھیں بند ہی کی تھیں
جب بازل کی گرجدار اواز انہیں سنائی دی
کومل فورا سے اٹھ کر بیٹھی

یا اللہ خیر یہ بازل کی اواز میں اتنا غصہ

کیوں ہے ثمن بیگم نے پریشانی سے کہا

کومل ۔۔

بازل کی پھر سے اواز ائی تو کومل جلدی

سے باہر کی طرف لپکی

بازل ۔۔

کومل نے پیچھے سے بازل کو آواز دی

تو بازل نے مڑ کر کومل کی طرف دیکھا

بادل کی انکھوں میں وحشت دیکھ کر

کومل کا دل خوف سے لرزذ

بازل کی آواز پر رومیسہ بیگم اور زوالقرنین

صاحب بھی ہال میں آ گئے

سمن بیگم کومل کے ساتھ ہی نیچے ائی تھیں

قرار اس وقت آفس میں تھا

جتنا پوچھوں اتنا بتانا ذرا سا بھی جھوٹ

میں برداشت نہیں کروں گا

بال نے سخت لہجے میں کہا تو کومل کے

کب سے رکے انسو نکل پڑے

جب میں یہاں ایا تو من یہاں کیا کر رہی تھی

بال کومل کے انسو دیکھ کر ذرا ڈھیلا پڑ گیا

وہ اس حالت میں کومل پر غصہ نہیں

کرنا چاہتا تھا بازل کے پوچھنے پر کومل

کے چہرے کا رنگ پیلا پڑ گیا

جو بادل نے غور سے دیکھا

چپ کیوں ہو بتاؤ مجھے۔۔

بازل نے ایک بار پھر اپنے لہجے کو نرم رکھا

بازل بیٹا بیٹھ کر بات کرتے ہیں

ذوالقرنین صاحب نے اگے ہو کر بادل کے

کندھے پر ہاتھ رکھا

نہیں سر مجھے صرف میری بات کا جواب

چاہیے میں ابھی بیٹھنے نہیں ایا ہوں

باذل نے کومل کی طرف جانچتی نظروں

سے دیکھتے ذوالقرنین صاحب سے کہا

وہ باذل میں آپ کو بتانے ہی والی تھی

کومل نے اٹکتے لہجے میں کہا

کیا بتانے والی تھی ؟؟

بادل نے دو قدم اگے ہو کر کہا

بیٹا اؤ میں اپ کو سب بتاتی ہوں۔

رمیسہ بیگم نے بادل کا ہاتھ پکڑ کر اسے

صوفے پر بٹھایا اور خود بھی اس کے
ساتھ بیٹھ گئی

باذل نے سوالیہ نظروں سے رومیسہ بیگم
کی طرف دیکھا تو رومیسہ بیگم نے گہرا
سانس لیا

من قرار کی بیوی ہے اس گھر کی بہو۔۔

رومیسہ بیگم نے باذل کے سر پر دھماکہ کیا

کیا؟؟ یہ اپ کیا کہہ رہی ہیں؟؟ من نے کب
کی قرار سے شادی وہ تو قرار کو جانتی
بھی نہیں۔۔

باذل کے لہجے میں بے یقینی تھی جس
کا مطلب تھا اسے رومیسہ بیگم کی
بات پر یقین نہیں ایا

بیٹا جو میں اپ کو بتاؤں گی اپ تحمل

سے سننا اور غصے میں سخت فیصلہ

مت لینا

رومیسہ بیگم نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا

بادل نے ہلکی سی سر کو جنبش دی تھی

رومیسہ بیگم نے بادل کو بتایا شروع کیا

کہ کیسے کومل کی پریگنسی کا انہیں پتہ

چلا پھر غصے میں قرار نے تمہیں

ڈھونڈنا شروع کیا پر جب تم نہیں ملے

تو قرار نے ہم سب کے علم میں لائے بغیر

من کو اغوا کیا پھر اس سے نکاح۔۔

جیسے جیسے رومیسہ بیگم بازل کو

بتا رہی تھیں بازل کے چہرے پر سختی

ارہی تھی

بازل نے غصے سے کومل کی طرف دیکھا

توانسو بہاتی کومل نے سر جھکا لیا

دیکھو بازل ہم نے تمہیں سب سچ بتا دیا ہے

ہم امید کرتے ہیں تم سمجھداری سے

کام لوگے ذوالقرنین صاحب نے بازل سے کہا

اب اپ سب کیا چاہتے ہیں میں اپ کے بیٹے

کو معاف کر دوں ؟؟

بازل نے شعلہ برساتی انکھوں سے سب

کی طرف دیکھتے کہا تو سب ایک دم

چپ سے ہو گئے

اپ سب جانتے ہیں من گھر میں بے ہوش

پڑی ہے بادل نے دکھی لہجے میں کہا

کیا ہوا امن کو؟؟

رومیسہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

کیونکہ ہم دونوں نے اپنے بابا کو کھو دیا ہے

بادل نے رومیسہ بیگم کی طرف دیکھتے کہا

تو سب کے سب شوکڈ میں چلے گئے

جس دن اپ کے بیٹے نے میری بہن کو اغوا

کیا تھا اسی دن میرے بابا مر گئے تھے

باذل نے تکلیف سے آنکھیں بند کرتے کہا

ہمیں معاف کر دو بیٹا ہم انجان تھے اس

بارے میں۔۔

ثمن بیگم نے اگے بڑھ کر باذل کے کندھے

پر ہاتھ رکھ کے شرمندگی سے کہا

قرار نے غلط کیا ہم سب اس کی طرف

سے اپ سے اور من سے معافی مانگتے ہیں

رومیسہ بیگم نے باذل کے اگے ہاتھ جوڑے

جو اس نے فورا تھام لیے

مجھے شرمندہ مت کریں پلیز میں پہلے

ہی بہت گنہگار ہوں پلیز مجھے مزید

گنہگار مت کریں اور غلطی قرار کی نہیں

غلطی میری ہے۔۔

باذل نے اخری بات کومل کی طرف دیکھتے کہا

اور اٹھ کر کومل کے سامنے کھڑا ہو گیا

ہاں کومل غلطی تمہارے بھائی کی نہیں

غلطی میری ہے۔۔

کچھ تو عجیب تھا باذل کے لہجے میں

جو کومل کو بری طرح کھٹکا

اور پتہ ہے میری غلطی کیا ہے۔۔

بازل کچھ پل کے لیے چپ ہوا

میری غلطی یہ ہے کومل میں نے اپنے باپ

سے نافرمانی کی میری غلطی یہ ہے کومل

میں نے تم سے محبت کی اور اس کے

بعد تم سے نکاح کیا۔۔

بازل کے لفاظ تھے یا کچھ اور وہاں کھڑے

سب لوگوں کا دل دہلا رہے تھے

اور کومل اسے تو اپنے پیروں کے نیچے

سے زمین کھسکتی محسوس ہو رہی تھی

کاش میں اپنے بابا کی بات مان لیتا ایک ہی

تو بات منوانا چاہتے تھے مجھ سے میں

ان کی مرضی سے شادی کروں

کیا کچھ نہیں کرتے ماں باپ اپنی اولاد کے لیے
اور جب بدلے میں ایک خواہش رکھتے ہیں
تو اولاد خود غرض ہو جاتی ہے
میں بھی تمہاری محبت میں خود غرض
ہو گیا میری سوچ تھی زندگی مجھے گزارنی ہے
فیصلہ بھی میرا ہو گا
کتنا خود غرض ہو کے سوچا میں نے
کاش مجھے تم سے محبت نہ ہوتی
کاش میں تم سے نکاح نہ کرتا
کاش میں اس رات گھر سے نہ نکلتا
تو اج میری بہن خوش ہوتی ہمارے بابا
ہمارے پاس ہمارے ساتھ ہوتے ۔۔
بازل نے ایک ایک لفظ کومل کی آنکھوں

میں دیکھتے دکھی لہجے میں کہا

اور بنا کسی کی طرف دیکھے وہاں سے چلا گیا

کومل شوکڈ وجود ساکت آنکھیں لیے

بال کا ایک ایک لفظ سن رہی تھی

اسے لگا اس کے وجود سے کسی نے بے

دردی سے روح کھینچ لی ہو

اس نے خالی ویران نظریں اٹھا کر

باذل کو جاتے دیکھا کہیں وہ اسے ہمیشہ

کے لیے چھوڑ تو نہیں گیا

تو کیا کومل ساری زندگی باذل کے لیے

تڑپتی رہے گی کیا کومل کا بچہ اپنے

باپ کی محبت سے محروم رہے گا

کومل کا دل کیا وہ دھاڑے مار کر روئے

اسے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا باذل جاتے

وقت کومل کی جان لے گیا تھا

باذل کے الفاظ کومل کو اندر تک مار گئے تھے

بولو فریاب۔۔۔

باذل نے بائیک پر بیٹھتے فون اٹھا کر کہا

باذل فوراً گھر پہنچو من ہوش میں آ چکی ہے

اسے سنبھالنا ماما کے لیے مشکل ہو رہا ہے

فریاب نے پریشانی سے کہا

پیچھے سے من کی چیخ پکار باذل کو

صاف سنائی دے رہی تھی

او کے۔۔۔

باذل نے فون بند کیا اور بائیک سٹارٹ کر دی

قرار اپنے کیبن میں من کی یادوں میں کھویا

ہوا تھا من کو یاد کرتے اس کے چہرے
پر الوحی چمک تھی
من ابھی تمہیں گئے کچھ ہی دیر ہوئی ہے
اور مجھے تمہاری یاد ستا رہی ہے پتہ ہے
میرا دل نہیں کر رہا گھر جانے کو
کیونکہ مجھے گھر میں اور سپیشلی میرے
کمرے میں ہر جگہ تم دکھائی دو گی
دل کر رہا ہے ابھی تمہارے پاس اؤں اور تم
سے اپنے سارے حق وصول کروں
کب ہم ایک ہوں گے مجھ سے اب یہ دوری
برداشت نہیں ہوتی ہے یار کب میری
ہر رات تمہاری پناہوں میں گزرے گی
کب میری ہر صبح تمہارے ہونٹوں پر بوسہ

دینے سے شروع ہو گی

جلدی اجانا یار مت تڑپانا اتنا۔۔۔

قرار دل ہی دل سے من سے اپنی فیلنگز

بیان کر رہا تھا اس بات سے بے خبر اس

کی وجہ سے من کی زندگی میں طوفان

اچکا ہے اور یہ طوفان اپنے ساتھ

کومل کو بھی بہا لے جائے گا

قرار اٹھا ٹیبل پر اپنا وائلٹ کیز اور موبائل

پکڑ کر گھر کے لیے نکل پڑا

یہی سوچتے کہ وہ کومل کو راضی کرے

بازل کو سب بتانے کے لیے پھر چاہے اسے

بادل اور اس کے بابا کے پاؤں پکڑ کر ان

سے معافی مانگنی پڑی وہ مانگے گا

پراب من کو خود سے جدا نہیں کرے گا

بازل کی بائیک جیسے ہی سکندر ولا

سے نکلی قرار کی گاڑی اندر داخل ہوئی

قرار بادل کو دیکھ کر حیران ہوا

کیونکہ وہ اور من صبح ہی اپنے بابا سے

ملنے چلے گئے پر پھر قرار نے یہ سوچ

کر سر جھٹکا بال کومل سے ملنے ایا ہو گا

السلام علیکم۔۔۔

قرار کو سب ہال میں بیٹھے نظر ائے

تو وہ وہیں اگیا اور سب کے چہرے

پر پریشانی دیکھ کر اسے کچھ غلط ہونے

کا احساس ہوا

کومل بھی ساکت کھڑی تھی جیسے اس

کا وجود بے جان ہو

قرار کے سلام کرنے پر سب نے گردنیں

گھما کر قرار کی طرف دیکھا

تو قرار مزید پریشان ہو گیا کیونکہ سب

کی انکھوں میں انسو تھے

کیا ہوا سب ٹھیک ہے قرار وہاں بیٹھے سب

سوال کیا کسی نے جواب نہیں دیا

سب چپ تھے سب رو نہیں رہے تھے پر

ان کی انکھیں بھیگی تھیں

حتی کہ کومل بھی ساکت کھڑی تھی

پل نہیں لگا تھا قرار کو سمجھنے میں

ضرور بازل کو سب پتہ چل گیا ہے کیونکہ

بازل کو وہ یہاں سے جاتے دیکھ چکا تھا

قرار اہستہ سے چلتا کومل کے پاس ایا

کومل۔۔۔

قرار نے اہستہ سے کہا تھا تو کومل نے انسوؤں

سے بھری انکھیں اٹھا کر قرار کی طرف دیکھا

کومل کی تر انکھوں دیکھ کر قرار کا دل پسیج گیا

اب تو خوش ہے نا اپ میرا گھر برباد کر کے

مجھ سے میرے بازل کو چھین کر یہی چاہتے

تھے نا اپ۔۔

بازل سے بدلہ لینا چاہتے تھے نا اپ تو ہو گیا

اج اپ کا بدلہ پورا

بازل چلے گئے مجھے چھوڑ کر یہ بدلہ لینا

تھا اپ نے اپنی بہن کا گھر اجاڑ کر۔۔

کومل کی آواز میں صدیوں کا دکھ تھا

قرار اندر سے تڑپ گیا تھا اپنی بہن کے منہ

سے ایسے الفاظ سن کر

میں نے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا کومل

قرار نے اگے بڑھ کر کہا

دور رہیں مجھ سے کیوں کیا تھا اپ نے

من کو کڈنیپ کیوں کیا تھا اس سے

زبردستی نکاح بولیں کیوں کرتے رہے اس

کے ساتھ مار پیٹ۔۔

صرف بازل سے بدلہ لینے کے لیے کیونکہ

وہ اپ کی بہن کو بن بتائے غائب ہو گیا تھا

میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی

بھائی اپ نے مجھ سے میری خوشیاں

چھین لی ہیں کبھی معاف نہیں کروں گی

اپ کو۔۔

کومل روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی

سبھی اس کے ساتھ اسی طرح تڑپنے پر

خود بھی تڑپ رہے تھے

قرار کومل کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گیا

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نا ٹھیک بھی

میں ہی کروں گا میں وعدہ کرتا ہوں تم

سے کومل میں بازل اور من کو واپس

لے اؤں گا قرار نے کومل کا چہرہ ہاتھ

میں تھام کر کہا تو کومل نے امید بھری

نظروں سے قرار کی طرف دیکھا

ہاں میری گڑیا میں سب ٹھیک کر دوں گا

میں بازل سے معافی مانگ لوں گا

پھر چاہے میں اس کے پیروں میں گر

جاؤں گا کومل پر میں اپنی بہن کی

آنکھوں میں اب آنسو نہیں انے دوں گا

قرار نے کومل کو اپنے سینے سے لگا کر

کہا تو کومل مزید پھوٹ پھوٹ کر رو

پڑی

میں بھی من سے بھی معافی مانگوں گا

میں نے وعدہ کیا ہے اس سے میں اسے

لینے اؤں گا بھروسہ رکھو مجھ پر کومل

قرار نے کومل کو سینے سے لگایا اس

کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہا

بھائی۔۔۔

کومل نے سر اٹھا کر قرار کی طرف دیکھا

وہ من کے بابا اس دنیا میں نہیں رہے

کومل نے ٹوٹتے الفاظوں میں کہا تو قرار

کو جھٹکا لگا

جس دن اپ نے من کو کڈنیپ کیا تھا

انکل اسی دن اس دنیا سے چلے گئے تھے

قرار کو لگا اس کے پیروں کے نیچے سے

کسی نے زمین کھینچ لی ہو

من کو جب سے پتہ چلا ہے وہ بے ہوش

ہو رہی ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

کومل اج قرار کو جھٹکے پہ جھٹکے دے رہی

تھی قرار اٹھا اور باہر کی طرف جانے لگا

تبھی زوالقرنین صاحب نے اسے روک لیا

کہاں جارہے ہو قرار؟؟

ذوالقرنین صاحب کی گرجدار اواز گونجی

بابا من کو میری ضرورت ہے

قرار نے رندھی آواز میں کہا

وہ اس حال میں اج تمہاری وجہ سے پہنچی ہے

ذوالقرنین صاحب نے قرار کو حقیقت بتائی

بابا میں شرمندہ ہوں مجھے معافی مانگنی ہے

بازل اور من سے ورنہ اج میرے اوپر جو

بوجھ پڑ گیا ہے میں اس بوجھ تلے مر

جاؤں گا

قرار کے آنسو اس کے گالوں پر لڑھکے

اپنے خوبرو جوان بیٹے کو روتا دے کر

ذوالقرنین صاحب کے دل کو کچھ ہو رہا تھا

بیٹا بازل اس وقت غم اور غصے کی کیفیت سے گزر رہا ہے مجھے لگتا ہے ابھی تمہیں نہیں جانا چاہیے

ذوالقرنین صاحب نے قرار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے سمجھایا تو قرار ہارے ہوئے قدموں سے سیڑھیاں چڑھنے لگا

سمن بیگم اور رومیسہ بیگم بے اواز رو رہی تھی اپنے بچوں کو اس حالت میں دیکھ کر ان دونوں کا دل کٹ رہا تھا

من بچے میں اگیا ہوں۔۔

بازل نے من کو اپنے ساتھ لگائے اس کی کمر سہلاتے کہا

بھائی بابا میری وجہ سے۔۔

میں ان کی اچھی بیٹی نہیں بن سکی

من ہچکیوں سے رو رہی تھی

نہیں من بیٹے تمہارے بابا کو تم دونوں سے

کوئی شکایت نہیں تھی بلکہ وہ تو اپنے

اخری وقت میں تم دونوں سے معافی

مانگنا چاہتے تھے

امبرین بیگم نے من کے پاس بیٹھتے اس

کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے کہا

تو من فوراً سیدھی ہو گئی

بابا ہم سے ناراض نہیں تھے؟؟

من نے امبرین بیگم کا ہاتھ اپنے ہاتھوں

میں لے کر پوچھا

نہیں بیٹا انہوں نے مجھ سے کہا تھا

جب تم دونوں واپس اؤ تو میں تم دونوں

سے کہہ دوں کہ ان کے بابا کو ان سے

کوئی شکایت نہیں ہے اور وہ تم دونوں

سے معافی بھی مانگ رہے تھے

وہ ساری زندگی زور زبردستی تم دونوں

سے اپنی چھوٹی چھوٹی ہر بات منواتے

اور جب تم دونوں کی زندگی کا اتنا بڑا

فیصلہ تھا وہ بھی انہوں نے اپنی مرضی

تم دونوں پر مسلط کی

امبرین بیگم نے احمد صاحب کے آخری

وقت میں کہی جانے والی باتیں بازل اور

من کو بتائیں

ہمیں بابا سے کوئی شکایت نہیں ہے پھپھو

من پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

اس کے بابا جاتے وقت انہیں اس اذیت

سے نکال گئے تھے جس میں وہ مبتلا

ہو رہے تھے

کتنا بدنصیب بیٹا ہوں میں اپنے باپ

کو اخری کندھا بھی نہیں دے سکا

باذل کے الفاظوں سے من کے رونے میں

مزید روانی اگئی

دونوں بھائی بہن ایک دوسرے کو گلے

لگائے زار و قطار رو پڑے

ابھی انہیں ایک دوسرے کا غم ہلکا کرنا تھا

پر اذیت کم ہونے کی جگہ بڑھتی جا رہی تھی

موم پرسوں کی ٹکٹس کا کنفرم ہو گئی ہیں

من امبرین بیگم کی گود میں سر رکھے

لیٹی تھی جب فریاب نے اکرا نہیں کہا

تو من چونک کر سیدھی ہوئی

پھپھو اپ واپس جا رہی ہیں

من نے بے یقینی سے پوچھا

ہاں میری جان ثنا تو دو دن بعد ہی واپس

چلی گئی تھی پر میں اور فریاب یہاں رک

کر تم دونوں کے انے کا انتظار کر رہے تھے

میں نہیں چاہتی تھی جب تم دونوں لوٹو

اور تم دونوں کو احمد بھائی کا پتہ چلے

تو دونوں کو حوصلہ دینے والا یہاں

کوئی نہ ہو بس تم دونوں کا انتظار کر رہے

تھے ہم دونوں۔۔

امبریں بیگم نے من کے ماتھے پر محبت

سے بھوسا دیا

لیکن اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی تو

ہمارا غم ہلکا نہیں ہوا

بازل اندر اتے سب سن چکا تھا

جانتی ہوں بازل بیٹا پر اب تم دونوں

کو صبر کرنا ہوگا ایک دوسرے کو

حوصلہ دینا ہوگا اسی کا نام زندگی ہے بچے

زندگی رکتی نہیں ہے اللہ صبر دینے والا ہے

امبرین بیگم نے بازل کے سر پر شفقت

سے ہاتھ پھیرا

پھپھو اپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہے نا

بادل نے سر جھکائے دکھی لہجے میں پوچھا

نہیں میرے بچے مجھے تم دونوں سے

کوئی شکایت کوئی ناراضگی نہیں ہے

یہ تو نصیبوں کے کھیل ہوتے ہیں بیٹا

میرے اور احمد بھائی کے بچوں کے

نصیب ایک دوسرے سے نہیں جڑے تھے

یہ تو سب اللہ کی مرضی ہے اور

ہمیں اس کی رضا کے اگے سر جھکانا چاہیے

امبرین بیگم ایک سمجھدار خاتون تھیں

وہ جانتی تھی ثنا بازل کے لائق ہی نہیں ہے

اس لیے انہیں اس کا ذرا بھی دکھ نہیں تھا

پر من کے لیے وہ ضرور دکھی ہوئی تھیں

شروع سے ہی ان کی خواہش تھی من

فریاب کی دلہن بنے پر جس کام میں

اللہ راضی نہیں ہوتا اس کے آگے

انسان بے بس ہو جاتا ہے

قرار۔۔۔

من گہری نیند سوئی تھی جب اسے اپنے

بہت قریب قرار کی خوشبو محسوس ہوئی

پھر قرار کی انگلیوں کا لمس اسے اپنے

گالوں پر محسوس ہوا

من نے انکھیں بند کیے ہی قرار کا نام لیا

میری جانِ من۔۔۔

قرار نے جھک من کے کان میں سرگوشی کی

تو من نے آہستہ سے انکھیں کھول دیں

قرار میرے بابا مجھے چھوڑ کر چلے گئے

من اٹھی اور قرار کے سینے سے لگ کر

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

من پلیز تم حوصلہ رکھو میں انکل کو تو

واپس نہیں لا سکتا مگر انے والے وقت

میں تمہیں اتنی خوشیاں دوں گا تم

سارے غم بھول جاؤ گی ماں باپ ہستی

ہی ایسی ہے انسان خوشی اور غمی

میں انہیں بھولتا نہیں وہ ہمیشہ یاد رہتے ہیں

قرار نے من کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چنے

اپ یہاں کیسے ائے ؟؟

من کو ایک دم احساس ہوا تو اس نے گھبرا

کر پوچھا

تم شاید بھول رہی ہو شادی سے پہلے بھی

میں تمہیں ملنے اچکا ہوں

قرار نے ہلکا سا مسکراتے من کو یاد دلایا

تو من ایک دم سٹپٹا کر قرار کے سینے

میں چھپ گئ

قرار نے بھی اسے بانہوں میں بھینچ لیا

قرار بازل بھائی سب جان چکے ہیں

من کے دل میں ایک خوف تھا کہیں بادل اسے

قرار کو چھوڑنے کا نہ کہہ دے

تم فکر نہیں کرو میں کل اؤں گا بازل سے

معافی مانگوں گا میں منالوں گا بازل کو

کیونکہ میں خود اپنی بیوی کے بغیر نہیں

رہ سکتا۔۔

قرار نے آخری بات ذرا سا مسکرا کر کہی

پھر میں کل اپ کے ساتھ گھر چلی جاؤں گی؟

من نے بڑی معصومیت سے پوچھا

تو قرار نے بھی مزے سے ہاں میں سر ہلا دیا

لیکن مجھے ابھی نہیں جانا کچھ دن رہنا ہے

یہاں مجھے اس گھر میں میرے بابا دکھائی

دیتے ہیں ان کے ساتھ گزرا ہر پل

مجھے یاد اتا ہے مجھے محسوس ہوتا ہے

بابا یہی ہیں میرے پاس بس دکھائی نہیں

دے رہے۔۔

من کے آنسو پھر سے نکل پڑے

قرار نے اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کے بالوں

پر اپنے لب رکھے تو من لے آنکھیں بند کر لیں

باذل اپنے کمرے میں صوفے پر سر ٹکائے

بیٹھا تھا انسو نکل کر اس کے بالوں میں

جذب ہو رہے تھے اس کے سر پر اب باپ
کا سایہ نہیں تھا اسے جو حوصلہ رہتا تھا
بابا ہیں سب دیکھ لیں گے اور ہر بات سے
بے فکر ہو جاتا تھا اب اسے یہ حوصلہ
نہیں رہا تھا اس نے اپنی خود غرضی میں
اپنے باپ کو کھو دیا تھا یہ بات بازل
کو پل پل مار رہا تھا
من کی چیخ و پکار اس کے انسو بازل
کو پل پل مار رہے تھے
اسے ایسا لگ رہا تھا من کے انسو اس کی
سوجھی ہوئی انکھیں بازل سے شکوہ
کر رہی ہیں کہ کاش بھائی اپ بابا کی بات
مان لیتے تو اج ہم ایک ساتھ ہوتے

من کا اغوا ہونا پھر زبردستی نکاح۔۔

باذل ہی جانتا تھا کتنے ضبط سے اس نے

اپنی معصوم بہن پر یہ ظلم برداشت کیا ہے

دل تو چاہ رہا تھا ابھی جائے اور قرار

کر گریبان پکڑے اپنی بہن پر کیے گئے

ایک ایک ظلم کا حساب لے

پر باذل کمزور پڑ گیا تھا اسے لگ رہا تھا

ان سب کا ذمہ دار وہ خود ہے پر اب اسے

حوصلہ کرنا تھا اسے اپنی بہن کو سنبھالنا

تھا ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھا

جب اس کا موبائل رنگ ہوا

باذل نے اپنے آنسو صاف کیے اور سیدھا

ہو کر موبائل پکڑا

کومل کا فون تھا بازل نے فون پک کر کے

کان سے لگا لیا

بازل۔۔

کومل کی ہچکیوں میں آواز موبائل

سپیکر سے ابھری

میرا باپ مرا ہے میں نہیں جو تم رو رہی ہو

بازل نے کہا تو کومل تڑپ گئی

اللہ نہ کرے بازل۔۔

فون کیوں کیا ہے ؟؟ بازل نے ماتھے پر

بل ڈالے کہا

آپ کی یاد ارہی ہے میں اپ کے پاس اجاؤں

کومل نے ہچکیوں میں کہا

مجھے بھی میرے بابا کی یاد آرہی ہے

میں چلا جاؤں ان کے پاس؟؟

باذل کے لہجے میں سختی در آئی

باذل کیا ہو گیا ہے اپ کو کیوں ایسی باتیں

کر رہے ہیں ان سب میں میرا کیا قصور ہے

کومل نے روتے ہوئے پوچھا

میں نے تو کسی کو قصوروار ٹھہرایا ہی

نہیں میں جانتا ہوں میں قصوروار ہوں

باذل نے کرب سے آنکھیں بند کیں

نہیں بادل اپ خود کو۔۔

کومل پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو

اب فون مت کرنا۔۔

باذل نے سخت لہجے میں کومل کی بات کاٹی

اور فون بند کر دیا

کومل حیرت سے بند ہوتے فون کو دیکھ

کر رہ گئی اس نے اپنا سر تکیہ پر گرایا

اور بے بسی سے رونے لگی

بھائی ناشتہ کر لیں من نے بازل کے کمرے

کے باہر کھڑے ہو کر کہا

ارہا ہوں من۔۔

بازل نے اندر سے اواز لگائی تو من چپ

چاپ واپس دستر خوان پر اکر بیٹھ گئی

جہاں پر فریاب پہلے سے ہی بیٹھا تھا

جبکہ امبرین بیگم کچن میں پراٹھے بنا رہی تھی

فریاب نے ایک نظر اٹھا کر من کی طرف دیکھا

تو نظریں پلٹنا بھول گئیں

من سفید کلر کر جوڑے میں بے حد حسین

لگ رہی تھی روئی سنہری انکھیں جو

رونے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھیں

میک اپ سے پاک چہرہ سفید دودھیا

رنگت سوگوار سا حسن

فریاب کا دل پل میں بے ایمان ہوا

من فریاب کی نظروں سے بے خبر اپنی ہی

سوچوں میں ڈوبی تھی

السلام علیکم۔۔

بادل نے اکر سلام کیا تو فریاب چونک

کر سیدھا ہوا

وعلیکم السلام

کیسا ہے میرا بچہ۔۔

بازل نے من کی پیشانی چومی تو من کھلے

دل سے مسکرادی

میں اپ کا بچہ ہوں؟؟

من نے آنکھوں میں شرارت لیے پوچھا

ہاں تم میرا چھوٹا سا بچہ ہی ہو

باذل نے من کی ناک کھینچی

سوچ لیں اپ کا ذاتی بچہ بھی انے والا ہے

پھر میں اپ کا مجھے اگنور کرنا ذرا

بھی برداشت نہیں کروں گی

ایسا نہ ہو مجھے اپنا بچہ بنانا اپ کو

مہنگا پڑ جائے

من نے آنکھیں پٹپٹاتے کہا تو باذل نے اس

کے سر پر چپت لگائی

بہت تیز ہو گئی باذل نے مسکرا کر کہا

دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کو خوش

رہ کر دکھا رہے تھے تاکہ ایک کی تکلیف

دوسرے کو نہ دکھائی دے

اپ پہ گئی ہوں۔۔ من نے اہستہ اواز میں کہا

تو بادل کا قہقہہ کر نکل گیا

کیچن سے آتیں امبرین بیگم ان کو خوش

دیکھ کر مطمئن ہو گئی تھیں

ناشتہ کرنے کے بعد بازل گھر سے نکل گیا

من اپنے کمرے میں اکر بیٹھ گئی

قرار نے کل رات اسے بولا تھا وہ اج بادل

سے معافی مانگنے ائے گا

من نے سوچ لیا اگر بھائی نہیں مانیں گے

تو وہ بھائی سے کہہ دے گی کہ اسے

صرف قرار کے ساتھ رہنا ہے

اچانک من کے ذہن میں کچھ ایا تو وہ بھاگ

کر اپنی الماری کھول کر کھڑی ہو گئی

ہاتھ بڑھا کر کپڑے سائیڈ پر کیے تو من کی

آنکھوں میں چمک اگئی

یہ وہی چوڑیاں تھیں جو قرار نے اسے لے

کر دی تھیں

من چوڑیاں پکڑ کر بیڈ پر اکر بیٹھ گئی

اور چوڑیاں کھول کر پہننے لگی

جیسے جیسے من چوڑیاں پہن رہی تھی

اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی

دل اچھل اچھل کر باہر انے کو بے تاب تھا

من کے ذہن میں قرار اور اس کی پہلی

ملاقات ارہی تھی چوڑیاں پہن کر من نے

انکھوں کے اگے اپنا ہاتھ کیا تو قرار کی اور

اپنی گڈ نائٹ کس یاد کر کے من کے چہرے

پر شر میلی مسکراہٹ آگئی

من نے شرما کر چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپالیا

تبھی من کو خود پر کسی کی نظروں کا احساس

ہوا من نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر گردن

گھما کر دیکھا تو ایک دم من کی مسکراہٹ

سمٹی اور چہرے پر ناگواری پھیل گئی

فریاب بھائی کچھ کام تھا

من نے جلدی سے کھڑے ہو کر سر پر دوپٹہ لیا

ہاں۔۔

فریاب اپ کے لہجے میں کچھ تو تھا جو

من کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا

جی بولیں من

نہ چاہتے ہوئے بھی من کے لہجے میں ہلکی

سی سختی در آئی

بہت محبت کرتی ہو اپنے شوہر سے

فریاب نے دو قدم من کے قریب اکر کہا

تو من نے حیرت سے فریاب کی طرف دیکھا

اسے فریاب کا سوال کافی عجیب لگا

محبت نہیں مجھے عشق ہے اپنے قرار سے

وہ صرف میرا شوہر نہیں میرا کل اثاثہ ہے

قرار کے نام پر من کے چہرے پر ایک

خوبصورت سی چمک ائی

جسے فریاب نے غور سے دیکھا

حیرت ہے اتنی جلدی عشق ہو گیا اپنے شوہر سے

فریاب نے من کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا

نکاح رشتہ ہی ایسا ہے من کو فریاب کی

انکھوں میں کچھ غلط دکھائی دے رہا تھا

تبھی من کمرے سے نکلنے لگی

پر فریاب کے الفاظوں نے اس کے قدم روک

دیے۔۔

میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں

فریاب نے مڑ کر من کی طرف دیکھتے

مسکرا کر کہا اور من وہ حیرت سے بت بنی

فریاب کی شکل دیکھ رہی تھی

میں اب شادی شدہ ہوں فریاب بھائی

شرم انی چاہیے اپ کو اس طرح کی

گھٹیا باتیں کرتے ہوئے

من اونچی اواز میں چلائی

تم چھوڑ دو اپنے شوہر کو وہ تمہارے

لائق نہیں ہے فریاب نے من کا ہاتھ پکڑتے کہا

جو من نے ایک ہی جھٹکے سے چھڑایا

اپنی بکواس بند کرو آنے دو بادل بھائی

تمہاری گندی ذہنیت ان کے سامنے رکھوں گی

من نے انکھیں پھاڑے غصے سے کہا

اور جانے لگی جب فریاب پھر سے من کا

ہاتھ پکڑ کر اسے روکنا چاہا

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔

من نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا

تبھی فریاب نے من کو بازو سے پکڑ کر

اپنی طرف کھینچا تو ایک دم جھٹکا لگنے

سے من لڑکھڑائی اور فریاب کے اوپر گری

فریاب کے دونوں ہاتھ من کی کمر پر تھے

اور من کے فریاب کے کندھوں پر

ابھی من خود کو چھڑواتی اسے اپنے پیچھے

قرار کی گرجدار اواز سنائی دی

من۔۔۔

قرار اتنی زور سے داڑھا کہ ایک دم خوف

سے فریاب نے من کو چھوڑا اور پیچھے

ہو گیا من اپنی جگہ ہکی بکی قرار کی

طرف دیکھنے لگی جو شعلہ برساتی آنکھوں

سے غصے سے لال چہرہ لیے من کی

طرف دیکھ رہا تھا

قرار کی انکھوں میں بے یقینی من نے
صاف دیکھی اسے ایک دم کچھ غلط ہونے
کا احساس ہوا

قرار صبح اٹھا ناشتہ کر کے بازل سے ملنے
اس کے گھر نکل پڑا گھر میں سب کو یہی
پتہ تھا قرار افس گیا ہے قرار نے کسی کو
نہیں بتایا کہ وہ بازل سے بات کرنے جارہا ہے
اسے لگا سب اسے فلحال منع کریں گے
پر من کے بغیر اس کا ایک منٹ نہیں
گزارا ہو رہا تھا
امبرین بیگم ناشتے کے برتن سمیٹ رہی تھی

جب دروازہ بجا

امبرین بیگم نے آگے ہو کر دروازہ کھولا

تو ایک لڑکا بلیک تھری پیس میں آنکھوں

پر گوگل لگائے ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں

ڈالے کھڑا تھا

امبرین بیگم کو وہ پرنس چارمنگ

سے کم نہیں لگا

السلام علیکم۔۔۔

قرار نے ادب سے سلام کیا

وعلیکم السلام بیٹا میں نے اپ کو پہچانا نہیں

امبرین بیگم نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

میں من کا شوہر ہوں۔۔

قرار نے بھی ہلکا سا مسکرا کر کہا

اچھا اچھا بیٹا معاف کرنا میں نے اپ کو

پہلے دیکھا نہیں تھا اس لیے پہچان نہیں

سکی آؤ اندر آؤ

امبرین بیگم نے کہتے ساتھ ہی قرار کو

راستہ دیا تو وہ اندر آگیا

اؤ بیٹا امبرین بیگم اگے چلنے لگی

اور قرار ان کے پیچھے

آنٹی مجھے باذل سے ملنا ہے قرار نے کہا

لیکن بیٹا وہ تو گھر پر نہیں ہے آپ بیٹھو تو

صحیح۔۔۔امبرین بیگم نے قرار کو ڈرائنگ

روم کی طرف لے جاتے کہا

بیٹا اپ بیٹھو میں من کو بلاتی ہوں

امبرین بیگم نے کہا اور جانے لگی

ارے نہیں انٹی میں خود مل لیتا ہوں من سے

اپ مجھے اس کے کمرے میں لے جائیں

قرار نے کہا تو امبرین بیگم سر ہلا کر

چل دیں اور قرار ان کے پیچھے چل پڑا

کومل بیٹا کب تک بھوکی پیاسی رہو گی

خود کا نہیں تو اپنے بچے کا سوچوں

کومل اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس

اداس بیٹھی تھی جب سمن بیگم نے

اسے اکر مخاطب کیا

مما مجھے باذل کے پاس جانا ہے میری

اب بس ہو گئی ہے میں مر جاؤں گی اگر

باذل مزید مجھ سے خفا رہا تو میں

سچ میں مر جاؤں گی۔۔

کومل سمن بیگم کے سینے سے لگ کر زارو
قطار رونے لگی

بیٹا تم فکر نہیں کرواج میں اور تمہارے بابا
جائیں گے باذل سے بات کرنے اور پھر من
سے بھی تو ملنا ہے نا بیچاری کی ابھی
ایک ازمائش ختم ہوتی ہے تو ساتھ ہی
دوسری بھی شروع ہو گئی
سمن بیگم کے لہجے میں من کے لیے فکر تھی
مما میں بھی جاؤں گی اپ کے ساتھ
کومل نے سمن بیگم کے ہاتھ پکڑ کر التجائیہ
انداز میں کہا
لیکن بیٹا باذل کی اجازت کے بغیر ہم
تمہیں کیسے۔۔

کیا مطلب بادل کی اجازت وہ میرا ابھی گھر ہے

سارے حقوق دیے ہیں میں نے بازل کو

اس کے بچے کی ماں بننے والی ہوں میں

ابھی بھی مجھے اس گھر میں جانے کے

لیے بازل کی اجازت درکار ہے

کومل کا لہجہ ایک دم سخت ہو گیا

اچھا ٹھیک ہے تم غصہ مت کرو میں ناشتہ

بھجواتی ہوں کر لینا

ثمن بیگم نے پیار سے کہا تو کومل نے ہلکا

سا سر ہلا دیا

امبرین بیگم اور قرار جیسے ہی من کے

کمرے کے دروازے تک پہنچے سامنے کا

منظر دیکھ کر ان کی انکھیں پھٹی کی

چھٹی رہ گئیں

دروازہ کھلا تھا تبھی وہ اسانی سے دیکھ

پا رہے تھے من فریاب کی بانہوں میں تھی

دوپٹہ کندھوں پر جھول رہا تھا

فریاب کے دونوں ہاتھ من کی کمر پر تھے

قرار نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں

من۔۔۔

قرار اتنی زور سے دھاڑا کہ خوف سے ایک

دم فریاب من سے پیچھے ہوا

امبرین بیگم نے بھی اس کی دھاڑ کے

خوف سے سینے پر ہاتھ رکھا

من نے بھی خوف سے قرار کی طرف دیکھا

جس کے چہرے پر چٹانوں کی سختی تھی

انکھیں غصے سے خون چھلک رہی تھی

قرار۔۔۔

من کو ایک دم کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

قرار دو قدم الٹا چلا اور ایک دم مڑ کر تیزی

سے چلنے لگا

قرار میری بات سنیں۔۔

من فورا قرار کے پیچھے بھاگی

امبرین بیگم فریاب کے پاس آئیں

چٹاخ۔۔

ایک دو زوردار تھپڑ فریاب کے گال پر مارا

رکیں قرار۔۔۔

من نے قرار کے پیچھے بھاگ کر اس کا

بازو پکڑا۔۔۔

کیوں رکو میں تمہاری یہ واحیات حرکتیں

دیکھنے کے لیے

اقرار کے لہجے میں سفاکیت تھی

قرار۔۔۔

من نے بے یقینی سے کہا

کیا کر رہا تھا وہ لڑکا تمہارے کمرے میں

بولو۔۔۔

قرار نے من کے دونوں بازو دبوچ کر غصے سے کہا

تو من کے آنسو نکل پڑے

اتنی بے یقینی۔۔

من کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا انکھوں سے انسو تواتر

نکل کر اس کے گال بھگو گئے

تم یقین کے قابل ہی کب تھی میں بے

وقوف تھا تم سے محبت میں سب کچھ

بھلا کر نئی شروعات کرنا چاہتا تھا

پر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئی

قرار نے غرا کر کہا

کون سی حرکتیں؟؟

من نے ناسمجھی سے پوچھا

معصوم ہو یا بننے کی ایکٹنگ کرتی ہو

قرار نے من کا جبڑا دبوچ لیا

تم ہی نے بکواس کی تھی نا کہ اپنے منگیتر

کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر چکی ہو

قرار نے جھٹکے سے من کا جبڑا چھوڑا

من کی انکھوں میں ابھی بھی بے یقینی

تھی کہ قرار ابھی تک اس کے لیے ایسی

گھٹیا سوچ رکھتا ہے

میری غلطی یہ تھی میں تم سے محبت

کر بیٹھا سوچا تھا تمہیں اتنی محبت دوں

گا تم اپنی گھٹیا حرکتوں سے باز آجاؤ گی

پر نہیں۔۔

قرار نے کہا اور جانے لگا جب من نے اس

کا ہاتھ پکڑ لیا

ہاتھ چھوڑو میرا میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں

من احمد تم تو نقاب میں رہتی ہو نا محرم

کے سامنے تو اس لڑکے کے سامنے تم کیوں

بنا نقاب کے کھڑی تھی بولو۔۔

قرار نے غصے سے پوچھا

وہ میرا کزن۔۔

وہ تمہارا نامحرم ہے۔۔

اس سے پہلے من بولتی قرار اتنی غصے

سے دھاڑا کہ من خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی

تم نے اج ثابت کر دیا انسان اپنی فطرت نہیں

چھوڑتا تم ایک بدکردار لڑکی۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

ابھی قرار سفاکیت کی انتہا کرتا من کا ہاتھ

اٹھا اور قرار کے گال پر پڑا

من کی کچھ چوڑیاں ٹوٹ کر فرش پر بکھر گئیں

قرار نے بے یقینی سے من کی طرف دیکھا

بادل ابھی گھر ایا ہی تھا اس نے بھی

یہ منظر دیکھا

خبردار اگر اپنی زبان سے میرے کردار پر

ایک لفظ بھی بولا بہت سن لی میں نے تمہاری

اور بہت کچھ کہہ چکے تم

کیا کہا ابھی تم نے مجھ سے محبت کرتے ہو

محبت تم جیسوں کے بس کی بات نہیں ہے

تم جیسے لوگ صرف شک کر سکتے ہیں

مار پیٹ کر سکتے ہیں اور نفرت کر سکتے ہیں

اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی نہ قرار سکندر

تو مجھے ایک دن بھی تمہارے اگے اپنی پاک

بازی ثابت کرنی نہ پڑتی

بد کردار میں نہیں گھٹیا تمہاری سوچ ہے۔۔

من کے آنسو تواتر بہہ رہے تھے قرار آنکھوں

میں بے یقینی لیے من کی طرف دیکھ رہا تھا

اسے ابھی بھی یقین نہیں ارہا تھا من نے

اس پر ہاتھ اٹھایا ہے

اور کیا کہا تم نے میری محبت میں سب کچھ

بھلا کر ایک نہیں شروعات کرنا چاہتے تھے

تو سنو قرار سکندر میں نے اس رات تم سے

جھوٹ بولا تھا کیونکہ میں اپنے بابا کی

مرضی کے خلاف نہیں جانا چاہتی تھی

اس لیے میں نے اپنے بابا کی خاطر اپنی

محبت کو قربان کیا تم سے جان بوجھ

کر ایسی باتیں کہیں تاکہ تم مجھ سے

بدگمان ہو جاؤ لیکن میں نہیں جانتی تھی

میرا نصیب تم سے جڑا ہے میں نے تمہیں

رو رو کر دعاؤں میں مانگا کیونکہ میں تم

سے محبت کرتی ہوں قرار۔۔

من نے روتے ہوئے قرار سے اپنی محبت کا
اظہار کیا قرار شاکڈ کیفیت میں کھڑا تھا
جبکہ بازل بھی من کے منہ سے یہ سب سن
کر حیران ہو رہا تھا۔۔

من۔۔

بازل نے پاس اکر من کی طرف دیکھا تو
من بازل کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ
کر رو پڑی

بازل نے شعلہ برساتی انکھوں سے قرار کی
طرف دیکھا جو نظریں جھکائے فرش پر من
کی ٹوٹی چوڑیاں یکھ رہا تھا قرار پہچان
چکا تھا یہ وہی چوڑیاں تھیں
جو قرار نے اسے لے کر دی تھیں

چپ ہو جاؤ من۔۔

بازل نے من کے بال سہلاتے کہا

بھائی اس نے مجھے بدکردار کہا میں نے

ہمیشہ خود کو پردے میں رکھا صرف اپنے

چہرے کا نہیں آنکھوں کا بھی پردہ کیا

میں نے خود کو اپنے محرم کے لیے سنبھال

کر رکھا اس نے مجھے کڈنیپ کروایا

مجھ سے زبردستی نکاح کیا میں کچھ

نہیں بولی اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا

میں کچھ نہیں بولی اس نے مجھے گھٹیا اور

زلیل جیسے الفاظ بولے میں کچھ نہیں بولی

اس کی وجہ سے میرے بابا اس دنیا سے

چلے گئے میں نے اف نہیں کیا

اور اج اس نے مجھے بد کردار کہہ کر میری

برداشت ختم کر دی ہے بھائی۔۔

قرار اسی پوزیشن میں کھڑا تھا

مجھے نہیں رہنا ایسے انسان کے ساتھ جس

کی سوچ اتنی گھٹیا اور بیچ ہو اور تم مجھے

کیا چھوڑو گے قرار سکندر

من بھو کی شیرنی بنی قرار کے روبرو

کھڑی ہو گئی

میں اج ابھی اور اسی وقت تمہیں چھوڑتی ہوں

قرار نے آنسوؤں سے بھری انکھیں اٹھا

کر من کی سنہری آنکھوں میں دیکھا

ابھی اور اسی وقت نکلو میرے گھر سے

مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی

من نے غصے سے قرار کے سینے پر دونوں

ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیا قرار ایک دم لڑکھڑایا

من آہستہ سے مڑی اور ہارے ہوئے قدموں

سے چل کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی

بازل نے غصہ ضبط کرتے قرار کی طرف دیکھا

قرار جھٹکے سے مڑا اور تیز قدم لیتا گھر

سے نکل گیا

من نے دروازہ بند کیا اور دروازے سے سر ٹکا

کر اونچا اونچا رونے لگی چوڑیاں اتار کر

اس نے زمین پر ماری جو لمحے میں ٹوٹ گئیں

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی

قرار سکندر تم نے مجھے بدکردار کہا

گھن ارہی ہے مجھے خود سے میں نے تم

جیسے انسان سے محبت کی

تمہاری محبت کتنی ہلکی نکلی ایک چھوٹی

سی غلط فہمی سے ختم ہو گئی

چھوڑ دوں گی میں تمہیں ساری زندگی

تمہاری شکل نہیں دیکھوں گی

آئی ہیٹ یو قرار۔۔۔

من کمرے میں تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی

باہر کھڑے باذل کے دل کو کچھ ہو رہا تھا

من دروازہ کھولو میری گڑیا۔۔

باذل نے رندھی آواز میں کہا تو من نے دروازہ

کھولا اور باذل کے سینے سے لگ کر چیخ

چیخ کر رونے لگی

آج باذل نے من کو دوسری بار ایسے روتے

دیکھا تھا پہلی بار جب اسے احمد صاحب کے دنیا سے جانے کا پتہ چلا تھا اور دوسری بار اج جب قرار نے اس کا دل کرچی کرچی کیا تھا

باذل نے من کو بیڈ پر بٹھایا اور اس کے آنسو صاف کیے

من مجھے معاف کردو یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے اپنے بھائی کو معاف کردو من

باذل نے من کے اگے ہاتھ جوڑے

نہیں بھائی میرے نصیب میں یہی لکھا تھا پہلے اغوا ہونا پھر زبردستی نکاح پھر مار پیٹ اور اب طلاق۔۔۔

من نے باذل کے جڑے ہاتھ تھام کر کہا

تو بازل کی روح فنا ہو گئی

طلاق ؟؟

بازل نے بے یقینی سے من کی طرف دیکھا

تو کیا اب اس کی وجہ سے اس کی بہن پر

طلاق کا دھبہ بھی لگے گا

جی۔۔۔میں فیصلہ کر چکی ہوں مجھے

نہیں رہنا ایسے انسان کے ساتھ جسے مجھ

پر اور میرے کردار پر اعتبار ہی نہ ہو

من نے بے دردی سے اپنے انسو صاف کیے

اور بازل سٹل بیٹھا من کی انکھوں میں

اٹل فیصلہ دیکھ چکا تھا

قرار ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ انسان

جسے تیز گاڑی چلانا پسند نہیں تھا وہ

اج فل سپیڈ سے گاڑی دوڑا رہا تھا

ایک دو بار اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے بچا

قرار کی انکھوں میں وحشت پھیلی تھی

دل عجیب سے درد میں مبتلا ہو گیا تھا

تم کیا مجھے چھوڑو گے قرار سکندر میں

اج ابھی اور اسی وقت تمہیں چھوڑتی ہوں

من کے الفاظ قرار کے کانوں میں گونج رہے تھے

درد مزید بڑھ رہا تھا

چاند کدھر ہو تم ؟؟

ایزل حیات شاور لے کر نکلی تھی وہ اس

وقت گاؤن میں شیشے کے سامنے کھڑی

اپنے ڈھیلے بالوں میں برش کر رہی تھی

میڈم جی ہم تو اپ کے آس پاس ہی رہتے ہیں

آپ ہی ہم پر نظر کرم نہیں کرتیں

ایزل حیات چاند کو یونیورسٹی سے جانتی

تھی جو یونیورسٹی میں غنڈا گردی کے

نام سے مشہور تھا

پوری یونیورسٹی اس کی غنڈا گردی اور

عیاشیوں سے واقف تھی وہ بہت سے غلط

کاموں میں بھی ملوث تھا جیسے ڈر گز

لڑکیاں سپلائی کرنا گینگ ریپ جیسے

کاموں میں ملوث تھا

ہمم۔۔زیادہ بکواس نہیں میرا کام کب تک ہو گا

ایزل حیات نے غصے سے پوچھا

فکر ہی نہ کریں میڈم اج رات ہو جائے گا

چاند نے سگریٹ کا کش لگاتے کہا

گڈ مجھے اج رات وہ لڑکی ہر حال میں

میرے قدموں میں چاہیے

ایزل حیات نے حکمیہ لہجے میں کہا

اوکے میڈم جو اپ کا حکم اپ بس میرا

انعام تیار رکھنا وہ کیا ہے نا پیسے سے

مجھ میں کام کرنے کی انرجی تیز

ہو جاتی ہے

چاند نے کمینگی سے کہا

تمہیں تمہاری منہ مانگی رقم سے دگنا

دوں گی بس قرار سکندر کی بیوی مجھے

میرے پاس چاہیے

ایزل حیات کی انکھوں میں من کے لیے

نفرت کے شعلے ابھر رہے تھے

ٹھیک ہے میڈم چاند اب اپ سے کام ہو

جانے کے بعد ہی رابطہ کرے گا

چاند نے سگریٹ کا اخری کش لگایا اور

سگریٹ زمین پر پھینک کر پاؤں سے مسل دی

اور فون بند کر دیا

تم نے مجھ سے ایزل حیات سے قرار سکندر

کو چھینا میرے سامنے اس کے ہونٹوں پر۔۔

ایزل نے غصے سے ڈریسنگ پر پڑی چیزیں

زمین پر ہاتھ مار کر پھینک دیں

اب تمہیں اس حرکت کی سزا ملے گی تمہیں

قرار سکندر کی بیوی بننے کی سزا ملے گی

اس کے قریب جانے کی سزا ملے گی

جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔

ایزل حیات کا غصے اور جلن سے برا حال
ہو رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا من
اس کے سامنے ائے اور وہ اسے زندہ در گون
کر دے ۔۔
قرار غصے سے گھر آیا اور لمبے لمبے ڈنگ
بڑھتا اپنے کمرے میں چلا گیا
رومیسہ بیگم اور ثمن بیگم نے حیرت
سے اسے دیکھا کیونکہ اس وقت تو قرار
کو افس میں ہونا چاہیے تھا
سمن بیگم نے قرار کو اواز دینی چاہی
پر وہ جس تیزی سے سیڑھیاں چڑھا
ثمن بیگم کو کچھ کھٹکا وہ جلدی سے
کومل کے پاس گئی

کومل قرار بہت غصے سے گھرایا ہے

مجھے لگتا ہے وہ بازل سے مل کرایا ہے

مجھے لگتا ہے بادل نے اسے معاف نہیں کیا

سمن بیگم کو خدشہ ہوا

ایسا کیوں کیا بازل نے اپنے بچے کا بھی نہیں

سوچ رہے۔۔

کومل کو اب بازل پہ غصہ ارہا تھا

تم ایک یہ کام کرو بازل کو فون کر کے پوچھو

سمن بیگم نے کہا تو کومل نے فون پکڑ

کر بازل کا نمبر ڈائل کیا

شرم نہیں آتی آپ کو بھائی آپ سے معافی

مانگنے آئے پر آپ کی اکڑ ختم نہیں ہو رہی

بازل کے فون اٹھاتے ہی کومل غصے

سے پھٹ پڑی

بکواس بند رکھو اپنی۔۔ تمہارا بھائی مجھ

سے معافی مانگنے نہیں میری بہن کو

ذلیل اور رسوا کرنے آیا تھا

باذل دبی اواز میں غرایا

کیا مطلب ؟؟ کومل نے نا سمجھی سے کہا

تو بادل نے اسے ایک ایک بات بتادی

کومل کا اپنے پیروں پر کھڑے رہنا

مشکل ہو گیا وہ ایک دم لڑکھڑائی

تو سمن بیگم نے اسے تھام کر بیڈ پر بٹھایا

سن لی اپنے گھٹیا بھائی کی گھٹیا باتیں

اور سوچ۔۔

ایک بات یاد رکھنا کومل میں صرف اپنے

بچے کی وجہ سے چپ ہوں ورنہ من تو
خلع لے رہی ہے ساتھ میں تمہیں بھی
طلاق دے کر جان چھڑواتا تم بہن بھائی سے
اپنی۔۔

دوبارہ فون مت کرنا مجھے ورنہ بہت
پچھتاؤ گی

باذل کے الفاظوں نے کومل کو اندر تک ہلا
کر رکھ دیا۔۔

طلاق کے لفظ سے ایک دم خوف سے کومل
کا رنگ پیلا زرد ہو گیا موبائل اس کے ہاتھ
سے چھوٹ کر بیڈ پر گرا

کومل مجھے بھی تو بتاؤ کیا ہوا ہے
سمن بیگم نے کومل کو کندھوں سے ہلا

کر پوچھا اچانک کومل کا سر گھوما اور
وہ پیچھے بیڈ پر لڑھک گئی
کھانا کھالو من۔۔

من کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے
گم سم بیٹھی تھی سنہری انکھیں رو رو
کر خشک ہو گئی تھیں

باذل کے کہنے پر من سیدھی ہو کر بیٹھ گئی
صبح سے ناشتہ کیا ہے تم نے اب کچھ کھالو
باذل نے نوالہ بنا کر من کے منہ کے اگے کیا
تو من کے انسو نکل پڑے
حلق سے نہیں اترے گا بھائی۔۔
من نے ہچکیوں کہا تو باذل کا دل کانپ گیا
من میری گڑیا میں تمہیں اذیت میں نہیں

دیکھ سکتا

باذل من کے رونے سے تڑپ رہا تھا

باذل پہلی بار اپنی بہن کے نصیب کے اگے

خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا

سچ ہی کہتے ہیں ماں باپ بیٹی کو ان کے

نصیب کی ہر چیز دے سکتے ہیں پر اچھا

نصیب ان کے بس میں نہیں ہوتا اور اسی

مقام پر سب ماں باپ خود کو بے بس

محسوس کرتے ہیں جیسے باذل اج من

کے معاملے میں بے بس تھا

بھائی میں کیا کروں مجھے اس انسان کے

الفاظ تکلیف دے رہے ہیں میرے کانوں میں

وہ الفاظ گونج کر مجھے اذیت سے دو

چار کر رہے ہیں میرا دل کر رہا ہے میں

مر جاؤں میں خود کو کچھ کر لوں۔۔

من روتے ہوئے پاگل سی لگ رہی تھی

ٹھیک ہے ان سب کی شروعات مجھ

سے ہوئی ہے نا تو مرنا بھی مجھے ہی چاہیے

بازل کی آنکھوں میں غصے کی لکیریں تھیں

من کا دل ایک دم خوف سے لرزا

اپ نے سوچا بھی کیسے اپ کو کچھ ہوا

تو میرا اور کومل بھابی کا کیا ہو گا اور

اپ کا بچہ اس کا کیا قصور ہے بھائی

من نے دکھی لہجے میں کہا

میری بات سے تکلیف ہوئی ہے تمہیں اور

خود سوچو تمہاری اسی بات سے مجھے

کتنی تکلیف ہوئی ہو گی

بازل نے من کے انسو صاف کیے

سوری بھائی میں سیلفش ہو گئ تھی

من نے سر جھکائے کہا

اج کے بعد ایسا کہنا تو دور سوچنا بھی مت

لو کھانا کھاؤ

باذل نے پھر سے نوالہ من کے منہ کے اگے کیا

تو اس نے آہستہ سے کھانا شروع کر دیا

کل صبح امبرین بیگم اور فریاب نے دبئ

چلے جانا تھا صبح باذل حیات انڈسٹری

گیا تھا تاکہ دوبارہ سے جوائن کر سکے

بازل کو فکر اس بات کی تھی جب وہ

افس جوائن کر لے گا من گھر میں اکیلی

رہے گی پر من کی جو حالت تھی

اسے اکیلا رکھنا ٹھیک نہیں تھا

بھائی۔۔

بازل اپنی ہی سوچوں میں گم ہو جب من

کی اواز پر چونکا

آپ بابی کو گھر کب لا رہے ہیں؟؟

من نے بازل کی انکھوں میں دیکھتے پوچھا

تم کیوں پوچھ رہی ہو

بادل نے پھر سے نوالہ بنا کر من کے

منہ میں ڈالا

اس حالت میں بھابھی کو اپ کی ضرورت ہے

من نے سر جھکائے کہا اسے کومل کی

فکر تھی

تواب تم کیا چاہتی ہو میں اسے لینے جاؤں

نہ چاہتے ہوئے باذل کا لہجہ سخت ہوا

جی بیوی ہے وہ اپ کی ذمہ داری بھی

اپ انہیں گھر لے ائے ویسے بھی ان سب

میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے

من کے باذل کو نرم لہجے میں کہا

تو باذل نے گہرا سانس لیا

میں اسے لینے نہیں جاؤں گا اگر اسے آنا

ہے تو خود اجائے۔۔

باذل نے لاپرواہی سے کہا اور ٹرے پکڑ

کر کمرے سے نکل گیا

میں نے تاسف سے باذل کی پشت کو دیکھا

قرار اپنے کمرے کی بالکنی میں شرٹ لیس

کھڑا تھا ہاتھ میں سگرٹ پکڑی تھی

دل میں درد اٹھ رہا تھا

قرار بار بار سگریٹ والے ہاتھ سے اپنا سینہ

مسل تھا پر درد کم ہونے کا نام ہی نہیں لے

رہا تھا

انکھوں میں وحشیت کے ڈیرے تھے چہرے

پر چٹانوں کی سختی تھی دماغ میں

من کے کہے الفاظ گھوم رہے تھے

تم کیا مجھے چھوڑو گے قرار سکندر میں

اج ابھی اور اسی وقت تمہیں چھوڑتی ہوں

درد پھر سے بڑھ گیا قرار کو لگ رہا تھا

اس کا دل درد سے پھٹ جائے گا

قرار نے کرب سے انکھیں بند کیں

اس کی وجہ سے بابا مجھے چھوڑ کر

چلے گئے۔۔

انسو قرار کے گالوں پر لڑھکے جو اس نے

ہاتھ کی پشت سے صاف کیے

اچانک قرار کو چیخ پکار سنائی دی

قرار نے بند انکھوں سے واضح سننے

کی کوشش کی تو اسے لگا سمن بیگم

کی چیخ پکار ہے

قرار نے سگرٹ ایش ٹرے میں مسلا

جلدی سے کمرے میں آیا شرٹ پہنی

اور کمرے سے باہر اگیا

کومل کے کمرے سے اواز ارہی تھی

قرار کا دل انجانے خوف سے دھڑ کا

وہ فوراً کومل کے کمرے میں آگیا پر

سامنے کا منظر دیکھ کر قرار کی روح

فنا ہو گئی

کومل بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی

ثمن بیگم روتے اس کا گال تھپتھپا رہی تھی

پر کومل کو کچھ ہوش نہیں تھا

مما کیا ہوا ہے اسے ؟؟

اقرار نے جلدی سے آگے بڑھ کر سمن بیگم

سے پوچھا پتہ نہیں بیٹا بازل سے فون

پر بات کرتے بے ہوش ہو گئی ہے

سمن بیگم نے روتے ہوئے کہا تو قرار

سب سمجھ گیا

اس نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی

من بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں

موند کر بیٹھی تھی کل امبرین بیگم

نے دبئی واپس چلے جانا تھا

من سوچ رہی تھی کہ اس کی پھپھو

کے جانے کے بعد وہ گھر پر اکیلی کیسے

رہے گی اس لیے اس نے فیصلہ کیا وہ

کل ہی کومل کو یہاں انے کا کہہ دے گی

ویسے بھی اج نہیں تو کل کومل کو

یہی انا تھا یہی اس کا گھر ہے

تو پھر کل کیوں نہیں۔۔۔

من سیدھی ہو کر بیٹھی موبائل پکڑا اور

کومل کا نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی

پر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا

من کو فکر ہونے لگی کومل ٹھیک تو ہو گی نا

من نے دوبارہ سے کومل کو فون ملایا پر

اس بار تیسری بیل پر ہی فون اٹھا لیا گیا

بھابی کہاں تھی اپ فون کیوں نہیں اٹھا رہی

تھیں مجھے فکر ہونے لگی تھیں

من کی بے چین آواز ماؤتھ اسپیکر سے

ابھری۔۔

چپ کیوں ہیں بولیں بھی۔۔

من نے کومل کی خاموشی پر پھر سے کہا

تو قرار نے گہرا سانس لیا

کومل سو رہی ہے صبح بات کر لینا۔۔۔

قرار نے نرم لہجے میں کہا تو من نے بنا

کچھ کہے فون بند کر دیا

قرار نے بند ہوتے فون کو دیکھا

پتہ نہیں کیوں پر اسے برا لگا من کا اس

سے بنا بات کیے فون بند کرنا

قرار کا دل کیا وہ من سے بات کرے

پر وہ کیا بات کرے۔۔

قرار نے پریشانی ماتھا مسلا اس نے مڑ کر

بیڈ پر سوئی کومل کی طرف دیکھا

ڈاکٹر اس کا چیک اپ کر گئی تھی

ایک دم اس کا بی پی ہائی ہوا تھا پر

اب کومل ٹھیک تھی من نے فون بند کیا

اور سونے کی غرض سے لیٹ گئی

اسے اج قرار کی اواز سن کر ذرا بھی

فرق نہیں پڑا تھا اس وقت اس کا چہرہ
سپاٹ تھا ہر جزبات سے آری
صبح تک من بے قرار تھی اسے قرار کے پاس
جانا تھا وہ چاہ رہی تھی جلدی قرار اسے
لینے اجائے پر اب من قرار سے دور جانے
کا فیصلہ کر چکی تھی وہ فیصلہ کر
چکی تھی وہ قرار کی زندگی میں اب
دوبارہ شامل نہیں ہو گی
کیونکہ وہ بار بار اپنی عزت نفس مجروح
نہیں کر سکتی تھی من کی انکھ لگ گئ
ابھی اسے سوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی
جب اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی
کا احساس ہوا

قرار۔۔۔

نہیں یہ خوشبو قرار کے کلون کی تو نہیں تھی

پھر کون۔۔۔

من انکھیں بند کیے تزبزب کا شکار تھی پر

اب اسے اپنے کمرے میں کھٹ پٹ کی

اواز بھی سنائی دی من نے الجھتے ہوئے

انکھیں کھول دیں پر اس کی آنکھیں

حیرت اور خوف سے مزید پھیل گئیں

ایک لڑکا منہ پر ماسک لگائے من کے قریب

بیٹھا اسے بڑی محویت سے دیکھ رہا تھا

خوف سے من تھوڑا پیچھے کھسکی

اس سے پہلے من چیخ تھی وہ لڑکا اس

کا ارادہ بھانپ چکا تھا اس نے من کے

منہ پر رومال رکھا جسے سونگھتے من

بے ہوش ہو گئی

السلام علیکم۔۔۔

فریاب اور امبرین بیگم جانے کی تیاری کر

رہے تھے تین گھنٹے بعد ان کی فلائٹ تھی

وعلیکم السلام بیٹا۔۔

امرین بیگم نے لگیج کی زپ بند کرتے کہا

ہو گئی اپ کی تیاری ؟؟

بازل نے پاکٹ سے موبائل نکالتے کہا

ہاں بیٹا بس نکل رہے ہیں۔۔

امبرین بیگم نے سب بیگز ایک ساتھ رکھتے کہا

میں من کو کہہ دوں اپ کو ناشتہ بنادے

بازل نے کہا اور جانے لگا

ارے نہیں بیٹا میں نے صبح ناشتہ کر لیا تھا

اور من کو پریشان مت کرو میں خود بہت

شرمندہ ہوں اس سے میری تو ہمت نہیں

ہو رہی اس کا سامنا کرنے کی

فریاب کو من کے کمرے میں جانا ہی نہیں

چاہیے تھا امبرین بیگم نے شرمندگی سے کہا

پھپھو اپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت

نہیں ہے مجھے اور من کو اپ سے کوئی

شکایت نہیں ہے

بازل نے امبرین بیگم کو اپنے ساتھ لگا کر کہا

جب میں ائی تھی تو احمد بھائی تھے اب

جا رہی ہوں تو وہ نہیں ہیں

امبرین بیگم کی انکھیں بھیگ گئیں

پھپھو میں اور من ہے نہ اپ سے کبھی

منہ نہیں موڑیں گے

باذل نے مسکرا کر انہیں تسلی دی

بالکل احمد بھائی کی طرح ہو۔۔

امبرین بیگم نے باذل کی پیشانی چومی

موم چلیں کیب اگئی ہے۔۔

فریاب نے باہر سے اکر کہا تو امبرین بیگم

جلدی سے سامان کی طرف لپکیں

باذل اور فریاب دونوں بغل گیر ہوئے

پھپھو میں اپ کو ایئرپورٹ چھوڑنے

اجاتا پر۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا تم بے فکر رہو اور من

کو میری طرف سے بہت پیار دینا

امبرین بیگم نے بادل کی بات کاٹ کر کہا

تو بادل نے ہلکا سا ہاں میں سر ہلا دیا

من ٹھنڈے فرش پر بے سدھ پڑی تھی

کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی جس

سے غور کرنے پر کمرے کا اندازہ لگایا جا

سکتا تھا پورے کمرے میں من کے علاوہ

کوئی نہیں تھا یہاں تک کہ سامان بھی نہیں

من کی انکھوں میں روشنی پڑی تو اسے

ہلکا سا ہوش ایا من اہستہ سے اٹھ کر

بیٹھ گئی ذہن ابھی بیدار نہیں ہوا تھا

من نے مندی مندی انکھیں کھولیں

تو خود کو انجان جگہ پر پا کر اس کی

انکھیں پٹ سے کھل گئیں

ذہن میں رات والے منظر کسی فلم کی
طرح چل پڑے من کی انکھیں خوف
سے مزید پھیل گیئں دل الگ خوف سے کانپا
وہ جلدی سے اٹھی اور ادھر ادھر دیکھا
پر سوائے دروازے کے اس سے کچھ نظر
نہیں ایا من فورا دروازے کی طرف لپکی
اور زور زور سے دروازہ بجانا شروع کر دیا
کوئی ہے دروازہ کھولو مجھے کیوں یہاں
لائے ہو دروازہ کھولو پلیز۔۔
من پوری قوت سے دروازہ بجا رہی تھی
کوئی سن رہا ہے پلیز میری ہیلپ کرو
بازل بھائی بابا۔۔۔
دروازہ بجا بجا کر من کے دودھیا ہاتھ

سرخ ہو گئیے وہ پھوٹ پھوٹ کر دروازے

کے پاس ہی گھٹنوں میں سر دیے

رونے لگی۔۔

بھائی اپ کہاں ہیں پلیز مجھے بچائیں

من روتے ہوئے بازل کو پکار رہی تھی

جب ایک دم اس کے دماغ میں کلک ہوا

کہیں مجھے قرار نے تو پھر سے کڈنیپ

نہیں کروایا من کے دماغ میں خیال ایا تو

اسے قرار سے مزید نفرت ہو گئی

کتنے گھٹیا ہو تم قرار سکندر اب کیا تھپڑ

کا بدلہ لینے کے لیے تم نے مجھے کڈنیپ کروایا

من پھر سے زار و قطار رونے لگی

جب اسے محسوس ہوا کوئی دروازہ کھول

رہا ہے من فورا اٹھ کر دروازے سے دور
کھڑی ہو گئی دل میں عجیب سا خوف
پھیل گیا

اگر وہ قرار نہ ہوا تو۔۔

من جلدی سے اپنا دوپٹہ اپنے گرد پھیلا لیا
تبھی ایک لڑکا دروازہ کھول کر اندر ایا
اور لائٹ ان کی اچانک انکھوں میں روشنی
لگنے سے من نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

ہیلو بیوٹی فل۔۔

من کو اپنے قریب آواز سنائی دیا تو اس
نے فورا انکھو سے ہاتھ ہٹا کر سامنے دیکھا
ایک لڑکا بلیک جینز پر بلیک لیدر پہنے پاؤں
میں بلیک شوز منہ میں سگرٹ دبائے گندی

نظروں سے من کے سراپے کو اوپر سے لے

کر نیچے تک دیکھ رہا تھا

میں نے اپنی پوری زندگی میں تم جیسی

حسین لڑکی نہیں دیکھی تم نے پہلی نظر

میں چاند کا دل جیت لیا۔۔

چاند کی انکھوں میں شیطانیت تھی

من کے خوف سے انسو نکل پڑے

کک۔۔ کون ہو تم مجھے کیوں لائے ہو یہاں

تم نے مجھے کڈنیپ کیوں کیا

من نے ہمت کر کے پوچھا

اس نے نہیں میں نے تمھیں کڈنیپ کروایا ہے

من کو دروازے سے آتی ایک نسوانی اواز

سنائی دی تو من نے نظریں اٹھا کر سامنے

دیکھا چاند نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا

ایزل حیات بڑی شان سے مغرور چال چلتی

ہوئی ائی اور من کے سامنے کھڑی ہو گئی

من کو لگا جیسے اس نے اس لڑکی کو کہیں

دیکھا ہے پر کہاں۔۔

من کو یاد نہیں ایا۔۔۔

کیا ہوا پہچانا نہیں میں ہیلپ کر دوں؟؟

ایزل حیات نے اپنی انکھوں سے گلاسز اتار

کر کہا

ایزل حیات۔۔

ایزل حیات مسکرا کر کہا اور چاند کے کندھے

پر بازو رکھ کر کھڑی ہو گئی

من کی انکھیں حیرت سے بڑی ہو گئیں

من کی انکھوں میں خوف دیکھ کر بولی

ویسے ایک بات تو ہے لڑکی خوبصورت بہت

ہے اگراپ مجھے خدمت کا موقع دیں

تو میں ساری زندگی اپ کا غلام بن کر

رہوں گا چاند نے من کی طرف گندی

نظروں سے دیکھتے کمینگی سے کہا تو

خوف سے من کی ریڑھ کی ہڈی میں

سنسناہٹ دوڑ گئ

تم نے مجھے کڈنیپ کیوں کروایا ہے

من نے اٹکتے الفاظوں سے کہا

جاننا چاہتی ہو تو سنو۔۔ تم۔۔

ایزل حیات نے غصے سے من کی طرف انگلی

اٹھائی۔۔

تم نے مجھ سے قرار سکندر کو چھینا ہے

تمہیں کیا لگا اتنی اسانی سے تم مجھ

سے میری محبت چھین لو گی اور میں

چپ رہوں گی

ایزل حیات نے غصے اور نفرت کے ملے

جلے تاثرات سے من کی طرف دیکھتے کہا

تو من کی سمجھ میں نہیں ایا وہ اسے کیا کہے

تمہیں قرار سکندر چاہیے ؟؟

من نے ایزل حیات کی طرف دیکھتے

سپاٹ انداز میں کہا

وہ تو ہے ہی میرا مائی سویٹ۔۔

بس تمہیں اس کی زندگی سے فارغ کرنا ہے

ایزل حیات کے ہر انداز سے غرور جھلک

رہا تھا

قرار میرا تھا ہے اور ہمیشہ میرا ہی رہے گا

تم مجھے مار بھی دو گی تب بھی وہ

میرا ہی رہے گا کوشش کر لو اسے اپنا

بنانے کی وہ مر جائے گا پر کبھی اپنی

جانِ من سے بے وفائی نہیں کرے گا

تم کیا تم جیسی لاکھوں بھی اجائیں

تب بھی وہ من کا اور من اس کی رہے گی

آج من نہیں مسز قرار سکندر بول رہی تھی

اج قرار کی محبت میں ڈوبی من بول

رہی تھی ایک دم کے لیے من بھی

دل ہی دل میں چونک گئ کہ وہ تو

قرار سے ناراض تھی یہاں تک کہ اسے

چھوڑنے کا فیصلہ کر چکی تھی پھر قرار

چاہے جس سے مرضی شادی کرتا اسے کیا

پر نہیں من کو اج محسوس ہو چکا تھا

اپنی محبت کو بانٹنا بہت مشکل ہوتا ہے

اس کا تو دل چاہ رہا تھا ایزل حیات

کی زبان کھینچ لے وہ اس کے قرار کا

نام بھی کیوں لے رہی تھی اس کے نام

پر بھی صرف من کا حق ہے

من اج دل ہی دل میں مان چکی تھی وہ

قرار کو کسی اور کے ساتھ کبھی بھی

نہیں بانٹ سکتی یہاں تک کہ کوئی اور

لڑکی قرار کی طرف دیکھے بھی تو

کیوں دیکھے قرار صرف من کا ہے اور

ہمیشہ من کا ہی ہو کر رہے گا

چاندا گر تمہیں یہ پسند ہے تو تم اسے لے

کر جا سکتے ہو پر شرط یہ ہے قرار سکندر

ساری زندگی اسے ڈھونڈ نہ سکے

ایزل حیات من کی بات نظر انداز کر کے

چاند کی طرف دیکھتے ٹھنڈے ٹھار

لہجے میں بولی

کیا بکواس کر رہی ہو تم میں تمہاری

جان لے لوں گی۔۔

من غصے سے ایزل حیات کی طرف بڑھی

تبھی چاند نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی

طرف کھینچا

چھوڑو مجھے گندے انسان۔۔

من بھو کی شیرنی بنی چاند کے بال

نوچنے لگی تبھی چاند نے ایک زوردار

تھپڑ من کے گلابی گال پر جڑ دیا

تھپڑا اتنی زور کا پڑا من فرش پر گر گئی

اور اس کا ہونٹ پھٹ کر خون بہنے لگا

من وہیں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

چچ۔چ۔۔۔بیچاری۔۔ مسز قرار سکندر

تمہیں کیا لگا تم ہم پر حملہ کرو گی اور

ہم ڈر جائیں گے اف میں تو سچ میں

ڈر گئی چاند میں واقعی ڈر گئی

ایزل حیات نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی تو

چاند قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

من نے اس وقت خود کو بے بس محسوس

کیا۔۔۔

ارے بیٹا گاڑی یہاں کیوں رکوادی

امبرین بیگم اور فریاب ایئرپورٹ کے لیے

نکل گئے تھے پر راستے میں فریاب نے ایک

بلڈنگ کے سامنے گاڑی رکوادی

مام یہ من کے شوہر کا افس ہے اپ میرا

یہی انتظار کریں میں 10 منٹ میں ایا

فریاب نے کہا اور بنا امرین بیگم کا

جواب سنے گاڑی سے نکل گیا

سر آپ سے ایک لڑکا ملنے ایا ہے فریاب

نام بتا رہا ہے کہہ رہا ہے اپ جانتے ہیں اسے

قرار کی سیکرٹری نے انٹر کام پر اطلاع دی

تو قرار کے ماتھے پر بل پڑے

بھیجوا سے ۔۔ قرار نے کچھ سوچتے سیکرٹری

کو اجازت دے دی تو فریاب قرار کے آفس

روم میں اگیا

قرار کی کٹیلی نظریں فریاب پر تھیں

مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے فریاب

نے بغیر کسی تمہید کے بات شروع کی

تو قرار اب بھی غصہ ضبط کیے فریاب

کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

تمہاری بکواس سننے کے لیے ہی تمہیں

اندر انے کی اجازت ملی ہے اس دن میری

بیوی کے کمرے میں کیا کر رہے تھے تم

قرار نے غصیلے لہجے میں پوچھا

میں اپ سے اسی سلسلے میں معافی

مانگنے ایا ہوں اج میں اور ماما واپس

دبئی جا رہے ہیں جانے سے پہلے اگر میں

اپ کو سچ نہیں بتاؤں گا تو ساری زندگی

مجھے اس بات کا گلٹ رہے گا

فریاب تھوڑی دیر کے لیے چپ ہوا

قرار اسے چیئر پر بٹھا سرخ انگارا آنکھیں

لیے دیکھ رہا تھا

میں کل من کے کمرے میں اسے پرپوز

کرنے گیا تھا

فریاب نے انکھیں بند کرتے اپنی غلطی

کا اعتراف کیا۔۔

کیوں تم دودھ پیتے بچے ہو جانتے نہیں ہو

وہ شادی شدہ ہے۔۔۔

اقرار کی انکھیں نہیں زبان سے بھی شعلے
برس رہی تھی

میں بچپن سے ہی من سے محبت کرتا ہوں

ہم بہت چھوٹے تھے جب ایک دوسرے کے

ساتھ منسوب کردیے گئے پر من نے

کبھی مجھ سے بات کرنے کی کوشش

نہیں کی یہاں تک کہ میں نے بھی کبھی

اس سے بات تک نہیں کی

لیکن وقت کے ساتھ ساتھ میرے دل میں

اس کے لیے محبت بڑھتی گئ پر

قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا وہ

میرے نصیب میں نہیں تھی وہ اپ کا

نصیب بن گئ کل جب میں نے ناشتے

کی ٹیبل پر من کو دیکھا تو میرا دل بے
ایمان ہو گیا میرا دل مجھے اکسا گیا اور
میں بنا سوچے سمجھے من کے کمرے
میں چلا گیا وہ تو کافی غصہ ہوئی
پر میری نیت پر شیطان قابض ہو گیا
میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی
طرف کھینچا تبھی اپ اور مما کمرے
میں اگئے اور اپ غلط فہمی کا
شکار ہو گئے ان سب معاملے میں من
بے قصور ہے اس نے تو مجھ سے بات
کرنا تو دور کبھی میری طرف دیکھا
نہیں تھا بس میں کل غلطی کر بیٹھا
من کے کمرے میں جا کر۔۔

فریاب سر جھکائے اپنا گناہ قبول کر رہا تھا

قرار غصے سے اٹھا اور اس کا گریبان پکڑ لیا

بتاؤ میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی اس پر

گندی نظریں ڈالنے کی کیا سزا دوں تمہیں

بولو۔۔قرار اتنی غصے سے دھاڑا کہ اس

کے روم سے باہر تک اس کی اواز گئی

مجھے اس گناہ کی ہر سزا قبول ہے آپ

من کے بارے غلط سوچ رکھتے ہیں وہ ایک

پاک باز لڑکی ہے اس پر یوں الزام مت لگائیں

اپ وہ اپ سے بہت محبت کرتی ہے

وہ کل سے بہت تکلیف میں ہے اور باذل

اس بارے میں نہیں جانتا ورنہ وہ مجھے

کل ہی زندہ دفن کر دیتا۔۔

فریاب نے قرار کے سامنے ایک ایک بات رکھ دی

جبکہ قرار کا دل چاہ رہا تھا زمین پھٹے

اور وہ اس میں سما جائے

قرار نے جھٹکے سے فریاب کا گریبان چھوڑا

دفع ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں جان سے

ماردوں گا قرار کے چہرے پر چٹانوں کی

سختی تھی

فریاب نے مزید رکنا مناسب نہیں سمجھا

اور چپ چاپ نکل گیا

قرار نے غصے سے ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں

زمین پر ہاتھ مار کر گرا دیں

اسے خود پر غصہ ارہا تھا کیوں اس نے من

پر اعتبار نہیں کیا کتنی تکلیف تھی من کی

انکھوں میں اور میں اسے بد کردار کا

طعنہ دے گیا کتنا سفاک ہوں میں۔۔

کیا وہ مجھے معاف کرے گی کیا میں اس

کی معافی کے لائق ہوں میں نے اپنے ہی

ہاتھوں اپنی خوشیوں کا گلا گھونٹ دیا

کتنا غلط کیا میں نے اس کے ساتھ وہ

سب سہتی رہی میاں بیوی میں بھروسہ

سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے اور میں

نے میں نے اپنی بیوی اپنی محبت جس

سے میں عشق کا دعوی دار ہوں اسی پر

بھروسہ نہیں کیا

کیا عشق ایسا ہوتا ہے صحیح کہا تھا من نے

محبت مجھ جیسوں کے بس کی بات نہیں

ہے میں محبت کے لائق ہی نہیں ہوں

قرار اپنے افس میں فرش پر بیٹھ کر

زار و قطار رو رہا تھا

وہ پاگلوں کی طرح اپنے بال نوچ رہا تھا

کتنا بدنصیب تھا وہ جس نے اپنی محبت

کو پا کر کھو دیا تھا اس سے بڑا بدنصیب

بھی کوئی ہو گا

من من دروازہ کھولو گڑیا۔۔

ناشتہ کر لو میرے بچے۔۔

بازل ناشتے کی ٹرے پکڑے من کے کمرے

کے باہر کھڑا تھا پر اندر سے خاموشی تھی

من ہوتی تو جواب دیتی نا

بازل نے زور زور سے دروازہ بجایا پر اندر

سے جواب ندارد تھا

من میری جان پلیز اپنے بھائی کو ستاؤ نہیں

یار میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں پلیز

من دروازہ کھولو۔۔

دس منٹ بازل دروازہ بجاتا رہا پر دروازہ

نہیں کھلا اب تو بازل کو فکر ہونے لگی

ایک دم اسے ڈپلیکیٹ چابی کا خیال ایا

وہ جلدی سے کچن گیا کھانے کی ٹرے

رکھی اور اپنے کمرے میں اکر ڈرا سے

ڈپلیکیٹ چابی نکالی اور من کے کمرے

کا دروازہ کھولا

من۔۔۔

بازل نے دروازہ کھولتے من کو اواز دی

پر یہ کیا بیڈ تو خالی تھا بادل ایک

دم پریشان ہو گیا اس نے واش روم بھی

چیک کیا پر من کہیں نہیں تھی

تھک کر بازل پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گیا

اور سر ہاتھوں میں تھام لیا

قرار۔۔۔

ایک دم اسے قرار کا خیال ایا تم نے پھر

میری بہن کو اغوا کیا اب تم دیکھو کیا

حشر کرتا ہوں تمہارا اقرار سکندر۔۔

باذل بپھرے شیر کی طرح گھر سے نکلا

کومل

کومل

بادل نے سکندر ولا اکر کومل کو چیخ چیخ

کر آوازیں دیں کومل جو اداس بیٹھی بازل
کے خیالوں میں گم تھی
بازل کی تیز اواز پر خوف سے چونکی
رومیسہ بیگم اور سمن بیگم بھی اپنے کمرے
سے باہر ائی
کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے رومیسہ بیگم
نے غصے سے کھڑے بازل سے پوچھا
کہاں ہے اپ کا پوتا اس نے پھر میری بہن
کو اغواء کیا ہے۔۔
بازل کی انکھیں خون چھلک رہی تھیں
کومل جو نیچے ارہی تھی بازل کی بات
پر اس کے قدم سیڑھیوں پر ہی جم گئے
رومیسہ بیگم اور سمن بیگم نے بھی

حیرت اور پریشانی سے بازل کی طرف
دیکھا
قرار تو افس گیا ہے سمن بیگم نے بازل
کو بتایا
ٹھیک ہے میں اسے افس میں ہی مل لیتا ہوں
پر ایک بات یاد رکھیے اگر اس بار میری
بہن کو ذرا سی بھی کھروچ ائی تو میں
کومل کے نام سے اپنا نام چھین لوں گا
بتا دیجیے گا اپنی پوتی کو بھی اپنے
بھائی کے کرتوت۔۔۔
بازل غصے سے دھاڑا اور جیسے آیا تھا
ویسے ہی نکل گیا سیڑھیوں میں کھڑی
کومل کا جسم بازل کے الفاظوں سے

خوف سے تھر تھر کانپنے لگا

وہ وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ کر چیخ چیخ

کر رونے لگی سمن بیگم جلدی سے

کومل کی طرف لپکیں

کومل میری جان حوصلہ کرو بچے۔۔

سمن بیگم خود بھی اپنی بیٹی کی حالت

دیکھ کر اپنے امڈنے والے انسوؤں کو

روک نہ سکی

کیا دشمنی ہے اپ کے بیٹے کو مجھ سے

کیا بگاڑا ہے میں نے اس کا

میرا دل چاہتا ہے میں اپنی جان لے لوں

کومل نے روتے ہوئے اپنا سر پیچھے ریکنگ

پر مارا تو سمن بیگم نے تڑپ کر اسے

اپنے سینے سے لگا یا

قرار افس سے نکل رہا تھا اس نے سوچ لیا

تھا وہ من سے معافی مانگے گا اسے

ہر صورت منائے گا اس کے اگے ہاتھ

جوڑے گا اسے محبت کا واسطہ دے گا

اس کے پیروں میں گر جائے گا پر وہ

من کو منالے گا ابھی وہ پارکنگ ایریا

تک پہنچا تھا جب بازل کی بائیک گیٹ

سے اندر آئی۔۔۔۔

قرار کے قدم وہی رک گئے بازل بائیک سے

اترا اور بپھرے شیر کی طرح قرار پر

چڑھ گیا

کہاں ہے میری بہن بولو بازل نے ہاتھ کا

مکہ بنا کر قرار کے منہ پر مارا

قرار کا ہونٹ زخمی ہو گیا اس نے حیرت

سے بازل کی طرف دیکھا

بولو کہاں چھپایا ہے میری بہن کو؟؟

بازل نے قرار کو گریبان سے پکڑا تو غصے

سے قرار نے اس کے ہاتھ جھٹکے

کیا بک رہے ہو تم من تو تمہارے ساتھ تھی نا

قرار نے غصے سے بازل کی انکھوں میں

انکھیں ڈال کر کہا

جھوٹے انسان تو نے اسے اغوا کیا ہے

بازل قرار کے منہ پر پھنکارا

اغوا۔۔۔ کیا مطلب؟؟ کہاں ہے من؟؟ کیا ہوا اسے..

قرار نے بے چینی سے پوچھا

زیادہ ڈرامے مت کرو تم۔۔

بازل نے اسے انگلی اٹھا کر کہا

بازل ٹھنڈے دماغ سے کام لو میں کیوں

اب من کو اغوا کروں گا

قرار نے بازل کو یقین دلانا چاہا

اوہ تو تم یہ کہہ رہے ہو ایک بار تم اسے

کڈنیپ کر چکے ہو۔۔

بازل نے اسے بہت اچھے سے جتایا

تب کی بات اور تھی اب وہ بیوی ہے میری

میں کیوں کروانے لگا

میرے ساتھ ٹائم ویسٹ کرنے کی بجائے ہمیں

من کو ڈھونڈنا چاہیے

قرار نے اسے نرم لہجے میں سمجھانا چاہا

ابھی بازل کچھ کہتا قرار کا موبائل رنگ ہوا

اس نے پاکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا

تو ایزل حیات کی کال تھی

قرار کے ماتھے پر ناگواری سے بل پڑے

پھر اس نے سوچا آج تو اسے ایسی سنائے گا

دوبارہ فون کرنے کی ہمت نہیں کرے گی

قرار نے فون پک کیا اور کان سے لگا لیا

میرے ساتھ ایک ڈیل کر لو میڈم جی۔۔

چاند نے من کی طرف دیکھتے شیطانی

مسکراہٹ سے کہا

کیسی ڈیل؟؟ ایزل حیات نے ناسمجھی سے کہا

یہ خوبصورت سفید کبوتری میرے حوالے کر دو

قسم سے کل رات سے دل قابو میں نہیں ہے

دل مچل رہا ہے اس کی قربت کے لیے

چاند نے اپنا سینہ مسلتے من کی طرف

غلیظ نظروں سے دیکھ کر کہا تو

من کا خوف سے دل لرز اٹھا

ہمم۔۔۔ لیکن میں اسے جان سے مارنا چاہتی

ہوں یہ مرے گی تب ہی قرار میرا ہو گا

ایزل حیات نے بڑے سکون سے کہا جیسے

من کو مارنا اس کے لیے بہت ہی اسان ہو

ٹھیک ہے مارنے سے پہلے میں اس کے

ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں اگر اپ اجازت

دیں تو۔۔

چاند نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کہا

تو من بے بسی سے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

تم فکر نہیں کرو چاند یہ موقع میں تمہیں

دوں گی پر اس کے شوہر کے سامنے۔۔

ایزل حیات نے نفرت سے من کی طرف

دیکھ کر کہا تو چاند نے ناسمجھی سے

ایزل حیات کی طرف دیکھا

ایزل حیات مغرور انداز میں چلتی من کے

قریب فرش پر دوزانو بیٹھ گئی

میں نے قرار سکندر کی انکھوں میں اس

کے لیے محبت دیکھی ہے اب انہیں آنکھوں

میں اس کی عزت خراب ہونے کا خوف

دیکھوں گی۔۔

ایزل حیات نے من کا جبڑا پکڑ لیا

تمہارے شوہر نے بہت ہلکے میں لیا مجھے

اسے کیا لگا وہ مجھے ٹھکرائے گا اور
میں چپ چاپ اپنی بے عزتی برداشت
کرلوں گی نہیں ہر گز نہیں جیسے اس نے
مجھے ٹھکرایا ویسے ہی اب اسے مجھ
سے نکاح کرنا ہو گا ورنہ پہلے تم اپنی عزت
سے جاؤ گی پھر جان سے۔۔
ایزل حیات نے من کا منہ جھٹکے سے
چھوڑا اور چاند کو کچھ اشارہ کیا
چاند اشارہ سمجھ کر باہر چلا گیا
واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں موبائل تھا
ایزل حیات نے قرار سکندر کا نمبر ڈائل کر دیا

تمہاری جتنی مرضی انسلٹ کرلوں میں

پر ہو تم ایک نمبر کی ڈھیٹ۔۔

قرار فون اٹھاتے ہی غصے سے پھٹ پڑا

ریلیکس جان۔۔ کبھی کبھی اتنا غصہ بھاری

پڑ جاتا ہے

ایزل حیات نے مسکرا کر کہا

یہ فضول بات بتانے کے لیے فون کیا ہے ؟؟

قرار نے تپ کر کہا

نہیں میں نے یہ کہنے کے لیے فون کیا ہے

کہ تمہاری چہیتی بیوی اس وقت میرے

پاس ہے۔۔

ایزل حیات نے قرار کی سماعتوں پر بم

پھوڑا۔۔۔

کیا بک رہی ہو تم ؟؟ من تمہارے پاس کیسے ؟؟

مطلب تم نے اسے کڈنیپ کروایا ہے ؟؟

قرار نے حیرت اور غصے کے ملے جلے

تاثرات سے کہا

بازل جو غصے سے پیچ وتاب کھارہا تھا

قرار کی بات سن کر فوراً اس طرف

متوجہ ہوا

یس۔۔۔اور میں اس کی اب بوٹی بوٹی کر

کے کتوں کو ڈالنے والی ہوں

ایزل حیات نے مزے سے کہا تو قرار کو

اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا

کیوں کیا تم نے اسے کڈنیپ کیا چاہتی ہو تم ؟

قرار نے غصے سے غرا کر کہا

گڈ یہ ہوئی ناکام کی بات۔۔اب جیسا میں

کہوں ویسا ہی کرنا تمہارے سامنے بلیک

کرولا کھڑی ہے چپ چاپ اس میں بیٹھ

جاؤ اور اگر زیادہ دماغ چلایا تو یاد رکھنا

قرار سکندر تمہاری بیوی عزت اور جان

دونوں سے جائے گی

ایزل حیات کی آنکھیں خون چھلک رہی تھیں

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ من کو

زندہ دفن کر دے

میں کیسے مان لوں من تمہارے پاس ہے

بات کراؤ میری اس سے۔۔

قرار نے کہا تو ایزل حیات قہقہہ لگا کر ہنسی

یہ بھی ٹھیک کہا تم نے کر لو بات۔۔

ایزل حیات نے فرش پر بیٹھی من کے

کان سے فون لگایا

من۔۔

قرار نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا تو من نے

کرب سے آنکھیں بند کیں آنسو تواتر

اس کے گال بھگونے لگے

مت رو میں ارہا ہوں۔۔

قرار محسوس کر چکا تھا من رو رہی ہے

اس سے پہلے قرار مزید کوئی بات کرتا

ایزل حیات نے من کے کان سے فون ہٹا لیا

بس بہت ہو گیا گاڑی میں بیٹھو فورا اور

پھر سے کہہ رہی ہوں زیادہ ہوشیاری

مت کرنا میرا ایک ادمی تم پر نظر رکھ

رہا اس کا ایک اشارہ ملنا ہے اور تمہاری

بیوی ختم۔۔

ایزل حیا نے کہتے ہی فون بند کر دیا

قرار۔۔

ابھی بازل قرار سے کچھ پوچھتا قرار نے

اسے انکھوں سے چپ رہنے کا اشارہ کیا

اور اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا

بادل نے نا سمجھی سے اقرار کی طرف

دیکھا قرار تیزی سے چلتا بلیک رولا

میں بیٹھ گیا تو بازل کے دماغ نے تیزی

سے کام کیا قرار کو کسی انجان گاڑی

میں بیٹھے دیکھ بادل اپنی بائیک پر بیٹھا

اور قرار کی گاڑی کا پیچھا کرنے لگا

کومل پاگل مت بنو خود کا نہیں کم از کم

اپنے بچے کا خیال کر لو

کومل پاگلوں کی طرح رو رہی تھی

اور سمن بیگم اسے سمجھا سمجھا کر

تھک گئی تھیں

مجھے صرف بادل چاہیے ورنہ میں مر جاؤں گی

کومل دیوانہ وار چلاتے ہوئے بولی

سمن بیگم کو کومل کی حالت اس وقت

ٹھیک نہیں لگ رہی تھی وہ اٹھی اپنے

کمرے سے باہر اکر بازل کو فون کرنے لگی

بازل جو ابھی بائیک سٹارٹ کرنے ہی والا تھا

اس کا موبائل رنگ ہوا

سمن بیگم کی کال تھی اس نے پک کر لی

بازل بیٹا تم جلدی اجاؤ کومل تمہارے لیے

پاگل ہو رہی ہے۔۔

بازل کے فون اٹھاتے ہی سمن بیگم نے

پریشانی سے کہا

آنٹی آپ پلیز کومل کو سنبھال لیں۔۔

قرار نے من کو کڈنیپ نہیں کیا ہے بلکہ

کسی اور نے کڈنیپ کیا ہے میں اور قرار

من کو چھڑوانے جا رہے ہیں آپ سب

پلیز دعا کریں من صحیح سلامت ہو

بازل نے ایک ہی سانس میں ساری بات

کہہ کے بنا سمن بیگم کا جواب سنے

فون بند کر دیا

سمن بیگم ہکی بکی کومل کے پاس آئی

اور اسے ساری بات بتائی

لیکن ماما کس نے من کو کڈنیپ کیا ہے

نہ بھائی کی کسی سے دشمنی ہے نہ بازل کی

کومل نے پریشانی سے کہا

پتہ نہیں بیٹا تم بس دعا کرو من کے لیے

سمن بیگم کے لہجے میں من کے لیے فکر تھی

جبکہ کومل کچھ اور ہی سوچ رہی تھی

وہ اٹھی اور اس نے علی کو فون کر کے

ساری بات بتادی علی سن کر پریشان ہو گیا

پھر اس نے کومل سے بازل کا نمبر مانگا

اور فون بند کر کے رضا اور عمر کو بھی

سب بتادیا

علی کے نمبر پر کومل نے بازل کا نمبر

سینڈ کر دیا تھا اب وہ تینوں ایک ساتھ

قرار اور باذل کی مدد کے لیے نکل پڑے تھے

انہوں نے باذل کو فون کر کے لوکیشن

معلوم کرلی تھی اور پولیس کو بھی

اطلاع دے دی تھی

تقریباادھے گھنٹے بعد گاڑی ایک سنسان

جگہ پر رکی جیسے ہی گاڑی رکی

کتنے ہی آدمی جن کے ہاتھوں میں گنز تھین

گاڑی کے ارد گرد جمع ہو گئے جبکہ ایک

ادمی نے آگے ہو کر گاڑی کا دروازہ کھولا

اور قرار کو باہر انے کا اشارہ کیا

قرار فورا گاڑی سے اترایا اور ادھر ادھر

دیکھنے لگا یہ جگہ اس کے لیے انجان تھا

وہ پہلی بار اس جگہ پر ایا تھا

قرار ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا جب

اسے پیچھے سے ایک ادمی نے ہلکا سا دھکا دیا

جس کا مطلب تھا وہ رکے نہیں بلکہ چلے

دوبارہ دھکا مت دینا۔۔۔

قرار نے غصے سے مڑ کر کڑے تیوروں سے کہا

تو اس آدمی نے اپنا سر جھکا لیا

کیونکہ ایزل حیات کا حکم تھا قرار سکندر

کو بنا کسی تکلیف کے لایا جائے

قرار آگے آگے چل پڑا دو آدمی اس کے آگے

چل رہے تھے جبکہ کچھ دائیں بائیں اور

کافی پیچھے چل رہے تھے

بہاروں پھول برساؤ میرا پیارا ایا ہے

میرے دل کا قرار آیا ہے

ایزل حیات نے قرار کو دیکھتے ہی

لوفرانہ انداز میں کہا تو قرار کا حلق

تک کڑوا ہو گیا

ایزل حیات نے سب سے پہلے قرار کی پاکٹ

سے اس کا موبائل نکال کر چاند کو پکڑا یا

جسے اس نے فوراً آف کر دیا

میری بیوی کہاں ہے؟؟ قرار نے سخت لہجے

میں پوچھا

ارے سکون کرو یہیں ہے وہ گھبرا کیوں رہے ہو

ایزل حیات نے قرار کے گلے میں باہیں

ڈال کر کہا

مجھے میری بیوی سے ملنا ہے۔۔

قرار نے ایزل حیات کے بازو ہٹاتے کہا

جو اسے سخت ناگوار گزرا

کیا میری بیوی میری بیوی لگا رکھی ہے تم نے

اب میں تمہاری ہونے والی بیوی ہوں

اب مجھ سے ہی محبت کرو اور میرا

ہی نام لو گے تم۔۔

ایزل حیات نے قرار کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر کہا

پہلے مجھے میری بیوی سے ملواؤ پھر

کروں گا تم سے نکاح۔۔۔

قرار نے جان بوجھ کر میری بیوی پر زور دیا

تو ایزل حیات غصے سے پیچ و تاب کھاتی

رہ گئی۔۔۔

چاند لاؤ اس کی بیوی کو آخری بار مل لے

ایزل حیات قرار کی طرف مسکرا کر
دیکھتے چاند کو حکم دیا تو وہ فورا
دوسرے کمرے میں چلا گیا
من چاند کے پیچھے چلتی ارہی تھی
جب اس کی نظر قرار پر پڑی قرار کی
من کی طرف پیٹھ تھی من نے خاموشی
سے نظریں جھکالیں اور قرار کے پیچھے
کھڑی ہوگئی

چاند ایزل حیات کے اشارے پر مولوی
صاحب کو لینے چلا گیا قرار نے مڑ کر من
کی طرف دیکھا جو سپاٹ چہرہ لیے
آنکھیں جھکائے کھڑی تھی
من۔۔۔

قرار نے لہجے میں محبت سمو کر کہا

تو من ایسے بنی جیسے اس نے سنا ہی نہیں

وہ قرار کو ظاہر کروا رہی تھی کہ وہ اب

بھی اس سے ناراض ہے

قرار کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا قرار من

کے قریب آیا اور ٹھوڈی پکڑ کر اس کا چہرہ

اوپر کیا پر من کے چہرے پر انگلیوں کے

نشان اور ہونٹ کے سائیڈ پر خون دیکھ

کر قرار کی آنکھوں میں وحشت پھیل گئی

قرار جھٹکے سے مڑا تو ایزل حیات آنکھوں

میں مسکراہٹ لیے قرار کی طرف ہی

دیکھ رہی تھی

قرار نے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالی اور

من کو کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا

ایزل حیات غصے سے لال پیلی ہو گئی

من انکھیں پھاڑے قرار کی اس اچانک

حرکت پر ششدرہ تھی

من کے ہونٹوں پر قرار کی شدت زور پکڑ رہی

تھی وہ اپنی اتنی راتوں کی جدائی کی

پیاس بجھا رہا تھا اور من سے اس کی

شدت سہی نہیں جا رہی تھی اس نے

قرار کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ لیا

قرار بڑی فرصت سے اپنے کام میں مست تھا

اسے ارد گرد کا ہوش ہی نہیں رہا تھا

اسے پتہ تھا تو صرف یہ کہ وہ من کے

بغیر ادھورا ہے اس کی زندگی کو اب اس
کی محبت کو اس کی راتوں کو اس کی
قربتوں کو صرف من ہی پورا کر سکتی ہے
اسے چاہت تھی تو ان ہونٹوں کی جس پر
قرار ملاقات میں ہی اپنی محبت کی مہر
لگا چکا تھا اسے طلب تھی تو ان سنہری
انکھوں کی جس میں قرار کو پہلی ملاقات
میں ہی اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا
جب من کی ہمت جواب دے گئی تو اس
نے قرار کے کندھے پر مکے مارنے شروع
کر دیے قرار اس کی حالت پر ترس کھاتے
اہستہ سے اس سے الگ ہو گیا
تھینک یو جان من۔۔

قرار نے من کے کان میں سرگوشی کی

اور اس کے نشان والے گال پر اپنے لب رکھے

من نے شکوہ کناں نظروں سے قرار کی

طرف دیکھا تو قرار نے نظروں ہی نظروں

میں من سے معافی مانگی

ایزل حیات جلن کے مارے مرنے والی ہو رہی

تھی۔۔

انف قرار۔۔۔ایزل غصے سے چلائی تو قرار

نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا

ریلیکس ایزل اب میرا نکاح تم سے ہو جائے گا

من کے ساتھ ایک لاسٹ کس تو بنتا تھا نا

پھر تو میں نے تمہارے ساتھ ہی۔۔۔

قرار نے مسکرا کر کہتے جان بوجھ کر

بات ادھوری چھوڑ دی تو ایزل شرم کے

مارے سر جھکا گئی

ایزل حیات نے جیسے ہی نظریں جھکائیں

قرار جھٹکے سے مڑا اور شدت سے من کے

ہونٹوں پر بوسہ دے کر پیچھے ہو گیا

من نے غصے سے قرار کی کمر پر مکا مارا

کہاں وہ نازک جان اور کہاں وہ چوڑی

جسامت والا مضبوط مرد

من الٹا اپنا ہاتھ سے سہلاتی رہ گئی

چاند مولوی صاحب کو لے کر آ گیا تھا

بیٹی تمہارا نکاح ہے ؟؟

مولوی صاحب نے ایزل حیات کو اوپر

سے لے کر نیچے تک دیکھتے کہا

جی۔۔۔۔

ایزل حیات نے مسکرا کر قرار کی طرف

دیکھتے جواب دیا

لاحول ولا قوۃ۔۔

اس عمر میں نکاح؟؟

مولوی صاحب نے چشمے کے اوپر سے جھانک

کر کہا۔۔

کیا مطلب اس عمر میں اور کس عمر میں

نکاح ہوتا ہے ایزل حیات نے ناسمجھی سے

پوچھا۔۔

بیٹی 40 سے اوپر کی لگ رہی ہو اور مجھ

سے پوچھ رہی ہو استغفر اللہ استغفر اللہ

مولوی صاحب نے کانوں کو ہاتھ لگایا

ایزل حیات کا تو حیرت کے مارے منہ

کھل گیا چاند نے اپنی ہنسی کنٹرول کی

ابے او مولوی تجھے میں 40 کی لگتی ہوں

صحیح کہتے ہیں اس عمر میں دکھنا

بند ہو جاتا ہے

ایزل حیات غصے سے سرخ چہرہ لیے کہا

ویسے اس لڑکے سے نکاح ہے تمہارا؟

مولوی صاحب نے چاند کی طرف اشارہ

کر کے پوچھا

نہیں اس لڑکے سے۔۔

ایزل حیات نے فوراً سے جواب دیا

اس بچے سے؟؟

مولوی صاحب نے حیرت سے قرار کی

طرف دیکھتے کہا تو قرار نے معصومیت

سے مولوی صاحب کی طرف دیکھا

ہاں یہ بچہ اور میں 40 سے اوپر کی

لگتی ہوں پاگل آدمی۔۔

ایزل حیات غصے سے مولوی کی طرف خون

خوار نظروں سے دیکھ کر کہا

یہ بچی کون ہے؟؟

مولوی صاحب نے من کی طرف اشارہ

کرتے پوچھا

چلو اب یہ بھی بچی۔۔ مولوی صاحب جس

کام کے لیے ائے ہو وہ کرو۔۔ نکاح پڑھوائیں

اور چلتے پھرتے نظر آئیں

ایزل حیات نے بدتمیزی سے کہا تو مولوی

صاحب نے برا سا منہ بنا کر ایزل حیات

کی طرف دیکھا

ایزل حیات نے چاند کو اشارہ کیا تو وہ اشارہ

سمجھ کر باہر چلا گیا واپس ایا تو اس کے

ہاتھ میں ایک شاپر تھا

دو ادمی اکر صوفے بھی رکھ گئے تھے

جس پر مولوی صاحب چڑھ کر بیٹھ گئے

اور نکاح نامہ دیکھنے لگے

ایزل حیات نے شاپر سے دوپٹہ نکال کر

خود پر اوڑھا اور قرار کا ہاتھ پکڑ کر

دوسرے صوبے پر بیٹھ گئی

من کی آنکھیں برسنے کو تیار تھیں

دل تو چاہ رہا تھا قرار کا گلا دبا دے

جو مزے سے ایزل حیات کے ساتھ جا

کر بیٹھ گیا تھا

قرار کو رہ رہ کر باذل پر غصہ ا رہا تھا

اس نے بادل کو پیچھے انے کا اشارہ بھی کیا تھا

پر باذل پتہ نہیں کہاں رہ گیا تھا

باذل جیسے ہی قرار کے پیچھے ایا ایک

سائیڈ پر چھپ گیا سب سے پہلے اس نے

اپنا موبائل وائبریٹ موڈ پر لگایا پھر تھوڑا

سا دور ہو کر قرار کی گاڑی سے باہر نکلنے

کا انتظار کرنے لگا قرار گاڑی سے نکلا اور

ان آدمیوں کی ہمراہی میں اندر چلا گیا

سب آدمیوں کے ہاتھوں میں گن تھیں

جبکہ باذل کے پاس اپنی سیفٹی کے لیے

کچھ بھی نہیں تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا

وہ کیسے اور کس طرف سے اندر جائے

کیونکہ ہر جگہ ادمی کھڑے تھے قرار بادل

کا مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا

اسے اب جو کرنا تھا خود کرنا تھا

وہ دل ہی دل میں کچھ پلان کر رہا تھا

جب اس کی نظر مولوی پر پڑی تو

مولوی صاحب نے مسکرا کر قرار کو

انکھ ماری

آج تو ہر طرف سے میری عزت خطرے میں ہے

ٹھرکی مولوی۔۔۔

قرار نے تلملا کر سوچا پر اچانک قرار کی

نظر مولوی صاحب کے ہاتھوں پر پڑی

جو بوڑھے تو بالکل بھی نہیں لگ رہے تھے

پر چہرے پر سفید لمبی داڑھی اور آنکھوں

پر بڑا سا چشمہ انہیں بوڑھا ظاہر کروا رہا تھا

قرار کو کچھ شک ہوا اس کی دوبارہ سے

نظریں مولوی صاحب کا اوپر سے لے کر

نیچے تک جائزہ لینے لگی

علی۔۔۔۔

قرار نے مولوی صاحب کے ہاتھوں پر دوبارہ

غور کیا تو نظر ایک انگوٹھی پر جا ٹھہری

جو ہمیشہ علی کے ہاتھوں میں ہوتی تھی

قرار نے جھٹکے سے سر اٹھا کر مولوی

صاحب عرف علی کی طرف دیکھا

تو علی نے پھر سے مسکرا کر ایک آنکھ

ونک کر دی قرار تو حیرت اور خوشی

کے ملے جلے تاثرات سے علی کو دیکھ رہا تھا

جو مولوی کے روپ میں ذرا بھی پہچانا

نہیں جارہا تھا علی نے آنکھوں ہی آنکھوں

میں قرار کو ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا

پر قرار کو خود کی نہیں من کی فکر تھی

جو لگاتار آنسو چھپانے میں مصروف تھی

چلو قرار سکندر اپنی بیوی کو طلاق دو

اور مجھ سے نکاح کرو۔۔

ایزل حیات نے قرار کی سماعتوں پر بم بھوڑا

من کا دل بھی ایک پل کے لیے خوف سے

دھڑکا۔۔

دماغ تو ٹھیک ہے نا تمہارا بات تم سے نکاح

کرنے کی ہوئی ہے من کو طلاق دینے کی نہیں

قرار نے غصے سے کھڑے ہو کر چلا کر کہا

آواز نیچے رکھو قرار سکندر ورنہ تم بھول

رہے ہو تمہاری بیوی ابھی بھی میرے

شکنجے میں ہے طلاق دو اسے تاکہ چاند

اس سے نکاح کر سکے اور تم مجھ سے

ایزل حیات نے بھی چلا کر کہا

میں من کو ہرگز طلاق نہیں دوں گا

قرار نے دھاڑ کر چاند کی طرف دیکھا

اور اگر کسی نے میری بیوی پر ذرا سی بھی

غلط نظر رکھی تو میں اسے جینے لائق

نہیں چھوڑوں گا

تو ٹھیک ہے پھر تمہاری بیوی مرے گی

ایزل حیات نے من کی طرف دیکھتے
نفرت سے کہا
تم ایسا کچھ نہیں کرو گی
قرار نے ایزل حیات کا بازو دبوچ کر کہا
بھول ہے تمہاری یا تو تمہاری بیوی اج
تمہاری زندگی سے رخصت ہو گی یا اس
دنیا سے فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے
ایزل حیات نے جھٹکے سے اپنا بازو
چھڑواتے کہا من کے کب کے رکے انسو
نکل پڑے
کل تک وہ خود قرار سے علیحدگی کا
سوچ رہی تھی پر اج جب وہی بات
کوئی اور کر رہا تھا تو من کا دل تکلیف

پھٹ رہا تھا اگر واقعی قرار نے اسے
طلاق دے دی تو
اس سے اگے من سوچنا نہیں چاہ رہی تھی
کیونکہ اج اسے پتہ چل گیا تھا وہ جتنا
مرضی قرار سے ناراض ہو جائے
پر اس سے علیحد گی کا مطلب من کی
سانسیں چھیننا تھا جیسا کہ ابھی من
کی سانس اٹک رہی تھی
قرار نے من کی طرف دیکھا جو آنکھوں
میں آنسو لیے قرار کی طرف ہی دیکھ رہی تھی
چاند من کے سر پر گن تانے کھڑا تھا
ایزل حیات کا ایک اشارہ ملنا تھا اور
گولی چل جانی تھی

قرار نے کرب سے آنکھیں بند کیں اور

لمبی سانس لیتے خود کو آنے والے وقت

کے لیے تیار کیا

قرار نے آنکھیں کھول کر علی کی طرف دیکھا

جس نے اسے کچھ اشارہ کیا تو قرار ہلکا

سا مسکرایا اور ایک دم سے وہ چاند پر

حملہ آور ہو گیا

قرار نے اتنی اچانک حملہ کیا کہ ایزل

حیات کی سمجھ میں نہیں ایا وہ کیا کرے

چاند کے ہاتھ سے گن چھوٹی جسے

علی نے فورا اگے ہو کر پکڑ لیا

قرار چاند پر مکوں کی برسات کر رہا تھا

من تو مولوی صاحب کو دیکھ رہی تھی

جو گن لے کر ایزل حیات کی طرف بڑھ رہا تھا

کہاں مر گئے سب اندر اؤ فور آ

ایزل حیات نے چلا کر باہر کھڑے آدمیوں

کو بلایا پر ان میں سے کوئی بھی اندر نہیں ایا

نہ نہ۔۔اپ کا وقت ختم ہوا محترمہ

علی نے ایزل حیات پر گن تان کر کہا

کون ہو تم ؟؟

ایزل حیات نے حیرت سے پوچھا

میں علی قرار کا جگری یار

علی نے نقلی داڑھی اتارتے کہا تو ایزل

حیات غصے سے اگ بگولا ہو گئی

پت علی اس پر گن تانے کھڑا تھا اسے

اپنا غصہ کنٹرول کرنا پڑا

علی بھائی۔

من نے خوشی سے علی کی طرف دیکھتے

ہاتھ کے اشارے سے داد دی جو علی نے

مسکرا کر دل سے وصول کی

نکاح کرے گا میری بیوی سے بول نکاح کرے گا

اس سے پہلے میں تیری جان لے لوں گا

قرار چاند کی حالت بگاڑ چکا تھا

اس کا منہ خون سے بڑھ گیا

من نے اتنا خون دیکھ کر جڑ جڑی لی

باذل رضا اور عمر ایزل حیات کے سب

ادمیوں پر پیچھے سے ایک ایک کر کے

حملہ کر چکے تھے وہ تینوں ایک ساتھ

اندر داخل ہوئے

من بھاگ کر بادل کے سینے سے لگ کر

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

بازل نے بھی من کو خود میں بھینچتے

اللہ کا شکر ادا کیا جنہوں نے من کی

جان اور عزت کی حفاظت کی تھی

پر بازل اس بات سے انجان تھا جو

چوٹ قسمت میں لکھی ہو وہ مل کر

ہی رہتی ہے

قرار چھوڑ یار اب کیا جان سے مارے گا

رضا نے اگے ہو کر قرار کو پکڑا ورنہ اج

قرار چاند کو جان سے مار ہی دیتا

کیوں؟؟ تو نے اس کا اچار ڈالنا ہے

قرار نے تپ کر کہا تو رضا نے چاند کی

طرف براسامنہ بناکر دیکھتے سر

نفی میں ہلایا

قرار چلتا ہوا ایزل حیات کے سامنے آکر

کھڑا ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں اپنی

غصے سے شعلے برساتی آنکھیں گاڑھیں

من میری بیوی تھی، ہے اور وہی رہے گی

تم جیسی ہزار بھی آجائیں تب بھی

وہی میری بیوی رہے گی مائنڈ اٹ

قرار ایزل حیات کے منہ پر پھنکارا

تبھی وہاں پولیس آگئی ایزل حیات

سے اپنی ہار برداشت نہیں ہو رہی تھی

پولیس ایزل حیات کو ہتھکڑی

لگا کر لے جانے لگی

قرار سکندر تم میرے نہیں ہوئے تو میں

تمہیں کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گی

پولیس ایزل حیات کو کھینچ کر لے جا رہی

تھی پر وہ غصے سے پاگلوں کی طرح

چلا رہی تھی

من کو ایک دم اس کی بات سے خوف سا آیا

اس نے مڑ کر ایزل حیات کی طرف دیکھا

تو ششدرہ رہ گئی

اس نے اپنے ساتھ چلتے انسپکٹر سے گن

کھینچی

قرار سکندر۔۔۔۔

ایزل حیات نے کہتے ہی قرار کی طرف

نشانہ کر کے گولی چلا دی

اس ویران جگہ پر گولی کی اواز گونجی

سب کے سانس ایک دم رکے سب نے مڑ کر

قرار کی طرف دیکھا تو خون میں لت پت

وجود دیکھ کر سب سکتے میں چلے گئے

پیچھے سے ایک انسپکٹر نے ایزل حیات

کے گولی چلانے کے بعد اس کے بازو پر گولی

چلادی تاکہ وہ مزید فائر نہ کر سکے

گن ایزل حیات کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی

ہسپتال کے اپریشن تھیٹر میں ایک وجود

زندگی کی اخری سانسیں لے رہا تھا

ڈاکٹر اسے بچانے کے لیے پوری تگ ودود

کر رہے تھے انہیں امید بہت کم نظر آ رہی تھی

کیونکہ وہ وجود جیسے خود ہمت ہار رہا تھا

جیسے وہ جینا نہیں چاہتا تھا اسے زندگی

کی طرف انے کی ذرا بھی خوشی نہیں تھی

وہ وجود اپنی زندگی کے لیے لڑ نہیں رہا تھا

پھر بھی ڈاکٹر خود ہمت نہیں ہار رہے تھے

آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھے کچھ نفوس

رو رہے تھے کچھ دعائیں کر رہے تھے

جبکہ کچھ ابھی تک سکتے میں تھے ان

سب میں ایک وجود تھا جو رو بھی رہا

تھا تڑپ بھی رہا تھا دعا بھی کر رہا تھا

اور سکتے میں بھی تھا اور وہ انسان تھا

"قرار سکندر "

قرار بینچ پر بیٹھا مسلسل رو رہا تھا

ٹینشن میں اس کی دونوں ٹانگیں ہل رہی

تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ

گزرا وقت واپس لے ائے اور جو گولی

من نے خود پر لی وہ قرار سکندر کے

سینے میں پیوست ہو جائے

کچھ دیر پہلے۔۔

من نے جیسے ہی دیکھا ایزل حیات قرار

پر گولی چلانے لگی ہے وہ بھاگ کر قرار

کی طرف جا رہی تھی جب اچانک

فائر ہوا اور گولی سیدھا من کی کمر

میں لگی گولی چلنے کی اواز پر اس

ویرانے میں ہر سو سناٹا چھا گیا

سب لوگ ایک دم اپنی اپنی جگہ ساکت

رہ گئے گولی لگنے پر من نے کمر پر ہاتھ
رکھ کر آنکھوں کے سامنے کیا تو خون
میں لت پت کپکپاتا ہاتھ دیکھ کر اس
کے رونگٹے کھڑے ہو گئے
درد کی شدید لہر اس کی کمر پر اٹھی
قرار ہکا بکا من کا خون سے بھرا ہاتھ
دیکھ رہا تھا سب لوگ ابھی بھی ساکت
تھے ہوش انہیں تب ایا جب من زمین
پر گری

من۔۔۔

بازل بھاگتا ہوا من کے پاس زمین پر بیٹھ
گیا من ابھی بھی ہوش میں تھی پر درد
کی شدت اس سے برداشت نہیں ہو رہی

تھی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں

بازل نے من کا سر پکڑ کر اپنی گود میں

رکھا۔۔

رضا عمر اور علی بھی من کے پاس آئے

علی نے جلدی سے ایمبولینس کو کال کی

جبکہ قرار ابھی بھی سکتے میں تھا

اس سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا وہ

من کی طرف ساکت نظروں سے

دیکھ رہا تھا اسے لگا اس کی ٹانگوں

میں جان نہیں ہے وہ ابھی بھی اپنی

جگہ سٹل کھڑا تھا

من نے آنسوؤں سے تر آنکھیں قرار کی

طرف اٹھائیں جو من کی طرف ساکت

نظروں سے دیکھ رہا تھا

آہستہ آہستہ من کی آنکھوں کے اگے

اندھیرا چھانے لگا اور من کی آنکھیں

بند ہو گئیں

من میری گڑیا آنکھیں کھولو۔۔۔

بازل رو رو کر من کا گال تھپتھپا رہا تھا

پر من کو کچھ ہوش نہیں تھا ایمبولنس

آگئی تھی من کو ایمبولنس میں ڈال

کر بازل اور رضا ساتھ ہی بیٹھ گئے

جبکہ قرار ابھی بھی اپنی جگہ کھڑا تھا

قرار ہوش کر بھابی کو گولی لگی ہے چل۔۔

علی نے اسے بازو سے کھینچ کر ایمبولنس

میں من کے پاس بٹھایا

ایمبولنس ہاسپٹل کے لیے چل پڑی قرار کی
ساکت نظریں ابھی بھی من کے ہوش
وہواس سے بیگانہ چہرے پر تھی
حال۔۔۔
گولی قرار پر چلی تھی پر من جان بوجھ
کر بیچ میں آئی وہ دیکھ چکی تھی
ایزل حیات انسپکٹر سے گن چھین
چکی ہے من تو دیکھ چکی تھی اس کے قرار
پر گولی چلنے والی ہے پھر وہ کیسے اپنی
محبت کو تکلیف میں دیکھ سکتی تھی
کیسے وہ چپ چاپ کھڑی ہو کر اپنی
محبت کو مرتا دیکھ سکتی تھی
اس نے تو ہمیشہ قرار کی دی گئی تکلیف

برداشت کی پھر اج وہ کیسے اپنے قرار
کو تکلیف میں دیکھ کر برداشت کر جاتی
قرار کا وجود ٹھنڈا پڑ رہا تھا آنسو
گالوں سے لڑھک کر گردن تک جا رہے تھے
آتے جاتے لوگ اس مضبوط مرد کو روتا
تڑپتا دیکھ رہے تھے اج قرار سکندر من
کے اگے ہار گیا تھا وہ قرار سکندر جس نے
ہمیشہ من کو اپنے اگے ہرایا تھا اج وہ
خود اس کے اگے ہار گیا تھا وہ قرار سکندر
جو من کو تکلیف دیتا ایا تھا اج وہی قرار
سکندر اس کا خون میں لت پت وجود
دیکھ کر تڑپ رہا تھا اج من نے ثابت کر
دیا تھا قرار سکندر اس کے لیے کیا اہمیت

رکھتا ہے قرار سکندر صرف اس کا شوہر
نہیں اس کی محبت بھی ہے اس کی
خوشیاں اس کی زندگی بھی ہے
ورنہ قرار پر چلنے والی گولی وہ خود پر
کیوں لیتی

قرار سکندر جو ہمیشہ من سے محبت
کا دعویدار بھی تھا پر اس کی محبت
ہمیشہ من کو ذلیل و رسوا کرتی اج اسی
من نے قرار کو بتا یا دیا تھا محبت وہ نہیں
جو اس نے کی محبت وہ جو من نے کی
عشق من نے کیا اور اج اسی عشق میں
وہ لڑکی موت کے قریب تھی
قرار مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں

لگ رہی تھوڑا پانی لو

رضا نے قرار کے ساتھ بیٹھتے پانی کی

بوتل اس کے اگے کی

نہیں میری من بہت تکلیف میں ہے میں

کیسے سکون سے پانی پی لوں

قرار نے سر ہاتھوں میں گرا کر تڑپتے ہوئے کہا

قرار تم دعا کرو یار دعاؤں میں بہت طاقت

ہوتی ہے انشاءاللہ بھابی کو کچھ نہیں

ہو گا رضا سے قرار کی حالت دیکھی

نہیں جا رہی تھی یہ سب میری وجہ سے

ہوا ہے میں نے بہت تکلیفیں دی ہیں اسے

بہت رلایا ہے اسے مجھے میرے گناہوں کی

سزا مل رہی ہے قرار نے روتے کہا

پر ان سب میں من کا کیا قصور ہے

وہ کیوں تکلیف میں ہے مجھ سے سہا

نہیں جارہا یار میرا دل درد سے پھٹ جائے گا

قرار نے اپنے بال ہاتھوں سے نوچتے کہا

اور اٹھ کر تیزی سے قدم اٹھاتا ہاسپٹل

سے باہر اگیا

باذل ہماری من ٹھیک تو ہو جائے گی نا

کومل باذل کے کندھے پر سر رکھے رو

رہی تھی پاس رومیسہ بیگم سمن بیگم

اور زوالقرنین صاحب کھڑے تھے

اور دل ہی دل میں دعائیں کرتے ڈاکٹر کے

باہر انے کا انتظار کر رہے تھے جو آپریشن

تھیٹر میں تھے

کومل تم پلیز رو نہیں دو گھنٹے سے

تم رو رہی ہو تمہاری طبیعت خراب ہو گی

بازل نے کومل کا چہرہ اوپر کر کے اس کے

انسو صاف کرتے کہا تو کومل نے غور سے

بازل کی آنکھوں میں دیکھا جو خود اپنے

آنسو اندر دھکیل رہا تھا

بادل کی گیلی آنکھیں دیکھ کر کومل کے

دل کو کچھ ہوا

آپ فکر نہیں کریں بازل من انشاءاللہ زندگی

کی طرف واپس لوٹے گی اور ہم سب کے

ساتھ ہنسی خوشی رہے گی

کومل جو خود ابھی بازل سے تسلی چاہ

رہی تھی بادل کی انکھوں میں درد دیکھ

کر اب وہ خود بازل کو تسلی دے رہی تھی

اور بازل گم سم اپنی جان سے پیاری بہن

کے لیے فکر مند ہو رہا تھا باپ تو پہلے ہی

دنیا سے جا چکا تھا اب من ہی تو تھی

اس کے پاس اس کی بہن اس کی دوست

اس کی ہر خوشی میں اس کے ساتھ

ہنسنے والی اس کے ہر دکھ درد میں اس

کے ساتھ رونے والی چھوٹی چھوٹی

باتوں پر اس سے لڑنے والی اس پر

بلا وجہ حکم چلانے والی اگر اسے کچھ

ہو گیا تو۔۔۔

اس سے اگے سوچنا بازل کو اندر تک ہلا

کر رکھ گیا تھا اس نے پیچھے دیوار سے

سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر کے اپنے اللہ

سے من کی زندگی کے لیے دعا کرنے لگا

قرار جیسے ہی ہاسپٹل سے باہر آیا اس

کی نظر ہاسپٹل کے ساتھ مسجد پر پڑی

قرار کے قدم خود بخود مسجد کی طرف

اٹھے اس نے وضو کیا اور عشاء نماز ادا کی

اور جیسے ہی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

قرار پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا وہ کتنی ہی

دیر روتا رہا

یا اللہ مجھے معاف کر دے میں اپنی پاک

باز بیوی کو غلط سمجھتا رہا اس کے لیے

گھٹیا رکھیل اور بد کردار جیسے گندے

الفاظوں کا استعمال کر گیا اس پر ہاتھ اٹھایا

اسے رلایا اس کا دل دکھاتا رہا پر اج میں

اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوں میرے مالک

میری بیوی میری محبت میری من اس

وقت موت کے قریب ہے

یااللہ تیرے لیے تو کچھ بھی ناممکن نہیں ہے

زندگی اور موت سب تیرے ہاتھ میں ہے

تیرے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل

سکتا مجھ پر اپنا کرم کر مالک

میری بیوی کو نئی زندگی دے دیں

مجھے اتنی بڑی ازمائش میں مت ڈالنا

میرے مالک مجھے معاف کر دے

میرے اللہ تو نے میرے دل میں من کے لیے

محبت ڈالی اب میرے لیے اسے سانسیں

دے دے میں تجھ اسے وعدہ کرتا ہوں میرے اللہ

میں اپنی بیوی کو کبھی ناراض نہیں کروں گا

اسے اس کے سارے حقوق دوں گا

بس ایک دفعہ ایک دفعہ مجھے معاف کر دے

میرے اللہ۔۔۔

قرار روتے ہوئے سجدے میں گر گیا تھا

آج اس نے انشسو ندامت کے تھے وہ اپنے

رب کے اگے جھک کر اپنے گناہوں کی معافی

مانگ رہا تھا اور اللہ وہ تو بڑا رحم کرنے

والا ہے وہ اپنے بندے سے 70 ماؤں سے

بھی زیادہ پیار کرتا ہے وہ کبھی اپنے بندوں

کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا

قرار نماز پڑھ کر ہاسپٹل ایا تو سب رو رہے

تھے قرار کا دل خوف سے دھڑ کا

وہ بھاگتا ہوا کومل کے پاس پہنچا

کیا ہوا ہے تم سب لوگ تو کیوں رہے ہو

قرار نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

بھائی۔۔

کومل قرار کے سینے سے لگ کر پھوٹ

پھوٹ کر رونے لگے قرار نے کومل کو

بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

کیا ہوا کومل من ٹھیک تو ہے نا۔۔

قرار کا دل ان سب کے رونے سے بے

چین ہو رہا تھا

بھائی بھابھی ہمیں چھوڑ کر چلی گئی

کومل نے روتے ہوئے قرار کے سینے سے

اس کی سانسیں کھینچی

قرار کو لگا ہاسپٹل کی چھت اس کے سر

پرا گری ہے

نہیں میری من کو کچھ نہیں ہو سکتا

رو کیوں ہو رہے ہو تم سب چپ ہو جاؤ

سب چپ ہو جاؤ میری من مجھے چھوڑ

کر نہیں جاسکتی

قرار بیٹے من جا چکی ہے

ذوالقرنین نے سامنے اگے ہو کر قرار کو

سنبھالا وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا

اپ بھی مل گئے ان سب کے ساتھ

یقین نہیں ہے اپ کو اللہ پر

ٹھیک ہے نا۔ ہو پر مجھے ہے اپنے اللہ پر

یقین ہے میری بیوی میری من مجھے
چھوڑ کر جا ہی نہیں سکتی

سنا اپ سب نے

قرار نے غصے سے خون چھلکاتی آنکھوں
سے سب کی طرف دیکھتے کہا

باذل چپ چاپ ساکت وجود لیے ایک کونے
میں بیٹھا تھا رومیسہ بیگم رو رو کر
ہلکان ہو رہی تھیں

سمن بیگم انہیں سنبھال رہی تھی کومل
جا کر باذل کو ہلا رہی تھی پر باذل نہ رو
رہا تھا نہ کچھ بول رہا تھا

رضا عمر علی بے آواز آنسو بہا رہے تھے
ان میں اتنی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی

وہ اپنے جگری یار کو آگے ہو کر حوصلہ

دیتے۔۔۔

قرار ہوش کرو من ہمیں چھوڑ کر جا چکی ہے

وہ ہمیشہ کے لیے چلی گئی ہے

ذوالقرنین صاحب نے قرار کو بازوؤں

سے پکڑ کر جھنجوڑا تو قرار فرش پر

گھٹنوں کے بل بیٹھ کر چیخنے لگا

اس کے چیخنے کی آوازیں ہاسپٹل کی

مضبوط دیواروں کو ہلا رہی تھیں

آتے جاتے لوگ اس دیوانے کو دیکھ رہے تھے

کچھ ترس کھا رہے تھے کچھ اجنبی پاس

کھڑے تھے پر اس لڑکے کی تکلیف دیکھ

کر وہ خود کو رونے سے روک نہیں

پائے تھے

من۔۔

قرار نے چیختے ہوئے من کا نام لیا

تم نہیں جاسکتی بابا وہ نہیں جاسکتی

اس نے کہا تھا اسے مجھ سے محبت ہے

پھر وہ کیوں چلی گئی

بابا میں مر جاؤں گا اس کے بغیر

مجھے معافی مانگنے کا موقع بھی نہیں دیا

اس نے قرار اونچی آواز میں چلا رہا تھا

ذوالقرنین صاحب سے وہ سنبھالا نہیں

جا رہا تھا ثمن بیگم کا اپنے بیٹے کی حالت

دیکھ کر دل کٹ رہا تھا

آج ایک مضبوط مرد اپنی بیوی کے اگے

ہار گیا تھا وہ اپنی محبت اپنی بیوی کے

لیے رو رہا تھا تڑپ رہا تھا

پر وہ جا چکی تھی

نہیں من مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی

میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر

قرار مسلسل چیخ رہا تھا

قرار۔۔

قرار ہوش کرو کیا ہوا ہے تمہیں

علی نے قرار کا کندھا ہلایا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھا

علی علی میری من مجھے چھوڑ کر چلی گئ

قرار زار و قطار رونے لگا

کیا بے وقوفوں ہو جیسی باتیں کر رہے ہو

بھابی اب خطرے سے باہر ہے

علی نے جیسے قرار کے کانوں میں صور

پھونکا تھا قرار نے حیرت سے علی

کی طرف دیکھا

قرار نماز پڑھ کر مسجد میں ہی دیوار

کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور اس

کی انکھ لگ گئی تبھی اسے یہ خواب ایا

پر شکر ہے یہ محض ایک خواب تھا

ہاں یار میں تجھے یہی بتانے ایا تھا بھابی

اب خطرے سے باہر ہے

علی نے مسکرا کر کہا تو قرار اسی وقت

سجدے میں گر گیا

اے اللہ میں تیری کس کس نعمت کا

شکریہ ادا کروں میرے مالک میں اس

قابل تو نہیں تھا پر تو نے مجھ پر احسان

کر دیا ہے

قرار تمہاری دعائیں قبول ہو گئی ہیں

اللہ نے تمہاری ندامت کے انسو قبول

کر لیے ہیں یار

علی نے قرار کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

تو قرار اٹھ کر علی کے گلے لگ گیا

میں اج بہت خوش ہوں علی مجھے

میری زندگی اللہ نے واپس لوٹا دی ہے

میں اپنے رب کا جتنا شکریہ ادا کروں

کم ہے قرار روتے ہوئے اپنے رب کا شکر ادا

کر رہا تھا اور وہ ہمارا مالک ہمارا اللہ اسے

کب کس کی کوئی ادا پسند آ جائے وہ

کب کس وقت اپنے بندے سے راضی ہو جائے

ندامت کا ایک انسو گرتا ہے اور ہمارا اللہ

ہمیں معاف کر دیتا ہے وہ پاک ذات ہے

رحم کرنے والا ہے اس جیسی محبت ہم

سے کوئی کر ہی نہیں سکتا

قرار۔۔

من کو اہستہ اہستہ ہوش ارہا تھا اس کا

ذہن بیدار ہو رہا تھا اس کے ذہن میں ایک

ہی بات چل رہی تھی ایزل حیات نے قرار

پر گولی چلائی انکھیں ابھی بھی بند تھیں

اس نے سرگوشی میں قرار کا نام لیا پاس

کھڑی نرس نے سنا اور فورا باہر ائی

ڈاکٹر پیشینٹ کو ہوش ارہا ہے

ڈاکٹر جو باذل سے من کی کنڈیشن کے بارے

میں بات کر رہا تھا نرس کے کہنے پر اس

کی طرف متوجہ ہوا

ڈاکٹر میں اندر اسکتا ہوں؟؟

ڈاکٹر اندر جانے لگا جب باذل نے اجازت چاہی

جی لیکن اپ اکیلے اسکتے ہیں

ڈاکٹر نے کہا اور فورا اندر کی طرف بڑھا

باذل بھی ڈاکٹر کے پیچھے ہی اگیا

ڈاکٹر اندر ایا اور من کا چیک اپ کیا

آہستہ آہستہ من نے آنکھیں کھولنی شروع کیں

من گڑیا میری جان۔۔

باذل نے من کے بالوں میں آہستہ آہستہ

انگلیاں چلاتے رندھی آواز میں کہا

تو من نے مزید آنکھیں کھول دیں

اور اپنے پاس کھڑے بازل کی طرف دیکھا

جس کی آنکھوں میں اس کی بہن کے لیے

پریشانی صاف جھلک رہی تھی

ب۔۔بھائی۔۔

من ابھی بھی ہلکی سی غنودگی میں تھی

جی بھائی کی گڑیا۔۔

بازل نے جھک من کے ماتھے پر بوسہ دیا

من نے ایک پل کے لیے آنکھیں بند کیں

پھر کھول کر بادل کی طرف دیکھا

قرار۔۔۔

قرار ٹھیک ہے من مسجد گیا ہے تمہارے لیے

دعا کرنے باذل سمجھ گیا تھا من قرار کے
لیے فکر مند ہو رہی ہے
تبھی باذل نے اسے قرار کا بتا کر ریلیکس کیا
جسے سن کر من کو دل ہی دل میں سکون ہوا
مسز قرار اپ کیسا محسوس کر رہی ہیں
کہیں پین تو نہیں ہو رہا؟؟
ڈاکٹر نے اپنے پیشہ وارانہ انداز میں پوچھا
کمر میں پین ہے۔۔
من سے ابھی بولا بھی نہیں جا رہا تھا کیونکہ
وہ انجیکشن کے زیر اثر غنودگی میں جا
رہی تھی
ڈونٹ وڑی ہم نے اپ کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا ہے
انشاءاللہ اہستہ اہستہ پین کم ہوتا جائے گا

ڈاکٹر نے من کو تسلی دی تو اس نے آہستہ
سے آنکھیں بند کر لیں
علی اور قرار ہاسپٹل ائے تو سب کے چہرے
پر مسکراہٹ تھی
ذوالقرنین صاحب نے پورے ہاسپٹل میں مٹھائی
اور پیسے بانٹے من کے صدقے میں بکرے
دیے پورا ہاسپٹل سٹاف اس کھلے دل انسان
کو دیکھ کر اس کی بہو پر رشک کر رہا تھا
جسے اتنی محبت کرنے والے سسرالی ملے تھے
ذوالقرنین صاحب کی نظر اندر اتے قرار پڑ پڑی
تو ذوالقرنین صاحب نے فورا اگے بڑھ کر
قرار کو اپنے سینے سے لگایا
میرے شیر تمہاری خوشیاں لوٹ ائی ہیں

میرے بیٹے کی زندگی واپس لوٹ ائی ہے
ذوالقرنین صاحب نے بھیگی انکھوں سے کہا
بابا یہ سب اپ سب کی دعاؤں سے ممکن
ہوا ہے ورنہ میں اس لائق کہاں تھا
قرار نے اپنے بابا کے گلے لگتے گہرا
سانس لیتے کہا تو ذوالقرنین صاحب نے
مسکرا کر قرار کا شانہ تھپتھپایا
تبھی باذل پیشنٹ روم سے باہر ایا سب
بازل کی طرف بڑھے اور سوالیہ نظروں
سے دیکھنے لگے جبکہ قرار کی بے چینی
عروج پر تھی
فکر نہیں کریں الحمدللہ ہماری من ٹھیک ہے
بس ابھی غنودگی میں ہے کچھ گھنٹوں

میں مکمل ہوش اجائے گا اسے پھر ہم
سب مل لیں گے بازل نے ہلکا سا مسکرا
کر سب کو تسلی دی تو قرار نے گہرا
سانس لیا
اگلے دن کومل من کے پاس بیٹھی اسے پرہیزی
کھانا کھلا رہی تھی من سے ابھی بیٹھا نہیں
جا رہا تھا اسے ابھی کمر میں درد محسوس
ہو رہا تھا سب باری باری من سے مل رہے تھے
جبکہ قرار ابھی تک من سے نہیں ملا تھا
عمر رضا اور علی بھی من سے ملنے ائے
اور خوب باتیں کی
جبکہ قرار ابھی بھی پیشنٹ روم کے باہر
بینچ پر ہی بیٹھا تھا سب اسے اندر جانے

کا کہہ رہے تھے پر قرار کو سمجھ نہیں
ارہی تھی وہ کیسے من کا سامنا کرے
اور ادھر من کی منتظر نگاہیں دروازے
پر ٹکی تھی جب دروازہ کھلتا
من کو لگتا قرار ایا ہوگا پر جب کوئی اور
ہوتا من کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹتا
قرار نے ایک دفعہ بھی اکر من کو دیکھا
نہیں تھا اس کی طبیعت کا نہیں پوچھا تھا
اور یہی بات من کو بری لگ رہی تھی
کیسا ہے میرا بچہ بازل بار بار من سے ایک
ہی سوال پوچھ رہا تھا اور جواب میں من
مسکرا دیتی
میرا بھی کوئی حال پوچھ لے۔۔

کومل نے نظریں نیچی کر کے آہستہ

سے شکوہ کیا تو بازل نے نظر گھما کر کومل

کی طرف دیکھا من نے بھی آسانی سے

اپنی پیاری سی بھابی کا شکوہ سنا اور

مسکرادی

گھر چلو تم بہت اچھے سے پہلے تمہیں

سیٹ کروں گا پھر تمہارا حال پوچھوں گا

بازل نے مسکراہٹ دباتے کومل کو دھمکی دی

اس وقت من کے پاس وہ دونوں ہی تھے

سمن بیگم رومیسہ بیگم اور ذواقرنین صاحب

کو بادل نے ضد کر کے گھر بھجوادیا تھا

جبکہ قرار ابھی باہر ہی بیٹھا تھا

میں نے کیا کیا ہے ؟؟

کومل حیرت سے پوچھا

تم سے بڑی بھولی اس دنیا میں ہے ہی نہیں

رو رو کر میرے بچے کو تنگ کرتی رہی ہو تم

بازل نے ذرا غصے سے کہا

ہاں تو اپ کے بے بی کو بھی اپ کی یاد ارہی

تھی اور بے بی کی مما کو بھی

کومل نے محبت سے بازل کی طرف دیکھتے کہا

جھوٹی۔۔

بازل نے آہستہ سے کہا تو کومل کا منہ حیرت

سے کھل گیا

جانتی ہو من اپ کے بھائی صاحب نے

مجھے چھوڑنے کی دھمکی دی تھی اب روتی

نہ تو کیا بھنگڑے ڈالتی

کومل نے غصے سے من سے بازل کی شکایت لگائی

تو من نے حیرت اور افسوس سے بازل کی

طرف دیکھا

ہاں میں تو اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں

مجھے تو آج کل ثنا کی بہت یاد آ رہی ہے

بازل مسکراہٹ دباتے کومل کو مزید غصہ دلایا

تو کومل کی آنکھوں میں پانی آ گیا

جبکہ من بازل کو گھوریاں ڈال رہی تھی

من میں چلتی ہوں کومل نے رندھی اواز میں کہا

اور کمرے سے نکل گئ

بازل نے مسکراتی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا

بھائی پلیز بھابی کو مت رلایا کریں من نے

اہستہ سے کہا تو بازل مسکرا دیا

تم ارام کرو میں قرار کو تمہارے پاس بھیج

کر اس کا دماغ ٹھیک کر کے اتا ہوں

بازل نے کہا اور فورا کمرے سے نکل گیا

جبکہ من اسے روکنا چاہتی تھی جب قرار

اس سے نہیں ملنا چاہتا تھا تو بازل

اس کے ساتھ زبردستی نہ کریں

قرار تم من کے پاس بیٹھو میں کومل کو

گھر چھوڑ دوں

بازل نے باہر اکر قرار سے کہا اور کومل

کے پیچھے بھاگا جو پاگلوں کی طرح اکیلی

ہاسپٹل سے نکل چکی تھی

قرار نے لمبا سانس لیا اور اٹھ کر من کے پاس

اگیا۔۔۔

کومل رکو۔۔

آئی سیڈ سٹاپ کومل۔۔

باذل نے کومل کا ہاتھ پکڑ کر روکا

کیوں اۓ ہیں میرے پیچھے جائیں ثنا سے

ملے اس کی یاد ارہی ہے نا آپ کو

کومل نے روتے ہوۓ کہا

سوچ لو میرا ایک اشارہ کافی ہے اور وہ

دوڑی چلی اۓ گی

باذل نے کومل کو مزید زچ کیا تو کومل

نے باذل کے سینے پر مکے مارنے شروع

کر دیے

بہت دل کر ریا ہے اشارہ بازی کرنے کو

چلے کریں اشارہ میں بھی دیکھتی ہوں

میرے ہوتے ہوئے کس کی جرات جو آپ

کے اشارے پر اپ کے پاس اجائے

کومل غصے میں بازل کو چیلنج کر گئی تھی

ایسی بات ہے تو لو دیکھو اب

بادل نے کہہ کر ادھر ادھر دیکھا اسے تھوڑی

دور ایک لڑکی نظر ائی جو سلیقے سے

سر پر دوپٹہ لیے شلوار قمیض پہنے فون

پر باتیں کر رہی تھی

کومل نے بھی گھوم کر بازل کے تعاقب میں

دیکھا۔۔

ہاہاہاہا۔۔وہ لڑکی ذرا دھیان سے بازل کہیں

چپل نہ پڑ جائے کومل نے بادل کا مذاق اڑایا

کیونکہ کپڑوں سے وہ اچھے گھر کی ہی لگ

رہی تھی

ایسی بات ہے تو شرط لگاؤ مجھ سے

بازل کا فوکس اب کومل کے ہونٹوں پر تھا

کیسی شرط؟؟

کومل نے ناسمجھی سے کہا

اگر وہ لڑکی مجھ سے پٹ گئی تو تم

مجھے پورا ادھا گھنٹہ میرے ہونٹوں

پر کس کرتی رہو گی بازل نے مزے سے کہا

تو کومل نے حیرت سے آنکھیں بڑی کیں

یہ کیسی شرط ہے کومل کو بازل کی

بات پر شرم بھی ارہی تھی

تم کیوں ڈر رہی ہو تمہارے مطابق وہ لڑکی

مجھے چپل مارے گی نا

بادل نے ہنسی دباتے کہا

ہاں تو ٹھیک ہے مجھے منظور ہے پر اگر

وہ نہیں مانی تو۔۔

کومل نے کمر پر ہاتھ رکھ کے کہا

تو میں تمہیں ادھا گھنٹہ تمہیں کس کرتا

رہوں گا سمپل۔۔

باذل نے مزے سے کندھے اچکائے اور اس

لڑکی کی طرف بڑھا جبکہ کومل تو ہکی

بکی باذل کی شرط پڑ ہی حیران کھڑی تھی

یعنی کہ دونوں صورتوں میں انہیں اپس

میں کس ہی کرنی تھی

بہت تیز ہے یہ ابھی بتاتی ہوں انہیں۔۔

کومل بڑبڑائی اور باذل کے پیچھے چل پڑی

ہیلو بیوٹی فل۔۔۔

باذل نے پاس جا کر لڑکی سے مسکرا کر کہا

تو وہ لڑکی جو فون پر کسی سے بات کر رہی

تھی باذل کے بولنے پر حیرت سے اس کی

طرف متوجہ ہوئی اور اسے اوپر سے لے

کر نیچے تک دیکھا

ٹھنڈ بہت زیادہ ہو رہی ہے کافی پییں گی

باذل اس لڑکی کی نظروں میں پسندیدگی

دیکھ کر بولا تو اس نے مسکرا کر فون بند کیا

یا شیور۔۔۔

اس لڑکی نے کان کے پیچھے بال اڑستے کہا

اور باذل کے ساتھ چل دی

کومل دور سے ہی اس لڑکی کو مسکراتا

دیکھ کر سب سمجھ گئی

باذل بات سنے کومل نے دور سے ہی اواز لگائی

پر بادل نے ان سنی کر دی

نام کیا ہے اپ کا؟؟

باذل نے چلتے چلتے اس لڑکی سے پوچھا

نیلم۔۔۔۔

اس لڑکی نے ایک ادا سے جواب دیا

اور اپ کا؟؟

اس لڑکی نے بازل کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈالتے

پوچھا باذل نے پہلے اپنے بازو کی طرف دیکھا

پھر اس لڑکی کی طرف دیکھا

بازل احمد۔۔۔ بازل نے مسکرا کر جواب دیا

کومل کے تن بدن میں اگ لگ گئی

بازل کے بازو پر کسی اور لڑکی کا ہاتھ دیکھ کر

بازل۔۔۔

کومل نے چیخ کر کہا تو بازل اور نیلم نے

مڑ کر دیکھا

یہ کون ہے؟؟

نیلم نے حیرت سے پوچھا

میری بیوی۔۔۔

بازل کے مسکرا کر کہنے پر نیلم نے حیرت سے

پہلے کومل کی طرف دیکھا پھر باذل کی طرف

اپ ایک کام کرو میرا بازو چھوڑ دو ورنہ میری

بیوی اپ کا ہاتھ توڑ دے گی

بادل نے معصومیت سے کہا تو نیلم نے فوراً ڈر

کر باذل کے بازو سے ہاتھ ہٹا لیا

کومل نے دور سے ہی سب دیکھا اور غصے

سے مڑ گئی آنسو ایک دم اس کے گال

بھگو گئے

کومل۔۔

کومل رکو یار۔۔

باذل کومل کے پیچھے بھاگا جبکہ نیلم حیرت

سے اب باذل کو جاتا دیکھ رہی تھی

ایڈیٹ۔۔

نیلم نے غصے سے کہا اور پیر پٹکتی مڑ گئی

کومل کیا ہو گیا ہے یار شرط لگی تھی ہماری

اب ہار گئی ہو تو رو رہی ہو

باذل نے گھور کر کہا

آپ کو سچ میں لگتا ہے میں ہارنے پر رو رہی ہوں

کومل نے غصے سے پوچھا

نہیں میری جان میں جانتا ہوں میری کومل

کیوں رو رہی ہے اور سچ تو یہ ہے بازل

خود صرف کومل کا ہے اور وہ خود چاہتا ہے

اسے صرف کومل چھوئے

سارے حق تمہارے ہی ہیں میری جان

میں جانتا ہوں میں تم پر غصہ کرتا ہوں

تمہیں بلاوجہ ڈانٹ دیتا ہوں پر میں تم

سے وعدہ کرتا ہوں کومل میں سب ٹھیک

کر دوں گا میں تم سے اب کبھی دور نہیں

جاؤں گا میں خود بہت تھک گیا ہوں یار

میں تمہاری گود میں سر رکھ کر سکون

کرنا چاہتا ہوں اپنے دن رات ہنسی خوشی

تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں مجھے

معاف کر دو کومل میں نے تمہیں بہت

رلایا ہے بازل نے کومل کے ہاتھوں پر لب

رکھتے کہا وہ کھلے اسمان تلے کومل کو

اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا اور کومل

اس نے صرف محبت نہیں اپنے بازل پر

یقین بھی کیا تھا تبھی اس کا غصہ بھی

پیار سمجھ کر قبول کرتی تھی

بازل نے بائیک سٹارٹ کی اور کومل کو

آئس کریم کھلانے لے گیا

اج کتنے ہی دنوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے

کی سنگت میں خوش تھے

من نے دیکھا دروازہ کھل رہا ہے اس نے فورا

آنکھیں بند کرلی قرار کی انکھوں سے

من کی حرکت چھپی نہیں رہ سکی

اس کے انابی ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے

وہ آہستہ سے چلتا من کے قریب ایااور اس

کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا

من کا گلابی رنگ اس وقت پیلا لگ رہا تھا

نرم گلابی ہونٹوں پر سفیدی تھی دوہی

دنوں میں من کی کیا حالت ہوگئی تھی

قرار کے دل میں ٹیس اٹھی اس نے لمبا سانس

لیا اور جھک کر من کے ماتھے پر حدت بڑا

لمس چھوڑا

قرار کا لمس محسوس کرتے ہی من کے

چہرے پر گلال بکھر گیا

جسے قرار نے غور سے دیکھا میں جانتا ہوں

تم اٹھی ہوئی ہو اس لیے چپ چاپ آنکھیں

کھولو ورنہ میرا اگلا ٹارگٹ تمہارے ہونٹ

ہوں گے قرار نے من کو سیدھی صاف دھمکی

دی جو اثر بھی کر گئی

من نے پٹ سے آنکھیں کھول دی اور قرار کو

گھور کر دیکھا

کیوں ائے ہیں جائیں یہاں سے۔۔

من قرار سے خفگی کا اظہار کر رہی تھی

قرار ابھی اپنی روٹھی بیوی کو مناتا نرس

کھانے کے ٹرے لے کر اندر اگئی

میں کھلا دوں گا اپ جائیں

قرار نے نرم لہجے میں نرس سے کہا

تو وہ مسکرا کر چلی گئی

قرار نے من کا بیڈ سر کے سائیڈ سے تھوڑا اوپر کیا

اور کھانے کی ٹرے پکڑ کر اس کے ساتھ

ہی بیڈ پر بیٹھ گیا

میں کھالوں گی اپ جائیں یہاں سے

من نے منہ پھیر کر کہا

ضدی بھی ہو اور ڈھیٹ بھی چپ چاپ کھاؤ

میرے ہاتھ سے ورنہ دوسرا طریقہ بھی

اتا ہے مجھے۔۔

قرار نے ذرا سخت لہجے میں کہا

اور وہ دوسرا طریقہ کون سا ہے بتانا

پسند کریں گے؟؟

من نے بھی اسی لہجے میں پوچھا

ہاتھ سے نہیں کھاؤ گی تو اپنے ہونٹوں سے

کھلاؤں گا اور یقیناً یہ طریقہ تمہیں

پسند نہیں ائے گا قرار نے من کے ہونٹوں

پر انگوٹھا پھیرتے کہا

سمجھتے کیا ہیں اپ خود کو جب دیکھو

دھمکی دیتے رہتے ہیں میں نہیں ڈرتی اپ سے

من کو قرار کے رویے پر تپ چڑھ رہی تھی

ایک تو من اس سے خفا تھی اوپر سے

منانے کی بجائے وہ دھمکیاں دے رہا تھا

اوہ۔۔۔اچھا تم نہیں ڈرتی مجھ سے

قرار نے سر ہلاتے من کی بات کو ماننے کی

بھرپور ایکٹنگ کی

میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟ من نے غصے سے کہا

میری اتنی مجال جو میں تمہارا مذاق اڑاؤں

قرار نے زبردستی من کے منہ میں چاولوں کا

چمچ بھر کر ڈالا

جسے من کو کھانا ہی پڑا

ہاتھ سلامت ہیں میرے میں کھا سکتی ہوں

قرار نے دوسرا چمچ من کے منہ میں ڈالا

میرے بھی سلامت ہیں میں کھلا سکتا ہوں

قرار نے عام سے لہجے میں کہا

اپ سے بات کرنا ہی فضول ہے من نے

چڑ کر کہا

تو بات مت کرو پیار کر لو۔۔

قرار نے اسان سا حل پیش کیا تو من چپ

سی ہو گئی اسے اس وقت قرار سے

بحث فضول لگ رہی تھی کیونکہ من
اتنا تو سمجھ گئی تھی اقرار اسے کھانا
کھلا کر ہی دم لے گا

آج من کو ہاسپٹل دو ہفتے ہو گئے تھے
ہاسپٹل میں صحیح نگرانی اور سب
ڈاکٹروں کی کیئر کی وجہ سے من جلدی
ریکور کر رہی تھی
قرار روز اسی طرح من کو کھانا اور
میڈیسن کھلاتا
بات دونوں میں نہ ہونے کے برابر ہو گئی تھی
وہ چپ چاپ من کو کھانا کھلاتا اور من
بھی خاموش ہی رہتی

من کے آج ڈسچارج پیپر تیار ہو گئے تھے

جو قرار نے خود کہہ کروائے تھے

ڈاکٹر ابھی من کو ڈسچارج نہیں کرنا چاہتے

تھے پر قرار نے سب کو کہہ دیا کہ من اس

کی بیوی ہے وہ بہت اچھے سے اس کا

خیال رکھے گا ڈاکٹر بھی مطمئن ہو گئے تھے

کیونکہ اتنے دنوں سے ہاسپٹل کا سٹاف اس

کا اپنی بیوی کے لیے عشق دیکھ چکے تھے

من بیٹا گھر چلو تمہارا گھر تمہارا منتظر ہے

اور ہم خود بھی چاہتے ہیں ہماری بہو اب

اپنے گھر اجائے

اس وقت من کے پاس سب موجود تھے

جبکہ قرار ایک سائیڈ پر کھڑا تھا ذوالقرنین

صاحب نے من کے سر پر ہاتھ رکھتے

محبت سے کہا

لیکن بابا میں کیسے۔۔۔

من ایک دم پریشان ہو گئی کیونکہ وہ

احمد صاحب کے گھر جانا چاہتی تھی

اس نے کچھ دن پہلے بازل سے بھی کہہ

دیا تھا وہ ان کے ساتھ اپنے بابا کے گھر

جائے گی جس پر بازل فلحال چپ کر گیا

کیا ہوا بیٹا کوئی مسئلہ ہے اگر کوئی بات ہے

تو شیئر کرو رومیسہ بیگم نے من کے ہاتھ

پر ہاتھ رکھتے اپنائیت سے کہا

وہ۔۔۔میں بھائی کے ساتھ۔۔۔

من ادھوری بات کر کے چپ ہو گئی تھی

سب اس کی بات کو سمجھ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جبکہ قرار من کی بات سن کر چپ چاپ کمرے سے نکل گیا

لیکن بچے اب اپ کا گھر وہ ہے جو اپ کے شوہر کا گھر ہے

رومیسہ بیگم نے پیار سے سمجھایا

جی۔۔۔

من صرف اتنا ہی کہہ سکی وہ ایک مہینہ سکندر ولا میں رہ کر اتنا تو جان گئی تھی رومیسہ بیگم سمن بیگم اور ذواقرنین صاحب بہت چاہت اور پیار کرنے والے انسان ہیں اس لیے من اب ان کی محبت کے اگے چپ کر گئی تھی انکھوں میں اُمڈنے والے انسو

اس نے بڑی مشکل سے پیچھے دھکیلے تھے
پر بازل کی نظروں سے انسو چھپے نہیں
رہ سکے تھے

کیا ہوا تم اپنے سسرال نہیں جانا چاہتی؟؟
اس وقت روم میں بازل من اور کومل ہی تھے
بازل نے من سے نرم لہجے میں پوچھا تو من
کے انسو چھلک پڑے

ن۔۔نہیں ایسی بات نہیں ہے مجھے کوئی
مسئلہ نہیں ہے
من نے روتے ہوئے کہا تو باذل نے اسے اپنے
ساتھ لگا لیا

من میں نے قرار کی انکھوں میں تمہارے لیے
محبت اور فکر دیکھی ہے جب تمہیں گولی

لگی تھی پتہ ہے وہ بہت تڑپا تھا جب

ڈاکٹرز نے تمہاری طرف سے اچھی نیوز

نہیں دی وہ ایک پل بھی سکون سے نہیں

بیٹھا تھا تم اسے معاف کر دو

باذل آہستہ آہستہ من سے باتیں کر رہا تھا

کومل تھوڑا دور صوفے پر بیٹھی من کے لیے

سیب کاٹ رہی تھی

باذل بہت آہستہ بول رہا تھا کومل تک اس

کی اواز نہیں پہنچ رہی تھی

اور تم اپنے بھائی کو بہت اچھے سے جانتی ہو

اگر مجھے ذرا بھی قرار کی نیت پر شک ہوتا

تو میں خود تمہارے وہاں جانے کے حق میں

نہ ہوتا۔۔۔

بازل نے آہستہ سے من کو خود سے الگ کرتے کہا

ابھی بھی من خود سے اٹھ بیٹھ نہیں رہی تھی

اقرار کا سخت آرڈر تھا وہ بالکل بھی خود

سے نہیں اٹھے گی جب تک وہ پراپر ٹھیک

نہیں ہو جاتی

بازل کی باتیں سن کر من ہلکا سا مسکرادی

من یہ ایپل کھاؤ اور بازل مجھے اپ سے

کچھ بات کرنی ہے کومل نے پلیٹ من کے

اگے رکھتے بازل کی طرف دیکھتے سیریس

موڈ میں کہا

خیریت ؟؟

بازل نے حیرت سے پوچھا

وہ مجھے اپ کے ساتھ جانا ہے۔۔

کومل نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپس میں

مڑوڑتے کہا

تو بازل کو اس کی بات کی ذرا بھی سمجھ

نہیں ائی

کہاں جانا ہے میرے ساتھ ؟؟

بازل نے سیب کا سلائس من کی طرف بڑھاتے کہا

آپ کے گھر۔۔۔ کومل نے معصومیت سے کہا

تو بازل نے گردن موڑ کر کومل کی طرف دیکھا

جو سر جھکا کر مزے سے مسکرا رہی تھی

ابھی بازل کچھ کہتا جب قرار روم میں ایا

بازل چلیں۔۔۔

قرار نے بنا من کی طرف دیکھتے بازل سے کہا

میں من کو لے کر ارہا ہوں تم چلو۔۔

بازل نے کہا تو قرار فورا نکل گیا پھر بادل
من کو گود میں اٹھا کر وہیل چیئر پر بٹھا کر
گاڑی تک لایا قرار پہلے سے ہی ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھا تھا
من کو اتے دیکھ کر وہ فورا گاڑی سے نکلا
اور پچھلا دروازہ کھولا
پھر بازل اور قرار دونوں نے من کو گاڑی میں
بٹھایا کومل تم من کے ساتھ بیٹھ جاؤ
میں بائیک پر اتا ہوں
بازل کومل سے کہا
نہیں مجھے بھی اپ کے ساتھ بائیک پر جانا ہے
آپ من کی فکر نہیں کریں بھائی ہیں اس کے
ساتھ کومل نے سہولت سے منع کرتے بازل کو

گھور کر دیکھا تو وہ ہلکا سا مسکرا کر اگے

بڑھ گیا

او کے بھائی گھر ملتے ہیں۔۔ ہیو آ سیف جرنی

کومل نے قرار کو ایک انکھ ونک کرتے کہا تو

قرار سر جھٹک کر ہلکا سا مسکرا دیا اور

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ

کر دی کومل بھی بادل کے ساتھ بائیک

پر بیٹھ گئی

بہت مزہ اتا ہے تمھیں میرے ساتھ بائیک

پر چڑھ کر بیٹھنے کا

بادل نے مسکرا کر کہا

ہاں بہت مزہ اتا ہے پر مجھے لگتا ہے اپ کو بل

اتا ہے کومل نے خفگی سے کہا

تو باذل قہقہہ لگا کر ہنسا

اور میرے ساتھ کیا کیا کرنے میں مزہ اتا ہے

بتانا ذرا۔۔

باذل نے شریر لہجے میں پوچھا

سب کچھ۔۔

کومل نے مزید باذل کے ساتھ چپکتے کہا

سوچ لو میرے جذباتوں کو ہوا دے رہی ہو تم

باذل نے موڈ میں کہا

اب میں آپ کے ہاتھ اسی دن اؤں گی جب آپ

مجھے گھر لے کر جائیں گے

کومل نے سیدھی دھمکی دی

ایسی بات ہے تو لو ابھی لے جاتا ہوں

باذل بائیک اپنے گھر کے راستے پر ڈالتے ہوئے بولا

ارے نہیں ابھی نہیں پہلے بابا سے تو بات کر لیں

کومل نے بادل کے بازو پر ہلکی سی چپت

لگا کے کہا

ٹھیک ہے یار میں اج ہی بات کروں گا اب خوش

بازل نے شوخ لہجے میں پوچھا

جی بہت ۔۔

کومل نے بادل کی کمر پر سر رکھتے کہا

من اور قرار خاموشی سے سفر کر رہے تھے

قرار گاہے بگاہے بیک مرر سے من کو دیکھ رہا تھا

جو سر جھکائے جانے کن سوچوں میں گم تھی

کچھ چاہیے بھوک لگی ہے یا پیاس

قرار نے جان بوجھ کر بات شروع کی

من نے بنا قرار کی طرف دیکھے نفی میں سر ہلا دیا

تو قرار گہرا سانس لیتے ڈرائیونگ پر فوکس

کرنے لگا

من گھبرا گئی تھی اس وقت سب ڈائننگ ٹیبل

پر بیٹھے تھے جبکہ قرار ابھی کمرے سے

فریش ہو کر نہیں ایا تھا پانچ منٹ بعد قرار ایا

اور من کے ساتھ والی خالی کرسی گھسیٹ

کر بیٹھ گیا

قرار کے اتے ہی سب نے کھانا شروع کیا

من کو کھانا قرار نے خود پلیٹ میں نکال

کر دیا من چپ چاپ قرار کی ایک ایک

حرکت کو دیکھ رہی تھی

قرار نے کھانا نکال کر پلیٹ من کے اگے کی

پھر اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنے لگا

من چھوٹے چھوٹے نوالے لے کر کھانا کھانے لگے

سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے

کومل بازل کے پلیٹ میں ہی کھانا شروع ہو گئی

بازل نے محبت سے کومل کی طرف دیکھا

اور اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اسے اتنی

محبت کرنے والی بیوی دی تھی

جو اتنے برے وقت کے بعد بھی اج بازل کے

ساتھ تھی

من نے کھانا کھاتے اپنا دایاں ہاتھ اپنی

گود میں رکھا ہی تھا جب قرار نے جھٹ

سے ٹیبل کے نیچے سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

من نے حیرت سے قرار کی طرف دیکھا

جو کھانے سے بھرپور انصاف کر رہا تھا

من نے غصے سے قرار کی طرف دیکھا پھر

سب کی طرف جو کھانے میں مصروف تھے

پھر کھینچ کر اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا پر چھڑا

نہیں پائی قرار کی گرفت مضبوط تھی

من نے اپنے انگوٹھے کا ناخن زور سے قرار

کے ہاتھ میں گاڑھا پر اسے تو کوئی فرق

ہی نہیں پڑا من آنکھوں میں غصہ لیے

قرار کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

دل تو کر رہا تھا اس کا سر پھاڑ دے

پر سب کی موجودگی کی وجہ سے چپ رہی

قرار نے من کی طرف دیکھتے ہلکی سی سمائل

پاس کی تو من کو مزید تپ چڑھ گئی

انکل مجھے اپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

بازل نے کھانا ختم کرتے ہی زوالقرنین

صاحب سے کہا

بولو بیٹا۔۔۔زوالقرنین صاحب نے نیپکین

سے ہاتھ صاف کرتے کہاتو سب بازل

کی طرف دیکھنے لگے

اگراپ سب کی اجازت ہو تو میں کومل

کو اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہتا ہوں

باذل نے سب گھر والوں کی طرف دیکھتے

اجازت چاہی تو سب مسکرا کر ایک

دوسرے کی طرف دیکھنے لگے

بیٹا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے پر کومل

اس حالت میں اکیلی کیسے رہے گی آپ

تو کام پر چلے جایا کرو گے یہ اکیلی

کس طرح رہے گی

رومیسہ بیگم نے سمجھداری سے کام لیا

باذل کو بھی ان کی بات ٹھیک لگی

ٹھیک ہے جب تک بے بی نہیں ہو جاتا

کومل یہی رہ لے میں روز اس سے ملنے

اجایا کروں گا

باذل نے کومل کی طرف دیکھتے محبت

سے کہا پر کومل کے چہرے پر سخت

تاثرات دیکھ کر باذل کی مسکراہٹ

سمٹ گئی

نہیں بیٹا اپ بھی کیوں جاؤ گے یہ آپ

کا بھی گھر ہے اپ بھی تب تک یہی

رہو گے۔۔

ذوالقرنین صاحب لہجے میں محبت اور

مان چھلک رہا تھا جبکہ کومل اپنے بابا

کی بات سن کر مطمن ہو گئ تھی

لیکن سر میں کیسے۔۔۔

کیوں اپ کیوں نہیں رہ سکتے کیا پرابلم ہے

اپ کو؟؟

ابھی باذل منع کرتا کومل فورا بول پڑی

کومل بچوں جیسی باتیں مت کرو میں

اتنے مہینے یہاں کیسے رہ سکتا ہوں

باذل نے کومل کو سمجھاتے کہا

دیکھو بیٹا اپ بھی ہمارے بیٹے ہی ہو اپ

بھی یہیں رہو گے جب تک اپ چاہو

یہ ہمارا حکم ہے اور ہم امید کرتے ہیں

اپ ہمارا مان نہیں توڑیں گے

ذوالقرنین صاحب نے بات ہی ختم کردی

اب بازل کیا کہتا وہ چپ ہو کر بیٹھ گیا

پر کومل بہت خوش تھی جبکہ بازل دل ہی

دل میں اج رات کومل کے ہوش ٹھکانے

لگانے کا پلان بنانے لگا

سمن بیگم میں سوچ رہا ہوں بچوں کا

ولیمہ دھوم دھام سے کردیں اپ اور ماں

کا کیا خیال ہے

ذوالقرنین صاحب نے رومیسہ بیگم اور سمن

بیگم سے پوچھا

ماشاءاللہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے پر

من ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی ہے

میں تو کہتی ہوں کومل کی ڈلیوری کے
بعد ولیمہ رکھ لیتے ہیں تب تک من بھی
پوری طرح سے ٹھیک ہو جائے گی
رومیسہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو سب
کو ان کی بات ٹھیک لگی
زوالقرنین صاحب نے بھی بات کو سمجھتے
سر ہلا دیا ولیمے کے نام پر من کو ذرا بھی
خوشی نہیں ہوئی تھی ابھی اسے قرار سے
بہت حساب کتاب کرنے تھے
پھر رہی بات ولیمے کی تو وہ دیکھا جائے گا
ایسا من سوچ رہی تھی اس کا ہاتھ ابھی
بھی قرار کے ہاتھ میں ہی تھا وہ ساتھ
ساتھ چھڑوانے کی کوشش بھی کر رہی تھی

پر قرار کا ابھی موڈ نہیں تھا

بھائی مجھے لیٹنا ہے میں تھک گئی ہوں بیٹھ کر

من نے باذل سے کہا تو قرار نے آہستہ سے

اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

ہاں بیٹا کافی دیر سے بچی بیٹھی ہے اب

اسے ارام کرنے دو اور اپ سب بھی ارام کرو

ذوالقرنین صاحب نے کھڑے ہوتے کہا تو

باذل فورا اٹھا اور من کو گود میں اٹھا کر

قرار کے کمرے میں لے گیا

جبکہ قرار کو برا لگا تھا کہ من نے اسے کیوں

نہیں بولا کومل باذل کے پیچھے ہی چلی گئی

باذل نے آرام سے من کو بیڈ پر لٹایا اور اس

پر کمفرٹر اوڑھا دیا

میں ساتھ والے کمرے میں ہی ہوں کچھ

چاہیے ہو گا تو بلا لینا

بازل نے من کے ماتھے پر لب رکھتے کہا تو

من نے سر ہلا دیا قرار کمرے میں ایا تو

من چھت کو گھور رہی تھی

میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے میڈیسن کھا لو

پھر سو جانا قرار نے پانی کا گلاس اور

دوائیاں من کی طرف لے جاتے کہا

اس نے بیٹھ کے سائیڈ ٹیبل پر پانی اور

میڈیسن رکھی اور خود سہارا دے کر من

کو اٹھانے لگا قرار نے میڈیسن اور پانی من

کی طرف بڑھایا تو اس نے چپ چاپ

میڈیسن کھا لی

آپ بھابھی کو بلادیں مجھے چینج کرنا ہے

من نے اہستہ سے کہا تو قرار نے اپنی

ہنسی دبائی

من کے پیچھے تکیہ رکھ کر اسے سہارا دے

کر بٹھایا اور خود الماری سے من کے لیے

ایک ارام دہ سوٹ نکالا پھر کمرے کا

دروازہ لوک کیا اور من کے پاس اکر

بیٹھ گیا من کے دماغ میں خطرے کی

گھنٹی بجی

آاپ۔۔بھابی کو بلائیں پلیز۔۔۔۔

من نے گھبراتے ہوئے کہا

میں کروادیتا ہوں قرار نے من کے قریب

کھسکتے کہا

نہیں میں خود کر لیتی ہوں

من نے ہاتھ سامنے کرتے اپنے اور قرار کے بیچ

فاصلہ بنا کے کہا

ڈر کیوں رہی ہو کھا نہیں جاؤں گا تمہیں

قرار نے من کے اوپر سے بلینکٹ ہٹاتے کہا

تو من مزید گھبرا گئی

قرار۔۔۔

ہششش۔۔۔چپ ہو جاؤ اور مجھے میرا کام

کرنے دو۔۔

قرار نے من کے گلابی ہونٹوں پر انگلی

رکھتے کہا۔۔

لائٹ آف کر دیں۔۔۔

من کا دل زور زور شور سے دھڑک رہا تھا

قرار نے من کی بات ان سنی کر دی

پھر قرار نے آہستہ سے من کی شرٹ اتار دی

شرم سے من نے زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں

من کا دودھیا سراپا قرار کے دل میں ہلچل

مچا گیا تھا گردن سے نیچے گریبان پر موٹا

سا تل قرار کو اسے اپنے ہونٹوں سے چکھنے

پر مجبور کر رہا تھا قرار یک ٹک من

کے حسین سراپے کو دیکھ رہا تھا

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اس کی

ختم ہو گئی تھی جبکہ دل پوری رفتار

سے دھڑک رہا تھا

من نے بلینکٹ پکڑ کر خود پر لینا پر قرار

نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلا یا

اور من کی حالت کے پیش نظر اسے

شرٹ پہنانے لگا پھر قرار کے ہاتھ من

کے ٹراؤزر پر گئے جسے من نے فورا روک دیے

قرار میں کر لوں گی من نے جلدی سے کہا

اور خود پر بلینکٹ لینے لگی

تمہیں شرٹ لیس دیکھ کر کھا تو نہیں گیا نا

اب بھی کچھ نہیں کروں گا

قرار نے کہتے ساتھ ہی من کا اہستہ سے

ٹراؤزر اتار دیا من تو رونے والی ہو گئی

پر قرار نے اس بار بڑی شرافت کا مظاہرہ

کرتے بنا من کی طرف دیکھے اسے ٹراؤزر

پہنا دیا

اس نے نرمی سے من کو لٹا کر اس پر

کمفرٹر اوڑھا دیا اور لائٹ اف کر کے
من کی دوسری سائیڈ پر آ کر لیٹ گیا تو
من نے سکون کا سانس لیا من کا خوبصورت
سراپہ ابھی بھی قرار کے دماغ میں گھوم
رہا تھا دل تو چاہ رہا تھا ابھی من پر چڑھ
کر اسے ساری رات پیار کرے پر من کی
طبیعت کی وجہ سے اسے صبر کا گھونٹ
پینا پڑا

کافی دیر گزر گئی پر دونوں کو ہی نیند نہیں
آ رہی تھی قرار تو کروٹیں بدلتے بدلتے تھک گیا

من۔۔۔۔

قرار نے من کی طرف کروٹ لیتے سرگوشی کی

جی۔۔۔

من نے بھی اہستہ سے جواب دیا

ابھی بھی ناراض ہو؟؟

قرار من کی انکھوں میں ابھی بھی اپنے لیے

ناراضگی دیکھ رہا تھا

اپ کو اس سے کیا؟؟

من نے رندھی اواز میں کہا تو قرار فورا

اٹھ کر بیٹھا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ

آن کیا۔۔۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو مجھے بہت فرق پڑتا ہے

تمہاری ناراضگی سے۔۔

لیمپ کی مدھم روشنی میں من کے چہرے

کے نقوش صاف دکھائی دے رہے تھے

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ؟؟

سب کے سامنے اچھا بننے کے لیے نا؟؟

من کے لہجے میں سختی در آئی

کیا مطلب؟؟

قرار نے ناسمجھی سے کہا

جب میں گھٹیا اور بدکردار ہوں تو آپ

میرے اگے پیچھے گھوم کر میری کیئر

کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ لو دیکھ لو

اس لڑکی نے مجھ پر چلنے والی گولی

خود پر لی اب میں اس کی اچھے سے

کیئر کر رہا ہوں تا کہ میں ماہان بن جاؤں

من نے سخت لہجے میں قرار کو سنا دیا

آج تو اپنے منہ سے خود کے لیے یہ گندے

الفاظ استعمال کر لیے ہیں من آئندہ

مت کرنا اور رہی بات ماہان بننے کی تو

مجھے کوئی شوق نہیں ہے ماہان

بننے کا میں تم سے محبت کرتا ہوں اور

تم میری بیوی ہو اس لیے مجھے فکر ہے

تمہاری۔۔۔

قرار کا بھی لہجہ سخت تھا

کیوں نہ بولوں؟؟ جب خود یہی الفاظ میرے

لیے بولے تھے تب گندے نہیں لگے تھے اب

میں کہہ رہی ہوں تو اپ کو ہول اٹھ رہے ہیں

من کے غصے سے آواز اونچی ہو گئی

میں غلطی پر تھا من معاف کر دو مجھے

قرار نے دھیمے لہجے میں کہا

نہیں کرنا مجھے اپ کو معاف

بلکہ ایک کام کرو اپ مجھے معاف کر دو

بخش دو مجھے۔۔۔۔

من کے آنسو اس کے بالوں میں جذب ہونے لگے

قرار کے دل کو کچھ ہونے لگا

من ایک موقع دے دو مجھے تم جیسا کہو گی

تمہارا اقرار ویسا تمہیں بن کر دکھائے گا

بس ایک موقع دے دو یار

قرار نے من کے قریب ہوتے کہا

دور رہ کر بات کریں بہت فائدہ اٹھا لیا

اپ نے میری محتاجی کا اب مزید نہیں

من نے انگلی اٹھاتے شعلہ برساتی آنکھوں

سے قرار کی طرف دیکھتے کہا

میں نے کون سا فائدہ اٹھایا؟؟

قرار نے حیرت اور افسوس سے من کی

طرف دیکھا

ابھی دو گھنٹے پہلے۔۔۔

من نے قرار کو کپڑے چینج کرنے والی

حرکت یاد دلائی

شوہر ہوں تمہارا اور محرم بھی۔۔۔۔

قرار نے ادھر ادھر دیکھتے نرم لہجے میں کہا

شوہر۔۔۔

نہیں چاہیے مجھے ایسا شوہر جو اپنی بیوی

پر شک کرتا ہو جو اپنی بیوی پر ذرا سا

بھی اعتبار نہیں کرتا ہو جو اپنی بیوی کو

گھٹیا بد کردار اور رکھیل جیسے الفاظ کہے

جو حق مہر اور منہ دکھائی کے نام پر

اپنی بیوی کا منہ تھپڑوں سے لال کرے

من نے ایک ہی سانس میں آج قرار کو

خود پر کیا جانے والا ایک ایک ظلم یاد دلایا

قرار مزید شرمندگی سے سر جھکا گیا

تم نے کہا تھا تمہیں مجھ سے محبت ہے

اسی محبت کی خاطر مجھے معاف کر دو

قرار آج ہر صورت من کو منانا چاہتا تھا

کبھی نہیں اپ نے بہت دل دکھایا ہے میرا

میں کبھی نہیں بھولوں گی اور نہ ہی آپ

کو معاف کروں گی

من آج کسی صورت ٹل نہیں رہی تھی

میں ایسا کیا کروں کہ تم مجھے معاف کر دو

قرار نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا

ٹھیک ہے تو پھر چھوڑ دیں مجھے۔۔۔۔

من نے روتے ہوئے قرار کو کہا

قرار کو لگا اس کے سینے سے کسی نے دل

نکال لیا ہو

اگر چھوڑنا ہی تھا تو مرنے دیتی مجھے

کیوں مجھ پر چلنے والی گولی تم نے

خود پر لی

قرار کے کب کے رکے آنسو اب بہے نکلے تھے

تو آپ مرنے دیتے مجھے۔۔

کیوں بچایا مجھے جانتی ہوں میں کچھ دن

محبت سے رہیں گے پھر کسی بات پر

شک کر کے بد کرداری کا الزام لگا دیں گے

اس سے اچھا میں مر ہی جاتی

من کی اب ہچکیاں بندھ گئی تھیں

قرار نے کوئی جواب نہیں دیا وہ خالی

انکھوں سے کچھ دیر من کی طرف دیکھ

کر پھر آہستہ سے اٹھا اور بالکنی میں آگیا

قرار بالکنی میں اکر کھڑا ہو گیا اتنی ٹھنڈی

ہوا بھی اس کے سینے کی گھبراہٹ کو دور

نہیں کر پا رہی تھی قرار نے شرٹ اتاری

اور بالکنی میں رکھی کرسیوں پر ایک

کرسی پر پھینک دی اور خود دونوں ہاتھ

ریلنگ پر رکھ کر تھوڑا سا اگے کو جھک

کر کھڑا ہو گیا آنسو تو اتر اس کے گال

بھگو رہے تھے دل اور دماغ میں ایک ہی

بے چینی تھی من اسے چھوڑنے کو تیار تھی

پر معاف کرنے کو نہیں

من کو درد تو ہو رہا تھا قرار کو تکلیف دے

کر پر وہ قرار کا لگایا گیا اپنے کردار پر

الزام بھلا نہیں پا رہی تھی من دوائیوں

کے زیر اثر سوچوں میں گم کب سو گئی

اسے خود بھی پتہ نہیں چلا

قرار ساری رات بالکنی میں کھڑا رہا اور

انے والے وقت کے بارے میں سوچتا رہا

تو کیا من اسے چھوڑ کر چلی جائے گی

تو کیا وہ قرار کو کبھی معاف نہیں کرے گی

تو کیا ساری زندگی قرار من کے لیے تڑپتا

رہے گا من کی معافی کے لیے بے چین رہے گا

اس کی محبت کے لیے تڑپتے سسکتے یوں

ہی مر جائے گا سو سوال تھے پر جواب

ایک ہی تھا قرار کے پاس اور وہ جواب تھا

ہاں شاید۔۔۔

قرار اب ساری زندگی من کی محبت اس کی

معافی کے انتظار میں مر جائے گا

قرار نے لمبا سانس لیا اور اوپر آسمان

کی طرف دیکھا جہاں چاند پورے اب وتاب

سے چمک رہا تھا اور اس کے ارد گرد

چمکتے ستارے اسمان اور چاند کی

خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہے تھے

قرار کتنی ہی دیر ٹک ٹکی باندھے چاند کو

دیکھتا رہا سوچوں کا مرکز ابھی بھی من ہی
تھی کافی دیر بعد من کی انکھ کھلی
اس نے ادھر ادھر دیکھا پر قرار شاید
ابھی بھی اتنی ٹھنڈ میں بالکنی میں
ہی تھا من کے دل کو کچھ ہوا پھر اس
نے سر جھٹک دیا اسے واش روم جانا تھا
پر سہارا دے کر اٹھانے والا اس وقت
کوئی نہیں تھا من کی آنکھیں بھیگ گئی
دل تو کیا زور زور سے روئے اپنی بے بسی
پر اپنی محتاجی پھر وہ خود اٹھنے کی
کوشش کرنے لگی پر کمر کے زخم پر
جھٹکا لگنے سے درد کی تیز لہر اٹھی
من کی چیخ نکل گئی قرار ایک دم چونک

کر کمرے میں بھاگا تو من بیڈ پر اٹھنے

کے چکر میں ہلکا سا کمرا اوپر ہی اٹھائے

سٹل لیٹی زور و شور سے رو رہی تھی

من کیا ہوا کیوں اٹھ رہی ہو ؟؟

قرار نے ارام سے من کو دوبارہ سے لٹاتے کہا

جب جانتے ہیں میں محتاج ہوں تو کیوں

اکیلا چھوڑ دیتے ہیں مجھے

اگر تھک گئے ہیں سنبھالتے تو سیدھی طرح

بول دیں۔۔۔

من نے روتے ہوئے شکوہ کیا

پانی چاہیے ؟؟

قرار نے اس کی کڑوی باتوں کو اگنور کرتے

نرم لہجے میں پوچھا

مجھے واش روم جانا ہے من نے سخت لہجے

میں کہا تو قرار نے اہستہ سے من کو اٹھایا

اور واش روم کے اندر کھڑا کر کے خود

باہر کھڑا ہو گیا من نے فریش ہو کر قرار

کو اواز لگائی تو اس نے من کو اٹھا کر

دوبارہ سے بیڈ پر لٹا دیا

اچھے سے کمفرٹر من پر اوڑھا کر خود

صوفے پر بیٹھ کر سر صوفے کی پشت

پر ٹکا لیا

بیڈ پر میں ہوں اس لیے یہاں سونے میں

مسئلہ ہو رہا ہے آپ کو؟؟

من کو شاید قرار کا اگنور کرنا اچھا نہیں

لگ رہا تھا

مسئلہ مجھے نہیں تمہیں ہے کیونکہ میں
تمہاری محتاجی کا فائدہ اٹھاتا ہوں
قرار نے نرم لہجے میں کہا اور اٹھ کر من
کے پاس اکر لیٹ گیا
من تو قرار کی بات پر چپ سی ہو گئی
من کی پوری توجہ قرار پر کی تھی
وہ شرٹ لیس ہی من کی چیخ سن کر
آگیا تھا مطلب وہ اتنی ٹھنڈ میں بنا شرٹ
کے ٹیرس پر کھڑا تھا
من کا دل کیا ابھی اٹھ کر قرار سے اپنی
باتوں کی معافی مانگ لے وہ جانتی تھی
قرار اس کی باتوں سے ہرٹ ہوا ہے پر ہرٹ
تو من بھی ہوئی تھی ایک بار نہیں بہت بار

بہت شوق چڑھا ہے تمہیں میرے ساتھ راتیں گزارنے کا؟؟

کومل سونے کی تیاری کر رہی تھی جب بادل غصے سے بھرا اس کے سر پر سوار ہوا

ہاں تو شوہر ہیں اپ میرے اگر شوق چڑھ بھی جائے تو اس میں برائی کیا ہے

کومل نے بازل کی بات ہوا میں اڑائی

مجھے لگا تھا تم آدھی پاگل ہو پر نہیں تم پوری کی پوری مینٹل ہو

بازل نے غصے سے بھنا کر کہا اور تکیہ پکڑ کر صوفے پر لیٹ گیا

شرافت سے بیڈ پر ائیں ورنہ غصہ مجھے بھی اتا ہے کومل بازل کو گھورتے ہوئے کہا

تمہاری اتنی مجال تم مجھ پر غصہ کرو

ٹانگیں توڑ کر بیڈ پر پھینک دوں گا تمہیں

بادل کو کومل پر شدید غصہ ارہا تھا

اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں اپ مجھے تو

لگتا ہے اب اپ مجھ سے محبت ہی نہیں کرتے

کومن نے رندھی آواز میں کہا

تم ایک بات کان کھول کر سن لو میں یہاں

صرف سر ذواقرنین صاحب کی وجہ

سے رکا ہوں یہ صرف میرا نہیں میری بہن

کا بھی سسرال ہے اور مجھے مناسب

نہیں لگے گا اتنے مہینے میں بے شرموں

کی طرح اپنے سسرال میں رہوں

سمجھی تم اور یہ سب تمہاری وجہ سے

ہوا ہے اس لیے تمہاری سزا یہ ہے جب تک
بے بی نہیں ہو جاتا تم مجھ سے دور رہو گی
ناؤ گڈ نائٹ۔۔۔

بازل کومل کی نیندیں حرام کر کے خود
مزے سے سونے لیٹ گیا کومل کے انسو
چھم سے نکلے

میں ایک مہینہ پہلے دور رہی آپ سے پھر
اپ ائیٹ پھر سے دور ہو گئے اب پھر سات
مہینے دور رہنے کی سزا دے رہے ہیں
اپ کل اپنے گھر چلے جانا میں بابا سے
بات کر لوں گی اور روز مجھ سے ملنے
انے کی بھی زبردستی نہیں ہے میں صبر
کر لوں گی کومل نے روتے ہوئے کہا اور لیٹ

کر کروٹ لے لی

بازل کی طرف اس کی پشت تھی بادل نے

مسکرا کر کومل کی طرف دیکھا جو منہ

پر ہاتھ رکھے ہچکیاں روک رہی تھی

وہ آہستہ سے اٹھا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ

پر لیٹ گیا کومل کو محسوس ہو گیا تھا پر

وہ سٹل لیٹی رہی

کچھ سیکنڈ بعد کومل کو اپنی شرٹ کے

اندر سے کمر پر بازل کی انگلیاں رینگتی

محسوس ہوئیں آہستہ آہستہ بادل کا ہاتھ

اوپر کی طرف جانے لگا

بازل پلیز جب اپ فیصلہ کر ہی چکے ہو مجھ

سے دور رہنے کا تو اب پاس کیوں ارہے ہیں

کومل کی اواز میں بازل کے لیے ناراضگی تھی
بازل جھٹکے سے اٹھا اور اہستہ سے کومل
کا رخ اپنی طرف موڑ کر اس کے نرم گداز
گلابی ہونٹوں پر جھک گیا کومل کی ناراضگی
اور بازل کا غصہ پل میں ختم ہو گیا تھا
قرار من کو ناشتہ کروا کر خود بنا ناشتے
کیے ہی افس جا چکا تھا عمر حیات کا
ذوالقرنین صاحب کو فون ایا تھا وہ ایزل
حیات کی طرف سے معافی مانگ رہے تھے
اور انہوں نے بادل کو بھی دوبارہ سے آفس
جوائن کرنے کا بولا
پر ذوالقرنین صاحب نے صاف منع کر دیا کہ
ان کا داماد ان کی ہی کمپنی سنبھالے گا

کہیں ادھر ادھر جاب نہیں کرے گا

بادل کو جب پتہ چلا وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا

سر میرے خیال سے مجھے حیات انڈسٹری

میں ہی جاب کرنی چاہیے

بادل نے زوالقرنین صاحب کی ناراضگی کے

ڈر سے ہچکچاتے ہوئے کہا تو انہوں نے

گھور کر بادل کو دیکھا

بیٹا جی ہم نے بیٹا کہا نہیں مانا بھی ہے اگر

اپ قرار کے ساتھ مل کر کمپنی نہیں

سنبھالنا چاہتے تو ٹھیک ہے پھر مجھے ہی

جانا پڑے گا میں نے تو سوچا تھا میرے دو

بازو بن گئے ہیں اب میں ارام کرتا ہوں پر

نہیں چلیں بیٹا جیسے اپ کی مرضی

ذوالقرنین صاحب نے بازل کو فل ایموشنل بلیک میل کیا اس سے پہلے بادل کچھ کہتا کومل بول پڑی

رہنے دے بابا اپ ارام کریں میں کل سے آفس جوائن کرلوں گی ٹھیک ہے مجھے اتنی سمجھ نہیں ہے پر بھائی سمجھادیں گے

کومل نے بے نیازی سے کہا

اوور ایکٹنگ میں تو باپ بیٹی نے ریکارڈ قائم کرر کھا ہے

بازل نے جل کر سوچا

ٹھیک ہے میں اج ہی جوائن کرلیتا ہوں

بازل نے گہرا سانس لیتے کہا اور سر جھکا کر ناشتہ کرنے لگا

ذوالقرنین صاحب نے کومل کو ایک انکھ ونک

کی تو کومل کے ساتھ ساتھ رومیسہ بیگم اور

سمن بیگم نے بھی اپنی ہنسی بمشکل

کنٹرول کی بادل نے افس جوائن کر لیا تھا

ایک ہی دن میں اس نے قرار کو اپنے کام

کی وجہ سے امپریس کر دیا تھا

قرار کو اسے کچھ سمجھانے کی ضرورت

ہی نہیں پڑی تھی وہ بہت ٹیلنٹ تھا یقینا

یہی وجہ تھی عمر حیات اسے واپس جوائن

کرنے کی افر کر رہے تھے

قرار اور بازل نے ایک بہت بڑی ڈیل سائن کی

جس وجہ سے قرار کو ایک ہفتے کے لیے لندن

جانا پڑ رہا تھا پر من ابھی پوری طرح سے

ٹھیک نہیں ہوئی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا

وہ بازل کو بھیج دے پر کومل کی کنڈیشن

کی وجہ سے وہ اسے بھی نہیں کہہ سکتا تھا

اج ایک ہفتہ ہو گیا تھا بادل کو افس

جوائن کیے قرار کا سارا دن افس میں گزرتا

رات کو وہ من کا بہت اچھے سے خیال رکھ

رہا تھا ہاں جب اس نے چینج کرنا ہوتا تو وہ

سمن بیگم سے کہہ دیتا تھا من اب خود ہی

اہستہ اہستہ چلنے لگی تھی

زخم بھی کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا

قرار نے من کو ڈنر کروایا اور خود پیکنگ کرنے

لگا کل دوپہر اس کی فلائٹ تھی

من چپ چاپ قرار کو پیکنگ کرتا دیکھ رہی تھی

پر پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی وہ پیکنگ کیوں

کر رہا ہے

من میں ایک ہفتے کے لیے لندن جا رہا ہوں

کل دوپہر میری فلائٹ ہے اگر جلدی کام ہو گیا

تو انشاءاللہ جلدی اجاؤں گا تم اپنا بہت

اچھے سے خیال رکھنا اور پلیز میڈیسن ٹائم

پر لیتی رہنا قرار بزی موڈ میں من کو بتا رہا تھا

اور سمجھا بھی رہا تھا ایک ہفتے کا سن کر

من کا پارہ چڑھ گیا

میں نے کب کہا اپ جلدی ایئے گا جب کام

ختم ہو تو اجایئے گا اور رہی بات اپنا خیال

رکھنے کی تو میں دودھ پیتی بچی نہیں ہوں

نہ ہی مٹی کھاتی ہوں اپنا خیال مجھے رکھنا

اتا ہے۔۔۔

ایک ہفتہ من قرار سے دور رہے گی اس نے

اس بات کا غصہ اس طرح قرار پر نکالا

قرار من کے لہجے میں غصہ محسوس کر کے

چپ سا ہو گیا پر وہ یہ نہیں جانتا تھا یہ

غصہ اس سے دور رہنے کا ہے

میرا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا قرار نے من کی

طرف دیکھتے نرمی سے کہا

اپ اپنے مطلب اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے

شکر مناؤں گی ایک ہفتہ اپ کی شکل دیکھنی

نہیں پڑے گی

من نے سرد لہجے میں کہا اور اہستہ سے

لیٹ کر انکھیں موند لیں

قرار اپنی جگہ ہکا بکا سٹل کھڑا رہ گیا

مطلب من اس سے اتنا چڑنے لگ گئی تھی

کہ اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی

قرار کی انکھیں بھیگ گئیں وہ بالکنی میں

اکر اپنی انکھیں صاف کرنے لگا

یقینا یہ وہی انسو ہے من جو میں تمہیں

دے چکا ہوں قرار نے ہاتھ پر لگے انسو دیکھ

کر سوچا

اج قرار کو گئے دو دن ہو گئے تھے پیچھے

بازل نے سارا افس سنبھال لیا تھا

ذوالقرنین صاحب تو بادل سے بہت زیادہ

خوش تھے انہوں نے کبھی سوچا نہیں تھا

انہیں بیٹے جیسا داماد ملے گا

من اپنے کمرے میں گم سم بیٹھی تھی جب

کومل ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ڈبہ لے

کر آئی

من اپ کا پارسل ایا ہے کومل ایک چھوٹا سا

ڈبہ لے کر من کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گئ

میرا پارسل پر میں نے تو کچھ بھی نہیں

منگوایا۔۔

من نے حیرت سے خوبصورت باکس کی

طرف دیکھا جسے بہت خوبصورتی سے

پیک کیا گیا تھا

ڈونٹ وری من بھائی نے بھیجا ہے اپ کے لیے

کومل نے من کی معلومات میں اضافہ کیا

اپ کے بھائی کو کچھ دینا ہی تھا تو خود

دے دیتے یا ان کی شان میں گستاخی

ہوتی ہے من نے اہستہ سے کہا

اچھا جب وہ آئیں ان سے لڑ لینا ابھی تو

کھول کر دیکھیں اسے۔۔۔

کومل کو بے چینی ہو رہی تھی قرار نے من

کو کیا گفٹ بھیجا ہے

من آہستہ آہستہ پیکنگ کھولنے لگی ڈبے میں

خوبصورت سا کارڈ تھا جس پر بڑے حروف

میں سوری لکھا تھا ساتھ ایک چھوٹا سا

باکس تھا من نے باکس کھول کر دیکھا تو

اس میں ایک خوبصورت چین لاکٹ تھا

جس پر اردو میں چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ کے

ساتھ ''قرارِ من'' لکھا تھا

من نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں پکڑے اس

لوکٹ کو دیکھا اس نے اپنی زندگی میں اتنا

خوبصورت لوکٹ نہیں دیکھا تھا

کیونکہ لاکٹ بہت ہی خوبصورت سے ڈیزائن

کیا گیا تھا

واؤ کتنا خوبصورت ہے یہ۔۔

کومل نے من کے ہاتھ میں پکڑا چین لاکٹ دیکھ

کر دل سے تعریف کی

من کارڈ پر بھائی نے کچھ لکھا ہے وہ اپ اکیلے

پڑھو تب تک میں اپ کے لیے سوپ لے کراتی ہوں

کومل ارام سے وہاں سے کھسک گئی

من نے دھڑکتے دل کے ساتھ کارڈ کھولا

سنو قرارِ من

مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے

یہ دنیا خوبصورت ہو گئی ہے

خدا سے روز تم کو مانگتا ہوں

میری چاہت عبادت ہو گئی ہے

وہ چہرہ چاند ہے انکھیں ستارے

زمین پھولوں کی جنت ہو گئی ہے

بہت دن سے تم کو دیکھا نہیں ہے

چلے بھی آؤ مدت ہو گئی ہے

سنو جانِ من پیار ہے تم سے بے پناہ سن لو

اب تم ہی کو خدا سے مانگا ہے

جب بھی مانگی کوئی دعا سن لو

ابتدا عشق کی ہوئی تم سے

تم ہو چاہت کی انتہا سن لو

تیرے بن جی نہیں سکتے ہم

لوٹ اؤ میری صدا سن لو

دیکھ لو زندگی ادھوری ہے نہ رہو

اور اب جدا سن لو

تم صرف تم ہو زندگی میری

سچ ہے یہ باخدا سن لو

If i make any mistake

Plz correct me.

Iff i ever hurt you.

Plz confess to me

If forget something, plz remind me

If couldn't give you time, plz understand me.

I'm pull of faults and imperfections, plz don't blame me and stay loyal to me. Because you the mean world to me ❣️ It's all start with a cute kiss but you are the most important person of my life I love you janeman I love you and I am sorry for everything

دو انسو ٹوٹ کر کارڈ پر گرے من نے ہاتھ
کی پشت سے انکھیں صاف کیں کارڈ بند
کرکے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر چین
لوکٹ اس کے اوپر رکھ دیا اور خود بیڈ کراؤن
سے اہستہ سے ٹیک لگالی
وہ تو خود قرار سے دور نہیں جانا چاہتی تھی

پر اتنی اسانی سے اسے معاف بھی نہیں
کرنا چاہتی تھی من کی سمجھ میں نہیں
ارہا تھا وہ کیا کرے
قرار کو ابھی معاف کر دے یا اس رشتے
کو وقت دے

من اج دل ہی دل میں بہت خوش تھی
اج رات قرار نے واپس اجانا تھا اس نے یہ
ایک ہفتہ قرار کے بغیر کیسے گزرا یہ صرف
اس کا دل ہی جاتا تھا قرار کی کمرے میں
غیر موجودگی من کو تڑپاتی تھی
بیڈ پر اس کی خالی جگہ دیکھ کر من اپنے
انسو اندر دھکیلتی اس ایک ہفتے میں قرار

نے من سے ایک بار بھی بات نہیں کی تھی

پر اس سے غافل ہر گز نہیں ہوا تھا

وہ کب کیا کھا رہی ہے کب سو رہی ہے کب

ہنس رہی ہے قرار کو پل پل کی خبر تھی

پورا اسکندر ولا اج بہت خوش تھا قرار پہلی

بار اتنے دن گھر سے دور رہا تھا ورنہ دو تین

دن میں ہی لوٹ اتا تھا

سمن بیگم قرار کے پسندیدہ کھانے اپنے ہاتھ

سے تیار کر رہی تھی رومیسہ بیگم پاس

بیٹھی انہیں گاہے بگاہے ہدایت دے رہی تھیں

ذوالقرنین صاحب اور کومل ہال میں بیٹھ

کر لڈو کھیل رہے تھے

بازل اس وقت افس میں تھا جبکہ من بیڈ

پر ڈھیروں ڈریسز رکھے کنفیوز کھڑی تھی

کہ وہ کون سا ڈریس پہنے پھر من نے ایک

ریڈ بلڈ کلر کا فراک نکالا جس پر گولڈن کلر

کے سٹونز بڑی نفاست سے لگے تھے

من نے ڈریس پہنا اور ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے کھڑی ہو کر تیار ہونے لگی کانوں میں

میچنگ آویزے، ہاتھوں بھر بھر کر سرخ

چوڑیاں کھلے بال میک اپ کے نام پر صرف

ایک ریڈ لپسٹک لگائے من بے حد حسین

لگ رہی تھی

ایک کمی ہے۔۔

من نے شیشے میں خود کو دیکھتے کہا اور

چلتی ہوئی بیڈ کے پاس ائی سائیڈ ٹیبل

کی ڈراسے چین لاکٹ نکالا اور محبت سے
دیکھنے لگی پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے
کھڑی ہو کر وہ چین لاکٹ پہنا
اب ٹھیک ہے۔۔
من نے لوکٹ پر لکھے قرارِ من پر محبت سے
ہاتھ پھیرتے مسکرا کر کہا
ایک بار اجائیں ذرا اگلے پچھلے سارے
حساب لوں گی
من نے ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں دیکھتے
سوچا اور پھر اپنی ہی سوچ پر مسکرا دی
من ماشاءاللہ یور لوکنگ گاڑجیئس
کومل من کو بلانے ائی پر اسے نک سک
سے تیار دیکھ کر وہ تعریف کیے بنا نہ رہ سکی

تھینک یو۔۔۔

من نے خوش دلی سے تعریف قبول کی

میں اپ کو یہ بتانے ائی تھی بھائی اج نہیں

ارہے وہ مزید ایک ہفتہ اور رکیں گے

کومل نے من کے حواسوں پر دھماکہ کیا

من ہکی بکی کومل کی شکل دیکھتی

رہ گئی تھوڑی دیر پہلے والی چمک اچانک

چہرے سے غائب ہو گئی

من اپ بھائی کے لیے تیار ہوئی ہیں نا

کومل نے من کے اداس چہرے کی طرف

دیکھتے کہا کومل کا اتنا ہی کہنا تھا من

کے انسو چھم سے نکلے

ارے من اپ روئے نہیں پلیز میں اپ کی بھائی

سے بات کروا دیتی ہوں

کومل ایک دم من کے انسوں سے پریشان

ہو گئی۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں جب انہیں میری فکر

نہیں تو مجھے بھی ان سے بات نہیں کرنی

من غصے سے انسو صاف کرتے ڈریسنگ ٹیبل

کے سامنے کھڑی ہوئی اور کانوں سے اویزے

اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر پٹکے

من میری بات تو سنو۔۔

کومل نے اگے بڑھ کر اسے روکنا چاہا پر من

اب اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اتار کر ڈریسنگ

ٹیبل پر پھینک رہی تھی

بھابی پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں

من کی ہچکیاں بندھ گئیں

من میں اپ کی بھائی سے بات کروا دیتی ہوں

اپ ان سے لڑائی کرلیں پر اس طرح روئے نہیں

کومل کو من اب بہت عزیز ہو گئی تھی

اس کے انسو کومل کو پریشان کر رہے تھے

من نے اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا اور

بیڈ پر بیٹھ کر ہچکیوں سے رونے لگی

ہیلو بیوٹی فل لیڈیز۔۔۔

ابھی کومل کچھ کہتی جب انہیں اپنے پیچھے

قرار کی اواز سنائی دی دونوں نے ایک ساتھ

مڑ کر دیکھا قرار بڑے مزے سے دروازے کے

بیچ و بیچ کھڑا مسکرا رہا تھا

بھائی آپ۔۔

کومل بھاگ کر قرار کے گلے لگ گئ

نہیں میرا بھوت۔۔۔

قرار نہیں شرارت سے کہا تو کومل ہنس دی

جبکہ من اب غصے سے رخ پھیر کر بیٹھی تھی

آنسو ابھی بھی تواتر نکل رہے تھے

لیکن اپ کا تو فون ایا تھا اپ ایک ہفتے بعد

انے والے ہیں کومل نے حیرت سے پوچھا

وہ میں نے جھوٹ بولا تھا قرار نے مسکرا کر

کہا۔۔۔

کیوں ؟؟

کومل نے ایک ائی برو اٹھا کر تیکھے انداز

میں پوچھا۔۔۔

کیونکہ قرار کے ایک جھوٹ کی وجہ سے من اتنا روئی کیونکہ میں دیکھنا چاہتا تھا

کسی کو میرے

نہ انے سے کتنا فرق پڑتا ہے

قرار نے من کی طرف دیکھتے کہا پر من

نے کوئی رسپانس نہیں دیا

دیکھ لیا نا تو اب من سے مار کھانے کے لیے

بھی تیار رہیے گا کومل نے ہنس کر کہا اور

کمرے سے نکل گئی

من نے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور غصے سے تن فن

کرتی کومل کے پیچھے ہی کمرے سے

نکلنے لگی پر قرار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر

روک لیا۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔۔

من نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا

یار میں تو مذاق کر رہا تھا مجھے اندازہ

نہیں تھا میری بیوی مجھ سے بہت اداس ہے

اور میرے لیے اتنا تیار ہوئی ہو گی

قرار نے من کا پھر سے ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر

سے لے کر نیچے تک دیکھتے کہا

اپ میری محبت کے لائق ہی نہیں ہو

اج تک اپ نے سوائے انسوؤں کے مجھے

دیا ہی کیا ہے پاگل تو میں تھی جو اپ

کو ایک موقع دینے لگی تھی اپ مجھے

ازماتے ہی رہیں گے اس سے اچھا میں اپنے

فیصلے پر اٹل رہتی اور اپ کے انے سے پہلے

ہی اپ کو چھوڑ کر چلی جاتی

من نے غصے سے بھری سنہری انکھیں قرار
کی انکھوں میں گاڑھتے کہا
جبکہ قرار کے چہرے کا رنگ من کی باتوں
سے اب بدل چکا تھا انکھوں میں غصے کی
لکیرے واضح نظر ارہی تھیں
غصہ ضبط کرنے سے اس کے ماتھے کی رگیں
پھول گئی من کو ایک دم اپنی جلد بازی
کا احساس ہوا وہ غصے میں کچھ زیادہ
نہیں بلکہ بہت زیادہ بول گئی تھی
قرار نے من کا ہاتھ چھوڑا اور اس کی
سائیڈ سے گزرتا ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا
قرار میری بات۔۔۔
من کے الفاظ بیچ میں ہی رہ گئے من ڈریسنگ

روم کے باہر کھڑی ہو گئی

قرار دروازہ ہولیں غصے میں منہ سے نکل گیا

اپ نے بھی تو جھوٹ بولا نا

من ڈریسنگ روم کا دروازہ بجاتے بولی

اچھا سوری پلیز دروازہ کھولیں نہیں تو میں۔۔

من کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب ایک دم

قرار نے دروازہ کھولا اور من کا ہاتھ پکڑ کر

اسے جھٹکے سے اندر کھینچ کر دروازہ

بند کر لیا یہ سب اتنی اچانک ہوا من کو

سمجھ ہی نہیں آئی من ہکی بکی دروازے

کے ساتھ لگی سچوئیشن سمجھنے کی

کوشش کر رہی تھی جب قرار اس کے

دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اس کی طرف

جھکا اور من کی گردن میں اپنا منہ

چھپا کر اس کے بدن سے اٹھنے والی

مسحور کن خوشبو اپنی سانسوں میں

اتارنے لگا من ایک دم سیٹل ہو گئی

دل کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہو گئیں۔۔

ق۔۔قرار اپ تو ناراض ہو نا۔۔ من گھبراہٹ سے کہا

قرار کی ہلکی سی بیئرڈ کی چبھن

من اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی

اس کے ہونٹوں کے لمس من مدہوش ہو رہی

تھی۔۔

کوئی کافر ہی ہو گا جو اپنی بیوی کے سرخ

ہونٹ دیکھ کر بھی اس سے ناراض ہو گا

قرار نے من کے گلے میں جھولتے لاکٹ پر

اپنے لب رکھے

مطلب اس کا اگلا نشانہ من کے ہونٹ تھے

من کے تو پسینے چھوٹ گئے

آ آاپ دور ہو کر بات۔۔

ابھی من نے اتنا ہی کہا جب قرار نے بڑی

نرمی سے اس کے ہونٹوں کو قید کر لیا

قرار رفتہ رفتہ اپنی جدائی کی پیاس

بجھانے لگا من تو اج ریڈ لپسٹک لگا کر

پچھتائی کیونکہ اب قرار کی شدت آہستہ

آہستہ بڑھ رہی تھی

من نے قرار کے کندھوں پر مکے مارنے شروع

کر دیے کیونکہ قرار کا ارادہ بھی ان کو

چھوڑنے کا ہرگز نہیں تھا

قرار نے من کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

قید کیا اور اپنے کام میں مگن رہا

من کی اہستہ اہستہ سانس اکھڑنے لگی

اسے لگا اگر ایک سیکنڈ اور قرار پیچھے

نہیں ہوا تو من اس دنیا میں چلتی

پھرتی نظر کسی کو نہیں ائے گی

جب من کی حالت مزید خراب ہونے لگی

تو قرار اہستہ سے پیچھے ہوا

من قرار کے سینے سے لگی لمبے لمبے سانس

لینے لگی قرار نے اسے خود میں بھینچ لیا

ائندہ چھوڑنے کی بات مت کرنا من

اج اخری بار تم نے یہ بات کی ہے دوبارہ

کبھی مت کرنا۔۔۔

قرار نے ہلکی اواز میں سر گوشی کی تو من

اس سے تھوڑا سا الگ ہوئی

ایم سوری۔۔۔

غصے میں منہ سے نکل گیا من نے نظر جھکا

کر قرار سے معافی مانگی

تمہیں مجھ سے سوری کرنے کی ضرورت

نہیں ہے تم میرا سب کچھ ہو من تم میری

زندگی یا میرے کمرے میں نہیں تم یہاں رہتی ہو

قرار نے من کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر

رکھتے کہا تو قرار کی محبت کے کتنے ہی

رنگ اس کے چہرے پر بکھر گئے

میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا تمہارے

ساتھ پر وعدہ کرتا ہوں من تمہیں جتنی

محبت دوں گا اس سے بھی زیادہ عزت

دوں گا اج سے قرار سکندر صرف من کا ہے

تم مجھے جیسے چاہے مرضی سنوارو

بگاڑو یہ تم پر ہے من

قرار سکندر کی ہر سانس اب تم سے شروع

ہو کر تم پر ہی ختم ہو گی

قرار۔۔۔۔

من نے قرار کی بات بیچ میں ہی ٹوک دی

جی قرارِ من

قرار نے محبت سے کہا

اپ کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے

مجھے اپ پر پورا بھروسہ ہے بس مجھ

سے دور مت جایا کریں میری انکھیں ہر پل

اپ کو ڈھونڈتی رہتی ہیں میرا دل اپ کے

بغیر ویران ہو جاتا ہے من اپنے قرار کے بغیر

ادھوری سی پھرتی ہے ایسا لگتا ہے جیسے

میرے جسم میں جان نہیں ہے میں بے

جان ہو جاتی ہوں قرار

من کے انسو نکل پڑے قرار نے اس کے آنسو

ہونٹوں سے چن کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا

میں خود تمہارے بغیر بے معنی ہوں

" میرا تو نام بھی تم سے پورا ہوتا ہے "قرارِ من

قرار کے لہجے میں محبت تھی اور من دل

میں اپنے اللہ سے شکریہ ادا کر رہی تھی

جس نے من کو معاف کرنا سکھایا ورنہ

من اپنی انا میں قرار سے اپنی محبت

سے اپنے شوہر سے دور چلی جاتی

قرار بھی اپنے رب کے آگے ندامت کے انسو

بہا رہا تھا جس نے صحیح وقت پر

قرار کو صحیح غلطی کی پہچان کروائی

اسے ہدایت دی ورنہ قرار غلط فہمی میں

اپنی من اپنی محبت اپنی بیوی سے دور

ہو جاتا دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر اپنے

اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے اور قسمت نے تو

ان کا ساتھ دور تک لکھا تھا پھر وہ کیسے

ایک دوسرے سے دور جا سکتے تھے

وہ تو بنے ہی ایک دوسرے کے لیے تھے

وہ بنے ہی ایک دوسرے کو مکمل کرنے کے لیے

تھے پھر کس قسمت کیسے انہیں الگ کر

دیتی ان کا جوڑا ابھی اسمان پر بنا تھا

بس وقت اور عشق سب کا امتحان لیتا ہے

وہ دونوں اپنے وقت کے امتحان میں ڈگمگا

گئے تھے پر عشق کے امتحان میں اج

وہ پار لگ گئے تھے

بازل اگر اپ 10 منٹ میں گھر نہیں ائے

تو میں اپ سے ناراض ہو جاؤں گی کومل

بازل کے فون اٹھاتے ہی اس پر برس پڑی

تم پہلے ناراض ہو جاؤ پھر میں سوچوں گا

دس منٹ میں انا ہے یا ادھے گھنٹے میں

افس گھر سے ادھا گھنٹہ دور تھا تبھی

بازل نے بڑی معصومیت سے کومل کو مشورہ دیا

تو ٹھیک ہے ادھے گھنٹے میں ائیں ورنہ میں

پکی ناراض ہو جاؤں گی

کومل نے چلا کر کہا

ہو جاؤ میں اپنے موڈ سے گھراؤں گا اللہ حافظ

بادل نے کہتے ہی فورا فون بند کر دیا

کومل تو حیرت سے بند ہوتے خون کو دیکھنے

لگی۔۔۔

بہت چربی چڑھ گئی ہے انہیں میں تو ان سے

ناراض ہو کر میکے بھی نہیں جا سکتی

کومل نے دل میں کڑھ کر سوچا اور نیچے آ گئی

جہاں سب ڈنر پر اس کا انتظار کر رہے تھے

بابا بازل بہت بزی ہیں افس میں اپ سب

ان کا ویٹ مت کریں اور ڈنر شروع کریں

کومل اپنی ہی رو میں بول رہی تھی یہ

جانے بغیر بادل اس کے اگے کرسی پر بیٹھا ہے

وہ بادل سے ناراضگی کے چکر میں ڈائننگ

ٹیبل پر نظر دورانہ بھول گئی

کومل کی بات پر سب کی دبی دبی ہسی نکلی

کومل نے حیرت سے سب کو دیکھا

کیا ہوا اپ سب میری بات پر ہنس۔۔۔

ابھی کومل اپنی بات پوری کرتی بادل کرسی

سے کھڑا ہو کر کومل کے سامنے مڑا

کومل تو انکھیں پٹپٹاتے بازل کو دیکھنے لگی

کہیں اس کا وہم تو نہیں پر وہ وہم نہیں

حقیقت تھا بادل اس کے سامنے کھڑا اسے

دیکھ کر مسکرا رہا تھا

کومل نے گھور کر بادل کو دیکھا اور اس کے

ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی

جھوٹوں کے پرنس۔۔۔

کومل منہ میں بڑبڑائی پر بادل کے تیز کانوں

نے بخوبی سن لیا

اور تم میری روٹھی پرنسز۔۔۔

بازل نے کومل کے کان کے قریب سرگوشی کی

تو کومل بادل کو گھور کر پلیٹ میں اپنے اور

اس کے لیے کھانا نکالنے لگی

سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب

من کو اپنی کمر پر قرار کی انگلیاں رینگتی

محسوس ہوئیں

من نے گھبرا کر قرار کی طرف دیکھا تو

قرار نے مسکرا کر ایک آنکھ ونک کی

من نے انکھوں میں التجا لیے قرار کی
طرف دیکھا تو قرار نے انکھوں سے من
کو روم میں انے کا اشارہ کیا
ماما میں تھک گیا ہوں ارام کرنے جا رہا ہوں
پلیز کافی بھجوا دیجیۓ گا
قرار نے کھڑے ہوتے سمن بیگم سے کہا اور
سیڑھیاں چڑھنے لگا سمن بیگم نے ملازمہ
کو کافی بنانے کا کہا قرار بیڈ پر بیٹھا فون
پر کسی سے بات کر رہا تھا جب من کافی
کا مگ لیے کمرے میں ائی
من بیڈ سے تھوڑا دور کھڑی ہو کر فون بند
ہونے کا انتظار کرنے لگی قرار نے فون پر بات
کرتے من کو ہاتھ کے اشارے سے پاس

انے کو کہا تو من مسکرا کر قرار کے پاس ہی

بیڈ پر بیٹھ گئی اقرار نے فون بند کر کے

سائیڈ پر رکھا اور پوری طرح من کی

طرف متوجہ ہوا

تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔

قرار نے مگ من کے ہاتھ سے پکڑ کر سائیڈ

پر رکھتے کہا

کیسا سرپرائز؟؟ من نے خوشی سے پوچھا

تو قرار اٹھا اور الماری سے ایک شاپنگ بیگ

پکڑ کر لایا

کیا ہے اس میں؟؟ من نے ایکسائٹڈ ہوتے پوچھا

خود دیکھ لو قرار نے معصومیت سے کہا

تو من نے شاپنگ بیگ میں ہاتھ ڈال کر

باہر نکالا

ارے یہ تو ڈریس ہے من کے ہاتھ میں ایک

بلیک ڈریس تھا

کھول کر دیکھو قرار نے ہنسی دباتے کہا

تو من نے جیسے ہی ڈریس کھول کر دیکھا

گھبراہٹ سے اس کے ہاتھ سے ڈریس چھوٹ

کر نیچے گر گیا

یہ کک۔۔ کیا ہے من شرم سے سرخ پڑ گئی

ہاہاہا نائٹی ہے میری جان من۔۔

قرار نے نائٹی اٹھا کر من کے سامنے کھول

کر دیکھی

بہت ہی بے شرم ہیں آپ۔۔

من نے اپنی گھبراہٹ چھپاتے کہا اور وہاں سے

کھسکنے لگی پر قرار کے شکنجے میں وہ ا

چکی تھی

کہاں چلی مسز قرار سکندر اتنی بھی کیا

جلدی ہے قرار نے من کا ہاتھ پکڑ کر اپنی

طرف کھینچا

من سیدھا اس کے چوڑے سینے سے ٹکرائی

مم مجھے ماما بلا رہی ہیں۔۔

من نے بہانہ بنایا۔۔۔

ایک دم چپ۔۔10 منٹ ہے تمہارے پاس یہ پہن

کر اؤ چلو شاباش۔۔۔

قرار نے من کے ہاتھ میں نائٹی پکڑاتے کہا

نن۔۔۔نہیں قرار یہ بہت چھوٹی ہے

من نے رونے والی شکل بناتے کہا

تو تم کیا بلڈوزر ہو تم بھی تو چھوٹی سی ہو

چلو اب بہانے مت بناؤ جاؤ جلدی۔۔

قرار نے من کے سمارٹ سے سراپے کی طرف

اشارہ کرتے کہا تو اتنی ٹھنڈ میں بھی من

کے پسینے چھوٹ گئے

قرار۔۔۔

تم پہن رہی ہو یا میں تمہیں خود پہناؤں

اس سے پہلے من کوئی اور بہانہ کرتی

قرار نے غصے سے اسے ٹوکا من بنا جواب دیے

پریشانی سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگی

قرار نے اسے غصے سے گھورا اور اس کا

ہاتھ کھینچ کر اسے ڈریسنگ روم میں

لے جا کر نائٹی اس کے ہاتھ میں پکڑائی

صرف دس منٹ میں باہر انتظار کر رہا ہوں

قرار نے محبت سے من کے ماتھے پر لب

رکھے اور باہر اگیا

من نے ایک نظر نائٹی کو دیکھا اور اسے پہننے لگی

ورنہ قرار اسے خود پہنا دیتا

دس منٹ پھر 15 منٹ پھر 20 منٹ ہو گئے

پر من باہر نہیں ائی

من فورا باہر اؤ ایک نائٹی پہننی تھی

اتنا ٹائم کیوں لگا رہی ہو چلو باہر اؤ

قرار نے جان بوجھ کر اپنے لہجے میں غصہ

رکھا تا کہ من باہر اجائے اور ہوا بھی ایسا ہی

کلک کی اواز پر قرار نے مڑ کر دیکھا تو من

شرمائی سی ڈریسنگ روم کے دروازے

میں سر جھکائے کھڑی تھی

بلیک کلر کی سلک کی گھٹنوں سے اوپر تک نائٹی

ڈیپ گلا سلیولیس بازو من کا گورا

دودھیا سراپہ بلیک سلک نائٹی میں قرار کا

دل پل میں بے ایمان ہو گیا

من شرماتی ہچکچاتی کبھی اپنا ڈیپ گلا

ٹھیک کرتی کبھی نائٹی نیچے سے پکڑ

کر کھینچتی یہ سلک کی ہے ربڑ کی نہیں

جو تم کھینچ رہی ہو

قرار نے من کے قریب ہوتے سرگوشی کی

میں چینج کرنے لگی ہوں من نے کہا اور مڑنے

لگی پر قرار نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی

گود میں اٹھالیا شرم سے من نے اپنا چہرہ

ہاتھوں میں چھپالیا

قرار نے من کو بیڈ پر بٹھایا اور خود شرٹ

اتارنے لگا من کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

قرار نے جھک کر من کی برہنہ تھائی پر ہونٹ

رکھے تو من فوراً سے پیچھے کھسکی

قرار نے اسے ٹانگوں سے پکڑ کر اپنی طرف

کھینچا۔۔

بھاگ رہی ہو میری قربت سے۔۔۔

قرار نے من کے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے کہا

وہ مم۔۔مجھے شرم۔۔۔

من کے الفاظ گھبراہٹ سے اٹک اٹک کر ادا ہو رہے تھے

مجھ سے کیسی شرم جانِ من

قرار نے من کے ڈیپ گلے کو انگلی سے اپنی

طرف کھینچتے کہا

من کے گریبان پر چمکتا دل قرار کی حالت

خراب کر گیا وہ بے اختیار من کے گریبان

پر جھکا اور اس کے تل کے زور سے وائٹ کی

آاااہ۔۔۔

من کی ہلکی سی سسکی نکلی تو قرار نے

من کے تل پر اپنے لب رکھے

قرار۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے من نے دھڑکتے دل سے کہا

کیسا ڈر ؟؟ قرار نے من کو بیڈ پر لٹاتے اس پر

سایہ بنتے مدہوشی میں پوچھا

پتہ نہیں۔۔۔۔

من کی سمجھ میں نہیں ایا وہ کیا جواب دے

میری شدتوں سے ڈر لگ رہا ہے ؟؟

قرار نے من کی شہ۔رگ پر اپنے ہونٹ رکھتے کہا

جی۔۔ من کا پورا جسم کانپنے لگا

کچھ نہیں ہو گا مجھ پر بھروسہ ہے نا۔۔

قرار نے من کی انکھوں میں انکھیں ڈالتے

محبت سے پوچھا تو قرار کی انکھوں میں

دیکھتے من نے ہلکا سے سر ہلا دیا

قرار نے مسکرا کر من کی طرف دیکھا اور اس

کے ہونٹوں پر جھک گیا جیسے جیسے

رات گزر رہی تھی قرار من سے اپنے سارے

حقوق لیتا گیا من نے بھی مزاحمت نہیں کی

خود کو قرار کو سونپ دیا تو وہ تھی ہی

قرار کی وہ تو قرار کی اسی دن ہو گئی تھی

جب قرار اس کے دل میں بڑے حق سے اپنی
جگہ بنا گیا تھا وہ تو اسی دن قرار کی ہو گئی
تھی جس دن قرار نے اس کا دل دھڑکایا تھا
وہ تو اسی دن قرار کو اپنا اپ سونپ گئی تھی
جس دن اس نے قرار کو دیکھا تھا محبت
تو اسی دن ہو گئی تھی اور اج ان دونوں کی
محبت مکمل ہو گئی تھی اج وہ دونوں
مکمل ہو گئے تھے من بڑے حق سے قرار کے
برہنہ سینے پر سر رکھ کے سو رہی تھی اور
قرار اسے اج نیند نہیں ارہی تھی من کی
قربت اسے دنیا جہان سے غافل کر گئی تھی
قرار ابھی بھی من کو بخشنے کے موڈ میں
نہیں تھا پر من کی نیند سے بوجھل

انکھیں دیکھ کر قرار نے اسے سونے کی

اجازت دے دی قرار نے جھک کر من کے

ماتھے پر شدت سے لب رکھے اور اسے زور

سے خود میں بھینچ لیا

ایک سال بعد۔۔۔

کومل کہاں ہو یار ؟؟ جان کب سے رو رہا ہے

بازل پانچ ماہ کے روتے ہوئے جان کو گود

میں اٹھاتے پریشانی سے بولا

حد ہے بازل اسی کا فیڈر لینے گئی تھی

ایک بچہ نہیں سنبھالا جا رہا اپ سے

کومل جان کو گود میں لیے اسے فیڈر

پلاتے بولی

گول مٹول سا جان ماں کی گود ملتے ہی

چپ ہو گیا

مجھ سے تو ایک بیوی بھی نہیں سنبھلتی

بازل منہ میں بڑبڑاتے موبائل چلانے لگا

کیا کہا اپ نے ؟؟

کومل کے کانوں تک بازل کی بڑبڑاہٹ پہنچ چکی تھی

ویسے میں تمہیں 36 اوازیں دے لوں ایک بھی نہیں سنتی ایسی باتیں بہت جلد سن لیتی ہو

بازل نے کومل کو گھور کر دیکھا

توبہ ہے بادل اپ ایک اواز لگائیں میں بھاگی چلی اتی ہوں پتہ نہیں کس دن اپ میری قدر کریں گے

کومل روہانسی ہو گئی تو بازل اٹھ کر اس کے

قریب بیٹھ گیا

مذاق کر رہا ہوں یار تم سے نہ لڑوں تو کس سے
لڑوں تم ہی تو میرا سب کچھ ہو جس طرح
سے تم میرا غصہ ہینڈل کرتی ہو میری کڑوی
باتیں برداشت کرتی ہو بادل تمہارے اگے ہار
جاتا ہے کومل کس نے کہا مجھے تمہاری قدر
نہیں ہے میں تو دل سے تمہاری قدر کرتا ہوں
کیونکہ تم نے صحیح معنوں میں بازل کو
جانا ہے جب تم میرا غصہ سہتی ہو میرے
دل میں تمہارا درجہ اور اوپر ہو جاتا ہے
تم میری کسی نیکی کا صلہ ہو کومل
بادل ہمیشہ تم سے عشق کرتا رہے گا کیونکہ
میرے عشق پر بھی صرف تمہارا حق ہے

بازل کومل کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے
میں بھت کر بڑی محبت سے اپنے عشق کی
گہرائیاں بیان کر رہا تھااور کومل دم سادھے
بازل کاایک ایک لفظ اپنے دل پر نقش کر رہی
تھی بازل نے کومل کو سینے سے لگایا کومل
کی گود میں لیٹا جان انہیں دے کر مسکرانے لگا
اے اللہ تیرا شکر ہے
کومل نے دل میں کہا
قرار ہٹیں پلیز دل اٹھ جائے گی
قرار بیڈ پر لیٹی من کے اوپر چڑھ رہا تھا
من کے ساتھ دوماہ کی خوبصورت سی دل
سو رہی تھی
ویسے تو نہیں اٹھے گی پر تم جان بوجھ کر

اونچا اونچا بول کر اسے جگا دو گی

قرار نے من کے گال پر لب رکھتے کہا

اپ کو تو شرم ہی نہیں اتی ایک بیٹی کے باپ

بن گئے ہیں پھر بھی اپ کی عشق معشوقی

ختم نہیں ہوتی

من نے غصے سے قرار کو پیچھے کرتے کہا

ہاہا یہ کیا شوشہ چھوڑا ہے تم نے ایک بے بی

ہو جائے تو انسان اپنے جذبات پر تالے لگا کر

بیٹھ جائے واہ من میڈم مان گئے اپ کو

قرار کا چھت پھاڑ قہقہہ پورے کمرے میں

گونجا

انسان تالے نہ لگائے پر قابو میں تو رہ سکتا ہے نہ

من نے برا سا منہ بناتے کہا

اتنی خوبصورت بیوی ہو اور شوہر کے جذبات

قابو میں رہیں ایسا نہیں ہوتا جانِ من

قرار اچانک من کے ہونٹوں پر جھک گیا

تھوڑی دیر بعد قرار نے اہستہ سے من کے

ہونٹوں کو ازادی بخشی تو من ن ء قرار کے

سینے میں منہ چھپالیا

من۔۔

قرار نے اہستہ سے سرگوشی کی

جی۔۔۔

دو دن بعد ہمارا ولیمہ ہے میں سوچ رہا تھا

اگلے ہفتے ہم ہنی مون پلان کریں

قرار نے من کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہا

تو من نے مسکرا کر قرار کے سینے پر لب رکھے

اور سکون سے انکھیں موند لیں

ولیمہ کومل کی ڈلیوری کے بعد رکھنا تھا پر

جب جان ہوا تو اس وقت دل اس دنیا میں

انے والی تھی تبھی رومیسہ بیگم نے کہا

من کی ڈلیوری کے بعد ہی ولیمہ ہو گا

پرسوں ان چاروں کا ولیمہ تھا وہ چاروں

ہی ڈیڑھ ساری ازمائشوں کے بعد اج ایک

دوسرے کی سنگت میں بے حد خوش تھے

بازل کومل کی ڈلیوری کے بعد اسے واپس

اپنے گھر لے جانا چاہتا تھا پر رومیسہ بیگم

سمن بیگم اور زوالقرنین صاحب نے اسے

یہ کہہ کر روک لیا کہ وہ سب اب ایک ہی

فیملی ہیں کوئی کہیں نہیں جائے گا

ذوالقرنین صاحب نے تو باقاعدہ باذل کو

حکم دے دیا تھا کہ وہ کہیں نہیں جائے گا

بادل گہرا سانس لیتے ان کے حکم پر چپ ہو گیا

پورا اسکندر ولاج خوشیوں سے بھرا ہوا تھا

ذوالقرنین صاحب نے ان چاروں کا ولیمہ بہت

دھوم دھام سے کیا سبھی کی نظریں ان

چاروں پر تھیں من قرار کے ساتھ نقاب میں

کھڑی سب کی توجہ کا مرکز بنی تھی

قرار نے گود میں دل کو اٹھایا ہوا تھا دوسری

طرف بادل اور کومل ہستے کھلکھلاتے چھوٹے

سے جان کے ساتھ پوری محفل کی رونق

بنے ہوئے تھے

پاس کھڑے زوالقرنین صاحب سمن بیگم اور

رومیسہ بیگم نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولا
اور اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے ڈھیروں
دعائیں کیں

ختم شد